فہرست کتب دینیہ موجودہ کارخانہ شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم

تاجر کتب بازار کشمیری مالک و مہتمم مطبع احمدی لاہور

137257

نام کتاب

قرآن مجید معرّا

- قرآن مجید ۱۶ سطرہ کاغذ لیف مجلد ۱۰ر
- 〃 〃 〃 کاغذ مصری
- 〃 〃 〃 کاغذ سرامپوری سفید ۹ر
- 〃 〃 〃 مجلد پارچہ ۸ر
- قرآن مجید ۱۶ سطرہ تختی کلان مجلد
- قرآن مجید جیبی قلم ۵ سطرہ تختی کلان
- کاغذ گلابی - مطبع نولکشوری عہ
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ پونے تختی کلان
- نہایت خوشخط و کاغذ عمدہ مطبع بمبئی
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ تختی کلان کاغذ سفید بمبئی
- 〃 ۱۳ سطر تختی خورد قسم اول 〃
- 〃 〃 قسم دوئم
- قرآن شریف ۱۵ سطرہ انبالہ والی تختی
- خورد - مطبع بمبئی
- ۱۵ سطرہ تختی کلان مطبع بمبئی
- قرآن شریف ۱۶ سطرہ مطبع میرٹھ کاغذ
- 〃 ۱۱ سطرہ ہادی علی والا کاغذ
- کنہ گلابی مجلد تختی کلان
- مطبع نولکشوری
- قرآن شریف ۱ سطرہ تختی ۲۲×۲۹
- مطبع دہلی -
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ مجلد کاغذ

نام کتاب

- مصری تختی خورد مطبع بمبئی
- قرآن شریف تختی کلان جسکی ہر سطر الف سے شروع ہوتی ہے ہر جا پر خلاصہ تفسیر اتقان اردو مجلد ۰۸ر
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ تختی کلان نہایت ۸ر
- خوشخط کاغذ مصری ۷ر
- 〃 کاغذ ڈبل مصری
- قرآن شریف ۱۳ سطرہ خورد قسم دوم تختی میانہ
- کاغذ مصری
- قرآن مجید نقل نظامی جسکے ہر صفحہ پر آیت ختم ہوتی ہے اور ہر پارہ اور ہر منزل [illegible] علیحدہ [illegible] بلا جلد
- نوٹ: سوا جس قسم کے معرّا قرآن کی ضرورت ہو تحریر فرماویں - اور جگہ سے تلاش کرکے روانہ کیا جائیگا -

قرآن مجید مترجم اردو

- قرآن مجید مترجم تختی درمیانی خوشخط
- کاغذ سفید ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب
- محدث دہلوی فوائد موضح القرآن شاہ
- عبد القادر صاحب چھاپہ بمبئی نہایت
- عمدہ ہے -
- قرآن مجید مترجم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب
- تختی کلان کاغذ ولایتی مطبع لکھنؤ
- قرآن شریف مترجم تختی کلان نہایت خوشخط
- ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب چھاپہ

نام کتاب

- نہایت عمدہ مطبع کریمی بمبئی
- قرآن شریف مترجم تختی کلان کاغذ ولایتی ترجمہ
- شاہ عبد القادر صاحب مطبع نولکشوری
- قرآن مجید مترجم ترجمہ حافظ نذیر احمد صاحب
- دہلوی تختی کلان کاغذ ولایتی سفید مجلد
- 〃 〃 〃 〃 بلا جلد
- قرآن شریف مترجم نقل ممتاز علی یعنی
- ممتاز علی کی تحریر کا عکس کھینچا ہوا
- 〃 〃 〃 کاغذ ولایتی مجلد
- قرآن مجید مترجم فارسی ترجمہ مطبع مجتبائی
- قرآن شریف سہ ترجمہ تختی کلان نہایت
- خوشخط ایک ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین
- دو ترجمہ فارسی ایک شاہ عبد القادر صاحب
- اور ایک شاہ ولی اللہ صاحب مع احسن الفوائد
- و فہرست مضامین مجلد
- 〃 〃 〃 〃 بلا جلد
- قرآن مجید مترجم دو ترجمہ ایک ترجمہ اردو
- ایک ترجمہ فارسی معہ حاشیہ تفسیر عباسی مجلد
- قرآن مجید ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب حاشیہ در
- حاشیہ مولوی عبد اللہ صاحب مولوی
- عبد اللہ صاحب نے اس قرآن مجید پر
- بہت سی حدیث کی کتابوں اور تفسیروں سے
- منتخب کرکے حاشیہ چڑھایا ہے کم علم

نام کتاب

کے واسطے تو یہ نہایت ہی آسان ہے اور اسکے متعلق ضروری مضامین بھی نکالی گئی ہے۔ مجلد

〃 〃 〃 〃 〃 بلا جلد

قرآن مجید مترجم ترجمہ پنجابی مجلد

قرآن مجید مترجم مع ایمان ترجمہ مولوی محمد عبد الحمید صاحب مجلد

〃 〃 〃 〃 بلا جلد

قرآن مجید مترجم اردو مع حاشیہ تفسیر حسینی فارسی

قرآن مجید مترجم اردو فارسی مع حاشیہ تفسیر حسینی اردو مجلد

قرآن مجید مترجم اردو کاغذ مصری تختی

حمائل شریف معرا

حمائل شریف سنہری جلد مطبوعہ بمبئی خط نہایت عمدہ کاغذ مصری تختی درمیانی

حمائل شریف تختی درمیانی تحریر منشی ممتاز علی مطبوعہ مطبع انصاری دہلی نہایت خوشخط مجلد

〃 〃 〃 〃 بلا جلد

حمائل شریف مطبوعہ بمبئی نہایت خوشخط کاغذ مصری مجلد

حمائل شریف مطبوعہ نولکشور مجلد تختی کلاں

حمائل شریف عکسی چھاپہ لنڈن مجلد

حمائل شریف ۱۶ تختی کلاں مجلد کاغذ مصری مجلد قسم اول

حمائل شریف ۱۲ تختی کلاں مصری

حمائل شریف مترجم

حمائل شریف احادیث لفظ والی مترجم اردو ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب۔ حواشی جو مفید نہایت عمدہ اس حمائل شریف پر مولوی حمید اللہ صاحب نے نہایت عمدہ حواشی از احادیث۔ تفاسیر سے انتخاب کر کے اور بڑی محنت سے آسان کر کے دیئے ہیں ... حمائل شریف کا ...

نام کتاب

اگر ... تو ... محبت ... مجلد

〃 〃 〃 〃 〃 بلا جلد

(اونٹ) ... کی شہادت دیتا ہیں کہ یہ حمائل شریف حواشی جو ... سے بھی بڑھ گئی ہے۔ اور ضروری خریدنے کے لایق ہے۔ العبد

شیخ احمد اللہ شیخ محی الدین ... تاجر کتب اکبر مطبع احمدی لاہور

حمائل شریف مترجم ترجمہ فارسی مجلد مطبوعہ مطبع بمبئی

حمائل شریف دو ترجمہ ایک ترجمہ اردو ایک ترجمہ فارسی مجلد ....

حمائل شریف مترجم اردو مطبوعہ میرٹھ

حمائل شریف مترجم مطبع سیالکوٹ ایک صفحہ پر عربی دوسرے صفحہ پر ترجمہ مجلد

جیبی حمائل شریف مترجم تختی کارڈ کے برابر ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب تحریر منشی ممتاز علی صاحب نہایت خوشخط ہر آیت پر بسم اللہ علیحدہ علیحدہ ظاہر امین تحریر کی ہوئی

〃 〃 〃 〃 بلا جلد

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مطبع امرتسر طبع شدہ مولوی عبد الغفور غزنوی مجلد

〃 〃 〃 〃 بلا جلد

حمائل شریف مترجم ترجمہ مولانا مولوی نذیر احمد صاحب مع حاشیہ جلد معمولی

〃 〃 جلد نہایت عمدہ چمڑے کی

پارہ ہائے لٹ

سپارہ اول کاغذ لٹ

... الف لام میم

... سیقول

... مترجم ...

〃 پارہ ...

〃 پارہ ...

〃 پارہ ...

〃 پارہ ...

سپارہ اول ... آلم

...

〃 سپارہ دوم ... سیقول

〃 پارہ سوم تلک الرسل

〃 پارہ چہارم لن تنالوا

〃 پارہ پنجم والمحصنات

〃 پارہ ششم لا یحب اللہ

〃 پارہ عم اخیر ... تبت اطون

〃 پارہ عم مترجم اردو

قاعدہ بغدادی مع اسماء الہی کلاں

〃 〃 〃

قاعدہ بغدادی کاغذ سیالکوٹی

〃 〃 〃 اسپیدی

〃 〃 〃 مع پارہ عم تختی خورد

〃 〃 〃 مع نماز

پارہ عم کلاں نیر سورتین

قاعدہ عربی مطبع لاہور

〃 〃 کاغذ سیالکوٹی ایک پیسے کے

نماز مترجم ترجمہ پنجابی

〃 〃 مولوی ... پنجابی

〃 〃 〃 بلا ترجمہ تختی خورد ایک پیسے

دعا گنج العرش تختی کلاں

〃 〃 〃 〃 خورد سیالکوٹ

〃 〃 〃 〃 لاہور سے

〃 〃 〃 مترجم

سپارہ اول مترجم پنجابی

پارہ عم مترجم پنجابی

〃 〃 تختی خورد

〃 〃 اول

کتب تفاسیر اردو

Marfat.com

پانچسو تفسیر کا لب لباب تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان

مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر مرحوم والیٔ ریاست بھوپال

جلد اول سورہ بقرہ تک

جلد دوم آل عمران نساء تک

تیسری سورہ مائدہ و انعام تک

چوتھی سورہ اعراف انفال و توبہ تک

پانچویں سورہ یونس سے ... [illegible]

[illegible]

[illegible] مریم تک

جلد ساتویں سورہ طٰہٰ و انبیاء و حج تک

آٹھویں سورہ مومنون و فرقان تک

نویں سورہ عنکبوت تک

گیارھویں سورہ روم احزاب تک

بارھویں سورہ سبا و ص تک

تیرھویں سورہ زمر سے شوریٰ تک

چودھویں سورہ الزخرف سے الطور تک

پندرھویں سورہ النجم سے تحریم تک

سولھویں پارہ تبارک و عم

یہ تفسیر الخیری تصنیف حامی طریقت ماحی [illegible] شرک و بدعت مظہر انوار کتاب و سنت جناب مولانا سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور والیٔ ریاست بھوپال کے جس کی انتظار میں ... [illegible]

دیں حیران و پریشان ... [illegible]

کامل ... [illegible]

... [illegible]

تا چھپ ... [illegible] تاخیر ہوئی

حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر جلوہ گر ہو چکی ہے یوں تو تفاسیر قرآن مجید دنیا میں آج تک بہت لکھی گئیں مگر ایسی کوئی تفسیر نہیں ہے جس میں کل مطالب ... [illegible] کے معلومات قرآنی کا نقشہ ... [illegible] دیا ہو اب آپ ... [illegible] پانسو تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

اصل قیمت کامل تفسیر سولہ جلد کی ... [illegible] مقرر ہوئی ہے مگر جو صاحب کامل تفسیر ... [illegible] یکمشت منگائینگے انسے ... [illegible] روپیہ لیا جائیگا اور جو صاحب علیحدہ علیحدہ جلد طلب فرمائینگے انسے فی جلد قیمت ... [illegible] لیا جائیگا

تفسیر ... [illegible] القرآن ... [illegible]

... [illegible] ترجمہ ... [illegible]

تفسیر ... [illegible] ترجمہ ... [illegible] تفسیر ... [illegible]

میں تمام قرآن شریف کی تفسیر ترجمہ مولانا ... [illegible] صاحب ... [illegible]

تفسیر عزیزی پارہ عم ترجمہ اردو مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی

تفسیر ... [illegible] ترجمہ اردو پارہ عم کی تفسیر ... [illegible]

... [illegible]

تحفۃ الاسلام تفسیر ... [illegible]

... [illegible]

تفسیر ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

کتب تفاسیر عربی

- تفسیر جلالین کمالین جامع البیان واعراب القرآن اگر علیحدہ علیحدہ تمام کتب خریدی جائیں تو دو چند کو پہنچے تفسیر جلالین محشی جمل
- تفسیر جلالین کمالین بر حاشیہ حیات القرآن و رسالہ ناسخ و منسوخ
- تفسیر جلالین ... مطبوعہ بمبئی مجلد
- تفسیر فتح البیان مع ابن کثیر کامل مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بزبان عربی مطبع مصری
- تفسیر معالم التنزیل مصنفہ امام محی السنۃ بغوی مطبع بمبئی مجلد
- 〃 〃 〃 کاغذ مصری
- تفسیر سراج المنیر مطبع نولکشوری
- تفسیر بے نقط فیضی فیاضی نولکشور سے

کتب تفاسیر فارسی

- تفسیر عزیزی پارہ اول سورۂ بقرہ تفسیر مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم
- 〃 〃 پارہ تبارک
- 〃 〃 پارہ عم
- تفسیر حسینی فارسی کامل
- تفسیر نقرہ کار۔ سورہ یوسف کی تفسیر
- تفسیر یعقوب چرخی سورہ فاتحہ و پارہ تبارک و پارہ عم کی تفسیر
- تفسیر فوز الکبیر مع فتح الخبیر
- تفسیر حسینی فارسی مع قرآن مجید مترجم فارسی مطبع بمبئی

کتب حدیث عربی فارسی

- صحیح بخاری کامل مع حاشیہ سندی مطبوعہ مصر
- سنن ابو داؤد مطبع دہلی نہایت خوشخط
- 〃 〃 〃 مطبوعہ نولکشور
- 〃 〃 〃 مطبوعہ کانپور
- نسائی شریف حاشیہ سندھی نہایت خوشخط مطبوعہ دہلی
- [illegible] بلوغ المرام عربی
- [illegible]
- نسائی شریف محشی مطبع انصاری دہلی
- موطا امام مالک مطبع دہلی
- مسلم شریف مع نووی کاغذ سفید لیسوری مطبع دہلی
- 〃 〃 کاغذ ولایتی مطبوعہ دہلی
- ترمذی شریف مطبع دہلی ......
- 〃 〃 نولکشوری
- فتح الباری شرح صحیح بخاری کامل ۳۰ پارے کاغذ سرامپوری مطبع دہلی
- 〃 〃 کاغذ ولایتی
- مقدمہ فتح الباری
- بلوغ المرام مترا مطبع دہلی
- 〃 〃 لاہوری
- سنن دارقطنی مطبع دہلی
- سبل السلام شرح بلوغ المرام
- مشکوۃ شریف معریٰ مطبع لاہور
- مشکوۃ عربی معہ حاشیہ ترغیب و ترہیب مطبع دہلی
- تیسیر الوصول الی جامع الاصول عربی کامل
- انوار المشکوۃ عربی اسمیں وہ حدیثین جمع کی گئی ہیں جو مشکوۃ میں نہیں گویا یہ مشکوۃ کا چوتھا فصل ہے
- اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ شریف بزبان فارسی مصنفہ شیخ عبد الحق دہلوی کامل
- شرح فقہ اکبر بزبان عربی
- شرح شرح نخبۃ الفکر بزبان فارسی
- شرح شرح نخبۃ الفکر عربی
- مدارج النبوت فارسی
- شواہد النبوت فارسی
- شرح سفر السعادت فارسی
- موطا امام محمد محشی مولوی عبد الحی
- میزان شعرانی مطبوعہ مصر
- قسطلانی شرح صحیح بخاری حاشیہ [illegible] جلد کامل
- ابن حجر محشی شرح مفتاح الحاجۃ [illegible] محمد بن عبد الصمد

کتب حدیث مترجم اردو

- تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح البخاری مع شرح فتح الباری
- منتقی الاخبار و نیل الاوطار بخاری شریف جو کتاب اصح الکتب ہے محتاج تعریف نہیں لیکن ایسا با محاورہ ترجمہ اردو اور ایسی جامع شرح اردو میں آج تک ہندوستان بھر میں کہیں [illegible]
- تیسیر صحیح مترجم مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی ہر [illegible]
- پارہ اول ....
- 〃 دوم ....
- 〃 سوم کامل دو جلد میں
- 〃 چہارم ....
- 〃 پنجم ....
- فیض الباری ترجمہ اردو صحیح بخاری پارہ ششم سے پارہ [illegible] تک مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب سیالکوٹی
- پارہ چھٹا ....
- 〃 ساتواں ....
- 〃 آٹھواں ....
- 〃 نواں ....
- 〃 دسواں ....
- 〃 گیارہواں ....
- 〃 بارہواں ....
- 〃 تیرہواں ....
- 〃 چودہواں ....
- 〃 پندرہواں ....
- 〃 سولہواں ....
- 〃 سترہواں ....
- 〃 اٹھارہواں ....
- 〃 انیسواں ....
- 〃 بیسواں ....
- 〃 اکیسواں ....
- 〃 بائیسواں ....
- 〃 تئیسواں ....
- 〃 چوبیسواں ....
- 〃 پچیسواں ....
- 〃 چھبیسواں ....

Marfat.com

نام کتاب

فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری
پارہ اٹھائیسوان
" انتیسوان
تیسوان اخیر کتاب تک

صحیح مسلم شریف مترجم اردو مع شرح کامل چھ جلد میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم حدیث کی منتخب کتابوں میں بخاری اگر آسمان کتب احادیث ہے۔ تو یہ ماہتاب ہے۔ ان کی نسبت سب کو اتفاق ہے ترجمہ نہایت سلیس شرح جامع ہے مترجم مولوی وحید الزمان صاحب ہیں اسکی ہر ایک جلد علیحدہ بھی مل سکتی ہے قیمت فی جلد (عہ) کو

(نوٹ) مسلم مترجم اردو کی پہلی جلد بارہ مطبع احمدی لاہور میں چھپی ہے اور کسی مطبع میں یہ جلد نہیں چھپی ہے۔

کشف المغطا ترجمہ اردو موطا امام مالک امام مالک رحمۃ اللہ کی کتاب موطا جو حدیث کی ایک مستند کتاب اردو میں ہے ترجمہ مع شرح ایک جلد میں کامل طبع ہوا ہے مترجم مولوی وحید الزمان صاحب ہیں

نفع الستار ترجمہ اردو کتاب آثار الامام محمد رحمۃ اللہ علیہ

موطا امام محمد مترجم اردو

جامع ترمذی مترجم اردو ترجمہ مولوی فضل حق صاحب یہ کتاب بھی صحاح ستہ کا جزو اعظم ہے طبع شدہ مطبع نولکشوری

سنن ابن ماجہ مترجم اردو کامل تین جلدوں میں یہ کتاب بھی صحاح ستہ کا جزو اعظم ہے مترجم مولوی وحید الزمان صاحب ہیں
جلد اول . . . .
" دوئم . . . .
" سوئم اخیر کتاب تک

مظاہر حق مترجم اردو کامل مصنفہ نواب قطب الدین صاحب نولکشوری ۱۳ر

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ترجمہ اردو مولوی خرم علی صاحب نولکشوری ۱۳ر

" " کانپوری نہایت خوشخط

مشکوۃ الانوار نئی طرز کی مشارق الانوار یعنے مشارق الانوار جو مولوی خرم علی صاحب کی تصنیف ہے اسکے ہر ایک باب علیحدہ علیحدہ تھی اب مولوی عبد الغفور صاحب نے ہر باب کو ترتیب وار کر دیا ہے اور نہایت ہی آسان کر دیا ہے۔

سفر سعادت مترجم اردو مجتہدین فیروز آبادی اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال و عبادات خلاصہ طور سے بیان کئے ہوئے ہیں مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

تواریخ حبیب اللہ مترجم اردو مصنفہ مفتی عنایت احمد صاحب اس کتاب میں مختصر سوانحعمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درج ہے

مدارج الفتوۃ ترجمہ اردو مدارج النبوت مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب مرحوم دہلوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات میں یہ کتاب نہایت عمدہ ہے کامل دو جلدوں میں

الکلام المبین فی معجزات سید المرسلین۔ یہ کتاب اردو زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں نہایت ہی عمدہ ہے

آیات اللہ الکاملہ ترجمہ اردو حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اس کتاب میں احکام شرعیہ کی حکمتیں اور مصالح فوائد درج ہیں یہ کتاب قابل دید ہے

بلوغ المرام مترجم اردو ترجمہ بین السطور حواشی جدیدہ و مفیدہ جو بارہا دفعہ چھپکر فروخت ہو چکی ہے مبتدی حدیث کے پڑھنے والوں کو پہلے پہل اس کتاب کو پڑھکر علم حدیث شروع کرنا ضروری ہے مصنفہ ابن حجر صاحب عسقلانی مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

" سطر دار شدہ

فتح المغیث بفقہ الحدیث مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب اس رسالہ میں عبادات و معاملات کے متعلق حدیثیں جمع کی گئی ہیں

بے نظیر مشکوۃ شریف مترجم ترجمہ نہایت عمدہ مترجم صاحب نواب قطب الدین دہلوی مرحوم حواشی جدیدہ و مفیدہ بہت سی کتب احادیث یعنی نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار و مرقات شرح مشکوۃ مصنفہ ملا علی قاری و اشعۃ اللمعات فی شرح مشکوۃ مصنفہ شیخ عبد الحق صاحب مرحوم دہلوی و مظاہر حق مصنفہ نواب قطب الدین صاحب و مشارق الانوار مصنفہ مولوی خرم علی صاحب و روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب و مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب و صحیح مسلم شریف مع نووی وغیرہ کے مناسب مقام پر کوشش و تحقیق سے لکھے گئے ہیں پس اب یہ کتاب ایسی آسان کی گئی ہے کہ بغیر استاد کے ہر اردو خوان اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ اور حاشیہ اور لکھائی اور چھپائی اور صحت پر زر بیشتر خرچ ہو گیا ہے۔ مگر ہمنے عام خریداروں کے واسطے اسکی قیمت نہایت ہی کم رکھی ہے کاغذ ولایتی چکنا لگایا گیا ہے۔ صحت بہت کرائی گئی ہے۔ اتنی کم قیمت کی کتب آجتک دنیا بھر میں چھپ کر کبھی فروخت نہیں ہوئی اس کتاب کی کم قیمت اور صحت و چھپائی و لکھائی و معتبر کتب کے حواشی کے ہوتے

[illegible]

Marfat.com

نام کتاب

استقدر جلدی فروخت ہوگئی ہے کہ پہلی جلد جو پہلے دو ہزار چھپی تھی تھوڑے عرصہ میں فروخت ہوگئی

پھر دوبارہ دو ہزار جلد چھپی ہے جلد اول شروع کتاب سے لیکر باب زیارۃ القبور تک ختم ہوئی ہے

دوسری جلد کتاب الزکوۃ سے لیکر باب فی النذور تک ختم ہوئی

تیسری جلد کتاب القصاص سے لیکر باب الامر بالمعروف تک ختم ہوئی

چوتھی جلد کتاب الرقاق سے لیکر اخیر کتاب تک

(نوٹ) اصل عربی مشکوۃ بلا اعراب کی اصل قیمت [illegible] ہے - اور ہم اتنے فوائد والی کتاب صرف (اللعہ) روپیہ کو فروخت کرتے ہیں ابھی جو صاحب اس کتاب کو خرید نہ فرماوین انکے حال پر سخت افسوس ہے ہر ایک جلد مشکوۃ کی علیحدہ علیحدہ بھی مل سکتی ہے -

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین حصہ اول مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم اس کتاب مین کل مسائل عبادات کے متعلق صحیح صحیح مع حوالہ قرآن شریف و حدیث کے بیان کئے گئے ہین یعنے جس کتاب سے مسئلہ لیا ہے اسی کتاب کا حوالہ حاشیہ پر دیدیا ہے تاکہ اگر کسی مسئلہ مین اختلاف ہو تو اصل کتاب سے دیکھ لیا جائے اور اختلاف دور کیا جاسکے -

حصہ اول [illegible] عبادات مین -

" دوم معاملات مین

حصہ دوم مین حصہ اول کی طرز پر مع حوالہ حدیث مسائل عبادات صحیح صحیح بیان کئے ہوئے ہین

تعلیم الایمان مصنفہ مولوی [illegible] صاحب مسائل عقائد مین

نام کتاب

تعلیم الصلوۃ مصنفہ نماز کے مسائل

تعلیم الحج - حج کے مسائل مین مصنفہ

تعلیم الزکوۃ - زکوۃ کے مسائل مصنفہ

تعلیم الصیام - روزہ کے مسائل مین "

فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ

جو صحاح ستہ وغیرہ کی حدیث کی کتابون کا ایک عمدہ [illegible] رکھا گیا ہے - [illegible] عربی [illegible] کتابون مین [illegible] اصل [illegible] شرطی ہے کہ تمام مسائل [illegible] حدیث شریف کی لفظی معنون [illegible] لکھے گئے ہین اور جہان سے مسئلہ لیا ہے - اسکا حوالہ حاشیہ پر مع راوی وغیرہ دے دیا ہے - تاکہ اگر کسی مسئلہ مین اختلاف ہو تو اصل سے مقابلہ کرکے اختلاف کو دور کیا جاوے غرض بچون - اور علم کم جاننے والون کے لئے یہ تحفہ نادر ہے اور بالکل سلیس عام فہم ہے اسکے سات حصے چھپ چکے ہین - جو قلم سے نہایت خوشخط کرکم نظر والے شخص بھی خوب فائدہ اٹھائین -

حصہ اول - نماز روزہ وغیرہ کے مسائل مین

حصہ دوم زکوۃ حج طلاق - عدت قربانی وغیرہ کے مسائل -

" حصہ سوم عبادات مین

" چہارم معاملات مین

" ششم مسائل آداب و تہذیب و اخلاق و طب و معالجات جو حضرت خیر الانام علیہ السلام سے احادیث مین منقول ہین اردو

نام کتاب

زبان مین بیان کئے گئے ہین

حصہ ہفتم - مسائل اخلاص اور نیک نیت اور علم اور وضو نماز روزہ وغیرہ بعض اعمال کے فضائل اور بعض گناہون کے عذاب بیان جو پہلے حصون مین مذکور نہین تھے لکھے گئے ہین - مطبوعہ مطبع محمدی لاہور

(اطلاع) حصہ دوم و سوم دوبارہ مضمون کی صحت ہو کر مطبع احمدی لاہور مین چھپے ہین پہلے چھپے ہوئے مین بہت مسائل کا خلاصہ پورا نہین کیا ہوا تھا اب جو دوبارہ مطبع احمدی لاہور مین ہر دو حصے چھپے ہین وہ پہلے چھپے ہوئے سے زیادہ ہوگئے ہین - دوم حصہ جو پہلے چھپا ہوا [illegible] ۱۰ صفحہ پر ہے اور سوم [illegible] ۱۰۰ صفحہ پر ہمارے مطبع کا دوم حصہ کا اخیر صفحہ ۱۲۸ ہے - سوم حصہ کا اخیر صفحہ ۱۳۲ ہے قیمت حصہ دوم - صفحہ - اور حصہ سوم ۱۰۰ صفحہ کی ہمارے مطبع کے چھپے ہوئے حصہ دوم و سوم کی ایک ہی ہے - بغیر تشریح والے ہر دو حصے لاہور مین ایک اور مطبع مین چھپے ہوئے موجود ہین جو صاحب ہمارے مطبع سے فقہ محمدیہ کے حصے طلب کرینگے انکو تو ہم اپنے ہی مطبع احمدی لاہور کے چھپے ہوئے حصے روانہ کرینگے مگر [illegible] خریدار کو واضح کرتا ہون کہ آرڈر دیتے وقت فقہ محمدیہ کا [illegible] حصہ طلب کرین تو ان خوردہ مضمون [illegible] -

وما علینا الا البلاغ

الکلام المبین فی بیان التجہیز و التکفین - مصنفہ مولوی رحمت علی صاحب [illegible]

ہر مسلمان [illegible] مطبع احمدی لاہور کا [illegible] ضروری ہے

Marfat.com

نام کتاب

ہو مسائل کفن و دفن و جنازہ کے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں جمع کیے گئے ہین ہر شخص کو اس رسالہ کا رکھنا ضروری ہے کیونکہ آجکل کفن دفن مطابق حدیث کے نہین ہوتا یہ رسالہ حال ہی مین مطبع احمدی لاہور مین چھپا ہے قیمت نہایت ہی کم ہے ۲ر

عقائد اہل سنت والجماعت مصنفہ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی ۱ر

نصیحت نامہ عام اس رسالہ مین وہ نصیحتی خط نقل کیا گیا ہے جو مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی نے اپنے لڑکے کو لکھا تھا ۔ ر

نجات المومنین ترجمہ اردو ترجمہ بین السطور مصنفہ مولوی الہی بخش صاحب بہاری اس مین چالیس حدیثین متفق علیہ درج ہین ر

ہدایت المسلمین شرح اردو نجات المومنین فی حفظ الاربعین مصنفہ مولوی الہی بخش صاحب بہاری نجات المومنین کی شرح اردو مین نہایت عمدہ لکھی گئی ہے اور عام نے پسند فرمائی ہے ۔ ۲ر

سعادت الدارین فی حقوق الوالدین مصنفہ مولوی الہی بخش صاحب بہاری اس رسالہ مین ماں باپ کی اطاعت کے متعلق صحیح حدیثون کے مسائل ذکر کر کے درج کیے ہین اور ہر ایک بچے کو اسکا مطالعہ کرانا ضروری ہے قیمت نہایت ہی کم ہے ۔ ۱ر

زجر العاصی عن قرب المعاصی مصنفہ مولوی الہی بخش صاحب بہاری ... ایک نہایت عمدہ رسالہ ۱ر

... حقوق العباد کے ... ۲ر

... ہے مطبوعہ مطبع ...

نام کتاب

الاستوا علی مسئلۃ الاستوا خدا تعالے کے عرش پر ہونیکا مسئلہ ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور ۱ر

صلوٰۃ النبی خورد یہ کتاب قیمت مین چھوٹی ہے اور مسائل مین موٹی ہے مصنفہ مولوی عبد الغفور صاحب طریقہ نماز مطابق حدیث کے اسکے مسائل صحاح ستہ کی کتابون مین سے لکھے گئے ہین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور ۲ر

دین کا سچا ۱ر زبان اردو نہایت عمدہ مسائل مصنفہ مولوی شیخ عبید اللہ

رفاہ المسلمین شرح مسائل اربعین اس رسالہ مین رسومات بد سے بچنے اور سنت پر چلنے کے مسائل درج ہین مصنفہ مولوی محمد سعد الدین صاحب ساکن بدایون مطبوعہ مطبع احمدی لاہور ۲ر

تحریم الخمر والزنا واللواطۃ والمعازف اس رسالہ شراب اور زنا وغیرہ کے عذاب کا بیان و دیگر اور بہت سے مسائل درج ہین جو دیکھنے کے قابل ہین ۱ر

سب الانبیا بزبان اردو بموجب مسائل اہل اسلام تحقیر اہل کی نا جائز ہے ۔ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

درر البہیہ مترجم اردو ترجمہ بین السطور حدیث کے مسائل فقہ کے طور پر مصنفہ امام شوکانی مطبوعہ مطبع احمدی لاہور ۲ر

الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مترجم اردو مصنفہ امام شوکانی رح صاحب اس کتاب مین ان تمام حدیثون کو بیان کر دیا ہے ۔ جو اصل مین موضوع تھی یعنی بنائی ہوئی لیکن حدیث مین ملگئی تھی اور محدثون نے بعد مین چھان مین کر کے انکو علیحدہ کر دیا ہے اور سلیس اور عام فہم ایک کالم مین عربی ہے دوسرے کالم مین ترجمہ ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور ۔

نام کتاب

منہاج الشاہ مترجم اردو ... ابن حجر عسقلانی حدیث کے مسائل ترجمہ بین السطور ۱ر

ضمان الفردوس شرح ... بیان اور غیبت کرنے والے کی برائی و دیگر مسائل عمدہ مصنفہ مفتی عنایت احمد ۱ر

عون الباری ترجمہ تلخیص البخاری مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب نہایت عمدہ مسائل بزبان اردو مطبوعہ مطبع احمدی لاہور ۲ر

احکام العیدین مصنفہ نواب قطب الدین عیدین کے مسائل مطبع احمدی لاہور ۱ر

گیارہ سوالات کے جوابات مصنفہ مولوی نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی ۲ر

نافع خریداران بزبان اردو خرید و فروخت کے مسائل ہین مصنفہ مولوی محمد حسن صاحب طبع شد مطبع احمدی لاہور ۱ر

رفع الخرقہ مسائل کسب حلال کے بیان مین مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم و مغفور ۱ر

تاد یرالنا ظرین ترجمہ اداب الصالحین مصنفہ نواب قطب الدین صاحب ۲ر

ہدایت المومنین در سوالات عشرہ محرم تعزیہ داری و بری رسمون کے رد مین مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی مطبوعہ مطبع احمدی لاہور ۱ر

فقہ اکبر مترجم اردو ترجمہ بین السطور نہایت خوشخط مصنفہ امام اعظم رحمۃ اللہ امام اعظم رح نے اپنے عقائد واضح طور پر اس رسالہ مین درج کیے ہین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور ۱ر

تنبیہ الغافلین مسائل متفرقہ دینیہ بدلائل قرآن و حدیث و اقوال آئمہ و مشائخ درج ہین اور پچیس باب پر مشتمل ہے ۲ر

لوائح الھدیٰ - اسمین مسئلہ خدا کے سوا کسی کا علم غیب نہ جاننا ... اللہ سوا اللہ کے کسی ... نہ کرنا

Marfat.com

نام کتاب	قیمت	قیمت
اور سوا الله کے کسی کی نذر نہ ماننا اور سوا الله کے کسی سے مدد نہ چاہنے کے بیان مین ہے اور ان مسائل کو کتب فقہ سے ثابت کیا گیا ہے مطبع احمدی لاہور	۱ر	ـلـر

کتب تارک نماز کے کافر ہونے کے بیان مین

نام کتاب	قیمت	قیمت
حکم النبی بکفر من لا یصلی۔ تارک نماز کے کافر ہونیکے دلائل صحیح حدیثون سے لکھے گئے ہین۔ مصنفہ مولوی محمد عثمان صاحب مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۰۲ر	
ترجمہ کتاب الصلوٰۃ مصنفہ امام ابن قیم اس کتاب مین امام ابن قیم نے نماز نہ پڑھنے والے کو کافر ہونا ثابت کیا ہے مع سوانح عمری امام ابن قیم ترجمہ نہایت عمدہ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور۔	۱۲ر	ـهـ
رسالہ بے نمازان مصنفہ مولوی اسمعیل صاحب شہید اس رسالہ مین مولانا نے نماز نہ پڑھنے والے کی بڑی مذمت صحیح حدیثون سے اردو نظم مین کی ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	ـ ر	ـ ر

کتب رد شرک و بدعت مین

نام کتاب	قیمت	قیمت
تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ور حاشیہ تہذیب الایمان ترجمہ اغاثۃ اللہفان مطبع احمدی لاہور تقویۃ الایمان اسکے حاشیہ پر راہ سنت و حارق الاشرار طبع شدہ مطبع دہلی	۴ر	[illegible]
منجی المؤمنین مصنفہ قاضی محمد صاحب بزبان عربی و اردو یہ کتاب رد شرک و بدعت مین نہایت عمدہ ہے طبع شدہ مطبع احمدی لاہور	۷ر	ـلـر
نظم البیان فی ابطال البدع والطغیان مصنفہ مولوی عبدالعزیز صاحب عظیم آبادی اس مثنوی مین خوب طرح بدعت و شرک کی بیخکنی کی ہے طبع شد مطبع دہلی۔	۴ر	۰۳ر
قاطع حجۃ الغوی ببیان سنت سید الابرار مصنفہ حافظ عبدالکریم صاحب شرک و بدعت کے رد مین نظم اردو یہ رسالہ نہایت عمدہ ہے۔	۴ر	۰۲ر
دیوان گلشن ہدایت نظم اردو مصنفہ حافظ عبدالکریم صاحب شرک و بدعت کی رد مین عمدہ ہے	۶ر	۵ر
حارق الاشرار نظم اردو شرک و بدعت کے رد مین مصنفہ مولوی فتح الله صاحب طبع شدہ مطبع احمدی لاہور	۱ر	[illegible]
راہ سنت مصنفہ مولوی اولاد حسین صاحب والد نواب صدیق حسن شرک و بدعت کے رد مین یہ رسالہ عمدہ ہے نظم اردو ہے حال ہی مین مطبع احمدی لاہور مین چھپا ہے	۲ر	ـ ر
تازیانہ اہل سنت " "	[illegible]	
فتاوی میلاد بزبان عربی و اردو مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی و مولوی احمد علی صاحب حنفی سہارنپوری نے بہت سی محنت سے اور بہت کتب صحاح و فقہ کے مسائل نکالکر محفل مولود کے قیام کرنے کے بدعت ہونے کو ثابت کر دیا ہے۔ ان فتوون پر ہندوستان کے بہت سے اور علماء کی تصدیق بھی موجود ہے۔ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور۔ قیمت نہایت ہی کم ہے	۱ر	۸ر
تحقیق المرام مصنفہ میر عبدالسلام شاہ صاحب یہ رسالہ بھی فتاوی میلاد کی طرح محفل مولود کے رد مین ہے ہر دو رسائل ضرور مطالعہ کے لائق ہین۔ طبع شدہ مطبع احمدی لاہور	۲ر	۱ر
لٹھ شریعت و شریعت کا کوڑا رد شرک و بدعت مصنفہ مولوی شمس الدین طبع شدہ مطبع [illegible]	۰ر	۰ر
ستارہ محمدی و فوارہ احمدی مصنفہ والد ماجد شیخ محی الدین مرحوم۔ یہ رسالہ تقویۃ الایمان پر جو اعتراض ہوئے ہین انکے جواب و اعتراضات پر اعتراض مین تیار ہوا ہے مطبع احمدی لاہور	۱ر	[illegible]
سبقہ ضروریہ مصنفہ مولوی شیخ عبداللہ صاحب مرحوم اس رسالہ مین مسائل ذیل درج کئے گئے ہین۔		
رسالہ رباجی کرنیکے بیان مین	۱ر	
رسالہ وظیفہ یا رسول اللہ کے بیان مین	[illegible]	
رسالہ ادائے ضاد کی تحقیق مین	[illegible]	
رسالہ تثویب اور مسئلہ پوچھنے کے بیان مین		
رسالہ فجر کی سنت پڑھنے کا وقت ہونے جماعت کے بیان مین		
رسالہ ناسخ و منسوخ کے باب مین طبع شد مطبع احمدی لاہور		

نام کتاب

ایضاح الحق - مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید رد شرک و بدعت مین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

شمشیر خندان مصنفہ مولوی زین محمد صاحب یہ رسالہ بھی رد شرک بدعت مین نہایت عمدہ ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

نصیحۃ الغافلین المشہور تنبیہ الغافلین مصنفہ سید احمد صاحب بریلوی مع رسالہ عمل بالحدیث مولوی ولایت علی صاحب رد شرک و بدعت مین قابل دید مطبوعہ مطبع محمدی

مشہور و معروف کتاب نصیحت المسلمین مصنفہ مولوی خرم علی صاحب رد شرک و بدعت مین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

شریعت المحمدیۃ - رد شرک و بدعت مین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

کسوٹی مع نسخہ معجون رد شرک و بدعت مین نہایت عمدہ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

ہدایت المہتدین رد شرک و بدعت مین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور

صراط مستقیم مترجم اردو ترجمہ نہایت سلیس مصنفہ مولانا مولوی اسمٰعیل صاحب شہید - یہ کتاب نہایت عمدہ اور خوشخط ولایتی کاغذ پر بصحت مطبع احمدی لاہور مین چھپی ہے - اس کتاب مین ریاضت و مجاہدہ نفس - و تہذیب اخلاق کی شرح مین بے نظیر ہے جو بدعات و رسوم شرکیہ صوفی بدعتیون نے تصوف مین داخل کرکے خلق اللہ کو چاہ ضلالت مین ڈالا ہوا تھا ان بدعات کی خوب تردید کرکے اعلیٰ تجدید اشغال ذکر کئے گئے ہین جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہین - گویا توحید و تصوف

در رد شرک و بدعت وغیرہ مین یہ کتاب نہایت مفید ہے ہر سالک راہ ترب حق کو اس کتاب کا خریدنا ضروریات سے ہے مطبع احمدی لاہور سے طلب فرماوین

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان مترجم اردو مصنفہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اس کتاب مین شیطان کے دوستون اور اللہ کے دوستون کے درمیان فرق کرنے والے کو یہ کتاب نہایت عمدہ ہے چونکہ یہ کتاب بہت سے جھوٹے اولیاء کے لئے محک ہے اسلئے اس کسوٹی پر گھس کر مسلمان آدمی راستباز و جعلساز مین فرق و امتیاز کر سکتا ہے - اصل عربی ایک کالم مین ہے اور ترجمہ بالمقابل دوسرے کالم مین - نہایت خوشخط صحت سے مطبع احمدی لاہور مین چھپی ہے

حیات طیبہ یعنی سوانح عمری مولوی اسمٰعیل صاحب شہید و احوال سفر حجاز مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور ہاکرنا سید حسین صاحب کی سوانح عمری نہایت عمدہ لکھی ہوئی ہے مطبوعہ دہلی

سوانح عمری مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی - طبع شد مطبوعہ امرتسر

الکلام المبین فی معجزات سید المرسلین - عربی اردو یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات مین نہایت عمدہ ہے

درجات امامت ترجمہ اردو منصب امامت - امامت کی حقیقت مین مصنفہ مولوی اسمٰعیل شہید مطبوعہ دہلی

مجموعہ فتاوے حصہ اول مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم و مغفور والی ریاست بھوپال - اس کتاب مین مفصلہ ذیل فتوے ہین - فتوے احکام قربانی کا - فتوے احکام عقیقہ کا - فتوے احکام استعمال ظروف کھال زرولی عقیقہ کا - فتوے احکام صدقہ و التقاط کا - فتوے احکام نماز عیدین - پانی کا - فتوے سنت فجر کا وقت ظہر ہونے جماعت کے - فتوے بعد سنت فجر کے لیٹنے کا - فتوے لڑکے اور ناچینا کے پیچھے نماز پڑھنے کا - فتوے ولد الزنا کے پیچھے نماز پڑھنے کا - فتوے متعلق اس کا یقین نہ ہو کہ شوہر کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ مر گیا ہے یا کہان چلا گیا ہے - فتوے جھگڑنے کا مسجد مین - فتوے متعلق مولود و فاتحہ وغیرہ کا - فتوے امر کا کرنا یہ سوال اور کہنا کیسا ہے - فتوے احکام ... - فتوے احکام ... - فتوے امر اور مرکے کرنے ... - پیشہ کرکے نماز پڑھنے ... - فتوے جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کے کافر ہونے کا - فتوے یا شیخ عبد القادر جیلانی کا ورد کرنے کا اور بغداد کی طرف منہ کرکے گیارہ قدم چلنے اور پیران پیر کے نام کی گیارہوین کرنے والون وغیرہ مشرکون کے پیچھے نماز درست ہونے کا - فتوے تقلید کرنے والون کے پیچھے نماز درست ہونے کا - فتوے جماعت کھڑے ہو چکے

Marfat.com

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
بعد ستون کا پڑہنا منع ہونیکا پہننا زیور سونے چاندی کا جائز ناجائز ہونے کے بیان مین۔		
مجموعہ فتاوے حصہ دوم فتوہ دعنہ والوں کے دوزخ مین ہمیشہ رہنے کے یہ معنی ہین کہ وہ دوزخ سے کبہی نکلین گے۔ فتوے فرض نماز کے بعد مین ہاتھ اٹھانے مین۔ فتوے جمعہ کہ جو اسکی فقہ مین چند شرطیں لکہی ہین انکی کوئی سند نہین۔ فتوے جو لوگ ربا کو اپنی چند چیزون مین خاص بتلاتے ہین جنکی تصریح حدیث مین آئی ہے انکا قول بے دلیل ہے لیکن احتیاط اسمین ہے کہ اسکو عموم پر حمل کیا جاوے۔ فتوے ہنڈوی کے حکم مین۔ فتوے اسمین کہ سنت قرآن سے منسوخ ہو جاتی ہے۔ فتوے نماز قولی جو بلا عذر فوت ہوگئی ہو اسکی قضا نہین ہے۔ فتوے اسبات مین کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اخیر عمر مین فلسفہ کو چھوڑکر حدیث و قرآن مین توغل کیا۔ فتوے اسمین کہ سحر کے قسم کا سیکھنا جائز نہین فتوے اسمین کہ نجوم کا علم سیکھنا جائز نہین ہے۔ فتوے اسمین کہ جسنے اپنے بہائی کی عورت سے محبت کرکے اپنے بہائی کو مارڈالا اسکے ساتھ اس عورت کے نکاح جائز ہونے مین علما کا اختلاف ہے۔ فتوے اسمین کہ بیع وفا یعنی بائع جب قیمت ادا کرے مشتری وہ چیز واپس دیدے (رہن ہے) بیع نہین۔ فتوے اسمین کہ جس وصیت مین وارثوں کو ضرر ہے وہ وصیت باطل ہے۔ فتوے اسمین کہ حیض والی عورت	۲	۱ر۱۰

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
اس نماز کو ادا کرے جس نماز کے وقت پاک ہوئی۔ فتوے حدیث خلق اللہ آدم علی صورتہ کے معنے مین۔ فتوے اس شخص کے حق مین جسنے امام سے بیعت نہین کی اور مرگیا۔ فتوے اسمین کہ مطلق مرض مین اگر ضرر کا خوف نہو تو تیمم جائز نہین ہے۔ فتوے اسمین کہ طاعون اور وبا کی حالت مین ہر نماز مین قنوت پڑہنی جائز ہے۔ فتوے اسمین کہ جو جناب سید عبدالقادر جیلانی نے غنیۃ الطالبین مین اصحاب ابو حنیفہ رح کو فرقہ مرجیہ مین ذکر کیا ہے اسکے کیا معنے ہین فتوے اسمین کہ فتوے کا تغیر باعتبار اختلاف زمانے اور مکان اور حال کے جائز ہے یا نہین۔ فتوے اس مین کہ زمین کے سات طبقے ہونیکے کیا معنے ہین آیا باقی طبقون مین بھی اسیطرح پیغمبر آئے جیسے اس طبقہ مین آئے یا یہ بات غلط ہے۔ ہر دو حصہ کامل مطبع احمدی لاہور مین طبع ہوگئے ہین		
تحفۃ الہند مصنفہ مولوی شیخ عبید اللہ صاحب مذہب ہنود کی تردید مین۔	۸ر	۷ر
ازالۃ الشبہہ عن فرضیۃ الجمعہ مترجم اردو جس مین بعد تسلیم شرائط جمعہ کے احتیاطی کا ناجائز ہونا ثابت کیا گیا ہے ہمارے مطبع احمدی لاہور مین طبع ہوا ہے اہل انصاف کیواسطے یہ کتاب نہایت تسلی بخش ہے۔	۶ر	۵ر
ارشاد الانام بفرضیۃ الجمعۃ فی کل مقام مشتملا علی رد فی تنبیہ الانام مصنفہ مولوی عبد الحکیم صاحب عمر پوری اس کتاب		

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
کا مضمون نام سے ظاہر ہے۔	۱ر	۱ر
کتاب التوحید مترجم اردو توحید باریتعالی کے بیان مین مصنفہ شیخ محمد بن عبد الوہاب		
اقتباس الانوار من کلام الغفار مصنفہ شیخ عبید اللہ صاحب مرحوم اسمین قرآن مجید کے تمام مضامین کی ایک فہرست بنادی ہے ہر مضمون کے متعلق جو جو آیات ہین انکو مع حوالہ رکوع سیپارہ مع ترجمہ درج کردیا ہے جسکے پڑہنے سے ہر ایک آدمی قرآن شریف پر احاطہ کر سکتا ہے اور ہر ایک مسئلہ کے متعلق قرآن کی آیات آسانی سے نکال سکتا ہے عجب کتاب لاجواب ہے آجتک ایسی کتاب دنیا بہر مین نہین چہپی تہی کسی گہر کو اس کتاب سے خالی نہین ہونا چاہیئے ہر مسلمان کا فرض ہے کم از کم ایک دفعہ تو قرآن سے آگاہی حاصل کرے خصوصا واعظین کو چاہیئے اسکو ضرور خریدین۔	۵	۴ر۱۰
سبیکۃ الذہب الابریزی فی فہرس کتاب العزیز یہ بھی اسی مضمون کی کتاب ہے فارسی زبان مین مؤلفہ مولوی بدیع الزمان صاحب	۸ر	۷ر
تیسیر القرآن و تسہیل الفرقان مصنفہ مولوی وزیر علی بن مولوی منور علی صاحب مشہور بہ محمد سلیم اس کتاب مین تمام الفاظ قرآن کے معانی کا ترجمہ اردو نہایت اختصار سے لکہا گیا ہے جو صاحبان فارسی عربی مین پوری مہارت نہین رکہتے ان کے لیے یہ کتاب اور قرآن مجید کی قدر سمجہکر کرنا چاہتے ہین نہایت مفید ہے۔	۵	۴

Marfat.com

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
کتب رد شیعہ		
آیات بینات در زبان اردو مصنفہ مولوی مہدی علیخان صاحب بہادر حصہ اول	۱۲/	۱۱/
حصہ دوم	۱۴/	۱۳/
سوم کامل کتاب تک	۱۰/	۸/
تحفہ اثنا عشریہ فارسی مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب	۶/	۱۲/
تحفہ اثنا عشریہ بزبان اردو مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب	۸/	۴/
نصیحت الشیعہ شیعہ سنی کا دلچسپ مناظرہ نہایت تہذیب کے ساتھ بطرز جدید کتب اہل شیعہ سے روایتین نقل کی گئی ہین جن سے شیعہ کبھی بھی انکار نہین کر سکتے اور جو قدیم مناظرون مین شایع اسوجہ سے شائع نہین ہوئین کہ اہل سنت کو کتب شیعہ کم میسر ہتی کامل تین جلدون مین جلدی چلیں کہ مین چند جلدین موجود ہین۔ جلد اول		
جلد دوم		
سوم		
(نوٹ) ہر جلد کامل فروخت ہوتی ہین		
کتب مباحثہ		
مناظرہ محقق و مقلد الظفر المبین حصہ اول مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم در تقلید شخصی مین عربی و اردو	۲/	۱۵/
حصہ دوم۔ مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب سیالکوٹی	۱/۲	۱۰/
الکلام المتین فی اظہار تلبیسات المقلدین یعنے رد تنبیہ المبین جو		

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
ظفر المبین کے جواب مین ہے یہ کتاب اور سکار رد ہے مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب	۴/	۳/
صیانۃ المقتصدین عن تلبیسات نصرۃ المجتہدین مصنفہ مولوی محمد سعید صاحب بنارسی مولوی وکیل احمد صاحب نے جو الظفر المبین کا رد لکھا تھا یہ کتاب اسکا رد مین ہے۔	۱۲/	۱۱/
	۱۴/	۱۳/
خلاصۃ البراہین فی رد فتح المبین عربی و اردو مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب	۱۲/	۱۱/
دواد ضاد پڑہنے والون کا مناظرہ ضاد پڑہنا چاہیئے دواد پڑہنا غلط ہے۔ مصنفہ مولوی محمد حنیف صاحب مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۴/	۴/
اقتصاد فی الضاد بزبان اردو مصنفہ مولوی شیخ عبید اللہ صاحب یہ رسالہ مولوی صاحب نے بہت کوشش سے دواد نہ پڑہنے کے بارہ مین لکہا ہے مطبع احمدی لاہور		
رفع الفساد من بین العباد اسمین کتب فقہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہر ایک کے پیچھے نماز پڑہنی جائز ہے اور رفع الیدین سنے الصلوۃ اور آمین بالجہر کرنا کتب فقہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسمین جو مقدمہ دہلی مین آمین بالجہر و رفع الیدین کی بابت عدالت مین پیش ہوا تہا اسکی بمع فیصلہ انگریزی نقل موجود ہے۔ مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۲/	۲/
الکلام المبین بالجہر بآمین مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم طبع شدہ مطبع احمدی لاہور اس رسالہ مین آمین بالجہر کرنی ثابت کی ہوئی ہے قابل دید ہے	۲/	۱۵/
عقد الجید ترجمہ اردو مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب رد شرک و بدعت	۱/۲	۱۰/

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
مین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور		
مجموعہ حق وظیفہ حق۔	۴/	۳/
تنکوفہ حق	۱۰/	۱۰/
اقوال الصالحین	۱۰/	۱۰/
رد التقلید بالکتاب المجید	۱۰/	۱۰/
کتب خطبات و وعظ وغیرہ مین		
خطبات التوحید جدید۔ مصنفہ مولوی ابو الحسن صاحب سیالکوٹی۔ یون تو خطبات بہت ہین۔ مگر یہ خطبات اپنی جگہ مین ایک نرالے ہین یعنی جمعہ و عیدین مین جو خطبے پڑہے جاتے ہین سوکثر کارآمد اور ضروری مسائل کا بیان ہوتا ہے لیکن عربی زبان مین ہونے کی وجہ سے ہزارون آدمی سمجھہ نہین سکتے کہ کیا بیان ہوا اس لئے چند خطبے اردو ترجمہ کے ساتھ لکھے جاتے ہین۔ اور مسائل کی فہرست ذیل مین درج ہین۔	۸/	۷/
خطبہ اولی توحید کے بیان مین۔		
خطبہ ثانیہ۔		
خطبہ دیگر توحید کے بیان مین		
خطبہ ۳۔ توحید اور شرک کے بیان مین		
خطبہ ۴ شرک و بچنے کے بیان مین یعنی		
مجمل شرک کی برائی کا بیان۔		
خطبہ ۵ شرک کی برائی کے بیان مین		
خطبہ ۶ اشراک فی العلم کے رد مین		
خطبہ ۷ اشراک فی التصرف کی برائی مین		
خطبہ ۸ شرک فی العبادۃ کی برائی مین		
خطبہ ۹ شرک فی العادۃ کی برائی مین یعنے دنیا کے کامون مین خدا کے برابر کسی کی تعظیم نکرے۔		
خطبہ ۱۰ قبر پرستی کی برائی مین۔		
خطبہ ۱۱ قرآن مجید کی پیروی کے فرض ہونے مین۔		
خطبہ ۱۲ سنت کی پیروی کے بیان مین		
خطبہ ۱۳ بدعت کی برائی مین اور		

ترجمہ اردو ... جلد اول ۶/ ... جلد دوم ... جلد سوم ... جلد چہارم و پنجم زیر طبع ہے

نام کتاب
روپے رسمین چالیسوین وغیرہ رسوم کا ۔
خطبہ ۱۳ ۔ اسلام اور ایمان کی بُرائی کی حقیقت کے بیان مین اور مومن کی کیا پہچان ہے اور کلمہ کے معنے
خطبہ ۱۵ ۔ نماز کی فضیلت کے بیان مین ۔
خطبہ ۱۶ ۔ نماز کے فرض ہونے اور اسکے ترک کرنے کے گناہ کے بیان مین اور جو نماز نہ پڑھے وہ بے ایمان ہے ۔
خطبہ ۱۷ ۔ جماعت کی فضیلت اور تاکید کے بیان مین ۔
خطبہ ۱۸ ۔ درود شریف کی فضیلت اور تاکید کے بیان مین ۔
خطبہ ۱۹ ۔ نماز نفل اور نماز تسبیح کی فضیلت کے بیان مین ۔
خطبہ ۲۰ ۔ جمعہ اور نماز جمعہ کی فضیلت کے بیان مین ۔
خطبہ ۲۱ ۔ مہینے کے فرض ہونے اور اسکے بعضے مسائل اور احتیاطی کے روزے کے بیان مین ۔
خطبہ ۲۲ ۔ زکوٰۃ کے فرض ہونے اور تارک زکوٰۃ کے وعید کے بیان مین اور زکوٰۃ کے بعضے مسائل مین ۔
خطبہ ۲۳ ۔ ماہ رمضان کے روزے کی فضیلت اور فرضیت کے بیان مین ۔
خطبہ ۲۴ ۔ ماہ رمضان کے چاند دیکھنے اور سحری وغیرہ کے بعضے مسائل کے بیان مین ۔
خطبہ ۲۵ ۔ لیلۃ القدر اور اعتکاف کے بیان مین ۔
خطبہ ۲۶ ۔ عید فطر اور صدقہ فطر کے بیان مین ۔
خطبہ ۲۷ ۔ عید ضحیٰ اور قربانی کے بیان مین

[illegible]	[illegible]	نام کتاب
		خطبہ ۲۸ ۔ حج کی فضیلت اور فرضیت کے بیان مین ۔ اور اسمین عمرے کی فضیلت کا بھی بیان ہے
		خطبہ ۲۹ ۔ توبہ استغفار کے بیان مین
		خطبہ ۳۰ ۔ آداب کے بیان مین
		خطبہ ۳۱ ۔ ایضاً آداب کے بیان مین
		خطبہ ۳۲ ۔ موت یاد رکھنے اور زہد کے بیان مین ۔
		خطبہ ۳۳ ۔ نکاح کا خطبہ ۔
۱۸	۷	ان ہر ایک مسائل کی اکثر لوگون کو ضرورت ہوا کرتی ہے اور بہت لوگ ان کی تلاش مین حیران پھرا کرتے ہین معتبر اور مستند کتابون مین سے لکھے ہین اور ہر ایک مسئلہ کی دلیل آیت یا حدیث سے لکھی ہے اور اسکا حوالہ بھی لکھدیا ہے کہ یہ روایت فلان کتاب ۔ فلان صفحہ مین ہے اور یہ خطبات ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہی ہین ۔ جن صاحبون کو فہرست پہنچے بہت جلد طلب کرین تاکہ طبع ثانی کا انتظار نہ کرنا پڑے ۔ کل خطبات کا صفحہ ۲۲ ہے قیمت صرف ۷ ر رعایتی عوض ہے اصل قیمت ۸ ر
۱۱	۱۰	مجموعہ خطب مولوی عبد الحی بزبان عربی مصنفہ مولوی عبد الحی اسکا ترجمہ آجتک نہین ہوا ۔
۱۲	[illegible]	قراۃ الواعظین ترجمہ اردو درۃ الناصحین وعظ کی نہایت عمدہ کتاب ہے ،
۶	۳	انیس الساعین ترجمہ اردو انیس الواعظین
۷	۹	انیس الواعظین فارسی
۱	۱	رفیق الواعظین ترجمہ فارسی
۱۲	۱۰	مجموعہ خطب مترجم مصنفہ مولوی اسمٰعیل پوتہ شاہ ولی اللہ صاحب
۱۲	[illegible]	قصص الانبیا ارکان خوشخط مجلد
[illegible]	[illegible]	" " " " مجلد
		انیس الواعظین مترجم اردو

[illegible]	[illegible]	نام کتاب
۲۰	۱۴	ذوا تحفہ مہدی ترجمہ آدم سے الحدیث بزبان اردو ۔
۱۶	۱۲	مجموعہ خطب مترجم اردو علمی
۵	۱	مفید الواعظین بزبان اردو
۱۴	۱۴	لباب الاخبار مترجم اردو فارسی
[illegible]	۱۷	دقائق الاخبار مترجم اردو مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ
[illegible]	۸	مجموعہ خطب عربی دوازدہ ماہی
[illegible]	۱۳	مجموعہ خطب محمد شاہ مترجم
۱۰	۵	مجموعہ خطب مالتمام مترجم اردو فارسی عربی
۵	۱	مجموعہ خطب عربی مولوی اسمٰعیل شہید
۱	۱	مجموعہ خطب میان محمد بزبان پنجابی
۱۲	۱۲	خطبہ جمعہ

کتب وظائف

[illegible]	[illegible]	نام کتاب
۲۰	۱۴	الحزب الاعظم مترجم اردو
۲۰	۱۴	الحزب المقبول من ادعیات الرسول اسمین تمام دعائین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہین وہ سب اسمین درج ہین نہایت خوشخط مطبوعہ احمدی پریس لاہور
۲۰	۱۴	شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل اردو اصل کتاب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی ترجمہ اردو مولوی خرم علی صاحب
[illegible]	[illegible]	الدار والدوا ترجمہ اردو داعیاں قرآن و حدیث کے بیان مین مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم
[illegible]	۶	مجموعہ سہ شنبہ عقیدے وظائف یہ رسالہ بہت عمدہ ہے مطبوعہ مطبع احمدی لاہور
۱۲	۱۲	ظفر جلیل شرح حصن حصین وظائف اور دعیہ ماثورہ مصنفہ نواب قطب الدین صاحب مطبوعہ مطبع احمدی لاہور
۱۲	۱۰	مجموعہ وظائف مع پنج گنجی خورد
۲۴	۱۵	بوستان دیلمی ترجمہ اردو مع [illegible]

Marfat.com

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
حصن حصین مترجم اردو ترجمہ بین السطور		
بڑی لفٹ مین	۸/	۷/
پنجسورہ مترجم اردو چوب سلم	۱۰/	۱/
جواہر القرآن مترجم اردو	۴/	۳/
دلائل الخیرات مترجم اردو لاہوری	۸/	۷/
دعا گنج العرش تختی کلان	۱/	۶/
تعویذ دعا گنج العرش تبیسدی	۵/	۴/
،، نور نامہ ،،	۴/	۳/
دعا گنج العرش مستر ہم	۶/	۰
ہفت سورہ	۱/	۶/
ناہۃ الخلائق ترجمہ اردو	۶/	۱۴/
دلائل الخیرات مترجم اردو مطبوعہ		
بمبئی مجلد	۱۲/	۱۲/
دلائل الخیرات دو ترجمہ ایک ترجمہ	۶/	۱۴/
فارسی زبان ترجمہ اردو		
مجموعہ وظائف کلان مطبع لاہور	۶/	۱۲/
حرز مطبوعہ لکھنو ترجمہ بین السطور	۱۰/	۹/
ہفت ہیکل مجلد	۵/	۴/

کتب تصنیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم جو امام مسجد چینیانوالی لاہور کے تھے

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
قاعدہ اسلام		
اسلام کی پہلی کتاب	۱/	۱/
،، ،، ،، دوسری	۲/	۱/
،، ،، ،، تیسری	۲/	۱/
،، ،، ،، چوتھی	۳/	۲/
،، ،، ،، پانچوین	۶/	۵/
،، ،، ،، چھٹی	۶/	۵/
،، ،، ،، ساتوین	۶/	۵/
،، ،، ،، آٹھوین	۶/	۵/
،، ،، ،، نوین	۶/	۵/
،، ،، ،، دسوین تختی کلان	۶/	۱۴/
،، ،، ،، گیارہوین	۶/	۱۴/
،، ،، ،، بارہوین	۶/	۱۴/

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
اسلام کی تیرہوین کتاب		
،، ،، چودہوین	۸/	۷/
وعید بے نمازان	۱۰/	۱/
یہ چودہ کتابین مطبع احمدی لاہور	۴/	۳/
سے طلب فرمایئے	۸/	۷/

کتب عورتون کی نصیحت اور سلیقہ آموزی مین

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
تہذیب نسوان۔ سلیقہ		
آموزی مستورات مین مصنفہ		۱۴/
جناب بیگم صاحبہ والئی ریاست بھوپال		
تنبیہ النساء ر بدعت مین	۱۲/	۱۲/
زینت النساء مصنفہ	۱۴/	۱۴/
بی بی فاطمہ ساکن کلکتہ یہ کتاب		
ہر ایک بشر کو مستورات کیواسطے	۱۲/	۱۲/
ضروری ہے عورتون کے لیے		۹/
نہایت ہی مفید نصیحت کی باتین		۴/
اردو زبان سے لکھی گئی ہین۔		
ضرور خریدین مطبوعہ مطبع احمدی لاہور		
توبۃ النصوح۔ سلیقہ آموزی		
مستورات مین مصنفہ حافظ نذیر احمد		
مراۃ العروس۔ امور خانہ داری		
مین مصنفہ حافظ نذیر احمد		
بنات النعش ،، ،،		
شرق القمرین مصنفہ مولوی		۱/
الٰہی بخش صاحب بہاری اس		۱/
کتاب مین اسحدیث کا بیان ہے		۲/
جسمین گیارہ عورتون نے اپنے		۲/
شوہرون کا حال ایک دوسری	۶/	۵/
کو بتلایا تھا مطبوعہ مطبع احمدی لاہور	۶/	۵/
تحفۃ الزوجین مصنفہ نواب		۵/
قطب الدین عورتون اور مردون		۵/
کے حقوق۔	۶/	۵/
ہدایۃ نسوان۔ اسمین تہذیب	۶/	۱۴/
اخلاق عورتون کے درج ہین	۶/	۱۴/
تحریم النساء	۶/	۱۴/

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
دولھن نامہ و تعلیم النساء حکایتین	۶/	۱۴/
نصیحت آمیز مین	۶/	۱۴/
تحفۃ المحصنین مصنفہ		۱۰/
مولوی محمد حسن صاحب اس رسالہ مین		
بیان ان عورتون کا ہے جنسے نکاح		
کرنا حرام ہے	۶/	۱۰/
رانڈون کی شادی	۱۰/	۱۰/
محصنات یعنی فسانہ مبتلا مصنفہ		
حافظ نذیر احمد صاحب	۱۰/	۸/
ایامی مصنفہ ،، ،، ،،	۱۲/	۱۰/

کتب فقہ عربی فارسی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
فتاوی عالمگیری عربی	[illegible]	[illegible]
جامع الرموز شرح مختصر وقایہ	[illegible]	[illegible]
در المختار عربی	[illegible]	[illegible]
شرح وقایہ فارسی	۱۴/	[illegible]
قدوری عربی	۵/	۴/
،، ،، فارسی	۴/	۳/
کنز الدقائق مشی تختی کلان نولکشور	[illegible]	[illegible]
اشباہ النظائر مع حموی	[illegible]	[illegible]
شرح وقایہ مع حاشیہ چلپی	[illegible]	[illegible]
مختصر وقایہ ہر دو جلد	۸/	۷/
فتاوی برہنہ فارسی	[illegible]	[illegible]
بدائع منظوم فارسی	[illegible]	۱/
مایۃ مسائل فارسی	۳/	۲/
وصیت نامہ فارسی	۱۰/	۱۰/
منیۃ المصلی فارسی	۴/	۳/
فاتحہ شرح قدوری عربی	[illegible]	۱۴/
کبیری شرح منیۃ المصلی عربی	[illegible]	[illegible]
صغیری ،، ،، ،،	۸/	۷/
کبیری شرح منیۃ المصلی و صغیری		
شرح منیۃ المصلی ایک جلد مین عربی	[illegible]	[illegible]
تحفہ نصائح فارسی	۱۰/	۱/
شرح تحفہ نصائح محمد گلری فارسی	۸/	۷/
مالابدمنہ فارسی مطبع کانپور	۵/	۴/
تذکرۃ الجمعہ فارسی	[illegible]	۰/

نام کتاب	قیمت	محصول
فلاح الدارین	۰۳ر	۴ر
دقایق الاخبار فارسے	۴ر	۰۳ر
البلاغ المبین فارسی شاہ ولی اللہ	۲ر	۲ر
منیۃ المصلی عربی	۱ر	۱ر
کنز الدقائق خورد	۶ر	۵ر
رسائل ارکان اربعہ مصنفہ مولوی		
بحر العلوم	[illegible]	[illegible]
مستخلص الحقائق شرح کنز	۱۲ر	۱۰ر
عینی شرح کنز دو جلدیں	[illegible]	[illegible]
عینی شرح ہدایہ کامل	[illegible]	[illegible]
فتح القدیر شرح ہدایہ کامل	[illegible]	[illegible]
تذکرۃ الموتے والقبور فارسی	[illegible]	۱ر
خلاصہ کیدانی	۱ر	[illegible]
مفتاح الصلوٰۃ	۵ر	۲ر
رسالہ جمعہ	۱ر	[illegible]
شرح الیاس کامل نولکشوری	[illegible]	[illegible]
فتاوے عزیزی مولوی شاہ عبد العزیز صاحب	[illegible]	[illegible]
ہدایہ عربی محشی مولوی عبد الحی صاحب	[illegible]	[illegible]
کنز الدقائق محشی بحواشی جدیدہ مفیدہ مطبع مجتبائی	[illegible]	[illegible]
ہدایہ عربی کامل محشی مولوی محمد حسن صاحب	[illegible]	[illegible]
مجموعہ سلطانی	۰۲ر	[illegible]
ہدایہ مع الکفایہ ہر چہار جلد کامل	[illegible]	[illegible]
صلوٰۃ مسعودی مثنی مجلد	[illegible]	[illegible]
درالمجالس فارسی	۴ر	[illegible]
فتاوی قاضی خان کامل	[illegible]	[illegible]
شرح وقایہ کامل چار جلد مصنفہ مولوے عبد الحی صاحب ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ بھی مل سکتی ہے - فی جلد ۳ر	[illegible]	

کتب فقہ زبان اردو

نام کتاب	قیمت	محصول
غنیۃ الطالبین مترجم اردو مصنفہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانے دو کالم ایک کالم عربی دوسرے کالم میں ترجمہ اردو معہ اخیر کتاب		
فتوح الغیب مترجم اردو مطبوعہ لاہور	[illegible]	[illegible]
عین الہدایہ ترجمہ اردو ہدایہ کامل	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو فتاوے عالمگیری کامل	[illegible]	[illegible]
غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار کامل	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو شرح وقایہ کامل	[illegible]	[illegible]
احسن المسائل ترجمہ اردو کنز الدقائق	۱۴ر	۱۲ر
تحفۃ العجم ترجمہ اردو کنز نولکشوری	۱۴ر	۱۲
مفتاح الجنت اردو	۳ر	۰۲ر
بستان فقہ ابو اللیث سمرقندی		
حدیث و فقہ کے مسائل نہایت عمدہ مصنفہ محمد ابراہیم سمرقندی	۱۲ر	۱۰ر
راہ نجات مترجم اردو	۱ر	[illegible]
صلوٰۃ الرحمن ترجمہ اردو منیۃ المصلی	۴ر	۰۳ر
مالا بد منہ اردو کانپوری	۳ر	۰۲ر
شرح محمدی اردو	۰۲ر	۲ر
بحر الحقیقت اصلاح نفس میں عجیب کتاب ہے -	۲ر	۰۱ر
مہر نبوت اردو	۰۱ر	[illegible]
آثار محشر اردو	۲ر	[illegible]
ترکیب الصلوٰۃ	۱ر	۱ر
قیامت نامہ بہشت نامہ	۱ر	[illegible]
خدا کی رحمت	۱ر	[illegible]
مفتاح القرآن	۱ر	[illegible]
راہ جنت	۰۲ر	۲ر
گلزار جنت	۰۲ر	[illegible]
مسائل پردہ پوشے	۲ر	[illegible]
زیور ایمان اردو	۴ر	۰۳ر
منتخب احکام القرآن	۳ر	[illegible]
مجموعہ فتاوے کامل سہ جلد عربی و فارسی اردو مصنفہ مولوے عبد الحی صاحب لکھنوی	[illegible]	[illegible]
خلاصۃ المسائل بزبان اردو	۳ر	۰۲ر
فضائل الشہور و صیام	۳ر	۰۳ر
فضائل چار یار	۴ر	۰۳ر
مجموعہ ہزار مسائل	۱ر	۱ر
ضروریات دین	[illegible]	۰ر
سرمایہ آخرت معروف بہ احکام میت	۴ر	[illegible]
مجموعہ سمجھ بوجھ	۱ر	۱ر
فقہ دانی علیہ	۴ر	۳ر

کتب تصوف اردو و فارسی

نام کتاب	قیمت	محصول
کیمیائے سعادت فارسی	[illegible]	۱۴ر
پیراہن یوسفی یعنے ترجمہ اردو مثنوی مولانا روم کامل چھ دفتر دو جلدیں	[illegible]	[illegible]
بستان معرفت شرح مثنوی مولانا روم اردو کامل چھ دفتر	[illegible]	[illegible]
شجرہ معرفت ترجمہ اردو مثنوی مولانا روم یعنے لب لباب	[illegible]	۱۴ر
بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم کامل	[illegible]	[illegible]
مثنوی مولانا روم فارسی		
اکسیر ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت امام غزالی صاحب نولکشوری	[illegible]	[illegible]
لطائف معنوی شرح مثنوی مولانا روم فارسے نولکشورے	۸ر	[illegible]
شرح مثنوی مولانا روم معروف بکاشفات رضوی فارسے	۸ر	۴ر
جواہر عینی نولکشورے	[illegible]	[illegible]
مثنوی مولانا روم نولکشورے	[illegible]	[illegible]
ارشاد الطالبین کامل فارسی مصنفہ اخون درویزہ صاحب	[illegible]	۰۱۳ر
فتوح الغیب مع شرح فارسے	۱۲ر	۱۰ر
دلیل العارفین فارسے	۲ر	۰۱ر
مجموعہ رہبر راہ حق اردو	[illegible]	[illegible]
مخزن الانوار ترجمہ کنز الاسرار	۷ر	۶ر
حکایات الصالحین مترجم اردو	[illegible]	۳ر
مقاصد الصالحین مترجم اردو	۳ر	۰۲ر
راہ بہشت ترجمہ اردو منہاج العابدین	۵ر	۰۴ر
مرغوب القلوب فارسے	۱ر	[illegible]
مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء العلوم کامل چار جلدوں میں مصنفہ امام غزالی صاحب	[illegible]	[illegible]
مطلع الانوار امیر خسرو -	۰۴	۵ر
چشمہ فیض ترجمہ پندنامہ عطار اردو	۱۰ر	۷ر
کشف المحجوب اردو کامل [illegible]	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت	قیمت
تحفۃ الابرار ترجمہ اردو پندنامہ عطار	۰۲ر	۲ر
... باید دید فارسی	۰ر	۰ر
... باید شنید فارسی	۰ر	۰ر
فتوح الغیب مترجم اردو مصنفہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی	۵ر	۰۲ر
تذکرۃ الاولیاء اردو	[illegible]	[illegible]
" " فارسی مطبوعہ لاہور	۶ا	۱۰ا
سراج السالکین مترجم اردو	۷ر	۶ر
مکتوبات امام ربانی فارسی	[illegible]	[illegible]
گلزار حکمت بزبان فارسی مصنفہ مولوی الٰہی بخش صاحب نصیحت آمیز باتیں چھوٹے بچوں کے واسطے نہایت عمدہ رسالہ ہے	۰۱ر	ار
منطق الطیر	۰۳ر	۳ر
فوائد الفؤاد فارسی	۶ر	۵ر
احیاء العلوم کامل عربی مصنفہ امام غزالی	۵ر	[illegible]
مکتوبات شیخ شرف الدین	۱۴	۱۰
" صدی	[illegible]	[illegible]
عین العلم	[illegible]	۱۴
معلومات مظہری	۵ر	[illegible]
رسالہ حق نما	[illegible]	[illegible]
مثنوی تحفۃ العاشقین	۱ر	ار
کشکول کلیمی	۰۳ر	[illegible]
ارشاد الطالبین قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۰۴ر	۳ر
معمولات مظہریہ	۵ر	۰۴ر
ارشاد مرشد	[illegible]	[illegible]
تذکرۃ المشائخ	[illegible]	۱۲

کلمات طیبات فارسی

اس مجموعہ میں حضرت مرزا مظہر جانجاناں شہید اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و حضرت شاہ غلام علی صاحبان کے مکتوبات ہیں اور اسکے آخر میں

نام کتاب	قیمت	قیمت
ترجمہ اسرار العارفین وسیر الطالبین جو حضرت شہاب الدین سہروردی کی تالیف سے ہے کیا گیا ہے یہ کتاب عجیب و غریب اور لائق دیکھنے کے ہے	۱۴ر	۱۱ر
قرۃ العین تفضیل الشیخین فارسی از مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مطالب و معانی اسکے نام سے جلوہ گر ہیں مگر مصنف نے اسکے متعلق ہزاروں مسائل مفید و فوائد جدید۔ صوم۔ صلوٰۃ۔ نکاح طلاق۔ عتاق بیع و شرا۔ شہادت حدود فرائض و صیام مشاجرات صحابہ حل المشکلات مسئلہ تحقیق شہودی و وجودی وغیرہ (جنکو صل ادلہ شرعیہ اور ادلہ عقلیہ و نقلیہ سے کیا ہے) درج کئے گئے ہیں	[illegible]	[illegible]

کتب اصول فقہ

نام کتاب	قیمت	قیمت
مجموعہ توضیح تلویح محشی نولکشوری	[illegible]	[illegible]
اشباہ النظائر شرح حموی	[illegible]	[illegible]
شرح مسلم الثبوت از مولانا بحر العلوم	[illegible]	[illegible]
غایۃ التحقیق شرح حسامی	[illegible]	[illegible]
حسامی محشی	۶ر	۵ر
اصول شاشی کلان	۸ر	۷ر
" " خورد	۰۲ر	۲ر
مجموعہ نور الانوار معہ حاشیہ قمر الاقمار	[illegible]	[illegible]
نامی شرح حسامی	[illegible]	۱۵
مسلم الثبوت محشی	۶ر	۵ر
فصول شرح اصول شاشی	[illegible]	[illegible]

کتب طب بزبان پنجابی

نام کتاب	قیمت	قیمت
دار الشفا کلان معہ رسالہ اختر شاہ	۵ر	۴ر
دار الشفا	۴ر	۳ر
دار الشفا مع مجرب اکبر	۶ر	۵ر

نام کتاب	قیمت	قیمت
خیر سنکھ	۲ر	[illegible]
قرابادین پنجابی	۰۲ر	۲ر
طب احمد یاری	۰۱ر	ار
طب جمالی	ار	[illegible]
پران سنکھ پنجابی	۰ر	۰ر

کتب طب عربی

نام کتاب	قیمت	قیمت
قانونچہ عربی مطبوعہ لکھنؤ	۸ر	۷ر
" " " نولکشور	[illegible]	۴ر
موجز عربی کلان مطبع لکھنؤ	۸ر	۷ر
اقسرائی شرح موجز کامل	[illegible]	۱۴ر
شرح اسباب و علامات	[illegible]	[illegible]
سدیدی شرح موجز کامل	[illegible]	[illegible]
زمرد عربی	۰۶ر	[illegible]
حدود الامراض	۰۲ر	[illegible]
قانون بوعلی سینا عربی	[illegible]	[illegible]
حمیات قانون بوعلی سینا	۸ر	۷ر
کامل الصناعہ	۶ر	۵ر
بحر الجواہر معہ حدود الامراض	[illegible]	[illegible]

کتب طب فارسی

نام کتاب	قیمت	قیمت
اکسیر اعظم کامل	[illegible]	[illegible]
قرابادین کبیر فارسی	[illegible]	[illegible]
خلاصۃ التجارب	[illegible]	[illegible]
مجربات اکبر	۹ر	۵ر
کفایہ منصوری	۸ر	۷ر
دستور العلاج	۹ر	۹ر
مطب علوی خان	۳ر	۰۲ر
میزان الطب فارسی	۹ر	۵ر
طب اکبر فارسی	[illegible]	۱۴ر
طب یوسفی	۴ر	۰۳ر
الفاظ الادویہ معہ ریاض الادویہ	۶ر	۵ر
مجموعہ الفاظ الادویہ معہ میزان ادویہ فرہنگ تفسیریہ	۱۴ر	۱۲ر
علاج الغربا فارسی	۶	۰۵ر
قانونچہ فارسی	۲ر	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
مفرح القلوب	[illegible]	[illegible]
قرابادین سلطانی	[illegible]	[illegible]
علاج الامراض فارسی	[illegible]	[illegible]
شرح طب یوسفی	[illegible]	[illegible]
نافع شریفی فارسی	[illegible]	[illegible]
فصول الاعراض شرح		
فارسی حدود الامراض	[illegible]	[illegible]
قانونچہ فارسی	[illegible]	[illegible]
قرابادین قادری فارسی	[illegible]	[illegible]
مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین	[illegible]	[illegible]
ناصرین المعالجین	[illegible]	[illegible]
مخزن الادویہ فارسی	[illegible]	[illegible]
اختیارات بدیع فارسی	[illegible]	[illegible]
تریاق کبیر فارسی	[illegible]	[illegible]
تریاق صغیر فارسی	[illegible]	[illegible]
مجربات نافع	[illegible]	[illegible]
علاج الابدان	[illegible]	[illegible]
قرابادین غریب	[illegible]	[illegible]
کشف الحکمت	[illegible]	[illegible]
ام العلاج	[illegible]	[illegible]
محیط اعظم کامل فارسی	[illegible]	[illegible]
معدن شفاء سکندر شاہی	[illegible]	[illegible]
زمرد فارسی	[illegible]	[illegible]

کتب طب اردو

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
سدیدی اردو ہر چہار فن کامل	[illegible]	[illegible]
نفیسی شرح موجز ہر فن کامل	[illegible]	[illegible]
ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی کامل	[illegible]	[illegible]
قرابادین اعظم اردو	[illegible]	[illegible]
قرابادین کبیر اردو کامل	[illegible]	[illegible]
طب یوسفی اردو	[illegible]	[illegible]
معدن حکمت	[illegible]	[illegible]
میزان الطب اردو مع رسائل	[illegible]	[illegible]
مطبوعہ نولکشور	[illegible]	[illegible]
مطبوعہ سادہورہ	[illegible]	[illegible]
مفید الاجسام	[illegible]	[illegible]
معمول احمدیہ حصہ اول	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
معمول احمدیہ حصہ دوم	[illegible]	[illegible]
〃 〃 سوم	[illegible]	[illegible]
علاج الغربا لاہوری	[illegible]	[illegible]
〃 〃 نولکشوری	[illegible]	[illegible]
طب اکبر اردو	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو کامل الصناعۃ کامل	[illegible]	[illegible]
معالجات مسیح	[illegible]	[illegible]
مخزن الادویہ اردو کامل	[illegible]	[illegible]
طب احسانی	[illegible]	[illegible]
کفایہ منصوری اردو	[illegible]	[illegible]
دستور العلاج اردو	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو قانونچہ	[illegible]	[illegible]
قرابادین شفائی	[illegible]	[illegible]
کیمیا عناصری ترجمہ اردو	[illegible]	[illegible]
قرابادین قادری	[illegible]	[illegible]
مجربات اکبر اردو	[illegible]	[illegible]
طب نبوی اردو	[illegible]	[illegible]
اکسیر القلوب ترجمہ اردو مفرح القلوب	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو امرت ساگر	[illegible]	[illegible]
شفاء الامراض اردو	[illegible]	[illegible]
رسالہ ست اعدہ	[illegible]	[illegible]
علاج الامراض	[illegible]	[illegible]
مخزن السلیمانی ترجمہ اردو اکسیر اعظم کامل	[illegible]	[illegible]
زمرد اردو	[illegible]	[illegible]
انوار حکمت معروف بہ طب حسینی اردو کامل	[illegible]	[illegible]
ترجمہ اردو قانون بو علی سینا کامل	[illegible]	[illegible]
مخزن المفردات مع جامع الادویہ	[illegible]	[illegible]
تشریح الطب اردو و پنجابی	[illegible]	[illegible]
قانون عصریہ	[illegible]	[illegible]
علاج یوسفی اردو	[illegible]	[illegible]
قرابادین زکائی	[illegible]	[illegible]
تریاق اکبر اردو	[illegible]	[illegible]
مجربات نافعہ	[illegible]	[illegible]
ضروریات طب معروف مخزن طب	[illegible]	[illegible]
تحفۃ الاطباء	[illegible]	[illegible]
مقالات احسانی	[illegible]	[illegible]
تریاق مسموم	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
مجمع البحرین ڈکشنری دیناتی	[illegible]	[illegible]
طب کریمی	[illegible]	[illegible]
گلشن حکمت	[illegible]	[illegible]
زینت الخیل	[illegible]	[illegible]
فرس نامہ رنگین	[illegible]	[illegible]
رسالہ جنین اردو	[illegible]	[illegible]
ام الصبیان	[illegible]	[illegible]
قرابادین وید ک حصہ اول	[illegible]	[illegible]
〃 〃 حصہ دوم	[illegible]	[illegible]
〃 〃 حصہ سوم	[illegible]	[illegible]

کتب لغت عربی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
مجمع البحار صحیح کر لغت	[illegible]	[illegible]
قاموس	[illegible]	[illegible]
صراح اللغات کا قندھاری	[illegible]	[illegible]
صراح مع قرابہ نہایت خوشخط	[illegible]	[illegible]
منتخب النفائس	[illegible]	[illegible]
منتخب اللغات مطبوعہ دہلی	[illegible]	[illegible]
〃 〃 نولکشور	[illegible]	[illegible]

کتب لغت اردو فارسی

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
لغات اردو	[illegible]	[illegible]
بہار عجم فارسی لغت	[illegible]	[illegible]
اربعہ عناصر چہار زبان اردو فارسی انگریزی عربی	[illegible]	[illegible]
لغات فیروزی مجلد اردو	[illegible]	[illegible]
〃 〃 فیروزی فارسی	[illegible]	[illegible]
غیاث اللغات مع چراغ ہدایت فارسی	[illegible]	[illegible]
〃 〃 منتخب اللغات	[illegible]	[illegible]
برہان قاطع فارسی	[illegible]	[illegible]
ہفت قلزم فارسی	[illegible]	[illegible]
تعمیر اللغات ترجمہ اردو غیاث اللغات	[illegible]	[illegible]
لغات کشوری فارسی عربی اردو	[illegible]	[illegible]
جامع اللغات اردو	[illegible]	[illegible]
کریم اللغات اردو	[illegible]	[illegible]
〃 〃 نولکشوری	[illegible]	[illegible]

Marfat.com

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
کشف اللغات فارسی	؏/	؏/
لغات سروری	؏/	؏/
مصطلحات الشعرا مصنفہ ٹیک چند	عہ	۱۴/
پرائمری اللغات اردو	عہ	۱۲/
لغات مبتدی	عہ	۱۴/
غیاث اللغات سہ کالم	؏/	؏/
کتب اخلاق		
اخلاق جلالی فارسی کاغذ ولایتی	عہ/	۱۴/
ترجمہ اردو اخلاق جلالی	۵/	۰۴/
اخلاص ناصری فارسی	عہ	۱۴/
ترجمہ اردو اخلاق ناصری	عہ	۱۴/
تہذیب الاخلاق	۸/	۱/
پند سودمند	۰/	۰/
ذخیرہ سعادت	۰۱/	۸/
صد پند سودمند	۲/	۱۲/
اخلاق محسنی	۵/	۰۴/
گلدستہ اخلاق	۶/	۰۵/
ترجمہ اردو منہاج العابدین		
یعنی جوگ بششٹ	۱۲/	۱۰/
اخلاق ہندی	۲/	۱۲/
گلدستہ فلاح ابد مصنفہ		
نواب صدرالدین حسین صاحب		
رئیس اعظم بڑودہ۔ آمین		
علوم فنون کی روشنی و فضل		
و کمال کی ترقی کا ذکر ہے	۰۱/	۸/
گلدستہ منافع بزبان اردو مصنفہ		
نواب صدرالدین صاحب	۱۰/	۸/
گلدستہ فوائد اردو مصنفہ		
نواب صدرالدین صاحب	۰۱/	۸/
کتب حل ترکیب		
حل ترکیب کریما	۰۱/	۸/
حل ترکیب گلستان باب اول	۰۳/	۲/
〃 〃 باب دوم	۴/	۰۲/
حل ترکیب بوستان		
باب اول	۰۳/	۳/
〃 باب دوم و سوم	۳/	۰۲/

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
گلدستہ ترکیب	۳/	۰۲/
کتب رد مرزا غلام احمد قادیانی		
عصائے موسےٰ	۱۴/	۱۲/
غایۃ المرام مصنفہ قاضی		
محمد سلیمان صاحب پٹیالوی	۶/	۰۵/
〃 حصہ دوم تائید الاسلام	۶/	۵/
تائید آسمانی فی ہندوستان آسمانی	۱/	۰/
عشرہ کاملہ	۰۱/	۱/
کتب نحو		
مجموعہ نحو میر نظامی	۳/	۰۲/
ضریری	۱/	۰/
شرح مائۃ عامل خورد	۰۱/	۸/
〃 〃 کلان	۸/	۸/
ہدایت النحو	۵/	۰۴/
کتاب النحو	۵/	۰۴/
کافیہ کلان	؏/	؏/
شرح ملا جامی نولکشوری	؏/	؏/
〃 مع حاشیہ عصام الدین ہنوز	؏/	؏/
درایہ شرح ہدایت النحو	۹/	۸/
الہامیہ شرح ہدایت النحو	۶/	۵/
اصل اصول نحو	۲/	۱/
حل ترکیب کافیہ	۱۰/	۰۸/
غایۃ التحقیق شرح کافیہ	عہ	۴/
شرح ملا جامی شرح مولوی عبدالحی	؏/	؏/
الفوائد البہیہ فی تراجم حنفیہ	۱۳/	۱۱/
تسہیل الکافیہ	۴/	۴/
خلاصۃ النحو سرکاری	۰۳/	۰۲/
کافیہ عربی خورد	۳/	۰۲/
رضی شرح کافیہ	؏	؏/
شرح ملا نولکشوری خفی قلم	۱۲/	۱۰/
متن متین محشی جلی قلم		
یہ کتاب نحو کی کیا ہے بلکہ نایاب		
تھی مولوی فضل حق صاحب نے		
بڑی محنت و جانفشانی سے		
اصل معتبر قلمی نسخے بہم کئے اور		
دیگر کتب مستندہ نحو سے اس کے		

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
محشی کیا۔ غرض یہ کتاب بہمہ		
صفت موصوف چھپکر تیار ہوگئی		
ہے۔ قابل دید کتاب ہے	عہ/	۱۴/
کتب صرف		
مجموعہ میزان الصرف	۰۲/	۸/
تبیان شرح میزان الصرف	۲/	۸/
پنج گنج زبدہ	۳/	۰۲/
صرف میر نظامی	۰۱/	۸/
جاربردی	۱۰/	۸/
دستور المبتدی	۲/	۸/
جامع تعلیلات	۵/	۰۴/
فصول اکبری مع چند رسائل	۵/	۰۴/
ابواب الصرف	۲/	۸/
رکاز الاصول شرح فصول اکبری	۱۳/	۱۲/
مراح الارواح	۴/	۸/
شافیہ	۶/	۵/
رضی شرح شافیہ	؏/	؏/
نوادر الاصول شرح فصول اکبری	۱۳/	۱۱/
صرف بہائی	۰/	۰/
زنجانی	۰۱/	۰/
سعدیہ شرح زنجانی	۱۳/	۱۱/
نغرک شرح زرادی	۶/	۵/
حنفیہ شرح مراح	۸/	۷/
کتاب الصرف	۷/	۶/
مختصر معانی	۸/	۷/
مجموعہ صرف امداد الادب	۱۰/	۹/
عانیہ شرح شافیہ	۱۱/	۰۹/
مجموعہ جواہر المنظوم	۵/	۰۴/
مائیگنیک فی الصرف مصنفہ		
مولوی نذیر احمد صاحب	۸/	۷/
کتب درسی		
محمود نامہ	۰/	۰/
نام حق	۰/	۰/
صفوۃ المصادر	۲/	۰/
مقیمان چوب قلم	۱/	۸/
گلستان چوب قلم	۱۰/	۰۸/

نام کتاب	قیمت	
گلستان فرہنگ کانپوری خوشخط	۷ر	۶ر
گلستان مترجم مطبوعہ کانپور	۸ر	۷ر
بوستان چوب قلم	۱۰ر	۸ر
بوستان مع فرہنگ کانپوری	۷ر	۶ر
سکندرنامہ بری	۱۰ر	۸ر
سکندرنامہ بحری	۳ر	۲ر
زلیخا چوب قلم ولایتی کاغذ	۸ر	۷ر
مترجم	۱۴ر	۱۲ر
انوار سہیلی	۱۲ر	۱۰ر
بوستان مترجم کانپوری	۸ر	۷ر
سکندرنامہ مترجم		عہ
کریما سادہ چوب قلم	ار	
کریما مترجم		
خالق باری چوب قلم	ار	
تشریح الحروف	ار	
پندنامہ عطار چوب قلم	ار	
خارستان جواب گلستان	۵ر	۴ر
پنج گنج مروجہ پنجاب	ار	
انوار سہیلی مترجم مکمل		
پندنامہ عطار خفی قلم		

شرح کتب درسی

نام کتاب	قیمت	
شرح گلستان اردو		
شرح گلستان فارسی محمد اکرم ملتانی	۸ر	۷ر
ریاض رضوان شرح گلستان فارسی	۱۲ر	۱۰ر
شرح بوستان محمد گھلوی فارسی	۱۲ر	۱۰ر
شرح بوستان معنفہ ٹیک چند	عہ	۱۴ر
سکندرنامہ محمد گکوی کامل فارسی	۱۴ر	۱۲ر
اردو کامل یعنی ریاض التحقیق		
زلیخا فارسی محمد گکوی	۵ر	۴ر
نام حق فارسی		
شرح زلیخا اردو		
دریکتا شرح کریما فارسی	۴ر	
نام حق مترجم		
شرح پندنامہ عطار محمد گکوی	۳ر	
رقعات ظہوری امام بخش	۸ر	۷ر
ابو الفضل غیاث الدین	عہ	
زلیخا محمد شاہ فارسی	۱۰ر	۸ر

نام کتاب	قیمت	
شرح تحفۃ الاحرار فارسی	۵ر	۴ر
شرح کریما محمد اکرم ملتانی	۸ر	۷ر
شرح شبنم شاداب	۷ر	۶ر
شرح قصائد عرفی	۴ر	۳ر
شرح جواہر ترکیب	۳ر	
شرح سکندرنامہ محمد نصیر الدین	۸ر	۷ر
شرح قصائد کلکتہ	۱۴ر	۱۲ر
شرح مخزن الاسرار فارسی	۸ر	۷ر
شرح مینا بازار		۲ر

کتب فرہنگ فارسی

نام کتاب	قیمت	
فرہنگ گلستان		
فرہنگ بوستان		
فرہنگ زلیخا	ار	
فرہنگ انوار سہیلی	۲ر	
شرح دیوان حافظ	ار	
شرح سکندرنامہ	ار	
لغات مثنوی مولانا روم	ار	۷ر
فرہنگ محمدی	۸ر	۷ر

کتب تواریخ انبیاء اردو و فارسی

نام کتاب	قیمت	
روضۃ الصفا ... جذب القلوب اردو تاریخ ... مجلد		
عجائب القصص کلاں اردو	عہ	
سوانح عمری حضرت ابو بکر صدیق	۸ر	۷ر
سوانح عمری حضرت عمر	۸ر	
سوانح عمری حضرت علی کلاں		
مجموعہ واقدی کامل		
ترجمہ اردو فتوح الشام		
سوانح عمری حضرت عثمان		
روضۃ الشہدا فارسی	۱۲ر	۱۰ر
مسدس حالی	۲ر	
تاریخ فرشتہ فارسی		
تاریخ فرشتہ اردو کامل		
مراۃ السلاطین ترجمہ سیر المتاخرین فارسی		
آثار صنادید یعنی حالات دہلی بزبان اردو مع نقشہ		
... اردو	۸ر	

نام کتاب	قیمت	
شاہنامہ فردوسی کامل فارسی		
اخبار الاخیار		۱۰ر
قصص الانبیاء فارسی	۸ر	۷ر
خزینۃ الاصفیاء فارسی		
جنگنامہ نعمت خان عالی	ار	
تفریح الاذکیا فی احوال الانبیاء اردو کامل		
تاریخ بغاوت ہند یعنی جنگ دہلی	۱۴ر	۱۲ر
تاریخ الخلفاء عربی	عہ	۱۴ر
ترجمہ اردو تاریخ الخلفاء	عہ	۱۴ر
تاریخ کشمیر فارسی	۱۰ر	۹ر
جذب القلوب فارسی	۸ر	۷ر
قصص الانبیاء اردو	۵ر	۴ر
تواریخ عجیبہ تاریخ پورٹ بلیر یعنی کالا پانی دریائے شور		
اسرار الاولیاء فارسی	۳ر	
سیرۃ الاقطاب اردو	۶ر	۵ر
سیرۃ الاقطاب فارسی	۷ر	۶ر
مناقب غوثیہ فارسی	۶ر	۵ر
تذکرہ غوثیہ کلاں		
اخبار غوثیہ خورد	۳ر	
سیف نامہ کلاں		
سیف نامہ خورد	ار	

کتب انشائی فارسی

نام کتاب	قیمت	
اردو نادرہ مجلد		
انشاء بہار عجم	ار	
انشاء خلیفہ نستعلیق		
انشاء فیض رسان	۳ر	
انشاء شکستہ	۲ر	
انشاء منتخب	۲ر	
انشاء مادھورام نستعلیق		
انشاء مادھورام شکستہ	۳ر	
انشاء منیر شکستہ	ار	
انشاء منیر نستعلیق	ار	
انشاء بہار ہند		
انشاء جامی	۲ر	
انشاء طاہر وحید		

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
انشاء دولت رام	۔ر	۔ر
انشاء صفدری	۲ر	۱۲ر
انشاء گلزار عجم	۲ر	۱ر
انشاء مفید نامہ	۳ر	۱ر
انشاء دلاویز	۱ر	ار
ہدایت الانشاء دہلی	۲ر	۱ر
ظہیر الانشاء	۵ر	۴ر
انشاء عجیب	آر	۔ر
انشاء فائق	ار	۔ر
انشاء دلکشا	۱ر	ار
انشاء یادگار اصغری	۴ر	۰۳ر
رقعات احمد	۲ر	۔ر
انشاء بے نقاط	-	۔ر
انشاء [?] جان	۱ر	۲ر
رقعات عالمگیری	۲ر	۱ر
رقعات عزیزی	۱ر	ار
رقعات مرزا قتیل	۰۲ر	۱ر
رقعات ابوالفضل	۰۲ر	۴ر
پنج رقعہ [?]	۵ر	ار
رقعات بیدل	۰۴ر	۴ر
رقعات ظہوری	ار	۔ر
رقعات امان حسینی	۱ر	ار
رقعات نظامیہ	۔ر	۰ر
رقعات گلستان حکمت	ار	۵ر
رقعات [?]	ار	۵ر
دستور المکتوبات	ار	۔ر
دستور الصبیان	۔ر	۔ر
رقعات لچھمی نرائن	۴ر	[illegible]
مکتوبات احمدی	۰۱ر	ار
سلک مسلسل	ار	۔ر
نزہت الافہام	۳ر	۰۳ر
مشق نامہ [?]	۰۱ر	۱ر
شکستہ	۰۱ر	۱ر
توقیعات کسریٰ	۰۲ر	۰۲ر
ابوالفضل [?] دفتر	۱۲ر	۰۱ر
رسائل طغرائی مع رقعات	۷ر	۶ر

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
حسن عشق	۔ر	۰ر
مینا بازار	۰۱ر	۱ر
شبنم شاداب	۲ر	۱ر
مظہر العجائب	۸ر	۷ر
مفتاح الصفات	۰۱ر	۱ر
صفات کائنات	۲ر	۲ر
رقعات گلزار ولایت	۴ر	۳ر
رقعات فیض بوستان	ار	۔ر
گفتگو نامہ	۔ر	۰ر
نگارنامہ منشی	۰۱ر	۸ر
دستور الصبیان	۲ر	۱ر
ہفت صنایعہ	۔ر	۔ر
مکتب نامہ	۴ر	۳ر
انشاء خادمی	۰۱ر	۱ر
انشاء فارسی	۔ر	۰ر
انشاء ہرکرن	ار	۔ر
مفید الصبیان	۰۱ر	۱ر
ریاحین عظیم	۰۲ر	۲ر
کتب انشائے اردو		
انشاء خسرو فروز	۔ر	۰ر
انشاء اردو لاہوری	۔ر	۰ر
نستعلیق سرکاری	۰۲ر	۲ر
انشائے مادھو رام	۳ر	۰۲ر
انشاء بہار بے خزاں	۰۲ر	۲ر
انشاء دلربا	۔ر	۔ر
انشاء سرور	۰۳ر	۳ر
رقعات اردو	ار	۔ر
دستور الصبیان	ار	
حلوائے بے دود	۰۱ر	۱ر
عود ہندی	۰۲ر	۰۳ر
مفید الانشاء	ار	۔ر
انشاء اردو شکستہ	۰۲ر	۱ر
مکتوب محمدی شکستہ	۔ر	۰ر
مکتوب احمدی	۱ر	ار
مجموعہ فقرات [?]	۵ر	۰۳ر

نام کتاب	[illegible]	[illegible]
قطعات الجواہر	۴ر	۱۳ر
نظم پروین	۰۱ر	۱ر
ارژنگ چین	۵ر	۰۲ر
پنجہ نگارین اول	۰۱ر	۱ر
" دوم	۲ر	۱ر
" سوم	۰۱ر	۱ر
" چہارم	۰۱ر	۱ر
" پنجم	۶ر	۵ر
مشق نستعلیق حصہ اول	ار	۔ر
کتب کلیات دیوان		
دیوان ظہوری	۸ر	۶ر
دیوان حافظ چوب قلم	۸ر	۱۴ر
مع فرہنگ ترجمہ اردو	۱۲ر	۱۲ر
دیوان احمد جامی	۵ر	۳ر
انتخاب دیوان حافظ	۴ر	۰۳ر
آفتاب داغ	۰۱ر	۹ر
دیوان حافظ محشی	۸ر	۷ر
دیوان ذوق	۳ر	۰۲ر
کلیات ظفر	۵ر	۴ر
چمن بے نظیر	۵ر	۴ر
دیوان غالب	۲ر	۱ر
دیوان عاشق	۱ر	۱ر
دیوان گویا	۲ر	۰۲ر
دیوان شہیدی	۲ر	۰۳ر
کلیات نظیر	۵ر	۰۴ر
کلیات مومن	۸ر	۷ر
کلیات ناسخ	۹ر	۰۱ر
کلیات آتش	۰۶ر	۰۵ر
مجمع الاشعار	۰۲ر	۲ر
دیوان مخفی	۴ر	۰۳ر
کلیات انشاء اللہ خان	۱۲ر	۰۱ر
دیوان مناقب خیر البشر	۱ر	۱ر
گلزار داغ	۱۴ر	۰۲ر
دیوان [?]	۲ر	۰۱ر
دیوان ضامن	۰۲ر	۲ر

نام کتاب		
دیوان شمس تبریز	۱۳ ر	۱۲ ر
قصاید بدر چاچ	۴ ر	۰۳

کتب معانی و بیان قواعد فارسی و عروض و قافیہ

چہار گلزار	۱ ر	۱ ر
اصول برجستہ	۰۱	۱ ر
علم صیغہ	۰۵	۰۴
مصدر فیوض	۳ ر	۰۲
مخزن الفوائد	۰۴	۴ ر
قواعد فارسے	۱ ر	[illegible]
چہار شربت	۳ ر	۰۳
بہر الفصاحت	۲ ر	۱ ر
زر کامل عیار	۱۰ ر	۸ ر
حدائق البلاغت فارسے	۰۵	۰۴
مختصر معانی مطبوعہ میرٹھ	۱۴ ر	۱۲ ر
مطول کامل نولکشورے	[illegible]	[illegible]
مطول کامل بھوپالی	[illegible]	[illegible]
حدائق البلاغت اردو	۷ ر	۶ ر
احسن القواعد	۱۴ ر	۱۲ ر
شجرہ عروض سیفی	۶ ر	[illegible]
بحر العروض	۲ ر	[illegible]
رسالہ عبد الواسع	۰۲	[illegible]
معیار البلاغت	۴ ر	[illegible]
جنتری کلان سنہ ۱۹۰۳ء	[illegible]	[illegible]
" محمد رحمۃ اللہ رعد والی	۲ ر	[illegible]
" علمی والی	۲ ر	[illegible]
" خورد	۰ ر	۰ ر
" گھر دھاری لعل	۰۱	[illegible]

کتب قرائت

مجموعہ رسالہ قرارت	۴ ر	۳ ر
مجموعہ رسالہ زینت القاری	۳ ر	[illegible]
سراج القاری پنجابی	۰ ر	[illegible]

کتب فقہ بزبان پنجابی

نام کتاب		
احوال الآخرت مصنفہ حافظ محمد لکھوی	۱۲ ر	۴ ر
" " جدید	۰۳	۴ ر
" " دلپذیر والی	۰۳	۳ ر
توقیر الحق	۰۳	۴ ر
پکی روٹی کلاں	۱ ر	۰۱
سی حرفی غلام رسول صاحب مرحوم	۱ ر	۱ ر
" " " خورد	۱ ر	۰ ر
مٹھی روٹی	۰۴	۰۳
اخبار الآخرت	۰۲	[illegible]
شہباز شریعت	۴ ر	[illegible]
سیف السنت حافظ محمد	[illegible]	۱ ر
" " کلاں	۰۳	۴ ر
نجات المؤمنین	۱ ر	۰ ر
نجات المسلمین	۸ ر	[illegible]
بدیع الجمال	۰۴	۰۱
خوان یغما حصہ اول	۱۲ ر	۱ ر
" " دوم سوم	[illegible]	۰۱
درۃ الاسلام	[illegible]	۱ ر
مجاہد الاسلام	۶ ر	[illegible]
درہ محمدی	۱۲ ر	۲ ر
خوان یغما جدید	[illegible]	۰ ر
یتیم انصاری	[illegible]	[illegible]
گلزار آدم	[illegible]	۶ ر
گلزار موسیٰ	۰۳	۶ ر
" محمدی	[illegible]	۶ ر
" سکندری	[illegible]	۶ ر
" نوح	[illegible]	۰۱
قصہ ابراہیم ادھم	۰ ر	۲ ر
فقر نامہ امام جعفر صادق	[illegible]	۱ ر
قصص المحسنین تفسیر سورہ یوسف مصنفہ مولوی عبد الستار	[illegible]	[illegible]
احسن القصص چشتی مصنفہ مولوی غلام رسول	[illegible]	۸ ر
نام الصلوٰۃ	[illegible]	[illegible]
روشن دل	[illegible]	[illegible]
نور نامہ	[illegible]	[illegible]
رسالہ جمعہ [illegible]	[illegible]	۱ ر
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام کتاب		
حجۃ الاسلام پنجابی	۰ ر	۰ ر
باران انواع عبد اللہ	۲ ر	[illegible]
انواع بارک اللہ	[illegible]	[illegible]
زینۃ الاسلام کامل مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی	۷ ر	۰۴
زینت الاسلام مولوی سلیمان	۷ ر	۰۶
تنبیہ المشرکین	۳ ر	۰ ر
سنور شریف	۰۳	۴ ر

کتب انجمن حمایت اسلام لاہور

اردو قاعدہ	۰ ر	۰ ر
اردو کی پہلی لڑکیوں کی	۰۱	۰۱
" لڑکوں کی	۰۱	۰۱
" دوسری	[illegible]	[illegible]
" تیسری	[illegible]	۰۲
" چوتھی	[illegible]	[illegible]
دینیات کا پہلا رسالہ	[illegible]	[illegible]
" دوسرا	[illegible]	[illegible]
" تیسرا	[illegible]	[illegible]
فارسی کی پہلی کتاب	[illegible]	[illegible]
" دوسری	[illegible]	۲ ر
" تیسری	۶ ر	[illegible]
" چوتھی	۸ ر	[illegible]
صرف فارسی کا ابتدائی رسالہ	۳ ر	[illegible]
عربی کا قاعدہ	[illegible]	۰ ر
تختہ حروف عربی	۰ ر	۰ ر
عربی میں دینیات کی پہلی کتاب	۱ ر	[illegible]
" دوسری	۰۳	[illegible]
" تیسری	۰۳	[illegible]
" چوتھی	۰۳	[illegible]
" پانچویں	۰۴	۴ ر
انگریزی کا قاعدہ	[illegible]	[illegible]
انگلش پرائمر	۸ ر	[illegible]
فسٹ ریڈر	[illegible]	[illegible]
انگلش گرامر	[illegible]	[illegible]

Marfat.com

نام کتاب	اصل قیمت	نصف قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	نصف قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	نصف قیمت
معجزات محمدیہ انگریزی	۲ر	۱؎ر	نظم ارشد ۱۸۹۶ء	۲ر	۱؎ر	نماز اور اسکی حقیقت	۴ر	۳۰ر
سوالِ نذیر احمد کا لکچر نمبر اول	۲ر	۱؎ر	تضمین ارشد	۴ر	۳۰ر	روزہ اور اسکی حقیقت	۴ر	۳۰ر
اثبات معجزات القرآن	۲ر	۱؎ر	مسدس ارشد	۴ر	۳۰ر	خواب حیرت	۶ر	۱۳ر
ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جواب	۴ر	۳۰ر	مسدس دافع الوسواس ملہم ارشد	ار	ار	اثبات معجزات القرآن اردو	۲ر	۱؎ر
ابطال الوہیت مسیح	۴ر	۳۰ر	چندنامہ ارشد	—ر	—ر	ضرورت قرآن	۲ر	۱؎ر
تقدیس الانبیاء	۳ر	۱؎ر	تحفہ مرزا ارشد	—ر	۳ر	ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جواب	۴ر	۱؎ر
تحریف القرآن کا جواب	۰ر	۰ر	رقعہ حکمت ارشد	۳ر	۱؎ر	اسبوع شریف	۴ر	۱؎ر
ازالۃ الشبہات	۳ر	۱؎ر	آٹھ نامہ	—ر	—ر	آسے نامہ	—ر	—ر

اشتہار

شائقین حدیث نبویہ و عاملین طریقہ مصطفویہ کو معلوم ہو کہ بیشتر نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم و مغفور نے کتب صحاح ستہ میں سے صحیح مسلم شریف اور سنن ابی داؤد اور موطا امام مالک اور ترمذی اور سنن نسائی کا ترجمہ اردو جناب حامی اسلام مولانا مولوی وحید الزمان صاحب ساکن حیدرآباد دکن سے ایسا عمدہ سلیس بامحاورہ کرایا ہے کہ جسکا مطلب تھوڑا سا اردو خوان بھی سمجھہ سکتا ہے ہندوستان کے علماء نے پسند فرمایا ہے آجکل کے ہندوستان کے علماء میں کوئی شخص ایسا عمدہ اور عام فہم اردو ترجمہ کرنیوالا نہیں جیسے مولوی صاحب موصوف ہیں صحاح ستہ میں سے پانچوں کتب مذکورہ بالا چھپ چکی ہیں اور اکثر شائقین نے خرید فرمالی ہیں اور جنکے پاس نہیں انکی فرمائشیں **مطبع احمدی لاہور** میں آتی رہتی ہیں اب انہی دینی بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے کہ **تسہیل القاری** شرح اردو صحیح بخاری جسکو مولوی وحید الزمان صاحب ہی نے تالیف فرمایا ہے اسکا پہلا - اور دوسرا - اور تیسرا - اور چوتھا - اور پانچواں پارہ چھپ چکا ہے اس کتاب کے [illegible] تمام فتح الباری اور قسطلانی یہ دو شرحیں صحیح بخاری کی اور نیل الاوطار وغیرہ درج ہیں انکے سوا اور کتابوں میں سے بھی کچھ لیا ہے اور غرض مؤلف کی اسکے طول دینے سے یہ ہے کہ اسکتاب کے ہوتے خاص اور عام کو کسی اور حدیث کی کتاب کی چندان حاجت نرہے اسکی عربی عبارتوں پر اعراب لگائے گئے ہیں اور واضح ہو کہ ابن ماجہ مترجم اردو جسکو جناب مولوی وحید الزمان صاحب ہی نے ترجمہ کیا ہے چھپکر تین جلدوں میں مکمل تیار ہو گیا ہے قیمت حسب ذیل ہے جلد اول عا دوم عہ سوم ۱۲ر جن صاحبوں کو اسکے خریدنے کا شوق ہو قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمائیں اور شائقین قرآن مجید و عاملان فرقان حمید کو یہ **مژدہ** ہو کہ تفسیر بے نظیر **ترجمان القرآن بلطائف البیان** جسکو نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم و مغفور نے تالیف فرمانا شروع کیا تھا اور مصنف علیہ الرحمۃ نے اسمیں بہت ہی کمال کیا ہے اول تو آیات قرآن کی تفسیر آیات قرآن ہی سے کی ہے پھر احادیث صحیحہ سے پھر اقوال صحابہ سے پھر تابعین اور تبع تابعین

Marfat.com

کے اقوال سے جسکے پاس یہ تفسیر موجود ہوگی خواہ وہ صرف اردو خوان ہی کیون نہو انشاء اللہ تعالی مطلب قرآن مجید سے بخوبی واقف ہوجائیگا۔ اور عربی خوانون کو بھی اسکے ہوتے ہوئے اور کسی تفسیر کی چندان حاجت نہ رہیگی جو فوائد خاص و عام کو اس سے حاصل ہونگے انکا شمار نہین ہوسکتا اردو مین ایسی تفسیر عجیب غریب اس سے آگے نہین لکھی گئی جو لوگ اسکا مطالعہ فرمائینگے انکو خود بخود اس نعمت بے بہا کا حال معلوم ہوجائیگا اور اس تفسیر مین اعلے درجہ کی یہ صفت ہے کہ اول تو آیات قرآن کی تفسیر آیات قرآن سے کی ہے پہر صحیح حدیثون سے پہر تابعین اور تبع تابعین کے اقوال سے غرض مطالب قرآن مجید کے جاننے کیلیے جسقدر مستند و معتبر ذرائع ہوسکتے ہین ۔ وہ تمام اس تفسیر مین موجود ہین چنانچہ اسکی پہلی جلد دوبارہ **مطبع احمدی لاہور** مین طبع ہوئی ہے اسکی جلد اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم و نہم و دہم و یازدہم و دوازدہم و سیزدہم و چہاردہم و پانزدہم و شانزدہم اخیر جلد یعنے شروع سورہ فاتحہ سے اخیر قرآن شریف تک کامل (۱۶) جلدین **مطبع احمدی لاہور** مین ختم ہوئی ہین جن صاحبون کو خریدنا منظور ہو وہ قیمت انکی بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بصیغہ ویلیو پے ایبل مطبع **احمدی لاہور** سے طلب فرمالین جلد اول تفسیر ترجمان القرآن کی دوبارہ مطبع احمدی لاہور مین چھپی ہے نیز واضح ہو کہ **غنیۃ الطالبین** تصنیف لطیف جناب شیخ حضرت پیر صاحب شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مترجم اردو ترجمہ با محاورہ دو کالم جس کے حاشیہ پر فتوح الغیب با ترجمہ اردو مؤلفہ حضرت ممدوح ہی جو نہایت صحت و صفائی کے ساتھ ہمارے والد مرحوم نے طبع کی تھی تمام نسخے اسکے فروخت ہوگئے اب بار دوم اسکا ترجمہ با محاورہ کرکے دو کالم مین چھاپنا شروع کردیا ہے انشاء اللہ عنقریب پہلے سے عمدہ طبع ہوکر شایقین کے نور بصیرت اور سرور سریرت کو زیادہ کریگی اور واضح ہو کہ **اقتباس الانوار** یعنے انتخاب آیات القرآن مجید مولفہ مولوی شیخ عبید اللہ صاحب مرحوم و مغفور دوبارہ چھپ گئی ہے اور ہاتھون ہاتھ بکتی چلی جاتی ہے واعظین کیلیے تو یہ کتاب نہایت کار آمد ہے یہ کتاب دو روپیہ کو بھی فروخت ہوتی ہے مگر اب اسکی قیمت عہ رکھی گئی ہے **بشارت تازہ** اور ہم اپنے خریدارون کو ایک اور خوشخبری سناتے ہین کہ احتیاطی ظہر بعد جمعہ کے متعلق جسقدر آجکل اختلافات ہورہے ہین ان تمام جہگڑون کا فیصلہ کرنیوالا ایک عجیب غریب رسالہ مسمی بہ **ازالۃ الشبہہ عن فرضیۃ الجمعہ** جسمین بعد تسلیم شرائط جمعہ کے احتیاطی ظہر کا ناجائز ہونا ثابت کیا گیا ہے ہمارے مطبع احمدی لاہور مین طبع ہوا ہے اہل انصاف کیواسطے یہ کتاب نہایت تسلی بخش ہے اور واقعی ازالۃ الشبہہ اسم با مسمے ہے اصل رسالہ عربی مین ہے اور ترجمہ اردو با محاورہ کیا گیا ہے تاکہ عوام لوگ اسکے مضامین سے مستفید ہون ایک کالم مین عربی دوسرے کالم مین اردو ترجمہ ہے قیمت صرف ۲ مقرر ہوئی ہے المشتہر شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب لاہور بازار کشمیری مالک مطبع احمدی

ضروری التماس الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد شایقان حدیث نبویہ و طالبان طریق محمدیہ کو واضح ہو کہ اللہ تعالے کے فضل و احسان سے اس مطبع مین جسقدر کتب دینیہ عام فہم اردو مین ترجمہ ہوکر برادران دینی کے واسطے چھپی ہین وہ ناظرین پر اظہر من الشمس ہے خاکسار بعض اسی غرض سے [illegible]

(ضروری نوٹ) مین ہر ایک خریدار کو واضح کرتا ہون کہ تفسیر ترجمان القرآن کی پوری جلدین یعنی پوری تختی یعنے سولہ جلد کی ایک ہی تختی مطبع احمدی لاہور مین موجود ہین یہ تفسیر ایک اور مطبع مین بھی موجود ہے مگر انکی تختی یکسان نہین کوئی بڑی ہے اور کوئی چھوٹی ہر ایک شخص کو اطلاع کر دی گئی ہے ۔ خاکسار شیخ احمد تاجر کتب لاہور بازار کشمیری و مالک مطبع احمدی لاہور

جنکے عربی ہونے کی وجہ سے اردوخوان لوگ انکے مطالب وفوائد سے محروم اپنا رد و زبان مین چہاپ جا دیتا کہ عوام
بہی معاملات دینیہ حاصل کرلین اور اسیر آشوب زمانہ کے فتنون سی محفوظ رہین الحمد للہ کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے خاکسار
کے ارادے کو پورا کیا یعنی حدیث شریف کی کتابون کے اردو ترجمے ہوکر اور نہایت خوشخط وصحت صفائی سے مطبع
ہذا مین چہپکر بہر دیارہ امصا مین پونچگئی عوام اردوخوان بہی ان کتابون کی بدولت فوائد کثیرہ دینیہ سی مستفیض
ہونے لگے خصوصًا ہندوستان مین توشاید کوئی ایسا شہر ہوگا جہان اس مطبع کی کتابین نہ پہونچی ہون اسی کا خیر
کے ذریعہ سی رب کریم نے اس مطبع کو وہ شہرت عطا کی ہر ملک در ملک سے فرمائشین چلی آتی ہین سب سے بے نظیر مشکوۃ شریف
مترجم کامل بہی ہمارے مطبع احمدی لاہور مین چہپ گئی ہے جسکی قیمت صرف کاغذ وچہپوائی ولکہائی ہی کی رکھی
ہے یعنی بعد وضع کمیشن مبلغ چار روپیہ - اور ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ مبلغ ایک ایک روپیہ کو - فقہ محمدیہ
وطریقۂ احمدیہ کے بہی حصص تیار ہیں یہ مختصر رسالے نہایت کار آمد اور ضروری مسائل کو حاوی ہین انکے
تین حصون مین عبادات کے مسائل درج ہین چوتہے اور پانچوین حصہ مین معاملات کے متعلق مسائل لکہے گئے ہین اور
چہٹے حصہ مین آداب واخلاق وطب نبوی وکتاب الرقاق کی حدیثون کا ترجمہ ہی اور ساتوین حصہ مین مختلف
مسائل موجود ہین - اور یہ سلسلہ بہی دس حصہ تک انشاء اللہ جاری رہیگا اور کتاب الفرقان بین اولیاء
الرحمن واولیاء الشیطان مصنفہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ جو نہایت مفید کتاب ہے خصوصًا زمرہ موحدین اہلحدیث کے پاس
تو اس کتاب کا ہونا ازبس ضروری ہے کیونکہ جہوٹے مدعیان ولایت اور واقعی ولی اللہ جنکی شان والا مین یہ حدیث آئی ہے
وارد ہی مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ یعنی اللہ تعالی نے بزبان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
جس نے میرے ولی سے دشمنی کی تو بیشک مین اسی لڑائی کے لیے آگاہ کرتا ہون یعنے وہ میرے ساتھ لڑائی کرنے
کیلئے مستعد وآمادہ ہوجائے انکی شناخت اور امتیاز کیلئے یہ کتاب محک (کسوٹی) ہے جو شخص اسکو پڑہکر
سمجہکر اسکے مضامین کو مدنظر رکہیگا وہ کبہی دہوکا نہین کہائیگا نہ جہوٹے دغا بازون کے پنجہ مکر کے
دام تزویر مین گرفتار ہوکر گمراہی مین پڑیگا نہ سچے اولیاء اللہ سے سوء عقیدت اور کینہ رکھکر مورد وعید شدید
بنیگا اسلیئے ہمنے دینی بہائیون کی فائدہ رسانی کیلیے اس کتاب کا بامحاورہ ترجمہ کراکے اپنے مطبع احمدی لاہور
مین طبع کرکے شائع کردیا ہے خریداران شائق کاغذ زر کیطرح اس کتاب نایاب کو ہاتہون ہاتہ خرید رہے ہین ہر دو پنجاب
سے فرمائشون پر فرمائشین آرہی ہین جو صاحب اس کتاب کے مطالعہ سے محظوظ ہونا چاہین انہین چاہیئے
کہ مطبع احمدی لاہور مین جلد درخواست بہیجین ورنہ بعد فروخت ہوجانیکے انکو طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا -

المشتہر خاکسار شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری مالک مطبع احمدی لاہور

صراط مستقیم مترجم اردو مصنفہ مولوی اسمٰعیل شہید رح

اس کتاب مین مجاہدات واشغال وریاضت مطابق سنت درج ہین پہلے فارسی مین تہی یہ کتاب
[illegible] تصفیہ قلب اور ازالہ اخلاق رذیلہ واستحصال اخلاق جمیلہ کے لیئے حکیم اکسیر رکھتی تہی اور

اردو خوان اس کے فیض سے محروم تھے لہذا ہمنے اسکا فائدہ عام کرنے کے لیئے سلیس اردو مین ترجمہ کرکے اپنے مطبع احمدی کاہور مین چھپوادی ہے اور اس خیال سے کہ ہر ایک قلیل الاستطاعت بھی اسے خرید سکے اسکی قیمت صرف رعایتی ۱۱۰ر مقرر کی ہے۔ شائقین جلدی درخواستین بھیجکر مطبع احمدی کاہور سے طلب فرمائین۔

المشتہر

شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری مالک مطبع احمدی

(نوٹ) واضح ہو کہ علاوہ فہرست ہذا کے اور بھی بہت سی کتابین جو باعث فہرست زائد ہوجانے کے درج نہین کین۔ مثلاً کتب سرکاری۔ فرہنگ کتب سرکاری کتب۔ قانون وغیرہ اور بہت سی کتابین موجود ہین پس ہر ایک خریدار کو چاہیئے کہ جس کتاب کی ضرورت ہو چاہے ہماری فہرست یا اشتہار مین درج ہو یا نہ ہو ضرور طلب فرمالیا کرین فہرست کی زیادہ پابندی نہ کرین کہ فہرست مین درج نہین شاید نہ موجود ہوگی ہمنے تو جو موٹی موٹی کتابین تہین فہرست مین درج کردی ہین۔ ونیز ہمارے کارخانہ مین تعمیل فرمائشات کا بھی بڑا انتظام ہے درخواست آتے ہی حتے الوسع شام سے پہلے تعمیل کردیجاتی ہے بعض صاحبان کسی سے سنکر یا ہمارے مطبع کی کتاب چھپی ہوئی دیکر یا فہرست ہمارے مطبع کی دیکھکر کتاب کا شوق کرتے ہین مگر چونکہ انکی پہلے سے کسی اور مطبع یا دوکاندار سے راہ ورسم ہوتی ہے اسلیے وہان فرمائش بھیجتے ہین تو بعض دوکاندار حسد کی وجہ سے ہمارے مطبع کی کتاب طبع شدہ یا جو اور مطبع کی کتاب طبع شدہ ہمارے مطبع مین فروخت کیواسطے موجود ہو نہین بھیجتے اور دفع الوقتی کے لئے لکھہ دیتے ہین کہ فلان کتاب نہین ملتی۔ پس وہ صاحب یا تو انکا اعتبار کرکے خاموش ہوجاتے ہین یا انکو دوبارہ ہمارے پاس فرمائش بھیجنی پڑتی ہے تو ایک کتاب کے لئے دوبارہ نہین بلکہ ویلیو پے ایبل محصول ڈاک دینا پڑتا ہے اسلئے صاحبان اگر پہلے سی ہمارے پاس فرمائش بھیجین تو ہم کتاب بکفایت سے بھی روانہ کرین اور ناحق کی انتظاری و خرچ و تکلیف سے بھی بچے رہین اور ہمارے کارخانہ کا دستور ہے کہ جو کتاب اپنی دکان پر موجود نہو تو تمام لاہور سے یا باہر سے تلاش کرکے جہانسے ملے حتے الوسع اسکی فرمائش پوری کیجاتی ہے اور ہمارے کارخانہ مین جلد بندی کا کام موجود ہے جو صاحب چاہین ان کی خدمت مین مجلد کتاب بھیجی جاسکتی ہے۔ مگر ان کو چاہیئے کہ جلد کی قیمت تخمینہ ضرور تحریر کردیا کرین۔

المشتہر

شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم [illegible]

Marfat.com

بے نظیر کتاب مشکوۃ المصابیح با اعراب محض عربی معرا و مترجم اردو محشی بحواشی مفیدہ جدیدہ

کتاب مشکوۃ المصابیح کوئی نئی کتاب نہیں ہے جسکی بذریعہ اشتہارات تشہیر کیجاوے بلکہ اصل میں کتاب صحاح وسنن کے لب لباب کو تو خالق دو جہان نے وہ مقبولیت عامہ اور شہرت تامہ عطا فرمائی ہے جو بیان سے باہر ہے کیونکہ اسلامی دنیا میں جہانتک نظر اٹھا کے دیکھا جاوے ہر ملک ہر ضلع ہر شہر ہر قصبہ مین یہ کتاب سرچشمہ ہدایت وصواب داخل درس اولوالالباب ہے۔ چونکہ یہ کتاب سب بیش کتابون پر ترجیح رکھتی ہے اسی کتاب کی بدولت گویا ہر مسلمان حضرت سرور عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل کرسکتا ہے جس مسلمان کو شوق ہو کہ ہر صبح وشام پیشوا انبیاء کرام محمد رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہمکلام ہو اُسے چاہیئے کہ ہر وقت اس مبارک کتاب کو کھولکر ایک آدھ صفحہ یا کم ازکم ایک حدیث ہی پڑھ لے۔ پھر اپنے باطن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمکلامی کے انوار کے آثار دیکھ لے۔ چونکہ محض عربی کتاب کے چھاپنے سے ہمارے ملکی بھائیون کو جو عربی زبان مین مہارت نہیں رکھتے چندان فائدہ نہیں تھا اور ترجمہ بین السطور یا مثل حرمی کی طرح پوری حدیث لکھکر پھر ترجمہ اور ترجمہ کے بعد فوائد لکھنے سے عربی دان طلبا کو بے ذوقی ہوتی تھی اسلئے ایسی کیسے بھی ہے جس سے ہر کم ادنی فائدہ اٹھاسکے یعنی اس کتاب کے ہر صفحہ کے تین حصے کیئے ہین اور اسکے حواشی بہت سی معتبر کتابون مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح مصنفہ علی بن سلطان محمد معروف بہ ملا علی قاری مہاجر مکی۔ اور اشعۃ اللمعات شرح المشکوۃ مصنفہ شیخ عبد الحق رحمۃ محدث دہلوی مرحوم۔ ومظاہر حق شرح مشکوۃ مصنفہ جناب مولانا نواب قطب الدین صاحب مرحوم ومغفور دہلوی ونووی شرح صحیح مسلم ونیل الاوطار شرح منتقے الاخبار مصنفہ قاضی محمد بن علی شوکانی وغیرہ معتبر کتابون سے نہایت تحقیق سے انتخاب کرکے مناسب مقامون پر لکھے گئے ہین۔ پس اس ڈہنگ سے ارباب تعلم وتعلیم کو بھی بے لطفی نہ ہوگی۔ محض عربی حدیث دیکھکر مطالعہ مین جب اپنی ذہن آزمائی کرینگے۔ بین السطور ترجمہ کیطرح آنکھ اس کتاب مین بے ذوق پیش نہ آسکے گی۔ کہ بے قصد بے ساختہ ترجمہ پر اُنکی نظر پڑجاوے اور اپنی ذکاوت کو استعمال کرنیکا موقع نہ ملے بلکہ حسب اپنی طبیعت کا زور لگا کر مطالعہ کرلینگے تو اپنی طبیعت کی رسائی کے امتحان کیلئے اگر ترجمہ پر ایک نظر ڈال لین گے۔ تو درصورت مطابقت مطالعہ با ترجمہ اُنکی طبیعت مارے خوشی کے باغ باغ ہوجاوے گی۔ اور درصورت عدم مطابقت جماعت مین استاد کے سامنے پیش ہونے سے پہلے ہی اپنی غلطی پر متنبہ ہوکر اپنے مطالعہ کی اصلاح کرلین گے۔ اور بعض اہل الوقت عربی سے غیر مانوس جو علی سبیل الاستعجال محض حدیث سے فقط فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہین وہ اوپر کا حصہ چھوڑ کر ترجمہ اور فوائد سے اپنا کام نکال سکتے ہین۔ اُنکو عربی کی ہوا نہ لگیگی اور جو نیک نیت کم استعداد لوگ حدیث شریف کے پاک الفاظ اور معانی سے اپنی زبان اور باطن کو متبرک اور نورانی کرنا چاہتے ہین اُنکا مطلب بھی حاصل ہے تو اب اس کتاب فیض انتساب کا فیض بھیا ب پہلے کی نسبت اضعاف مضاعفہ ہوگیا اور کتاب چار جلد مین طبع ہوگئی ہے۔ ربع اول کتاب الایمان سے لیکر باب زیارت القبور تک ختم ہوا اور ربع ثانی کتاب الزکوۃ سے باب فی النذور تک اور ربع ثالث کتاب القصاص سے لیکر باب الامر بالمعروف تک ختم ہوئی ہے اور ربع رابع کتاب الرقاق سے آخر کتاب تک اور باوجودیکہ اس چار جلدون کی ضخیم کتاب کو ترجمہ وانتخاب حواشی وکتابت وتصحیح پر بہت کچھ خرچ ہوا ہے تاہم بنظر افادہ عام اسکی قیمت بہت ارزان رکھی ہے یعنے دکامل چار جلد کی قیمت بعد صفر کمیشن للعہ اور ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ فی جلد ایک روپیہ کی حالانکہ محض عربی کتاب بے ترجمہ بلا اعراب جو صرف ایک ہی جلد مین ہے۔ چار روپیہ کو فروخت ہوتی ہے اور یہ اُس سے چوگنی کتاب (یعنے چار جلد والی جسکو محض عربی (یعنے غیر مترجم) ومترجم ومعرا یعنے صرف متن ومحشی یعنے شرح بلکہ کل شروح کا خلاصہ کہنا بھی بجا ہے) ابھی چار روپیہ (للعہ) کو ملے "لوٹنا نقدین" کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ کتاب اُن کو جو تہائی قیمت پر ہاتھ لگ گئی پس اب بھی جو صاحب اس کتاب کی خریداری سے محروم رہین۔ اُن کے حال پر تعجب وافسوس ہے۔ اور ہم یقین کرتے ہین۔ کہ جو صاحب اپنی اوقات فراغت کو محض ناولون اور افسانون اور قصون اور چٹکلون مین صرف کردیا کرتے تھے اب ایسی گران بہا کتاب کو ایسا ارزان دیکھکر اُن اوقات مین اس کتاب کا استعمال کرین گے۔ کیونکہ یہ شغل ہم خرما وہم ثواب کا مصداق ہے۔ یہ کتاب پتہ ذیل سے طلب فرمادین۔

خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب بازار کشمیری لاہور مالک مطبع احمدی لاہور

خدام نبی کاتب

Marfat.com

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو

ہمارے کارخانے کو خدمت دین کا بیڑا اُٹھائے ہوئے صدی کے چہارم حصہ کی مدت (۲۵) سال یا کچھ زیادہ ہوئی اس عرصہ کے اندر ہمارے کارخانہ مین معتبر تفاسیر و کتب حدیث شریف کے تراجم اردو زبان مین اور اور نئی نئی دینی کتابین خوشخط صحیح چھپین جنکی اشاعت کی اہل ہند کو سخت ضرورت تھی اور ان تراجم کی برکت اکثر اسلام کو نہایت فائدہ ہوا۔ نئی تصانیف کی اشاعت آپ جانتے ہین کیا کچھ سہل سا کام ہے۔ دین کی عربی کتاب کا اردو زبان مین ترجمہ کرنیوالا لائق عالم کس مشکل سے ہاتھ آتا ہے پھر ایسے علما مین سے بھی ہمارے کارخانہ کی مدنظر شروط کیمطابق یعنی دیندار سنی خوش عقیدہ عالم تو مین سے اگر ایک ہی دستیاب ہو تو حسن اتفاق اور خوش قسمتی کی بات ہے ہر چند ایسے عالمان دین اس کام کو دین کی خدمت سمجھکر حسبتہ للہ کرتے ہین مگر تاہم ضروریات معاش کی فکر سے وہ آزاد نہین ہوتے لہذا انکا کفاف بہ نام نہاد اجرت ہمارے کارخانہ کو ذمہ ہوتا ہے پھر ہمارے کارخانہ مین کتابت بھی معمولی کاتب سے نہین کرائی جاتی بلکہ عمدہ خوشنویس کاتب سے کاپی لکھوائی جاتی ہے بعد ازان پریس کے اخراجات کاغذ کی قیمت پھر دفتری کی اجرت دیگر صد ہا نسخے کتاب کے تیار ہونے مین پھر سب جلد کرکے اشتہارات اور فہرستین چھاپ چھاپ کر جن طالبان دین شائقین کتاب کا نام و نشان ہمین معلوم ہوتا ہے انکے پاس ٹکٹ محصول لگا کر روانہ کرتے ہین تاکہ انکو معلوم ہو جائے کہ ہمارے مرض کی دوا یعنی فلان دینی کتاب چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ شروع سے یہانتک دیکھو تو محض لاگت پر لاگت اور خرچ پر خرچ ہے یہ تو ہماری جانب کی تخم ریزی ہے بعد ازان ناظرین اشتہارات و فہرستہا کے ابر کرم کی فیاضی کا وقت ہے۔ جن صاحبان کو ہم فہرست ارسال کرتے ہین اگر وہ بالخصوص صرف اپنی ذات کے لحاظ سے دیکھین تو ہمارے کارخانہ سے کم از کم ان کی کس قدر ہمدردی ہے ہین۔ پھر بعض صاحبان تو ہماری اس ساری فریاد کی ذرا داد نہین دیتے۔ نہ خود کوئی کتاب منگاتے ہین نہ اور اپنے متعلقین کو ترغیب دلاتے ہین بلکہ فہرستونکو ردی کاغذ کیطرح بغیر پڑھے پھینک دیتے ہین یا پڑھتے ہین تو کارخانہ کی امداد کیطرح سے نہین کرتے تاکہ آپ خود عالم ہین عربی کتابون سے آپ فائدہ حاصل کر سکتے ہین یا آپکے پاس پہلے سے یہ کتابین موجود ہین مگر آپکے دوستو اور اہل محلہ و قریہ و شہر و دیگر اہل معرفت مین کوئی بھی ایسا نہین جسکو ان کتابون کا خریدنا ضروری یا نافع ہو تاکہ آپ ان کو ان کتب دین کی خریداری کی رغبت دلاکر اجر الدال علی الخیر کفاعلہ کے مستحق بنین۔ اگر کم از کم سال بھر مین زیادہ نہین تو ایکمرتبہ ہی سہی خواہ کتنی ہی تھوڑی قیمت کی فرمایش ہمارے کارخانہ مین بھیجین اس سے بھی کارخانہ کا حوصلہ بڑھتا ہے کہ ہماری فریاد کا کچھ اثر تو ہوا۔ ہم اتنی ہی قدردانی پر ہمیشہ جب کبھی کوئی نئی کتاب شائع ہو یا جب نئی فہرست تیار ہو اپنی گرہ سے ٹکٹ لگا کر ان صاحبون کو جو سال بھر مین ایک ہی دفعہ کوئی کتاب منگا لین ہمیشہ نئی کتابونکے اشتہار اور فہرستین ارسال کیا کرینگے اور جو صاحبان سارا سال گذرجاتا ہے اور وہ کوئی کتاب نہین منگاتے انکا کارخانہ کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے بقول شخصے ؎ ما زسن گر اثرے داشتے ٭ یار سوے ما نظرے داشتے خیال تھا کہ ہماری تمام سعی رائگان گئی۔ لہذا اپنے ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ گاہ بگاہ کوئی نہ کوئی کتاب خرید

کی کیون نہ طلب کرکے مطبع کی حوصلہ افزائی کیا کرین یا اگر سردست کوئی کتاب مطلوب ہو تو ایک پیسہ کے کارڈ پر فہرست کی رسید ہی لکھدیا کرین تاکہ آپکا نام نامی رجسٹر خریداران سے محو نہ ہو۔ ورنہ ہم تو تا دم زیست آپکی خدمت

خط و کتابت

جناب مولنا مولوی محمد امام الدین صاحب فاتح الکتاب المبین

مینجر منصف مقیم منٹگمری

با مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

حسب اجازت جناب مولنا مولوی محمد امام الدین صاحب فاتح الکتاب المبین

سنہ ۱۸۹۹ء مین

باہتمام اقل عباد اللہ الحمید عبد العزیز محمد عبد الرشید مالک مطبع

مطبع عزیزی واقع لاہور محلہ

سادھوان مین چھپکر

شایع ہوئی

Marfat.com

نقل اس خط کی جو حضرت [illegible] بھیجا گیا تھا بعد صلاح [illegible] ضروری [illegible]

13725

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم - میرے بنی نوع جناب مرزا غلام احمد صاحب اللہ جل شانہ آپکو [illegible] نصیب
کرے جو حقیقی آپکا دین اسلام حقیقی جو کلام منزل من اللہ مندرجہ قرآن عربی کی ظاہری
معنوں سے بدون کسی قسم کی تحریف لفظی یا معنوی کے [illegible]
مین کچھ عرصہ سے آپکی اذکار سنتا ہون اور آپکی کتاب براہین احمدیہ [illegible] بھی دیکھا
چونکہ بعض بعض فقرات مندرجہ آپکی کتاب براہین احمدیہ [illegible]
سے بڑی ہی تسلی پائی جاتی تھی اور بعض بعض [illegible]
نہین کیا اس لیئے مین کبھی بھی [illegible] کہ آپکو [illegible]
اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے اس قرآن عربی کے [illegible]
منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے [illegible]
بلکہ واجب العمل ہین - اور یہ قرآن عربی تو شریعۃ منزل من [illegible]
مقدس کے ہمراہ بطور ایک جز [illegible]
مندرجہ اس قرآن عربی کو شریعۃ منزل من اللہ [illegible]
ایک کتاب ہے اس لیئے شریعۃ منزل [illegible]
کی تعمیل سے سرخروئی ہی [illegible]
کیونکہ بہت سی احادیث [illegible] صحیح [illegible]
اور مسلم کی ہین -

اسیطرحسے آرائے مجتہدین سے بہی استفتاء نہین چاہیئے کیونکہ شریعت حقہ کا مقرر کرنا مخصص اللہ جل شانہٗ کا ہی کام ہے اور سوائے ذات الٰہی کے اور کسی بہی بنی کا کام نہین ہے چہ جائیکہ اور اور لوگ بہی جو انبیا کے درجہ سے نیچے کے ہین اس امر کے مجاز ہون کہ جو کچہہ چاہین بحیثیت دین حق احکام جاری کردین۔

یہی میرا دعوی ہے جو صدر مین بیان ہو چکا ہے۔ اور قرآن عربی سے ثابت بہی ہے۔ آپکو میرے اس دعوے سے اگر اختلاف ہو تو عند اللہ تشریف لائیے اور تعمیل حکم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے سرخروئی حاصل کیجیئے الا شرائط مندرجہ ذیل کو پہلے ہی مد نظر رکہیئے

پہلی شرط۔ مجلس مین عوام کو دخل نہین ہوگا۔

دوسری شرط۔ پہلے مین اپنے دعوی کی تائید مین آیات قرآن عربی کی سناؤنگا اور انکی تشریح کی تائید مین بعض بعض احادیث اور تفاسیر بہی دکہلاؤنگا۔

تنبیہ۔ مین احادیث اور تفاسیر اور کتب فقہ وغیرہ کا وہین تک قائل ہون کہ جہانتک وہ آیات منزل من اللہ یعنی کتب مقدسہ سے صاف صاف طور پر موافق ہون۔

تیسری شرط۔ جبتک ان جملہ آیات الٰہی کو کہ جنکو مین سنانا چاہتا ہون سُنا نہ چکون تب تک آپکو یہ اختیار نہوگا کہ بیچمین بولین یا کوئی سوال وجواب کرین۔ بلکہ صرف یہی کرنا ہوگا کہ جو کچہہ پڑہون اسکو آپ سنین اور جو جو کتابین حدیث یا تفسیر وغیرہ کی دکہلاؤن انکو دیکہین۔

ہان اگر بیچمین کوئی اعتراض پیدا ہو اور آپکو یہ احتمال ہو کہ سنتے سنتے کہین بہول نجاوے تو اسکی تدبیر یہ ہے کہ آپ یہہ کہدین کہ ذرہ ٹہر جایئے اور پہر آپ اپنے اعتراض کو ایسیطرح قلمبند کرلین کہ بعد ازان بجواز محل اعتراض کے اعتراض اپنا بیان کرسکین۔ اور واضح رہے کہ اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے کاغذ اور قلم دوات پہلے سے رکہے رہینگے۔ اور مین یہی کہتا ہون کہ ایک ہی دن مین وہ جملہ آیات الٰہی جو سُنانی چاہتا ہون سُنا نہ سکون گا غالبًا زیادہ دن لگینگے اور جب مین وہ آیات الٰہی سُنا چکون گا تب آپ میرے بیان کئے ہوئے مضامین کی نسبت جو جو کچہہ سوال کرینگے سب کچہہ سنونگا اور جتنے دنون تک آپکا بیان ختم نہین ہوگا اتنے ہی دنون تک شرائط مندرجہ صدر کی پابندی کرونگا اور جسوقت اجازت ملیگی اوسوقت اوسکا جواب دونگا۔

چوتھی شرط۔ میرے اس خط کی نقل دستخطی خود یا بتصدیق خود ارسال کرین تاکہ واسطے تعمیل کرانے شرائط مندرجہ صدر کے میرے پاس بھی سنداً موجود ہو اور آپ کے پاس تو بھی اصل خط میرا بطور سند کے موجود ہوگا۔ تمت الشرائط

میرے پاس شیخ غلام قادر ساکن قصبہ کمالیہ تحصیل و ضلع ہذا نے ذکر کیا ہے کہ میرزا صاحب کہتے ہین کہ قرآن عربی مین کئی ایک آیات اس مضمون کی موجود ہین کہ جنسے یہہ ثابت ہے کہ شرائع منزل من اللہ سابقہ منسوخ ہین اور پیروان قرآن عربی تابع شرائع منزل من اللہ سابقہ کے نہین ہین اس لئے مکلف ہون کہ آپ براہ مہربانی کوئی بھی آیۃ تو قرآن عربی کی ایسی تحریر کرین کہ جسمین مفصلہ مین مندرجہ ذیل مین سے کوئی سا مضمون واضح طور پر پایا جاوے۔

(۱) شرائع منزل من اللہ سابقہ منسوخ ہین)۔

(۲) شرائع منزل من اللہ سابقہ پر عمل کرنیکی اب کچھ ضرورت نہین رہی ہے)۔

(۳) اب تمکو شریعت جدید مل گئی ہے)۔

شیخ غلام قادر وغیرہ اشخاص کی ترغیب کا یہہ اثر ہوا کہ مین نے آپکو یہہ خط لکھا اور دین اسلام حق کی دعوت کی اور اس خط کے جواب کا منتظر ہون زیادہ والسلام مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۸ء دفتگیفہ

الراقم

محمد امام الدین ناظر الکتابۃ المبین ہارنٹ گمری ضلع منٹگمری

نقل اس خط میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جو انہون نے بجواب میرے خط مندرجہ صدر مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۸ء کی مجھے بھیجا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی۔ مکرمی السلام علیکم۔ عنایتنامہ پہونچا میری نسبت جو آن مکرم نے دستنکاری کسی بیجا بدعا کا ظن رکھتے ہین اس ظن کی بنا صرف بےخبری و ناواقفیت ہے بہتون نے

نبیون کی نسبت بہی ایسے ہی ظن کیئے پہر جب کسی وقت صحبت میسر آئی تو جنکو حق کے ساتہہ مناسبت تہی خدا تعالیٰ نے اُنکی وساوس دور کردیئے سو اگر آپ صحبت سے ہی دور رہین اور ملاقات سے کارہ تو پہر اس بیماری کا کیونکر علاج ہو دعا بہی انہین لوگون کے حق مین قبول ہوتی ہے کہ جو اپنے تعصب اور سوء ظن کو کچہہ کم کرتے ہین جن لوگون کو انکار مین غایت درجہ غلو تہا اُنکو اولوالعزم رسولون کی توجہ اور دعا بہی کچہہ سودمند نہوئی ۔

اور جو آپ اپنے وساوس کی دور کرنے کے لیئے مجہے اپنے پاس بلاتے ہین میرے گمان مین اس ارادہ کی بنا اخلاص پر نہین کیونکہ جس حالت مین آپ میری ملاقات سے ہی کارہ ہین تو آپکو میری ملاقات کچہہ فایدہ نہین دیگی ۔ میرے نزدیک یہہ بہتر ہے کہ آپ ایک رسالہ مستقلہ اپنی رای اور خیال کی تائید مین چہپوا کر میرے پاس بہیجدین مگر رسالہ ایسا ہونا چاہیئے جسمین وہ سب دلایل مندرج ہون جنپر بنا ہے اپنے دعوی کے آپنے ورد دیتے ہین اسطور کی بحث سے پبلک کو بہت فائدہ متصور ہے اور ہر ایک منصف کو باسانی رای لگانیکا موقع مل سکتا ہے ۔

آپ کی رائے مین قرآن شریف پہلی کتابونکا اسطور سے متمم و مکمل ہے کہ جو کچہہ پہلی تحریرات سے کچہہ زیادہ بیان کرنا قرین مصلحت تہا صرف وہ امر زاید یا کسی قدر مفصل قرآن شریف نے بیان کردیا ہے مگر مندرجہ میری ہزارہا صداقتین کہ جو اچہی طرح پہلی کتابون مین بیان ہو چکی ہین وہ قرآن شریف مین پائی نہین جاتین کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہی ارادہ کیا ہے کہ انکا اعادہ قرآن شریف مین ضرور نہین اُنکے لیئے پہلی کتابونکی تلاوت لازم پکڑنی چاہیئے ورنہ ایمان اور علم اور عمل ناقص رہیگا اب ایک دانشمند سمجہہ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ تہا اور قرآن شریف درحقیقت ناقص کتاب تہی اور اسکی تکمیل اس تمام مجموعہ کتب پر موقوف تہی کہ جو حضرت آدم سے لیکر تمام متفرق قومون کے نبیون پر نازل ہوتی رہین تو چاہیئے تہا کہ خدا تعالیٰ وہ تمام کتابین روئے زمین کی مسلمانون کے لیئے میسر کردیتا یا قرآن شریف مین انکی نام بتلا دیتا مگر اوسنے تو بجز حضرت موسیٰ کی کتاب توریت و حضرت داؤد کی کتاب زبور اور صحف ابراہیم اور انجیل کے اور کسی کتاب کا نام بہی نہین بتلایا اور جن کتابون کا نام بتلایا اونکی ساتہہ یہ اطلاع دینے والی خبر بہی دیدی کہ تمام کتابین محرف و مبدل ہین غرض اگر آپکا یہ دعوی صحیح ہے تو لازم ہے کہ دنیا کی تمام کتابین آپ جمع کرکے ہمکو دکہلاوین جنکی شمول الحاق پر قرآن شریف کی تکمیل

موقوف ہے اور اگر وہ نہیں تو پھر قرآن شریف ناقص ہوا ہے جیسے میری نسبت آپ نے غلطی
اور بے بنیاد دعوی اپنے ذمہ لے لیا ہے جس کا ثبوت آپ کے ... کے ... بیان ...
کیوں بہاگتے ہیں کیا کبھی قرآن شریف کی تلاوت کا بھی اتفاق نہیں ہوا اللہ جل شانہ فرماتا ہے
یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ سو جس حالت میں اللہ جل شانہ آپ فرماتا ہے کہ تمام وہ ...
جو پہلی کتابوں میں تہیں اس کتاب میں درج ہیں تو آپ ایسی جامع کتاب کو کیوں نظر تحقیر سے دیکھتے
ہیں آپ کے لیئے یہ طریق بہتر ہے کہ چند پاک صداقتیں کسی پہلی کتاب کی جو آپ کے گمان میں قرآن شریف
میں نہیں پائی جاتیں اس عاجز کے سامنے پیش کریں پہر اگر یہ عاجز قرآن شریف سے بصد ... ان
دکھلانے میں قاصر رہا تو آپکا دعوی خود ثابت ہو جائیگا کہ ایسی ضروری اور پاک صداقتیں قرآن
شریف میں نہ پائی گئیں ورنہ آپکو اس غایت درجہ کی بے ادبی سے توبہ کرنی چاہیئے کہ جس کتاب
کا نام اللہ جل شانہ نے جامع الکتب اور نور مبین رکھا ہے آپ اس کتاب کو ناقص ٹہراتے ہیں
آپکو اب تک یہ بھی خبر نہیں کہ خود یہودیوں اور عیسائیوں وغیرہ اقوام کے اقرار سے ثابت ہو
کہ پہلی کتابیں جو دنیا کے لوگوں پر نازل ہوئی تہیں کچھہ تو انمیں سے تمامتر نابود ہو گئیں اور
کچھہ تحریف کی گئیں اور کچھہ ناقص رہ گئیں اور اب صحت وکاملیت وجامعیت دستیاب ہونا ان
کتابوں کا محال ہے پس آپ قرآن شریف کی کاملیت کو محال پر موقوف رکھکر ایک نئے ہی رنگ
فتنہ میں لوگوں کو ڈالنا چاہتے ہیں مگر یہ آپکے لیئے ممکن نہوگا اور عنقریب آپ کو ندامت کی ساتہہ
اس مفسد اعتقاد سے رجوع کرنا پڑیگا زیادہ کیا لکھوں والسلام علی من اتبع الہدی ۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۰ اپریل ۱۸۸۸ء

نقل اس خط کی جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بجواب انکے خط آمدہ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۸۸ء کے لکہا گیا بعد اصلاح ضروری کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میرے مہربان جناب مرزا غلام احمد صاحب السلام علیکم
پہلا فقرہ ۔ آپکا خط مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۸۸ء بجواب میری خط مورخہ ۱۲ اپریل ... کے
وصول ہوا اور کل حال معلوم ہوا ۔ آپکے اس خط کا جواب اگر ... ہم ...

بجواب تہا الاحبب یہہ معلوم ہوا کہ باین ہمہ آپنے تو اپنے خط کی نقل بہی دوسری شہرون مین بہونچادی ہین تو یہی مناسب معلوم ہوا کہ آپکے ایسے خط کا جواب لکہا جاوے۔

دوسرا فقرہ۔ اولا مین اپنے خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۹۸ء کا خلاصہ یہان پر لکہتا ہون اور بعدازان آپکے فقرات کا حوالہ دیکر جواب لکہونگا تا کہ ناظرین خط کو معلوم ہوجاوے کہ میرے خط کے مضامین سے آپکے خط کے مضامین کو کیا کچہہ نسبت ہے۔

تیسرا فقرہ۔ واضح رہے کہ میرے خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۹۸ء مین اہم مضامین بحث طلب صرف چار حسب ذیل مندرج ہے۔

(۱)۔ (یہ کہ قرآن عربی مین کسی قسم کی بہی تحریف نہین کرنی چاہیئے)۔

(۲)۔ (یہ کہ شرائع منزل من اللہ سابقہ پر عمل کیا جاوے کیونکہ وہ منسوخ نہین ہین بلکہ واجب

(۳)۔ (یہہ کہ سنتہ الرسول غیر القرآن اور اجماع امت اور قیاس مجتہدین پر مدار احکام دین کا نہین ہے اسلیئے اُن پر بحیثیت شریعت حقہ عمل کرنا حق بجانب نہین ہے)۔

(۴)۔ (یہ کہ اگر کوئی بہی آیۃ قرآن عربی کی متضمن کسی بہی مضمون کی منجملہ مضامین مندرجہ ذیل کے ہو تو تحریر مین لاوین)۔

الف۔ (شرائع منزل من اللہ سابقہ منسوخ ہین)۔

ب۔ (شرائع منزل من اللہ سابقہ پر عمل کرنے کی اب کچہہ بہی ضرورت نہین رہی ہے)

ج۔ (اب ہمکو شریعت جدید مل گئی ہے)

چوتہا فقرہ۔ آپکے خط مین تو ان ہر چہار مضامین مندرجہ صدر مین سے کسی ایک ہی مضمون کا جواب درج نہین ہے۔ ہان آپنے کچہہ کچہہ ظنیات ایسی بدون حوالہ آیات قرآن عربی کے ایسے درج کیہ ہین جو ملبسات ہین کیونکہ عوام کو التباس مین ڈالنے والے ہین۔ اس لیئے آپکے ظنیات ملبسات کا جواب بعنوان یقینیات حقہ حسب ذیل تحریر کرتا ہون۔

پہلا مضمون۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(میری نسبت جو آن مکرم خودستائی و استکبار) تا آخر فقرہ (اور ہر ایک منصف کو با سانی رائے

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ

Marfat.com

الف - آپ کی خودستائی اور سنگباسکے اثبات کیواسطے تو آپکا یہ خط [illegible]
بہی کچہہ کم نہیں ہے -

ب - میرے خط مین تو کوئی بہی فقرہ متضمن مستدعا دعا کا نہیں ہے اور نہ میں آپکو مجیب
الدعوات سمجہتا ہون -

ج - آپ کو انبیاء اولو العزم سے مماثلت حق کیا ہے -

د - جس حالت مین کہ مینے آپکو بلایا ہی نہ تہا تو آپکا یہ لکہنا کہ آپ میری ملاقات کو [illegible]

ہ - بعض اشخاص کی ترغیب سے آپکو اس دین اسلام کی دعوت کی تہی جو حق ہے چنانچہ میرے خط
خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۶ء مین صاف طور پر درج ہی ہے

و - آپ تو کسی شخص کو بہی فایدہ نہین پہونچا سکتے ہین جس حالت مین کہ خود حضرت نبی
(۲ رکوع دوم سورہ جن مکی مین) اعتقاد ودوم مین محمد رسول اللہ کو یہ حکم ملتا ہے (قل انی لا املک
لکم ضرا ولا رشدا) -

ز - آپ کے وجود مین تو (ظلمات ملبسات) سمائی ہوئی ہین اور میرے دل و دماغ مین (تجلیات
حقہ) مندرجہ قرآن عربی اور کتب مقدسہ سابقہ کے بہرے ہوئے ہین کہ آپ جیسے کیونکہ مظہر
ہو - مصرع (ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا) -

ح - میرے خط کے جس فقرہ مین یہ بات درج ہے کہ آپ اگر میرے وساوس کو دور کرین بوجہ
مہربانی اس فقرہ کی نقل بہیجدین تا کہ معلوم ہو کہ آپنے یہ بات سچ لکہی ہے -

ط - انشاء اللہ تعالی ایک مکمل رسالہ مشتمل بہ دلائل و آیات مطابق عربی کے کہ جسکے رو
سے شرائع سابقہ کا مدعیان اتباع قرآن عربی کیواسطے [illegible]
چہپ کر شائع ہوگا -

ی - جو شخص شرائع منزل من اللہ سابقہ کو عمل مین لاوے وہ شخص علاج کا محتاج نہین ہے
ان جس شخص کا عمل جملہ شرائع الہی پر نہین ہے وہ شخص قابل معالجہ ضرور ہی ہے -

یا - جس شخص کا عمل شرائع منزل من اللہ پر ہو اسکو متعصب سمجہنا نادانی ہے -

یب - مخالف شرائع منزل من اللہ کو مخالف دین حق سمجہنا تعصب نہین ہے اور [illegible]

Marfat.com

(دوسرا مضمون (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)

آپ کی رائے مین قرآن شریف پہلی کتابون کا بطور سے تتمہ اور مکمل ہے کہ جو کچھ پہلی تحریرات کچھ
زیادہ بیان کرنا قرین مصلحت تہا صرف وہ مرزا یدیا کیتھوفصل قرآن شریف نے بیان کردیا ہوا۔
یقینیات حصہ فاتحہ الکتاب المبین متضمن مع التباسات ظنیات مذکور)

الف قرآن عربی کی نسبت تحریر یہ لکہا تہا کہ وہ ایک جزو متعلقہ کتب مقدسہ سابقہ منزل من اللہ
کا ہے اور یہہ کہنا میرا میری خود رائی نہین تہی کیونکہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۴۳ رکوع پنجم سورۃ
قصص کے نمبری بست و ہشتم مین یون لکہا ہے (وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا
الْقُرُونَ الْأُولَى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ) اور بعد ازان
سات آیات کے بعد آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۵۱ رکوع ششم اسی سورۃ قصص کی نمبری بست و ہشتم مین
یون لکہا ہے (وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ) اور تفسیر جلالین اور مدارک
وغیرہ مین کلمہ (القول) سے مراد (قرآن عربی) لکہا ہے۔ اور ان ہر دو آیات مین ربط دیکہنے
سے واضح ہے کہ قرآن عربی کو توریت مقدس سے وصل کیا گیا ہے۔ اگر قرآن عربی کو توریت
مقدس سے علیحدہ قرار دیا گیا ہوتا تو یہان پر (ولقد وصلنا لهم القول) لکہا ہوا نہوتا بلکہ
(وَلَقَدْ فَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ) لکہا ہوا ہوتا۔ اور چونکہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ توریت مقدس کی
واجب العمل تہین اور قرآن عربی شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس سے
متعلق ہونیکا دعوی رکہتا تہا اسی پہلی آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۴۹ رکوع پنجم اسی سورۃ قصص
کی نمبری بست و ہشتم مین یون لکہا ہے (قل فأتوا بکتاب من عند الله هو أهدى منهما
أتبعه إن كنتم صادقين) یعنے توریت مقدس اور قرآن عربی ہدی ہین اگر کوئی کتاب الہی
ایسی ہو کہ ان ہر دو سے ہدایت کرنے مین بڑہ کر ہو تو ایسی کتاب کو لاؤ تا کہ مین ان دونون کتابون
یعنے توریت مقدس اور قرآن عربی کی پیروی چہوڑ کر اس کتاب کی پیروی کرون کہ جسکا تم مین ...
[illegible] ان آیت سے واضح ہے کہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس اور
قرآن عربی کی ہدی ہین اور محمد رسول اللہ نہین دونون کی شرائع منزل من اللہ کی متبع تہے۔ ان آیتے
[illegible] سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ قرآن عربی بطور ایک جزو متعلقہ متوصلہ ہر پانچ حصص توریت مقدس

ب۔ مگر یہہ بہی سمجھہ لیجئے کہ شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مجمل نہین
ہین بلکہ وہ اس بات کی محتاج ہون کہ قرآن عربی انکی تفصیل کرے۔ بلکہ آیہ مندرجہ ذیل نمبری
۱۵۵ رکوع نوزدہم سورۃ انعام کی نمبری ششم (ثم آتینا موسی الکتاب تماما علی الذی
احسن وتفصیلا لکل شیء وھدی ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یؤمنون) سے
واضح ہے کہ شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی بذاتہ کامل اور مفصل ہین
اور اس سے مستغنی ہین کہ قرآن عربی انکی تفصیل کرے۔

ج۔ اور واضح رہے کہ قرآن عربی کے نازل ہونے کی وجوہات مین سے ایک وجہ یہہ بہی ہے
جو آیات مندرجہ ذیل نمبری ۱۵۶ اور ۱۵۷ رکوع بستم سورۃ انعام کی نمبری ششم (وھذا کتاب انزلناہ
مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون ۔ ان تقولوا انما انزل الکتاب علی طائفتین
من قبلنا وان کنا عن دراستھم لغافلین) مین درج ہے۔ یعنی چونکہ عربی لوگ توریت
مقدس کو اس سبب سے نہین پڑہ سکتے تہے کہ وہ عبرانی زبان مین تہی اس لئے انکا عذر رفع کرنے
کے واسطے شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین سے کئی ایک کا ترجمہ عربی
زبان مین بہی کردیا گیا اور ساتہہ ہی اوس کے یہہ بہی کہدیا گیا کہ شرایع الہی کی کامل اور مفصل کتاب
تو یہی توریت مقدس ہی ہے۔ اور سوا اسکے آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۷۶ رکوع ششم سورۃ نمل کی
نمبری بست وہفتم (ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ
یختلفون) سے قرآن عربی کے نازل ہونیکی وجوہات مین سے یہہ دوسری وجہ ہو کہ بنی اسرائیل کے
اختلافات رفع کرنے کیواسطے قرآن عربی نازل ہوا ہے نہ کسی اور غرض کیواسطے ماسوا اسکے یہہ بہی واضح رہے
کہ اس دوسری وجہ کی موید اور بہی کئی ایک آیات ہین۔

تیسرا مضمون۔ (ظنیات طلبیات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)
اگر دوسری ہزارہا صداقتین کہ جو اسی طرح پہلی کتابون مین بیان ہو چکی تہین وہ قرآن شریف مین
پائی نہین جاتین کیونکہ خدا تعالی نے یہی ارادہ کیا ہے کہ انکا اعادہ قرآن شریف مین ضروری نہین
(یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ۔

الف۔ یہہ جو خط مین تو ہزارہا کا کلمہ کہین بہی درج نہین ہے۔ معلوم نہین کہ آپنے کہان سے

یہ کلمہ (نمبر ۱۸) کا اقرار کیا ہے۔ ہان اب یہہ کہتا ہون کہ اسمین کچہہ بھی شک نہین ہے کہ
بہت سے دینی احکام ایسے ہین جو قرآن عربی مین پائی نہین جاتی ہین انشاء اللہ تعالی آپکو آیندہ واضح
معلوم ہو جاویگا کہ جہان پر بجواب آپکے فقرہ مندرجہ ذیل کے (آپ نے یہہ طریق بہتر ہے کہ چند
پاک صداقتین کسی بھی کتاب کی جو آپکے گمان مین قرآن شریف مین نہین پائی جاتی ہین اس عاجز کے
سامنے پیش کرین) آپکو یہہ لکھونگا کہ یہہ مسایل قرآن عربی مین نہین پائی جاتی ہین حالانکہ نہایت
ہی ضروری ہین اور سوا توریت مقدس کے وہ شرایع منزل من اللہ اس طرح سے مکمل اور مفصل اور
کسی بھی کتاب مین لکھی ہوئی نہین ہین۔ مگر تعداد مین وہ بھی ہزارہا نہین ہین۔

ب۔ یہہ بھی واضح رہے کہ توریت مقدس مین یہہ بات ہرگز نہین ہے کہ شرایع منزل من اللہ
مین سے کچہہ تو بری طرح سے اسمین بیان ہوئی ہون اور کچہہ اچھی طرح سے اسمین بیان ہوئی
ہون۔ بلکہ جسقدر شرایع منزل من اللہ اسمین مندرج ہین وہ تو سبھی کی سبھی اسمین اچھی طرح سے مفصل
مندرج ہین۔

ج۔ ہان بیشک شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کا قرآن عربی مین بلا
سبب معقول اعادہ کرنا کچہہ بھی فایدہ نہین رکھتا تھا بلکہ معیوب و باعث طوالت تھا۔ ہان قرآن
عربی مین عربیون کے واسطے اسقدر حکم کا ہونا کافی تھا کہ شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص
توریت مقدس پر عمل کرنا چاہیے تاکہ وہ عربی لوگ یہہ نہ سمجھہ لین کہ ہمارے واسطے یہی احکام واجب
العمل قرار پائی ہین جو محض قرآن عربی مین مندرج ہین چنانچہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۳
رکوع دوم سورۃ شوری کی نمبری چہل و دوم (شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا والذی
اوحینا الیک وما وصینا به ابراهیم وموسی وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه
کبر علی المشرکین ما تدعوهم الیه الله یجتبی الیه من یشاء ویهدی الیه من ینیب)
کے ذریعہ سے ایسا ہی ہوا۔ اور واضح رہے کہ تمام قرآن عربی مین یہی ایک آیۃ ہے کہ جسمین
یہہ بتلایا گیا ہے کہ پیروان قرآن عربی کے عمل کے واسطے کون کونسی شرایع من اللہ واجب العمل
مقرر ہوئی ہین۔ اور سوا اس آیۃ کے تمام قرآن عربی مین ایسی کوئی بھی آیۃ نہین ہے جو متضمن
اس تشریح اور تفصیل کی ہو۔ ہان اس آیۃ متذکرہ صدر مین ان شرایع کا مجموعہ جو نوح اور محمد اور ابراہیم

Marfat.com

اور موسی اور ابن مریم یعنے جملہ ہر پانچ انبیا کی معرفت وصول ہوئی ہین یہ پانچون قرآن عربی کی رو سے
بمنزلہ ایک ہی شریعت واجب العمل منزل من اللہ کے قرار پایا ہے اور عربیون وغیرہ پر من اللہ
حجت کامل ہوگئی ہے جس سے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ سوا مجموعہ اون شرایع منزل اللہ کے جو انہین
پانچون انبیا کی معرفت وصول ہوئی ہین اور کسی بہی نبی کی معرفت کوئی بہی اور شریعت منزل من
اللہ واجب العمل نہین ملی ہے - از انجملہ جن جن شرایع کا نوح اور ابراہیم پر من اللہ نازل ہونا
اس آیہ مین بیان ہوا ہے وہ تو وہ ہین جو توریت مقدس کے پہلے حصہ مسمی بہ پیدایش مین مندرج
ہین - اور جن جن شرایع کا من اللہ موسی پر نازل ہونا اس آیت مندرجہ صدر قرآن عربی
مین بیان ہوا ہے وہ توریت مقدس کے ہر چہار حصص باقی ماندہ یعنی دوسرے حصہ مسمی خروج
اور تیسرے حصہ مسمی باحبار اور چوتہی حصہ مسمی بگنتی اور پانچوین حصہ مسمی باستثنا مین مندرج ہین
غرض کہ آدم سے لیکر موسی کلیم اللہ تک جسقدر شرایع منزل من اللہ ہین وہ و تمام وکمال توریت
مقدس مین ہی مندرج ہین اور اسی سبب سے توریت مقدس گویا جملہ شرایع منزل من اللہ سابقہ کی
جامع ہے - اور یہہ بہی واضح رہے کہ اس آیہ مندرجہ صدر نمبری ۱۲ سورۃ شوری سے یہہ بہی مفہوم ہوگیا
کہ شرایع سابقہ مین سے وہی شرایع منزل من اللہ بحیثیت شریعت واجب العمل من اللہ واجب
الاتباع قرار پائی ہین جنکا اس آیت مندرجہ صدر مین ذکر ہوا ہے - اور سوا اون شرایع منزل من اللہ
کے اور کوئی بہی شریعت سابقہ اگر بالفرض کوئی ہو بہی تو تا آنکہ سمجہو جاتی ہو من اللہ عباد اللہ
پر واجب الاتباع نہین ہے -

چوتہا مضمون - ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی -

(انکے لئیے پہلی کتابون کی تلاوت لازم پکڑنی چاہیے ورنہ ایمان اور علم اور عمل ناقص ہیگا)

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)

الف - بیشک شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت بہت ہی سخت
ضروری ہے اور سوائے اونکی تلاوت کے ایمان اور علم اور عمل کچہ بہی نہین رہتا ہے کیونکہ آیہ مندرجہ
قبل نمبری ۱۲۱ رکوع چہارم سورۃ بقر مدنی نمبری دوم (اَلَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ
أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ) کا ترجمہ جو اس کتاب کی

من اللہ توریت مقدس کے مومن بہی وہی لوگ ہین جو اسکو پڑہتے ہین اور اوسپر عمل بہی کرتے ہین اور جو لوگ اس کتاب یأتی من اللہ یعنے توریت مقدس کے پڑہنے اور اوسپر عمل کرنے سے کافر ہین وہی لوگ زیان کار ہین ۔

ب ۔ تفسیر معالم التنزیل مین ایک قول بروایت ضحاک کی یون لکہا ہوا ہے کہ (الذین آتیناھم الکتاب) سے مومنین یہود مثل عبداللہ بن سلام وغیرہ کے مراد ہین ۔ اور تفسیر کبیر اور مجمع البیان مین بہی قول ثانی کے تحت بہ لفظ صریح لکہا ہوا ہے اور علاوہ برآن یہہ بہی لکہا ہوا ہے کہ کتاب سے مراد کتاب توریت ہی ہے ۔ الا ان ہر دو تفاسیر موخرۃ الذکر مین ضحاک سے روایت کرنا درج نہین ہے ۔ اور سوا ان تفاسیر مذکرہ صدر کے تفسیر بیضاوی وغیرہ مین بہی (الذین آتیناھم الکتاب) سے مومنین اہل کتاب کے مراد درج ہین ۔ اور اس تفسیر سے بہی کتاب سے مراد کتاب توریت مقدس ہی ثابت ہوتی ہے ۔

ج ۔ تفسیر دُر منثور اور خازن اور کبیر اور مجمع البیان اور فتح البیان وغیرہ مین یتلونہ کے معنے (یقرؤنہ اور یتبعون) لکہے ہین جس سے ثابت ہے کہ توریت مقدس کے مومن ہی لوگ ہین جو اسکی تلاوت اور پیروی کرتے ہین کیونکہ قولہ تعالی (یتلونہ حق تلاوتہ) مین اُس کتاب یأتی من اللہ یعنے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت اور پیروی کیواسطے حث اور ترغیب ہے اور چونکہ کلمہ (یتلون) کا (مضارع) کا صیغہ ہے ۔ سائے یہہ حکم اس آیۃ کا (دوام) اور (استمرار) کیواسطے بہی دلالت رکہتا ہے ۔ اسلئے ان شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت اور پیروی ہمیشہ کیواسطے لازمی ہے ۔ اور قولہ تعالی (اولٰئک یؤمنون بہ) اس امر پر دلالت کرتا ہے ۔ کہ ایمان انہین لوگون پر مقصور ہے جو اس کتاب یأتی من اللہ یعنے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت کرتے ہین اور اسکی احکام حلت اور حرمت وغیرہ کو بہی کماینبغی بجالاتے ہین ۔

از جملہ وجوہات مندرجہ صدر سے ثابت ہوا کہ اس کتاب یأتی من اللہ یعنے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تلاوت اور پیروی مدعیان اتباع قرآن عربی کے واسطے

Marfat.com

تاقیام قیامت فرض ہے اور اسکی تلاوت اور پیروی کے ہی نہ کرنے کے سبب سے ...
سخت نقصان ہے۔

پانچوان مضمون۔ (ظنیات ملہمات میرزا غلام احمد قادیانی)۔

(اب ایک دانشمند سوچ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالی کا یہی ارادہ تہا کہ قرآن شریف صحیفہ سا ایک
ناقص کتاب تہی اور اسکی تکمیل اس تمام مجموعہ کتب پر موقوف تہی کہ جو حضرت آدم سے لیکر تمام
متفرق قومون کے نبیون پر نازل ہوتی رہی ہین تو چاہئے تہا کہ خدا تعالی وہ تمام کتابین روے
زمین کی مسلمانون کے لیئے میسر کر دیتا یا قرآن شریف مین انکے نام تبلا دیتا)۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن بر رفع التباسات ظنیات مذکور۔

الف ۔ وہ دانشمندی کہ جسکا وجود کتاب اللہ مین نہین ہے ہمارے دیرینہ دشمن کا حصہ ہے
ہماری دانشمندی تو تابع احکام الہی کے ہے۔ کتاب اللہ سے آپکا اگر تمسک ہے تو کتاب اللہ کی سند
پیش کیجیئے۔ اور یاد رہے کہ مومن حقیقی یہی قوم ہی لوگ ہین جو کتاب اللہ سے ہے استدلال کرتے ہین
ب ۔ قرآن عربی براے کسی جدید یا علیحدہ شریعت کے مقرر کرنیکے واسطے نازل نہین ہوا ہے
بغرض رفع اختلافات بنی اسرائیل کے نازل ہوا ہے چنانچہ دوسرے مضمون کے ضمن میں درج
ہین سورۃ نمل نمبری ۲۷ کی آیۃ نمبری ۷۶ (ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر
الذی ھم فیہ یختلفون) اسی غرض کے واسطے لکہی جا چکی ہے۔ آپکے گمان مین اگر
بغرض تقرر شریعت جدید یا علیحدہ کی قرآن عربی نازل ہوا ہے تو اوسکے ثبوت کے واسطے
کوئی ایسی آیۃ قرآن عربی کی جو منزل من اللہ ہو اور محکم بہی ہو پیش کیجئے۔
ج ۔ اور یہہ بہی واضح رہے کہ قرآن عربی کی تکمیل سوا صرف انبیاء بنی اسرائیل کی کتب مقدسہ یعنی
صحف توریت مقدس کے کسی ایسی مجموعہ کتب پر موقوف نہین ہے جو آدم سے لیکر محمد رسول اللہ
کی بعثت تک انبیا پر بہیجی جاتی ہون اور نہ آدم سے لیکر محمد رسول اللہ کی بعثت تک
تمام دنیا کی متفرق قومون میں انبیاء اللہ مبعوث ہوتے رہے ہین۔ اگر آپکے گمان
تمام دنیا کی متفرق قومون میں انبیاء اللہ مبعوث ہوتے رہے ہین تو بتلا دیجئے کہ ہندوستان
اور چین اور امریکہ وغیرہ ملکوت میں جو بڑے بڑے وسیع ملک ہین کون کون نبی یا رسول مبعوث ہوئے

د۔ ہان یہہ بہی کہتا ہون کہ تمام روئے زمین کی متفرق قومون پر بوساطت انبیاء برحق کی ایسی کتابین بہی نازل نہین ہوئی ہین جو کسی پہلی کتاب الٰہی سے مختلف ہون اور جنکا میسر کر دینا یا اُنکا نام کا ہی قرآن عربی مین مدعیان اتباع قرآن عربی کیواسطے بتلا دینا ہی اللہ جل شانہ پر ضرور اور لازمی سمجہا جاوے۔ آپنے کہا ہے کہ اگر تمام دنیا کی متفرق قومون پر من اللہ ایسی ایسی کتابین نازل ہوتی رہی ہین کہ جنمین شرائع علیحدہ علیحدہ ملتی رہی ہون تو اسکے ثبوت کیواسطے قرآن عربی کی کوئی ایسی آیت پیش کیجئے جو اس علم کے واسطے دلالت عبارت النص کا حکم رکہتی ہو ورنہ آپکا یہہ تمام مضمون متضمن قرار دینی محال کا اور اسکی تمہید بے اصل اور مبنی بر غلط ہوگا۔

چہٹا مضمون ۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔

(مگر ادنی توجہ حضرت موسیٰ کی کتاب توریت اور حضرت داؤد کی کتاب زبور اور صحف ابراہیم اور انجیل کی اور کسی کتاب کا نام بہی نہین بتلایا اور جن کتابونکا نام بتلایا اسکے ساتہہ ہی دل توڑنیوالی خبر بہی دیدی کہ وہ تمام کتابین محرف اور مبدل ہین)

(یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)۔

الف ۔ سوائے توریت مقدس کے اور کسی بہی کتاب کے نام تک کا بہی نہ بتلانا کچہہ قابل اعتراض بات نہین ہے کیونکہ بنی نوع انسان کی نجات کے واسطے اللہ جل شانہ نے شرائع اپنے مقرر کی ہین۔ اسلئے مدار نجات بنی نوع انسان کا محض شرائع منزل من اللہ ہی پر ہے۔ اور تیسرے مضمون کے ضمن (ج) مین ثابت کر چکا ہون کہ آدمؑ سے لیکر موسٰے کلیم اللہ تک جسقدر شرائع منزل من اللہ ہین وہ تو تمام و کمال ہر پانچ حصص توریت مقدس مین موجود ہین۔ اسلیے اسی ایک ہی کتاب توریت مقدس کا ہی نام بتلانا کافی تہا اور اُسی کا نام خصوصیت سے بلقب امام بتلایا ہوگا۔

ب ۔ جہان کہین قرآن عربی مین توریت مقدس کا ذکر آیا ہے وہان یہہ خبر دل توڑنیوالی تو کہین بہی نہین ہے کہ توریت مقدس محرف اور مبدل ہے۔ اور نہ آپنے اپنے اس دعوی کی ثبوت کیلئے کوئی بہی آیۃ منزل من اللہ پیش کی ہے۔ آپکی گمان مین آپکے اس دعوی کی تصدیق کیواسطے اگر کوئی آیۃ مضمون دلالت عبارت النص ہے تو پیش کیجئے تاکہ آپکو سرخروئی حاصل ہو۔ ورنہ مین تو بخلاف اسکے ایسے ایسے آیات دکہتا ہون کہ جنسے بوجہ احسن یہ بات ثابت ہے کہ توریت مقدس محرف اور مبدل نہین ہے۔ بلکہ جیسی تہی ویسی کی ویسی صحیح سالم تغییر اور تبدیل سے محفوظ موجود ہے اور

[illegible]

اسی طرح ... [illegible]

با ... [illegible]

ہے کہ توریت کو ہم نے نازل کیا ہے ... [illegible]

احبار ہیں وہ تو اسی کے ... [illegible]

گواہ بھی ہیں اور وہ کتاب توریت ... [illegible]

کے ... [illegible]

ست ... [illegible]

د – قولہ تعالی ... [illegible]

[illegible]

[illegible] قولہ تعالی ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

ھ – [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

ونحکم الربانیون والاحبار ایضا بسبب ما حفظوہ من کتاب اللہ حسب ما وصاھم به انبیاءھم وسالوھم ان یحفظوہ - ولیس المراد بسببیۃ من حیث الذات بل من حیث کونہ محفوظا - فان تعلیق حکمہ بالموصول مشعر بسببیۃ الحفظ المترتب لا محالۃ علی ما فی خبر الصلۃ من الاستحفاظ له

ق - اور قولہ تعالی (فلا تخشوا الناس) کے تحت مین تفسیر مجمع البیان اور کبیر اور درمنثور مین یون ہی درج ہے کہ (اس حکم کا خطاب محمد رسول اللہ کو ہے)

ر - اور تحت قولہ تعالی (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون) کی تفسیر درمنثور مین ابن عباس سے یون روایت ہے (کہ یہہ آیۃ یہودیون سے مخصوص نہین ہے بلکہ محمدیون کو بھی شامل ہے) اور ایسا ہی تفسیر مجمع البیان مین اور فتح البیان اور کبیر مین درج ہے (کہ حکم اس آیت کا عام ہے کیونکہ کلمہ (من) کا متضمن معنے عام کا ہے -

ش - اور یہہ بھی واضح رہے کہ چونکہ یہہ آیۃ اس سورہ مائدہ کی جو قرآن عربی کی تمام سورتون مین سے نزولا آخری سورہ ہے - اس لیئے یہہ حکم اس آیۃ کا منجملہ آخری حکمون قرآن عربی کے ہے - اور تسیر یہہ بھی ہے کہ یہ حکم اس آیۃ کا منسوخ ہی نہین ہے -

ط - اب کہئے کہ کیا بروئے وجوہات مندرجہ تفسیر ابو سعود کے توریت مقدس کا تحریف و تبدیل سے محفوظ ہونا ثابت نہین ہے اور کیا علاوہ برآن یہہ بھی ثابت نہین ہے کہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ توریت مقدس کے واجب العمل ہین اور انکی بجا آوری سے نافرمانی کرنیوالے کافر ہین ذرا سوچئے اور سمجھئے تو سہی

ی - پھر دیکھئے کہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبر ۹ رکوع ہفتم سورہ مائدہ مدنی نمبری ۱۱۲ (وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومھیمنا علیہ) کی تفسیر مین تحت قولہ تعالی (مصدقا) کے معنے کتب تفسیر مین (مطابق) اور (موافق) لکھے ہین - اور بروئے کتب لغت کی اسکے معنے (راست گوئی وارندہ) ہین - اور تحت قولہ تعالی (ومھیمنا علیہ) کی تفسیر ابو سعود مین یون درج ہے (ای رقیبا علی سائر الکتب المحفوظۃ من التغییر لانہ یشھد لھا بالصحۃ والثبات) اور ایسا ہی تفسیر حمل مین منقول از تفسیر

ابو سعود ہے اور نیز ایسا ہی تفسیر کشاف میں بھی ہے۔ اور تفسیر مدارک اور بیضاوی میں لکھا ہے (ورقیبا علی سائر الکتب یحفظہ من التغییر ویشہد لہا بالصحۃ والثبات) اور ایسا ہی سراج المنیر اور حسینی اور قادری میں بھی درج ہے۔ اور تفسیر کبیر میں یوں درج ہے (واذا کان کذلک کانت شہادۃ القرآن علی ان التوراۃ والانجیل والزبور صدق باقیۃ ابداً فکانت حقیقۃ ہذہ الکتب لمعلومۃ ابداً) اب سمجھ لیجئے کہ اگر شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی بقول آپ کے محرف و مبدل ہیں تو قرآن عربی کی یہ صفت کہ وہ (مصدق) اور (مہیمن) ہے واقعی صفت نہیں ہے ذرہ سوچ سمجھ لیجئے!!! یا پھر دیکھئے کہ آیتہ مندرجہ ذیل نمبری ۱۱ رکوع پارہ دہم سورۃ انعام مکی نمبری ششم (وتمت کلمۃ ربک صدقاً وعدلاً لا مبدل لکلمات وہو السمیع العلیم) میں یہ خوش خبری اجر دینے والی ہے کہ اللہ جل شانہ کے کلمات کو تبدیل کرنیوالا کوئی نہیں ہے دیکھئے تفسیر کبیر اور اپنے اس سوء ظن سے لاحول کہہ کر توبہ کیجئے اور دل جمعی سے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے پیروی کیجئے۔ اور تسلی کرکے سمجھ لیجئے کہ اگر قرآن عربی میں دل توڑنیوالی خبر تحریف و تبدیل شرائع منزل من اللہ سابقہ کی کچھ بھی درج ہوتی تو اس طرح سے دل جوڑنیوالی یہ خبر اس قرآن عربی میں ہرگز ہرگز درج نہ ہوتی تو پھر یہی کہتا ہوں کہ یقین کریں کہ شرائع منزل من اللہ سابقہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی ہرگز ہرگز محرف اور مبدل نہیں ہیں۔ — دیکھو تفسیر ... [illegible]

ساتواں مضمون (ظنیات ملبسات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی)

(غرض اگر آپکا یہ دعویٰ صحیح ہے تو اول وہ دنیا کی تمام کتابیں آپ جمع کرکے ہمکو دکھلا دیں جنکے شمول العد الحاق پر قرآن شریف کی تکمیل موقوف ہے)

(یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)

الف ۔ دنیا کی تمام کتابوں سے ہمیں کچھ غرض نہیں ہے اور نہ انکے جمع کرنے کی کچھ بھی ضرورت ہے کیونکہ بنی نوع انسان کی نجات کا انحصار تو محض بجا آوری شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس پر ہے چنانچہ پانچویں مضمون کے یقینیات حصہ کے ضمن (ب) اور چھٹے مضمون کے یقینیات حصہ کے ضمن (الف) میں مفصل اور بہت کافی جواب اسکا درج ہو چکا

ہے ذرہ اس طرف رجوع کرکے دیکھ لیجئے۔

آٹھوان مضمون - (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(میری دانست مین آپ نے ایک ایسا فضول اور بے بنیاد دعوی اپنے ذمہ لے لیا ہے جسکا ثبوت آپکے لیئے محال اور ممتنع ہے۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور۔

الف مین اپنے پہلے ہی خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۶ء مین لکھہ چکا ہون کہ میرے دعوی کی نسبت آیات قرآن عربی کی بڑے ہی زور شور سے گواہی دے رہی ہین جنسے ثابت ہے کہ میرا یہ دعوی فضول اور بے بنیاد نہین ہے کوئی شخص سچے ایمان والا سننے اور دیکھنے والا چاہیئے چنانچہ میرے اس خط مین آپنے دیکھہ لی بہی ہونگی۔ تعجب کہ آپ میری دعوی کو کس سمجھہ سے فضول اور بے بنیاد کہتے ہین اور اسکے ثبوت کو محال اور ممتنع قرار دیتے ہین کیونکہ یہ قول آپکا نہ تو کسی منقول منزل من اللہ پر مبنی ہے اور نہ کسی معقول پر بلکہ ایسی ظنیات ملبسات پر مبنی ہے کہ جنکی کچھہ بہی اصلیت نہین ہے اور واضح رہے کہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ پانچ حصص توریت مقدس پر عمل کرنیکی واسطے تو دلایل حقہ منزل من اللہ موجود ہی ہین آپ اس بے سرو پا کہنے سے تو کچھہ بہی نہین ہو سکتا ہے۔

نوان مضمون (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔

(بینات قرآنی سے آپ کیون بہاگتے ہین)۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ

الف - پہلے آپ یہہ تو کہیئے کہ آپنے اسوقت تک کون کون سی بینات قرآنی پیش کی ہین کہ جنسے مین بہاگا ہون اور آپکو ایسا لکہنے کا موقع ملگیا ہے۔ اگر آپ کوئی بہی نہین بتلا سکینگے تو بلا وجہ موجہ کے ایسا کہنا آپکا افسوس کے قابل ہوگا خصوصا اسوجہ سے کہ مین تو آپسے بینات قرآنی طلب کرون اور آپکا یہ حال ہو کہ کوئی بینہ قرآنی پیش نہ کرسکین اور باین ہمہ مجھکو آپ یون کہین کہ بینات قرآنی سے آپ کیون بہاگتے ہین۔

دسوان مضمون - (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)

کیا کبھی قرآن شریف کی تلاوت کا بھی اتفاق نہیں ہوا اللہ جل شانہ فرماتا ہے (یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمہ)۔

یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور

الف بیشک اس قسم کی تلاوت کا اتفاق تو کبھی بھی نہیں ہوا ہے کہ بجای (مطہرۃ) کے (طہرتا) لکھدوں۔

ب۔ الا واضح رہے کہ یہہ کتابت آپ کی ایک عمدہ نمونہ آپکی تلاوت کا ہے)۔

گیارہواں مضمون۔ (ظنیات ملبات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

سو جس حالت میں اللہ جل شانہ آپ فرماتا ہے کہ تمام پاک صداقتیں جو پہلی کتابوں میں تھیں اس کتاب میں درج ہیں تو آپ ایسی جامع کتاب کو کیوں نظر تحقیر سے دیکھتے ہیں۔

یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور

الف۔ وجوہ مندرجہ ذیل سے ثابت ہے کہ قرآن عربی میں (صحف) کا کلمہ جہاں کہیں آیا ہے اور خصوصاً آیۃ ما نحن فیہ (یتلوا صحفا مطہرۃ) میں بمعنے (صحف ابراہیم اور موسی) آیا ہے۔

وجہ اول۔ آیات مندرجہ ذیل نمبری ۱۴ تا ۱۹ رکوع اول سورۃ اعلی کی نمبر جی ہشتاد و ہفتم (قد افلح من تزکی ۵ وذکر اسم ربہ فصلی ۵ بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا ۵ والاخرۃ خیر وابقی ۵ ان ھذا لفی الصحف الاولی ۵ صحف ابراھیم وموسی) میں خود قرآن عربی نے (الصحف الاولی) کی تفسیر (صحف ابراھیم وموسی) کردی ہے جس سے بوجہ احسن معلوم ہو گیا کہ قرآن عربی میں (صحف اولی) سے مراد (صحف ابراہیم او موسی) ہی ہیں اور سوا انکی اور کوئی بھی کتاب مثل قرآن عربی اور انجیل وغیرہ کو مراد نہیں ہے۔ اور واضح رہے کہ صحف ابراہیم یعنے وہ شرائع جو منزل من اللہ علی ابراہیم ہیں وہ تو توریت مقدس کے بیچ حصہ میں مندرج ہیں اور صحف موسی یعنے وہ شرائع جو منزل من اللہ علی موسی ہیں وہ تو توریت مقدس کے توحصہ دوم لغایت پنجم میں مندرج ہیں سو اس لیے کل شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی ہی مصداق قولہ تعالی (الصحف الاولی) کی ہیں اور اسی وجہ سے توریت مقدس کو ہی ڈکا جامع تسلیم کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

... ھنا اولی ابو سراج المنیر

... میں (یتلوا صحفا) کے یون لکھا ہے (والرسول

... صحیکان کالتالی لھا) اوراس تغییر مفسرین مندرجہ

... آیہ کریمہ (یتلوا صحفا) مین آپکے اور ہمارے

... (صحف اولی) اسے مخصوص ہین اور سوا اراس کے قرآن عربی

... نسبت ... مندرجہ صدر سے نہین ہے اور نہ (قرآن عربی

... ہے ۔

... اولی ابراہیم اور موسی کو ضرور پڑھتے تھے چنانچہ اسکے ثبوت کیواسطے

... الظہارت کافی ہین اور کسی دوربیان کی حاجت نہین ہو ۔

... (ملف) سے ثابت ہو چکا ہے کہ کلمہ (صحف) کا آیہ ماخذ

... سے قرآن عربی ہرگز ہرگز نہین ہے اس لیے مین حیران ہون کہ

... ہے (یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ)

... ہے کہ تمام پاک صداقتین جو پہلی کتابون مین

... مین ۔

... کی عبارت مندرجہ ذیل (وآنرا صحف گفت برائی تعظیم یا آنکہ جامع

... اگر اس عبارت مین بہی تو صاحب حسینی کا اصل صاف

... صحف سے اصل قرآن عربی مراد نہین ہے ۔ الا چونکہ اسکو

... مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ سے تعمیل شرایع منزل

... ہوتی ہے اور دشمن یا با آدم نے اوسکی اس پر وح

... تردید تقدس ہے سے منحرف ہوئی کیواسطے

... تحریف معنوی کا مرتکب ہوا اور کلمہ (صحف) سے

... حقیقت مندرجہ ذیل معرض تحریر مین لایا ایک یہ کہ

(... کے واسطے قرآن عربی کو (صحف) کہا

مگر چونکہ اس توجیہہ پر بھی صاحب حسینی کی دل جمعی ہونی امکانی نہ تھی [illegible]
کہ قرآن عربی جامع اسرار جمیع صحف کا ہے اس لئے انہوں نے پہلی توجیہہ کی [illegible]
بے اصل خیال کی بنا پر یوں دوسری توجیہہ لکھ دی کہ قرآن عربی تو جامع [illegible]
ہے اس سبب سے قرآن عربی کو اس آیت میں ملقب بہ صحف ملقب کیا گیا ہے [illegible]
ہے اگر قرآن عربی میں جمیع صحف کے اسرار جمیع ہوتے تو اس حالت میں قرآن عربی کو [illegible]
کے نام سے نامزد کرنے کے واسطے ایک صورت پیدا ہو جاتی۔ مگر فی الواقع [illegible]
اور صاحب حسینی نے چونکہ اس امر کا کوئی بھی ثبوت نہیں دیا ہے اور نہ ممکن ہے کہ وہ کسی طرح سے
بھی ثابت کر سکتے اس لیئے یہہ مقولہ ان کا محض دعوی ہی بلا دلیل ہے کیونکہ آیۃ نمبری ۱۶۴
رکوع بست و سوم سورۃ النساء مدنی نمبری چہارم (ورسلا قد قصصناھم علیک من قبل ورسلا
لم نقصص وکلم اللہ موسی تکلیما) سے بخوبی واضح ہے کہ قرآن عربی میں تمام رسل کے
قصص بھی درج نہیں ہیں۔ اور جب یہ صورت ہے تو قرآن عربی جامع اسرار جمیع صحف کیونکر
ہو سکتا ہے۔ اور کا تو ذکر ہی کیا ہے آپ نے بھی تو اپنے اس خط مورخہ ۲۶ اپریل [illegible]
لکھا ہے کہ (قرآن عربی میں تو سوائی توریت اور زبور اور انجیل کے اور کسی کتاب کا نام بھی
نہیں بتلایا گیا) کیونکہ یہ مضمون اس وقت یاد نہ رہا کہ جب آپ نے یوں لکھ دیا کہ [illegible]
ہے کہ تمام پاک صداقتیں جو پہلی کتابوں میں تھیں وہ اس کتاب میں درج ہیں [illegible]
عادت کے اشخاص کا حافظہ نہیں رہا کرتا ہے [illegible]
بھی رہا اور برخلاف اپنی پہلے مضمون کے آپ نے یہ دوسرا مضمون [illegible]
[illegible]۔ سوا اس کے اسی آیۃ (یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ) [illegible]
کہ احکام [illegible] منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی [illegible]
والی ہیں منسوخ اور محرف اور مبدل ہونے والی ہرگز ہرگز نہیں ہیں [illegible]
اور یہ خبر ایک [illegible] دل آج ہی کی خوشنودی والی خوشخبری آپ کی [illegible]
سے آپ نے یہہ لکھ دیا کہ [illegible] دل توڑنے والی خبر [illegible]
وہ تو محرف و مبدل ہیں [illegible] کیونکہ خدا تعالی [illegible]

137259

(نہ انہین صحف مین احکام قیمہ ہین) - اس لیئے کہ ضمیر (ہا) کا مرجع کلمہ (صحف) کا ہے -
اور صدر مین ثابت ہوچکا ہے کہ (صحف) سے مراد (صحف ابراہیم اور موسی) ہین جنکا مجموعہ
توریت مقدس کے ہر پانچ حصص ہین نظر براآن بوجہ احسن ثابت ہوگیا کہ شرائع منزل
من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی نہ تو منسوخ ہین اور نہ محرف اور مبدل ہین -
ق - اور یہ بھی واضح رہے کہ میںنے یہ جو وجوہات صدر مین بیان کی ہین حق ہین کیونکہ مبنی
بر آیات حقہ ہین - اور آپکا دعوی اور دلایل بدین غرض کہ شرایع سابقہ منزل من اللہ کی محرف
اور مبدل ہین محض ظنی ملبس ہین اور اسی سبب سے ثابت بھی ہوگیا کہ بی اصل ہین - کیون نہو
سچ بھی تو ہے کہ آیت مندرجہ ذیل جزی ۳ رکوع چہارم سورۃ یونس کی جزی دہم (وما یتبع
اکثرھم الاظناً ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً) سے یہہ ثابت ہے کہ حق سے ظن
مستغنی نہین کرتا ہے - اور یہ آیۃ آپکے ظنیات کے اعتبار کی حیثیت کی اظہار کے واسطے خوب
ہی صادق مشاہد ہے -
ر - اب آپ یہ کہیں کہ میری کس تقریر یا تحریر سے آپنے یہہ سمجھ لیا ہے کہ مین کلام الٰہی مندرجہ
قرآن عربی کو بنظر تحقیر دیکھتا ہون آپ براہ مہربانی میری ایسی تحریر کی نقل پیش کرین ورنہ
آپکی نسبت یہہ سمجھا جاویگا کہ آپکی طبع مین یہ احتیاط نہین ہے کہ جو کچھہ منہ سے نکلنے لگا ہی کہا ہے -
بارہوان مضمون - ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی -
آپکے لیئے یہہ طریق بہتر ہے کہ چند پاک صداقتین کسی ہی کتاب کی جو آپکے گمان مین قرآن شریف
مین نہین پائی جاتین ہین عاجز کے سامنے پیش کرین پھر اگر یہ عاجز قرآن شریف سے وہ صداقتین
نکالنے مین قاصر رہا تو آپکا دعوی خود ثابت ہو جائیگا کہ ایسی ضروری اور پاک صداقتین قرآن
شریف مین نہ پائی گئین ورنہ آپ کو اس غایت درجہ کی بے ادبی سے توبہ کرنی چاہیئے کہ جس کتاب
کا نام اللہ جل شانہ نے جامع الکتب اور لاریب فیہ رکھا ہے آپ اوس کتاب کو ناقص ٹھہراتے ہین
(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور -
الف - امام الکتب فی الناس توریت مقدس کے ہر پانچ حصص ہین شرائع منزل من اللہ
بہت سی ایسی ہین کہ جنکی نسبت الیقین کامل رکھتا ہون کہ وہ قرآن عربی مین پائی نہین جاتی

Marfat.com

ہین ازانجملہ چند مسائل شرعیہ آپ کی درخواست پر ذیل مین لکھی جاتی ہین

۱ ۔ جو کوئی شخص کسی ایسی عورت کے ساتھہ وطی کرے کہ جس کے ساتھ نکاح کبھی [illegible]
نہین ہو سکتے ہے مثلاً مان بہن وغیرہ سے تو ایسی شخص کی کیا سزا ہے

۲ ۔ جو کوئی شخص وطی فی الدبر کرے یا کرا دے تو اوسکی کیا سزا ہے

۳ ۔ جو کوئی مرد کسی حیوان سے وطی کرے تو اسکی سزا کیا ہے ۔

۴ ۔ جو کوئی عورت کسی حیوان سے وطی کرا دے تو اوسکی سزا کیا ہے ۔

۵ ۔ انسان کے جسم کی اعضا مین سے ایسی ایسی اعضا کون کون ہین کہ جنکو دوسرون کی نظرون
سے چھپانا چاہیئے ۔

۶ ۔ پانی کی مقدار ایسی کون سی ہے کہ جسمین اگر کوئی نجس چیز پڑ جاوی تو پھر بھی پانی کو طیب سمجھا جاوے

۷ ۔ ظروف گلی یا مسی یا چوبی وغیرہ اگر ناپاک ہوجاوین تو انکے پاک کرنیکا طریقہ کیا ہے ۔

۸ ۔ چارپایون مین سے مثلاً کتا بلا اور اونٹ گہوڑا اور پرندون مین سے مثلاً چیل کوا اور کبوتر
اور بط اور حشرات الارض مین سے مثلاً چوہا اور گوہ اور دریائی جانورون مین سے مثلاً مگرمچھ وغیرہ
حلال ہین یا حرام ۔

۹ ۔ ذبح کرنیکا طریقہ کیا ہے یعنی کس طرح اور کس جگہہ سے کسقدر کاٹا جاوے اور اگر تمام کٹ جاوے
تو اوس کا کیا حکم ہے ۔

۱۰ ۔ حیض کے دنون کی تعداد بھی کچھ ہے یا نہین تا کہ معلوم ہو کہ عورت حیض سے کتنے دنون کے
بعد پاک سمجھی جا ہیئے ۔

۱۱ ۔ نفاس کے احکام اور اوسکی [illegible] کی تعداد کب تک ہے [illegible]

۱۲ ۔ ختنہ کرنا چاہیئے یا نہین اور اگر کرنا چاہیئے تو کب اور کس عمر [illegible]

۱۳ ۔ جو کوئی شخص خیانت کرے تو اوسکی سزا کیا ہے ۔

۱۴ ۔ زکوۃ نقد اور مویشی اور غلات اور اثمار کی کس کس قدر تعداد کی [illegible]

۱۵ ۔ کنجری کے نکاح کرنے سے جو بچہ پیدا ہو وہ حلال یا [illegible]

[illegible] مسائل [illegible]

Marfat.com

عربی مین منصوص ہو اُس کی آیۃ نص کو نقل کرکے بہیجین اور یہہ ہی شرط ہے کہ کسی ہی قسم
کی تحریف اور تاویلات باطلہ کو عمل مین نہ لاوین ۔

ج ۔ اگر آپ مسائل مستفسرہ مندرجہ صدر کو حسب دعوی خود عین نفس قرآن عربی مین سے
نکالنے مین قاصر رہین تو میری دعوی کی حقیت کا اقرار کرین اور میری دعوت دین اسلام حق کو قبول کرین

د ۔ اللہ جل شانہ نے (قرآن عربی) کا نام (جامع الکتب) کہین بہی نہین رکہا ہے
اس لیے یہہ دعوی آپکا بلا دلیل ہے ھان کوئی دلیل سکی کسی آیۃ قرآن عربی مین ہے تو پیش
کیجیے ورنہ آپ یہہ ہی تسلیم کرین کہ قرآن عربی جامع شرایع آلہیہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس
کا ہرگز ہرگز نہین ہے بلکہ شمولیت شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس
کا محتاج ہے ۔

تیرہوان مضمون ۔ ظنیات ملہمات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۔

آپکو ابتک یہہ ہی خبر نہین کہ خود یہودیون اور عیسائیون وغیرہ اقوام کے اقرار سے ثابت ہے
کہ پہلی کتابین جو دنیا کے لوگون پر نازل ہوئی تہین کچہہ تو اُنمین سے نابود ہوگئین اور کچہہ تحریف
کی گئین اور کچہہ ناقص ہوگئین اور اب بصحت و کاملیت و جامعیت دستیاب ہونا اُن کتابون
کا محال ہے پس آپ قرآن شریف کی کاملیت کو محال پر موقوف رکہہ کر ایک خطرناک فتنہ مین
لوگون کو ڈالنا چاہتے ہین ۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)۔

الف ۔ آپ ہی عجیب ہین جو مجہکو بے خبر ٹہراتے ہین اسوقت تک میری اور آپ کی
المواجہ مکالمہ کی ہی نوبت نہین پہونچی ہے اور نہ میری ایسی کوئی تحریر آپکے پاس گئی ہے کہ
جس سے آپ استدلال کر سکتے ہون ۔ معلوم ہوتا ہے کہ رجماً بالغیب آپ کی کچہہ خاص عادت ہی ۔
بہہ تو فرمایئے تارکان شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس یعنی یہودیون
اور عیسائیون اور آپ جیسون کے اقاویل کے علاوہ ایک اور ہی ایسی اصلی ذریعہ سے ہی معلوم
ہے کہ جسکے مقابلہ مین کیا آپ اور کیا آپکے وہ معتمد علیہ یہود اور نصاری وغیرہ سب کے سب ہیچ
در ہیچ ہین ۔ یعنی آیتہ مندرجہ ذیل نمبری ۱۶ از رکوع دہم سورۃ ہود کی نمبری یازدہم ولقد

Marfat.com

اٰتینا موسی الکتاب فاختلف فیہ ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی
بینھم وانھم لفی شک منہ مریب) سے اور سوا اسکی اور بہی کئی ایک آیات قرآن عربی
سے بخوبی معلوم ہے کہ یہودیون اور عیسائیون ورمحمدیون وغیرہ مین سے جو جو لوگ شرائع منزل
من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس سے سرکش ہین اُنکا یہی حال ہے کہ خود ہی انمین شک
کرتے ہین اور دوسرون کو بہی شک مین ڈالتی ہین اور کہتے ہین کہ اصل توریت مقدس تو بخت
نصر بادشاہ کے عہد مین غارت کے سبب سے جاتی رہی تہی اور اسی طرحسے ناواقفان کتب دین
اور دشمنان عقل کو بہکا کر گمراہ کرتے ہین۔ مگر دای برحال ہمچون شما محمدیان کہ وہ اپنے ہی بزرگان
کی روایات اور قرآن عربی کی آیات کو چہوڑ چہوڑ کر ایسی ایسے مضلان یہود اور نصاری کی پیروی
کرتے ہین اور قرآن عربی اور بزرگون کی روایات مین ایسی ایسے مضلان کے اقاویل کے برخلاف
جو جو کچہہ لکہا ہے اوسمین تدبر نہین کرتے ہین چنانچہ دیکہو کہ آیتہ مندرجہ ذیل بزی ۱۰ رکوع
پنجم سورۃ توبہ مدنی نمبری نہم (وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح
ابن اللہ) کے تحت مین آپکی ہی معتبر تفاسیر مین مثل تفسیر دُرمنثور اور معالم التنزیل ورخازن اور جمل
اور سراج المنیر اور حسینی اور قادری اور موضح القرآن اور عمدۃ البیان وغیرہ مین بروایات ابن
عباس ورسدی اور کلبی کے یہہ ہی درج ہے کہ عزیر والی توریت اسوقت کی لوگون مین تہی تو بالا
اتفاق یا سمجہی گئی تہی کہ جب اصل توریت ملگئی تہی اور اوس اصلی توریت کی ہمراہ مقابلہ کرنے سے
عزیر والی توریت مطابق نکلی تہی افسوس صد افسوس کہ آپکو ابن عباس ورسدی اور کلبی کی رُوایات
پر تو اعتبار نہین ہے الا جنکو قرآن عربی (مریب) کہتا ہے آپکو اُنکا اعتبار ہے اور انکی آپ
پیروی کرتے ہین اور آپ کہتی ہین کہ کتب الہیہ تمام نابود ہوگئین سبحان اللہ سبحان اللہ۔
ب۔ توریت مقدس مین جسقدر شرائع منزل من اللہ ہین اُنکے محرف ہونیکی نسبت آپنے جو
کچہہ لکہا ہے اوسکا جواب کافی ضمن (جہ) لغایت (ی) تک یقینیات حقہ مندرجہ تحت مضمون
ششم کے لکہہ چکا ہون ذرہ سمجہہ لیجئے۔
جہ۔ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی صحیح اور سالم اور کامل اور جامع
موجود مین اُنکا دستیاب ہونا محال نہین ہے۔ آپکی رائی جو برخلاف اسکی ہے وہ دلیل

امر کی ہے کہ آپ اس قسم کے مضامین قرآن عربی سے ناواقف ہین جو شرائع منزل من اللہ مندرجہ توریت مقدس کی صحت اور کاملیت اور جامعیت کی گواہ ہین۔

د۔ قرآن عربی کو جب تک شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس سے وصل کیا جاوے تب تک وہ بذاتہ کامل نہین ہے اور آپنے بہی تو یہہ ثابت کرکے نہین دکہلایا ہے کہ قرآن عربی بنفسہ کامل و جامع ہے اس لیئے قرآن عربی کو شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس پر موقوف رکہنا کامل کو محال پر موقوف رکہنا نہین ہے جیساکہ آپنے سمجھ لیا ہے بلکہ برعکس اس کے ہے۔ ہان اگر آپ مسایل مستفسرہ صدر مندرجہ تحت بقیہ پارہ حصہ مضمون دوازدہم کو قرآن عربی مین سے نکال کر دکہلادینگے تو پہر احتمال پیدا ہو سکیگا کہ باقی ماندہ شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس بہی بنفس قرآن عربی سے حل ہوجاوینگے اور تب قرآن عربی کی کاملیت اور جامعیت مین شاید حصہ لے سکے گا۔

ھ۔ زہرناک فتنہ مین لوگون کو مین نہین ڈالتا ہون بلکہ اوس زہرناک فتنہ سے بچانے کے واسطے مین کوشش کر رہا ہون جو شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی نافرمانی سے پیش آنیوالا ہے کیونکہ مین تو اُن شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی بجاآوری کی دعوت کرتا ہون کہ جنسے اعراض کرنیوالون کی نسبت حکم ہے (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٓئک ہم الکافرون) ربی تانل

چودہوان مضمون۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مگر یہ آپکے لیئے ممکن نہوگا)۔

(یقینیات حقہ ناسخ الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)

الف۔ یہ بات تو اللہ جل شانہ ہی بہتر جانتے ہین کہ کون امر ممکن ہے اور کون ناممکن آپکا یہہ کہنا معلوم نہین ہے کہ کس صداقت پر مبنی ہے کیونکہ آپنے یہ دعوی کیا کہ میرا بیٹا پیدا ہوگا اور وہ نبی ہوگا اور پیدا ہوئی بجائے بیٹے کے بیٹی۔ اور پہر اسکی نبیہ ہونیکا دعوی کیا مگر وہ بیٹی تو زندہ بہی نہ رہی بعد ازان نبی ایسی ایسے دعاوی کے بعد آپنے اپنی نبی ناقص ہونیکا دعوی کردیا خیر جو ہوا سو ہوا مگر آپ یہہ تو کہیئے کہ کیا یہ بہی فقرہ آپکا الہامی ہے۔

Marfat.com

(پنجم زوال تشویش ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی) ۔
(اور عنقریب آپکو ندامت کیساتھہ اس مفسد اعتقاد سے رجوع کرنا پڑیگا)
(تنقیحات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)

الف ۔ جس اعتقاد کو آپ مفسد کہتے ہین قرآن عربی تو اوسکے مصدق ہونیکا دعوی بار بار کرتا ہے اب کہئے کہ آپکے ایسے اعتقاد کی نسبت کیا سمجھنا چاہیئے جو قرآن عربی کے مضامین حقہ کے برخلاف ہے ۔

ب ۔ میرے رجوع کرنیکی نسبت جو آپنے لکھا ہے کیا آپنے یہہ بھی الہام سے لکھا ہے اور عنقریب کی قید جو آپنے لگائی ہے اس سے کسقدر عرصہ مراد ہے فقط مرسلہ ۲ ستمبر ۱۸۹ الراقم

محمد امام الدین فاتح الکتاب المبین از مقام ڈیرہ غازیخان ۔

نقل اس خط میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جو انہون نے بجواب میرے خط مرسلہ ۲۴ ستمبر ۱۸۸۹ء کے مجھے لکھہ بھیجا تہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی

میرے دوست جناب مولوی امام الدین صاحب سلمہ تعالی ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ عنایت نامہ پہونچا مین افسوس سے لکھتا ہون کہ بباعث بعض موسمی بیماریون کے آپکے خط کا جواب لکھنے سے قاصر ہون دعا کرتا ہون کہ خدا تعالی آپکو خوش رکھے اور بوجہ ضعف بشریت ایک غلطی جو آپکے خیال پر غالب آ رہی ہے اوسکو رفع و دفع فرماوے کہ مرا یک ابتدا اوسی کی طرف سے ہے اور انشاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ براہین احمدیہ کے کسی محل پر آپکا جواب لکھون نہ بحث کی غرض سے بلکہ اس غرض سے کہ ہادی مطلق اوسکے ذریعہ سے آپ کو راہنمائی کرے مگر میرے نزدیک اوس سے پہلے مناسب ہے کہ آپ بائبل کے ان مقامات کی صاف طور پر تشریح کر دین جنسے نہ صرف یہہ بات قطعاً معلوم ہوتی ہے کہ وہ قصص و احکام خدا تعالی کا

کلام نہین بلکہ یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ کسی عقلمند و متقی و دیندار کا بہی وہ کلام نہین ہوسکتا بائبل مین
بعض بیانات عقل طبعی کے برخلاف ہین اور بعض خداتعالی کے تقدس اور اسکی پاک تعلیم کے برخلاف اور
بعض اسکے انبیاء کی شان کے برخلاف اور بعض ایسے امور ہین جو حال کی تحقیقاتون سے جہوٹہی ثابت
ہوگئے ہین - مسلمانون کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن شریف اجمالی طور پر تمام امور ضروریہ علمی و عملی کا جامع
اور تمام معارف و حقایق پر بطور ایجاز و اجمال مشتمل ہے اور خود خداتعالی نے تفصیل کا حوالہ
اپنے رسول کیطرف کردیا ہے جہان فرمایا ہے کہ جو کچھہ رسول دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع
کرے اوس سے باز آجاؤ اور اگر فرض کے طور پر یہ خیال کیا جاوے کہ بغیر بائبل کے تکمیل قرآن
شریعت نہین ہوسکتی اور اگر بائبل کو قرآن شریف کیساتہ پڑہا جاوے تو پہر کوئی حکم اور کوئی دینی صداقت
باہر نہین رہیگی تو یہہ بہی خیال خام اور گمان باطل ہے اگر آپ کو سیر احادیث نبویہ ہو کہ کسقدر صدہا
جزئیات متعلق حقوق عباد و معاملات و حقوق باری عز اسمہ وغیرہ انمین مندرج ہین اور پہر کسقدر
فقہا نے ان جزئیات کی تشریح کرنے کے وقت اجتہاد سے کام لیا ہے اور کسقدر مسائل
پیدا ہوگئی ہین تو آپکو اقرار کرنا پڑے ہان بزور سے اقرار کرتا ہون کہ ان ضروری امور سے تمام
بائبل خالی ہے تو پہر ہم بائبل کی تہیدستی کا شکوہ کہان لیجائین اور کسکی پاس جاکر روؤین
سچ تو یہہ ہے کہ انجیل اور توریت کی حالت کی نسبت یہ آیت نہایت موزون معلوم ہوتی ہے
واثمہما اکبر من نفعہما انہون نے اپنی قوم کو جنکے ہاتہ مین صدہا سال سے یہہ کتابین ہین کیا فایدہ
پہونچایا ہے جو آپکو بہی پہونچائینگی جنکے گندہ اور غیر مہذب بیانات کی بڑی فاضل انگریز جان ڈیون پورٹ
دلائل وغیرہ جیسے قائل ہوگئی ہین آپنے انمین کیا دیکھہ لیا کہ آپ قائل نہین ہوتے خداتعالی رحم
کرے رب اغفر وارحم ولا تہدی نفسی الا بفضلک و رحمتک و توفیقک والسلام
علی من اتبع الہدی - خاکسار غلام احمد مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹ع

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خط مندرجہ صدر کا جواب ذیل مین درج ہے

میرے بنی نوع جناب میرزا غلام احمد صاحب السلام علیکم
آپکے خط مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹ع مین درج تہا کہ براہین احمدیہ مین جواب الجواب لکہا جاویگا - اس لئے

ابتک مجھے اسکی انتظاری رہی - الا اب با طمینان معلوم ہوگیا ہے کہ آپنے جواب المطلب تک نہین لکہا ہے اور نہ امید پڑتی ہے کہ آپ لکہینگے - اس لئے اب مین آپ کے خط مورخہ ۳ ستمبر ۱۸۹۰ء کے معان جواب طلب کا جواب بذیل مضامین مندرجہ ذیل کے لکہتا ہون -

پہلا مضمون - ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی) -

آپ بائبل کے اُن مقامات کی صاف طور پر تشریح کر دین جنسے یہہ بات قطعاً معلوم ہوتی ہے کہ وہ قصص و احکام خدا تعالی کا کلام نہین بلکہ یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ کسی عقلمند و متقی و دیندار کا بہی وہ کلام نہین ہوسکتا بائبل مین بعض بیانات عقل وطبعی کے برخلاف ہین اور بعض خدا تعالے کے تقدس اور اسکی تعلیم کے برخلاف اور بعض اوس کے انبیاء کی شان کے برخلاف اور بعض ایسے امور مین جو حال کی تحقیقاتون سے جہوٹے ثابت ہوگئی ہین -

(یقینیات حقہ ... الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور) -

الف - مین نہین سمجہتا کہ آپ بائبل کس کو کہتے ہین اور نہ مین کسی بائبل کا معتقد ہون اور میرے خطوط مین کہین بہی (بائبل) کا کلمہ درج ہے - اگر میرے کسی خط مین (بائبل) کا کلمہ درج ہے تو آپ اُس عبارت کی نقل پیش کرین تاکہ مین سمجہ لون کہ آپنے یہ تو سچا حوالہ دیا ہے - ورنہ فریقثانی کو الزام دینے کی غرض سے محض اپنی ذہنی تراش خراش سے کسی ایسے امر کو فریقثانی کا مسلمہ قرار دے لینا کہ جسکی نسبت فی الحقیقت اس قسم کا کچہہ بہی ثبوت نہو کہ وہ امر ضرور ہی مسلمہ فریقثانی کا ہے - بلکہ اپنا ہی محض بے اصل ظنی ہو تو آپ ہی سمجہہ لین کہ ایسی عادت کیسی ہوتی ہے -

ب - مین تو محض شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس یعنی پیدایش خروج و احبار و گنتی و استثنا کا معتقد و عامل ہون اور سوا اُن شرائع کے اور کسیکا بہی پیرو نہین ہون -

ج - مین یقینا جانتا ہون کہ احکام منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین ایسا مضمون کوئی بہی نہین ہے جیسے کہ آپنے لکہے ہین -

د - اپنے علم و یقین کے علاوہ یہہ بہی وجہ رکہتا ہون کہ آیتہ مندرجہ ذیل نمبری ۴۱ رکوع پنجم سورۃ بقر مدنی نمبر دوم (و امنوا بما انزلت مصدقا لما معکم) مین یہ درج ہے کہ بنی اسرائیل کے پاس جو کچہہ ہے قرآن عربی اس تمام کا (مصدق) یعنے راست گوئی دار ...

کح - اور پہر آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۷۳ رکوع ہشتم سورۃ آل عمران مدنی نمبری سویم۔ (قل ان
الہدی ہدی اللہ ان یوتی احد مثل ما اوتیتم) مین یہ دعوی ہے کہ قرآن عربی
مثل توریت مقدس کے ہے دیکہئے تفسیر جلالین اور مدارک۔

کط - پہر دیکہئے کہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۲۳ رکوع سوئم سورۃ زمر مکی نمبری بست و نہم (اللہ نزل
احسن الحدیث کتابا متشابہا مثانی) مین یہ دعوی کیا گیا ہے کہ قرآن عربی توریت مقدس
کے پانچوین حصہ مسمی باستثنا سے متشابہ ہے کیونکہ (مثانی) کتاب استثنا کا نام ہے۔

ل - غالبا آپکو کلام الہی کی تمیز اور سمجہہ مین غلطی ہوئی ہے۔ اگر بالفرض آپکو اپنے اس ظن پر
دل جمعی ہو تو آپ ایسی ایسی مقامات کی عبارات کی نقل کو پیش کرین کہ جنسے آپ اپنی ایسے ظنیات طبعیۃ
کی تصدیق کا ہونا سمجہتے ہین تب اوسپر غور کی جاوے کہ فی الواقع یہ بات ہی کیا ہے۔ اور دیکہا جاوے
کہ قرآن عربی اپنے تئین توریت مقدس کا مثل اور اسکے پانچوین حصہ مثانی کا متشابہ کیون بناتا ہے
اور جو کچہہ بنی اسرائیل کے پاس موجود تہا بار بار اپنے تئین اسکا مصدق کیون ٹہراتا ہے۔ اگر شرایع
منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کا ویسا ہی حال ہے کہ جیسا آپنے تحریر کیا ہے
تو پہر ضرور ہی غور سے قرآن عربی کو اس غرض کیواسطے دیکہنا پڑیگا کہ کہین اسکا بہی تو ویسا ہی
حال نہین ہے۔ کیونکہ مثل مشہور کہ ایسون کی تصدیق کرنیوالے ویسے ہی ہوا کرتے ہین۔

لا - اور نیز آپ ساتہ ہی اوسکے واضح طور پر یہہ بہی تحریر کرین کہ آپ مطلق کلام منزل من اللہ
کی شناخت کی علامات کیواسطے کون کون سی نصوص قرآن عربی کی رکہتے ہین تاکہ ان
نصوص قرآن عربی کے ذریعہ سے کلام الہی مندرجہ قرآن عربی اور کلام منزل من
اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین بذریعہ امتحان اور مقابلہ کے تمیز کی جاوے۔

لب - آپ یہ بہی تحریر کرین کہ آپ خدا تعالی کا تقدس کن کن صفات سے سمجہتے ہین۔ اور نیز
انبیا کی شان کا بہی بیان کافی طور پر بذریعہ نصوص قرآن عربی کے کردین جس سے سمجہا جاوے
کہ کون کون امر انکے شان کے قابل ہے اور کون کون امر انکے شان کے شایان نہین ہے اور اسیطرح
سے متقی اور بدکار کی بہی تشریح نصوص قرآن عربی کے ذریعہ سے کردین تاکہ
اسکے ذریعہ سے دیکہا جاوے کہ کسکی کلام قرآن عربی اور شرایع منزل

Marfat.com

من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس ثابت ہے ایسی ہے کہ جیسے آپ کہتے ہیں۔
ثانی۔ اور اسیطرح سے عقلمند کی یہی معقول تعریف بیان کریں اور اسیطرح سے علم طبعی کی بھی
تعریف بیان کریں اور علاوہ بران اُنکی ایسی قواعد بھی بیان کریں کہ جنکے برخلاف شرائع منزل
من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے ہوں اور نیز تفصیل ان شرائع منزل من اللہ کی بھی
بیان کریں کہ جنکو آپ برخلاف علم طبعی کے سمجھتے ہیں تاکہ آپکے اس دعوی کی تصدیق ہو۔
ثالثاً۔ اور اسیطرح سے حال کی تحقیقاتوں کے بھی وہ وہ مضامین قلمبند کریں کہ جنکے دعوی سے
آپ احکام منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی نسبت یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بیہودہ
ہیں اور انکے ساتھ ہی اُن اُن احکام منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی آیت
نقول بھی آپ لکھیں کہ جن جن مضامین کو آپ بیہودہ سمجھتے ہیں۔

دوسرا مضمون (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن شریف اجمالی طور پر تمام امور ضروریہ علمی اور عملی کا جامع
اور تمام معارف وحقائق پر بطور ایجاز و اجمال مشتمل ہے۔

یقینیات حقہ فاتح الکتاب للبیین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)

الف۔ اولاً آپنے شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی تعمیل کو نا
کی غرض کے واسطے اپنے پہلی خط مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۹۸ء میں یہ جملہ پیش کیا تھا کہ ذکر آیات
مندرجہ ذیل قرآنی پارہ ۳۰ سورۃ بینہ مدنی نمبری نود و ہشتم (یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ)
میں اللہ جل شانہ آپ فرماتا ہے کہ تمام پاک صداقتیں جو پہلی کتابوں میں ہیں انکا ہی کتاب میں درج ہیں
تسپر جیسے اپنی خط مرسلہ ۲ ستمبر ۱۸۹۸ء کے گیارہویں مضمون کے یقینیات حقہ کے ضمن الف
لغایت (ہ) میں بحوالہ آیات قرآن عربی اور نقل عبارت بیضاوی وغیرہ چند تفاسیر معتبر اور رسالہ
آپ لوگوں کے یہ ثابت کر دکھلایا تھا کہ آپ آیات یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ
کے صحیح معنے نہیں سمجھ سکے ہیں۔ اور آپکے لکھی ہوئی معنے کے برخلاف جو معنے ہیں انکو لکھ دیئے تھے
انہیں معنی پر یہ بھی ثابت کر دیا تھا کہ ان آیات کے صحیح معنے یہ ہیں کہ (صحف) یعنے ہر پانچ حصص
توریت مقدس میں ایسے احکام الٰہی ہیں کہ جو ہمیشہ قائم اور برقرار رہنے والے ہیں نہ کہ منسوخ یا محرف

تبدل ہونیوالی نہین ہین -
ب - ثانیاً آپ نے یہ بہی لکہا تہا (آپکے لیئے یہ طریق بہتر ہے کہ چند پاک صداقتیں کسی پہلی کتاب کی
جو آپکے گمان مین قرآن شریف مین نہین پائی جاتی اس عاجز کے سامنے پیش کرین پہر اگر یہ عاجز
قرآن سے وہ صداقتین دکہلانے مین قاصر رہا تو آپکا دعوی خود ہی ثابت ہوجائیگا کہ ایسی
ضروری اور پاک صداقتین قرآن شریف مین نہ پائی گئین ورنہ آپکو اس غایت درجہ کی بے
ادبی سے توبہ کرنی چاہیئے) اسپر مینے یہہ کیا کہ منجملہ اُن بہت سی ضروری پاک صداقتون مندرجہ
ہر پانچ حصص توریت مقدس کے کہ جنکی نسبت مجہے یقین کامل تہا کہ وہ قرآن عربی مین ہرگز ہرگز
موجود نہین ہین چند ضروری پاک صداقتین آپکی ہی استدعا پر بذریعہ اپنے اسی خط مرسلہ
۲۴ ستمبر ۱۸۹۰ء کے بارہوین مضمون کے یقینیات حقہ کے ضمن (الف) کے آپکو لکہہ بہیجی تہین
الا آپ انکو قرآن عربی مین سے کاسنے مین بالکل قاصر رہے اس لیئے آپکے ہی لکہے ہوئے
کے بموجب دعوی میرا ثابت ہوگیا کہ (ایسی ضروری اور پاک صداقتین قرآن عربی مین
پائی نہین جاتی ہین) اور ان وجوہات سے یہہ بہی ثابت ہوگیا کہ مین نے قرآن عربی کی نسبت
کوئی بہی بے ادبی نہین کی ہے بلکہ جو کچہہ لکہا تہا حق حق لکہا تہا -
ج - میرے خط مرسلہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۰ء کے مضمون دوازدہم کے یقینیات حقہ کے ضمن (الف)
تا ضمن (د) مین آپکو ایسا کافی اور وافی جواب ملا تہا کہ اگر کوئی حق طلب راستی پسند ہوتا
اول تو وہ میری دعوت دین اسلام حق کی قبول کر لیتا ورنہ غالباً وہ اپنی تحریر کے
اصل مضامین کی سبب سے غرق عرق ہوکر یہ اقرار تو ضرور ہی کرتا کہ ہان قرآن عربی جمیع شرائع
اولین کا جامع ضرور نہین ہے اور بذاتہ کامل ہی نہین ہے مگر آپنے تو باوجود قاصر رہنے
کے اسکا پہلو ہی ایسا چہوڑا کہ گویا اسبات کا کوئی ذکر ہی نہین تہا -
د - آپنے بجائی شرط (جامع جمیع شرائع اولین) کے یہ شرط جو لگا دی ہے کہ (قرآن تمام
امور ضروریہ علمی اور عملی کا جامع ہے) اور اسکی تائید کیواسطے آپکو سوا پیش کرنے عقیدہ اپنے
جیسے مسلمانون کے اور کچہہ بہی نہ سوجہا - اور وجہ اوسکی خواہ آپکا یہ دوراندیشہ ہو کہ اگر مثل سابق
معروف اور بے جوڑ معنے کرکے کوئی آیۃ قرآن عربی کی ثبوت مین پیش کی جاوے تو کہین ایسا نہو

Marfat.com

کہ جسطرح سے پہلے کئے ہوئے معنے آیات (ربیلو ا صفا لطہرۃ منہ کتب ...) کے غلط
ہوئے تھے اسیطرح اسمین بھی کہین غلطی نہ کرلی جاوی۔ اور خواہ یہہ سبب ہو کہ قرآن عربی میں
اسکی تائید کے واسطے کوئی ایسی بھی آیۃ نہ ملی ہو کہ جسکے معنے مین تحریف کی بھی گنجایش ہو اور اس غرض کے
واسطے پیش کرسکتے ہون۔ ہر کیف بسبب نہونے تائید کسی آیۃ منزل من اللہ مندرجہ قرآن عربی کے
یہہ تو پایا گیا کہ یہ دوسرا حیلہ بھی آپکا محض ظنی ہی ضرور ہے۔

8 علاوہ بران بڑی ہی تعجب کی یہ بات ہے کہ آپنے (امور ضروریہ) کی شرط لگانے مین فائدہ
ہی کیا سوچا کہ جسمین کچھہ بھی آپکا بچاؤ نہوا کیونکہ مین نے منجملہ شرائع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ
حصص توریت مقدس کی جسقدر پاک صداقتین بذریعہ اپنے خط مرسلہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۲ء کے مضمون
دوازدہم کے یقینیات حقہ کے ضمن (الف) مین آپکو لکہہ بھیجی تہین اون مین سے وہ کونسی صداقت
ہے جو ضروری نہین ہے۔ کیا محرمات کے ساتہہ وطی کرنے والے کی نسبت حکم دریافت کرنیکا
مسئلہ ضروری نہین ہے جسکی نسبت آپکی معتبر کتب فقہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور
درمختار وغیرہ مین بذریعہ اجتہاد آپکے مجتہدین کی یون درج ہے (من تزوج امرأۃ لا یحل له
نکاحها فوطئها لا یجب علیه الحد عند ابی حنیفة)۔ اور در منثور اور فتح البیان اور
احمدی از ملا جیون مین یون درج ہے (اخرج عبد الرزاق وابن ابی حاتم بسند صحیح
عن مالك بن اوس بن الحدثان قال کانت عندی امرأۃ فتوفیت وقد ولدت
لی فوجدت علیها فلقینی علی بن ابی طالب فقال مالك فقلت توفیت امرأۃ
فقال علی لها ابنة قلت نعم وهی بالطائف قال کانت فی حجرك قلت لا قال فانکحها
قال فاین قول الله (وربائبکم اللاتی فی حجورکم) قال انها لم تکن فی حجرك انما
ذلك اذا کان فی حجرك) یا آنکہ وطی فی الدبر کرنیوالے کا مسئلہ ضروری نہین ہے جسکی نسبت
کتب مندرجہ صدر فقہ مین یون درج ہے۔ (ومن اتی امرأۃ فی الموضع المکروہ او عمل عمل
قوم لوط فلا حد علیه عند ابی حنیفة) اور خازن اور ترمذی اور معالم التنزیل اور در منثور
وغیرہ مین تحت آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۲۲۳ رکوع بست وہشتم سورۃ بقر نمبری دوم (نساءکم حرث
لکم فأتوا حرثکم انی شئتم الآیة) کے خلیفہ صاحب ثانی عمر بن الخطاب کی نسبت یون درج

Marfat.com

فیہ هلکت قال وما الذی اهلکت قال حولت رحلی البارحة) اور صحیح بخاری اور درمنثور وغیرہ مین یون درج ہے (نزلت (نساء کم حرث لکم) رخصة فی اتیان الدبر) اور امام مالک صاحب یون کہتے ہین (لی الساعة غسلت اسی منہ) دیکھیے درمنثور۔ اور علی ہذا القیاس دوسری احکام کا بہی یہی حال ہے۔

فؔ۔ اب دیکہہ لیجیے کہ مضامین مندرجہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ اگر نفس قرآن عربی مین ایسی امور ضروری کی نسبت کچہہ بہی حکم ہوتا تو ایسے ایسے خلفا اور مجتہدین اس اس قسم کے افعال اور اقوال کی جرات شاید ہی پاتے اور پس ماندگان کو حوصلہ تو نہ دلاتے۔

زؔ۔ مین تو اپنے پہلے ہی خط مورخہ ۲۳ اپریل ۱۸۹۸ء مین اپنا عقیدہ لکہہ چکا ہون جس سے صاف ظاہر ہے کہ میرا عقیدہ آپ جیسے مسلمانون کے عقیدہ کے مطابق نہین ہے۔ اسلیے بہت ہی تعجب ہے کہ پہر آپنے کس سمجہہ سے اپنے جیسے مسلمانون کے عقیدہ کو میرے روبرو بطور حجہ ثبوت کے پیش کیا۔ آپکو لازم تہا کہ بشرط امکان میرا انہین عقاید مین سے میرے لیے حجت پیدا کرتے۔ کیونکہ فریقثانی کے ہی مسلمات مین سے ہر ایک امر کا ثبوت فریقثانی کو دینا معقولیت ہے۔ چنانچہ دیکہہ لیجیے کہ مین نے آپکو ایسی ایسی آیات قرآن عربی کی سے اپنے دعاوی کا ثبوت دیا ہے کہ جنکے ظاہری معنون کے ساتہ تسلیم کرنے سے آپ کسی طرح سے بہی انکار نہین کرسکتے ہین ہان اگر عادتاً اُن کے معنون مین تحریف کرلین تو اور بات ہے

حؔ۔ آپنے لکہا ہے کہ قرآن عربی مجمل ہے۔ اور کتب اصول فقہ مین کلمہ (مجمل) کی ضد کا (مفصل) اور (مبین) اور (مفسر) لکہے ہین۔ اور قرآن عربی اپنے تئین ہر صفات (مفصل) اور (مبین) اور (مفسر) سے موصوف ہونیکا دعوی کرتا ہے۔ چنانچہ دیکہیے کہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۱۵ رکوع چہاردہم سورۃ انعام مکی نمبری ششم (افغیر اللہ ابتغی حکما وهو الذی انزل الیکم الکتاب مفصلا) مین اپنے تئین مفصل ہونیکا دعوی کرتا ہے۔ اور آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۵ رکوع سوئم سورۃ مائدہ مدنی نمبری پنجم (یا اهل الکتاب قدجاءکم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب و یعفوا عن کثیر قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین) مین (کتاب مبین) ہونیکا دعوی کرتا ہے

اور آیات مندرجہ ذیل نمبری ۳۲ و ۳۳ رکوع سوئم سورۃ فرقان کی نمبری بست و نہم (وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ ۔ کذلک ۔ لنثبت بہ فوادک ورتلناہ ترتیلا ۔ ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا) مین اپنے تئین مفسر ہونیکا دعوی کرتا ہے ۔ اور واضح رہے کہ اسی مضمون کی اور بہی بہت سی آیات بہی قرآن عربی مین ہی ہین اس لیئے برخلاف دعاوی قرآن عربی کے اپنے ظنیات سے تمام قرآن عربی کو مجمل کہنے والا قرآن عربی کا مکذب سمجہی جایگا قایل ہے ۔

ط ۔ پہر دیکہیئے کہ آپکی کتب اصول فقہ مین سے اصول شاشی اور فصول الحواشی اور تلویح اور حسامی مین کلمہ (مجمل) کی تعریف یون لکہی ہے المجمل ما احتمل وجوہا فصار بحال لا یوقف علی المراد بہ الا ببیان من قبل المتکلم وقیل لحوقہ بیانا لہ لحوی الکلام اور اس تعریف مجمل سے صاف ظاہر ہے کہ کلام (مجمل) کی تفصیل بہی اسی کلام والیکیطرف سے ہونی ضروری ہے ۔ اور اس بیان کا لاحق ہونا بہی (لحوی الکلام) سے قابل قبولیت ہوتا ہے پس اس سے واضح ہوگیا کہ اگر بالفرض کوئی ایک آیات قرآن عربی کی مجمل بہی ہونگی تو انکا بیان بہی صاحب کلام کی طرف سے اسی قرآن عربی مین ہی موجود بہی ہوگا اور وہ بیان بہی ایسا ہی ہوگا کہ جو لحوی الکلام سے قبولیت کے قابل ہوگا چنانچہ آیتہ نمبری یکم سورۃ ہود کی نمبری یازدہم (الر کتاب احکمت ایاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر) سے ثابت ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی آیات کو اولا محکم کیا اور بعد ازان انکی تفصیل بہی کردی ۔ اور جب یہ صورت ہے تو اس سے تو کوئی بہی آیتہ قرآن عربی کی مجمل نہین رہی ہوگی بسبب تفصیل کے قرآن عربی (مجمل) ہی نرہا ۔ اور اس حالت مین عربی کی مجمل ہونیکا دعوی آپکا نصوص قرآن عربی اور آپکے ہی اصولیون کے قواعد کے برخلاف نکلا ۔ اگر آپ ان آیات قرآن عربی کو اور نیز ان قواعد اصولیون کو ملحوظ رکہتے تو کیا ہی اچہا ہوتا مجہے جواب مین سننی کی نوبت تو نہ ہوتی افسوس صد افسوس فافہم ۔

ی ۔ اور آیات نمبری ۷ اتا ۹ ارکوع اول سورۂ قیامت کی نمبری ہفتاد و پنجم (ان علینا جمعہ وقرآنہ ۔ فاذا قراناہ فاتبع قرآنہ ۔ ثم ان علینا بیانہ) مین اللہ جل شانہ نے احکام مجملہ

Marfat.com

مندرجہ قرآن عربی کے بیان کرنیکو اپنی ذات خاص پر منحصر کیا ہے۔ کیونکہ اس آیۃ مین ظرف مقدم
ہے اور ظرف کا مقدم ہونا حصر کے واسطہ آتا ہے دیکھیئی کتب بلاغت اور معانی کی۔ اور تفسیر ان
آیات کی اگر آپ بخاری اور ارشاد الساری اور فتح البیان وغیرہ سے دیکھینگے تو آپ کو معلوم ہو
جائیگا کہ قرآن عربی کو بحالت مجموعی **مجمل** کہنا کیسا خلاف واقع ہے کیونکہ ارشاد الساری مین یون
درج ہے۔ (وفسرہٗ غیر ابن عباس ببیان ما اشکل من معانیہ) اور فتح البیان
مین یون درج ہے (ای تفسیر ما فیہ من الحلال والحرام وبیان ما اشکل من معانیہ)
اور کبیر مین یون درج ہے (یدل علی ان بیان المجمل واجب علی اللہ تعالیٰ) اور کشاف اور مدارک
مین یون درج ہے (اذا اشکل علیک شیٔ من معانیہ) اور خازن مین یون درج ہے۔
(وقیل اذا اشکل شیٔ من معانیہ فنحن نبینہ لک وعلینا بیان ما فیہ من الاحکام
والحلال والحرام وذلک ان النبی صلعم کان اذا اشکل علیہ شیٔ سأل جبرئیل
من معانیہ لغایۃ حرصہ علی العلم فقیل لہ نحن نبینہ لک) اور بیضاوی اور ابو سعود
مین یون درج ہے (ای بیان ما اشکل علیک من معانیہ واحکامہ)
یاؔ۔ عقود الجمان مین (ایجاز) کی نسبت یون درج ہے۔ (نقل صاحب سر الفصاحۃ عن بعضہم
ان البلاغۃ ہی الایجاز۔ اور شرح جواہر المکنون مین (ایجاز) کی تعریف یون درج ہے
(والایجاز کون اللفظ اقل من المعنی من غیر اخلال) اب آپ ہی بتلائیے کہ قرآن عربی کی
نسبت آپنے کلمہ (ایجاز) کا جو استعمال کیا ہے کن معنون سے کیا ہے۔ آیا انہین معنی والا جو صدر
مین درج کئے گئے ہین یا کسی اور معنی والا کیونکہ اگر انہین معنی والا ہے تو پہر تو قرآن عربی اداء
مقصود مین بغیر کسیطرح کے بہی خلل کے **کافی اور وافی** ہونا چاہیئے یہانتک کہ کسی کی بہی
تفصیل کا محتاج نہو۔ اور اگر قرآن عربی ادائے معنی مقصود مین وافی
نہین ہے۔ تو پہر تو وہ بلیغ ہی نہین ہے۔ کیونکہ تلخیص المفتاح مین درج ہے (ان البلاغۃ مرجعہا
الی الاحتراز عن الخطاء فی تادیۃ معنے المراد)۔

تیسرا مضمون۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(اور خود خدا تعالیٰ نے تفصیل کا حوالہ اپنے رسول کیطرف کر دیا جہان فرمایا کہ جو کچھہ رسول دیوے وہ لے لو اور جس

جنیر سے منع کرے باز آجاؤ)۔

(یقینیات حصہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)

الف۔ آپکا یہ تیسرا حیلہ ہے جو پہلوں کیطرح صرف بے اصل ہی نہیں ہے بلکہ اللہ جل شانہ کے کلام پاک پر بہتان ہی لگایا ہوا ہے کیونکہ ضمن (سے) لغایت (ی) مندرجہ مضمون ... حصہ سے واضح ہو چکا ہے کہ اللہ جل شانہ نے قرآن عربی کی احکام مجمل کی بیان کرنے یعنی تفصیل کرنیکو خاص اپنی ذات پر منحصر رکہا ہوا ہے۔ اور ماسوا اسکے اس عبارت میں تو ایسا کوئی بھی کلمہ نہیں کہ جسکے معنے یہ ہوں کہ (قرآن عربی کی تفصیل کا کرنا محمد رسول اللہ کے حوالہ کیا گیا ہے۔) اور یعنی نہ ... کا ذکر جو اس آیۃ پیش کردہ آپ کی میں ہے وہ ہی تو اس لوٹ کے مال کی بابت نص صریح ہے جو محمد رسول اللہ کو بنی نضیر کے مال و ملک سے بدون لڑائی کے ہاتہ لگا تہا چنانچہ اصل آیۃ کہ جسکا ترجمہ آپ نے پیش کیا ہے معہ آیات متعلقہ کے ذیل میں لکہی جاتی ہے تاکہ سمجھنے والے کلام کے سیاق ہی سے سمجھ لیں کہ یہ آیۃ کس مطلب کے بیان کیواسطے اس محل پر واقع ہوئی ہے۔

ب۔ دیکھئے آیات مندرجہ ذیل نمبری ۶ تا ۹ رکوع اول سورۃ حشر مدنی نمبری پنجاہ و نہم کی۔

۶۔ وما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر ٥

۷۔ ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمساکین وابن السبیل کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب ٥

۸۔ للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ہم الصادقون ٥

۹۔ والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ٥

اور ترجمہ آیات مندرجہ صدر کا حسب ذیل ہے اور تصدیق اس ترجمہ کی حسینی ...

اور عمدة البیان وغیرہ سے ہوسکتی ہے۔

۶۔ مال ور ملک بنی نضیر مین سے اللہ نے اپنے رسول کیطرف جو کچھہ پہیرا ہے ای دعویدارو تمنے
اس مال غنیمت کی حاصل کرنیکے واسطے کوئی گہوڑا یا اونٹ نہین دوڑایا ہے مگر اللہ اپنے رسولون کو
جسپر چاہتا ہے غالب کرتا ہے اور اللہ سب چیز پر غالب ہے۔

۷۔ اللہ نے اپنے رسول کیطرف مال و ملک گاؤن والون بنی نضیر مین سی جو کچھہ پہیرا ہے پس
وہ مال خاص اللہ اور رسول اور قرابت والون اور یتیمون اور محتاجون اور مسافرون کیواسطے ہے تاکہ
ایسا نہو کہ تم مین جو لوگ دولتمند ہین انہین مین لوٹ کا مال دست بدست پہرنیوالا ہو۔
اور لوٹ کی مال مین سے پیغمبر تمکو جو کچھہ دیوی پس تم وہ مال لے لو اور لوٹ کی جس مال کے لینے
سے پیغمبر تمکو منع کرے تو تم اس لوٹ والی مال کے مانگنے سے باز آجاؤ اور تم اللہ سے ڈرو
کیونکہ اللہ ضرور سخت عذاب کرنیوالا ہے۔

۸۔ ایسی لوٹ کا مال ایسے فقیرون ہجرت کرنیوالون کیواسطے ہی جو اپنی مال اور ملک سے نکالے گئے
ہین اور وہ لوگ مہاجرین ایسے ہین کہ اللہ جل شانہ سے اسکا فضل اور اسکی رضامندی چاہتے
ہین اور اللہ اور اسکے رسول کی نصرت کرتے ہین پس صادق یہی تو وہی لوگ ہین۔

۹۔ اور جو لوگ مدینہ والے ایسے ہین کہ جنہون نے پہلے ہی سے گہر اور ایمان کو انکا نہ اختیار کیا ہے
اور وہ لوگ ایسے ہین کہ جو کوئی ہجرت کرکے انکی طرف جاتا ہے اس سے محبت کرتے ہین اور وہ لوگ
ایسے ہی ہین کہ اگرچہ انکو لوٹ کے مال کے لینے کی ضرورت ہی ہو مگر جب لوٹ کی مال مین سے فقرا
مہاجرین کو کچھہ دیا جاتا ہے تو وہ لوگ مدینہ والے اس مال کے لینے کی اپنے دلون میں چاہ [illegible]
پاتے ہین بلکہ اپنے نفس پر اسبات کو اختیار کرتے ہین کہ فقرا مہاجرین کو ہی وہ لوٹ کا مال [illegible]
اور سمجھہ رکھو کہ جو کوئی اپنے نفس کو لالچ سے روک رکہتا ہے قیامت کے دن نجات ہی وہی لوگ پاوینگے

۔ اب دیکھہ لیجیے کہ یہ جملہ آیات مال غنیمت کی بابت نص صریح ہین۔ محمد رسول اللہ کو
قرآن عربی کی تفصیل کرنیکا اختیار دینے کی بابت تو ان آیات مین سے کوئی بہی آیۃ تو کیا بلکہ
ایک کلمہ بہی نص نہین ہے۔ درمنثور مین حسن سے اور فتح البیان مین حسن اور سدی سے جو روایت
درج ہے اسمین بہی تو یون ہی لکھا ہے کہ مال غنیمت مین سے رسول تمکو جو کچھہ دی سو لے لو اور

Marfat.com

جس مال غنیمت کے لینے سے منع کرے اسکو [illegible]

اور بھی جن جن تفاسیر میں آیا ہے منعقد طور پر [illegible]

درج ہے کہ یہہ آیات مال غنیمت کی بابت نازل [illegible]

کتب تفسیر کی سیر تو آپ ہی اس آیۃ کے تفسیر میں [illegible]

اس آیۃ کے ترجمہ کو اس غرض کے واسطے پیش کر [illegible]

رسول کی طرف کر دیا ہے) **فافهم**

ڈ۔ ہان اگر آپ یہہ کہیں کہ مورد اس آیۃ کا اگر [illegible] مال غنیمت کو خاص ہو الحکم اسکا عام ہے

یہانتک کہ محمد رسول اللہ کی امر و نہی کو بھی شامل ہے کیونکہ آیۃ [illegible] (ما اتاکم الرسول فخذوہ

وما نہاکم عنہ فانتہوا) میں کلمات (ما اتاکم [illegible]) قبل بین کلمہ (ما)

کا جو ہے وہ متضمن معنی (عام) کا ہے۔ تو مین کہتا ہون کہ اس آیۃ میں یہہ کلمہ (ما) کا جو ہے

وہ متضمن معنی (عام) کا ہے [illegible] عمومیت کا یہانتک [illegible] سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی امر و نہی

بھی شامل ہے یہ بالکل غلط فہمی ہے کیونکہ کلمہ (عام) کی تعریف کتب اصول فقہ میں سے کا [illegible]

اصول شاشی میں یون درج ہے۔ (و العام کل لفظ ینتظم جمعاً من الافراد [illegible]

نور الانوار میں یون درج ہے۔ (و اما العام فما یتناول افراداً متفقة الحد [illegible]

سبیل الشمول) اور حسامی میں یون درج ہے (و العام و ہو کل لفظ ینتظم جمعاً من الاسماء

اور کشف بزدوی اور اصول بزدوی میں [illegible] (العام کل لفظ ینتظم جمعاً من الاسماء

لفظا او معنی و معنی قولنا من الاسماء [illegible] مرة [illegible]

تفسیر للانتظام) علے ہذا القیاس توضیح وغیرہ میں بھی ایسا ہی درج ہے [illegible]

ہٰ ۔ پس ان معانی کلمہ (عام) سے جو کتب متذکرہ میں درج ہیں [illegible]

(عام) کا افراد [illegible] المحدود [illegible] ہوتا ہے۔ اس لیے اس آیۃ [illegible] (ما اتاکم الرسول

فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا) میں عمومیت اس کلمہ (ما) کی [illegible]

کو ہی شامل ہے [illegible] مال غنیمت کی [illegible]

مال غنیمت میں سے [illegible] رسول [illegible]

کچھ بہی مت مانگو۔ اور اوامر اور نواھی محمد رسول اللہ کے تو (افراد متفقۃ الحدود) مال غنیمت کی ہر گز نہین نہین :- اسلیئے حکم اس آیۃ مانحن فیہ کا اوامر اور نواھی محمد رسول اللہ کو ہرگز ہرگز شامل نہین ہے -
اور یہ بہی واضح رہے کہ یہی مطلب کشف بزدوی کی عبارت مندرجہ ذیل (علی ان المراد من الاٰیۃ واللہ اعلم ما اعطاکم الرسول من الغنیمۃ فاقبلوہ وما نھاکم عنہ ای عن اخذہ فانتھوا) سے بدلالت عبارت النص ثابت ہی۔ اور اسی عبارت کشف بزدوی سے چلپی نے تمسک کرکے علامہ تفتازانی کے اعتراض مندرجہ تلویح کی تردید کی ہے۔ اور جبکہ بروئے قواعد علم اصول فقہ اور تشریح اصولیون کے یہ ثابت ہوگیا کہ حکم اس آیۃ مانحن فیہ (ما اٰتاکم الرسول فخذوہ ق وما نھاکم عنہ فانتھوا) کا اوامر اور نواہی محمد رسول اللہ کو شامل ہے نہین ہے تو پہر دیکھہ لیجئے کہ یہ بات تو کہین سے بہی نہین نکل سکیگی کہ خداوند تعالی نے قرآن عربی کی تفصیل کا کرنا محمد رسول اللہ کے حوالہ کر دیا ہے۔ فافھم۔
ق - پہر یہ بہی دیکھہ لیجئے کہ اس آیۃ (ما اٰتاکم الرسول فخذوہ ق وما نھاکم عنہ فانتھوا) پیش کردہ آپ کی مین منجملہ (وجوہ البیان) کے کونسی وجہ ہے آیا (ظاہر یا نص یا تفسیر یا محکم۔ مگر واضح رہے کہ آپ کی اس مطلب یعنی محمد رسول اللہ کو تفصیل قرآن عربی کی کرنیکے واسطہ یہ آیۃ پیش کردہ آپکی (نص) ہر گز ہرگز نہین ہے۔ کیونکہ (نص) کی تعریف اصول شاشی اور توضیح اور نور الانوار وغیرہ مین یون درج ہے۔ (ما سیق الکلام لاجلہ) اور ظاہر ہے کہ یہ کلام یعنے آیۃ پیش کردہ آپکی منجانب متکلم یعنے صاحب قرآن عربی کی نسبت نازل ہوئی ہے اور مال غنیمت کے حق مین (نص صریح) ہے اور آیۃ نمبری ۱۹ ارکوع اول سورۃ قیامت مکی نمبری ہفتاد و پنجم کی (ان علینا بیانہ) احکام مجمل کے بیان کرنیکے حق مین نص محکم ہے اور آیۃ نمبری یکم سورۃ ہود مکی نمبری یازدہم (الر کتاب احکمت اٰیاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر) سے اظہر من الشمس ہی کہ اللہ جل شانہ نے تفصیل کر بہی دی ہی اور یہ آیۃ بہی اس غرض کے واسطہ (نص محکم) ہے اور بموجب قواعد اصولیون کے بصورت معارضہ (نص محکم) اور (ظاہر) کی (نص محکم) ہی ہے قابل ترجیح کے ہے۔ اصول فقہ کی کتب متذکرہ صدر مین سے جسمین سے چاہین دیکھہ لین۔ اسلیئے اگر آپ کھینچ تان کر اس آیۃ پیش کردہ اپنی کو اپنے

Marfat.com

دعوی کیواسطے (وجہ ظاھر) مین داخل کرینگے تو بہی بمقابلہ نصعص محکم کے ہرگز ہرگز استدلال نہین ہوگی۔

ذ۔ پہر یہ کہئے کہ اس آیۃ پیش کردہ آپ کی (وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا) آپ اپنے مطلب متدعویہ پرموقوف حاصل کرنیکے واسطہ مجملہ (وجوہ وقوف) (عبارت النص) اور (اشارۃ النص) اور (دلالۃ النص) اور (اقتضاء النص) کی کون سی (وجہ وقوف) کی رکھتی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ بسبب دلالت سیاق نظم کے یہ آیۃ پیش کردہ آپکی محمد رسول اللہ کو قرآن عربی کی تفصیل حوالہ کرنیکے واسطہ مسوق نہین ہوئی ہے۔ اسلیئے یہ آیۃ پیش کردہ آپکی قرآن کی تفصیل حوالہ کرنیکے واسطہ (عبارۃ النص) کی وجہ تو رکھتی ہی نہین ہے۔ اور آیۃ نمبری ۱۹ رکوع اول سورۃ قیامت مکی کی (ان علینا بیانہ) اسکے معنے مراد بیان احکام مجمل کے (عبارت النص) اسلیے اور آیۃ مندرجہ ذیل نمبری یکم سورۃ ہود مکی نمبری یازدہم (الرا کتٰب احکمت ایاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر) کی اس غرض کیواسطے (عبارت النص) ہی کہ اللہ جل شانہ نے ہی اسکی تفصیل ہی کردی ہے۔ اور ان ہر دو آیات پیش کردہ میری کے ہمراہ اگر بالفرض آیۃ پیش کردہ آپکی کا معارضہ ہی سمجھا جاویگا تو اس صورت مین بہی چونکہ آیات پیش کردہ میری معنے (عبارت النص) کے رکھتی ہین اسلیئے انہین آیات پیش کردہ میری کو ہی آیۃ پیش کردہ آپ کی پر ترجیح دینی پڑیگی۔ دیکہئے تقسیم رابع مندرجہ نورالانوار اور تلویح کی اور نیز وغیرہ کتب سے۔

ح۔ پہر دیکہ لیجئے کہ آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۸۲ رکوع یازدہم سورۃ نساء مدنی نمبری چہارم (افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا) کے تحت مین تفسیر مدارک اور کبیر اور اکلیل اور مجمع البیان مین یون درج ہے کہ اس آیۃ میں ان لوگوں کی تردید ہے جو گمان کرتے ہین کہ قرآن عربی کی تفسیر کرنا محمد رسول اللہ یا امام معصوم کا ہی کام ہے۔ بلکہ اس آیۃ سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن عربی کو سمجھنے کیواسطے محمد رسول اللہ کی تفسیر کی کچھ بہی حاجت نہین ہے۔ کیونکہ اگر محمد رسول اللہ کو قرآن عربی کی تفصیل حوالہ کی گئی ہوتی تو اسطرح سے کفار کو بغرض تدبر قرآن عربی کے للکارا اور ابہارا نہ جاتا۔ بلکہ یہ کہا جاتا کہ جسطرح سے محمد رسول اللہ قرآن عربی کی تفصیل کرے اوسیطرح سے تم قرآن عربی کا مطلب سمجہو۔ حالانکہ یہ تو کہین بہی نہین لکہا ہے۔ تو آپ سمجھ لیجئے کہ آپکے دعوی کی اصلیت ہی کہین نہین ہے۔

ششم۔ پہر دیکھئے کہ اگر بفرض محال یہ بات فرض کر ہی لیجاوے کہ سورہ حشر کی آیۃ ہفتم پیش کردہ آپکی یعنے (وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا) مین قرآن عربی کی تفصیل کرنا محمد رسول اللہ کے حوالہ کیا گیا ہے تو اس سے یہ بڑی بڑی قباحت پیدا ہوتی ہے کہ قرآن عربی کے مضامین باہم مختلف فیہ ہو جاتے ہین اور نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ ماننا پڑیگا کہ قرآن عربی کلام الٰہی نہین ہے کیونکہ آیۃ متذکرہ صدر نمبری ۷ سورۃ قیامت کی (ان علینا بیانہ) مین اللہ جل شانہ نے بیان کرنا احکام مجمل قرآن عربی کا خاص اپنی ذات پر منحصر کیا ہے۔ اور اس آیۃ نمبری ہفتم سورہ حشر پیش کردہ آپکی مین آپکے نزدیک تفصیل قرآن عربی کی محمد رسول اللہ کے حوالہ کی گئی ہے۔ اور اس صورت مین مضامین ان ہر دو آیات پیش کردہ میری اور آپکی کے مختلف فیہ ہو جاوینگے۔ اور چونکہ اس آیۃ نمبری ۸۲ رکوع یازدہم سورۃ نساء مدنی نمبری چہارم مندرجہ ضمن (ح) ملحقہ بالا مین قرآن عربی کا تدبر کرنا کفار کے اختیار مین بدین دعوی دیا گیا ہے کہ قرآن عربی اختلاف نہین ہے۔ تو پہر ذرہ سوچئے سمجھئے تو سہی کہ اگر قرآن عربی مین اختلاف پیدا ہو جاویگا تو پہر تو اس صورت اختلاف مین قرآن عربی تعریف کلام الٰہی سے خارج ہو جاویگا یا نہین۔

مضمون چہارم۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(اور اگر فرض کے طور پر یہ خیال کیا جاوے کہ بغیر بائبل کے تکمیل قرآن شریف نہین ہو سکتی ہے اور اگر بائبل کو قرآن شریف کے ساتھ نہ ملایا جاوے تو پہر کوئی حکم اور کوئی دینی صداقت باہر نہین رہیگی تو یہ بھی خیال خام اور گمان باطل ہے)

(رد ظنیات ملحقہ فاتح الکتاب بہین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)۔

الف۔ کلمہ (بائبل) کی نسبت خط ہذا کے مضمون اول کے یقینیات حقہ کے ضمن (الف) مین جو کچھ مناسب تہا سو لکھ چکا ہون۔

ب۔ دینی صداقتون سے آپ کی کیا مراد ہے۔

ج۔ اگر آپکے نزدیک کلمہ دین سے وہی معنے مراد ہین جو لغت کی کتب قاموس اور منتہی الارب اور مجمع بحار الانوار مین حسب ذیل درج ہین کہ (دین اُن تمام امور کا نام ہے کہ جنکو اللہ جل شانہ نے مخلوق سے اپنی اطاعت کے کرانے کیواسطے مقرر کیا ہوا۔ اور ایسا ہی تفسیر خازن و فتح البیان مین تحت آیۃ

نمبری ۱۹ رکوع دوم سورۃ آل عمران مدنی نمبری سوئم (ان الدین عند اللہ الاسلام) کے بحوالہ
(زجاج) کی اور تفسیر درمنثور اور معالم التنزیل اور ابو سعود اور مظہری اور فتح البیان مین بحوالہ روایت
قتادہ کے اور ایسا ہی تفسیر جلالین اور جمل اور سراج المنیر مین درج ہے۔ اور انہین معنے کی تائید
آیۃ نمبری ۱۳ رکوع دوم سورۃ شوری مکی نمبری چہل و دوم (شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا
والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسی وعیسی ان اقیموا الدین و لا
تتفرقوا فیہ الآیۃ) سے ہوتی ہے کیونکہ اس آیت سے بخوبی ثابت ہے کہ شریعت انہین احکام
کا نام ہے جو اللہ جل شانہ کی کلام مندرجہ مجموعہ انہین ہر پانچ مین ہے جنمین سے نوح اور ابراہیم
اور موسی کو جو جو احکام من اللہ ملے ہین وہ تو توریت مقدس ہی مین ہین اور باقی کے دونو
الگ الگ ہین۔ تو پہر اس صورت مین تو مجہے کچھ ہی کلام نہین ہے۔ کیونکہ ان معنون سے ثابت ہے
کہ ایسے امور جو من اللہ مقرر ہوی ہون ضرور ہی ہے کہ وہ تو کتاب اللہ ہی مین ہونگے۔ اور چونکہ
دوسرے مضمون خط ہذا کے یقینات کے ضمن (الف) اور (ب) اور (ج) اور (د) مین ثابت
کرکے دکہلایا گیا ہے تو قرآن عربی تو ایسی ایسی دینی صداقتون کا جامع ہی نہین ہے۔
اور آیۃ نمبری ۱۵۵ رکوع نوزدہم سورۃ انعام مکی نمبری ششم (ثم اتینا موسی الکتب تماما
علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیء وھدی ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یومنون)
صاف درج ہے کہ شرایع الہی مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین ہر ایک شی کی تفصیل درج
ہے دیکہئے تفسیر کبیر وغیرہ۔ اور فی الواقع مسایل مندرجہ ضمن (ج) اور (د) یقینات خط
مضمون دوم کی کہ جنکو آپ قرآن عربی مین سے نکال نہین سکے ہین تمام مقدس حصص توریت کے
احکام شرعی الہی مین مفصل درج ہی ہین تو بوجہ اس اظہر من الشمس ہے کہ احکام شرعی الہی
مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین سے کوی بہی (دینی صداقت) باہر ہی نہین ہے
اور اسی سبب سے یہ سمجہنا یا کہنا (کہ احکام شرعی الہی مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس مین سے کوئی
بہی دینی صداقت باہر نہین ہے) خیال خام اور گمان باطل ہی نہین ہے۔ بلکہ عین حق ہے فقط
د۔ اور اگر آپنے کلمہ دین سے کچہ   اور ہی مراد لی ہوئی ہے۔ اور (ثم اتینا موسے
الکتب تماما الآیۃ) کے معنے جو تفسیر کبیر وغیرہ مین درج ہین انکے سوا کچہ اور ہی سمجہ

Marfat.com

ہمیں تو پھر بھی صاف صاف کھول کر کہنے کا تاکہ پھر بھی جو کچھ حق حق ہوگا سو اسکا بھی اظہار کیا جاویگا

مضمون پنجم - (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)۔

(اگر آپکو سیر احادیث نبویہ ہو کہ کسقدر صدہا جزئیات متعلقہ حقوق عباد و معاملات و حقوق باری ہمہ وغیرہ انمیں مندرج ہیں اور پھر کسقدر فقہاء نے ان جزئیات کی تشریح کر نیکے وقت اجتہاد سے کام لیا ہے اور کسقدر پیدا ہوگئی ہیں تو آپکو اقرار کرنا پڑیگا ہان بڑے زور سے اقرار کرتا ہون کہ ان ضروری امور سے تمام (بائبل) خالی ہے تو پھر ہم (بائبل) کی اس تہیدستی کا شکوہ کہاں لیجاویں اور کسکے پاس جا کر روئیں سچ تو یہ ہے کہ انجیل اور توریت کی حالت کی نسبت یہ آیتہ نہایت موزون معلوم ہوتی ہے - کہ (اثمہما اکبر من نفعہما)۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکورہ)

الف ۔ آپنے یہ جو تہا حیلہ پیر اسلئے اوٹھایا ہے کہ کسیطرح سے شرائع الٰہی مندرجہ توریت مقدس کی تعمیل سے پیچھا چھوٹے مگر یہ حیلہ بھی آپکا پہلے حیلوں کیطرح بے اصل ہی ہے -

ب مین تو پہلے ہی خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۸۹ء مین صاف صاف لکھہ چکا ہون کہ (احادیث یعنے سنۃ الرسول غیر القرآن) شریعت یعنی (ذریعہ نجات اُخروی) کا نہین ہے - اسلئے (سنۃ الرسول غیر القرآن وغیرہ) (با خذ احکام شرعی الٰہی کا سمجھہ کر مسایل شرعی الٰہی کو انسے اخذ کرنا سخت ضلالت ہی)۔ اور آپنے اپنے خط مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۸۹ء مین میرے اس مضمون کی نسبت کچھہ بھی انکار نہین کیا تھا۔ گو کیا آپنے یہ تسلیم کر لیا تھا کہ (سنۃ الرسول غیر القرآن) سے کے دریافت کرنے کی کچھہ بھی ضرورت نہین ہے - کیونکہ آپنے قرآن عربی کو ہی صدقاتہ جامع شرائع سابقہ کا قرار دیا تھا اسلئے آپکو لازم تھا کہ اول با ذریعہ ایسے ایسے احکام کے جو منجملہ توریت مقدس یا قرآن عربی ہے میری مسلمات مین سے ہمین یہ ثابت کرتے کہ (سنۃ الرسول غیر القرآن کا عامل ثواب پاویگا اور تارک اُسکا عذاب) اور جب تک یہہ ثابت نہو تب تک (سنۃ الرسول غیر القرآن) اور (اجتہاد فقہاء) کو (دینی صداقتون) کی حیثیت سے سمجھنا اور پیش کرنا نہایت ہی افسوس کے قابل ہے -

ج - مشکوۃ کے صفحہ بتیس کے باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ کے فصل اول مین اور بخاری کی

Marfat.com

کتاب التفسیر کے باب (قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا) مین ہے عن ابی
ابی ہریرۃ قال کان اہل الکتاب یقرؤن التوریت بالعبرانیۃ ویفسرونہا بالعربیۃ
لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلعم لا تصدقوا اہل الکتاب ولا تکذبوہم
وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ)۔ اور ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے کہ یہود عبرانی
زبان مین توریت مقدس پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی زبان مین اسکی تفسیر کرتے تھے تو حضرت
رسول خدا نے کہا کہ اُنکے ترجمہ کی تصدیق مت کرو اور تکذیب بھی مت کرو اور کہدو کہ جملہ احکام منزل
من اللہ پر ہمارا یکسان ایمان ہے اور ہم اُنکے ایک ہی جیسے فرمان بردار ہین عاقل ہین حضرت محمد رسول
نے تو یہ کیا کہ اُن ترجمہ کرنیوالون کی تکذیب سے بھی اس خیال سے منع کر دیا کہ کہین ایسا نہو کہ فی نفس
الامر ترجمہ اُنکا سچ ہو کلام خدا پاک کی ہی ہو اور تم لوگ اُس سچی ترجمہ کی تکذیب کے سبب سے
ایمان سے بے نصیب ہو جاؤ دیکھئے قسطلانی اور عینی اور خصوصًا عینی مین سے ابن روح کا قول
اور فتح الباری اور تیسیر القاری اور مرقاۃ اور شعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوۃ از شیخ عبدالحق
محدث دہلوی اور مجمع بحار الانوار ۔ اور علاوہ برآن محمد رسول اللہ نے تو جملہ احکام منزل من اللہ
مندرجہ توریت مقدس کی بجا آوری کا اقرار کرنیکے واسطے بہی حکم دیا ۔ اور نیز دیکھی مرقاۃ کہ اسمین
تحت قولہ تعالی (ونحن لہ مسلمون) کے یون لکھا ہے (اولما انزل مطیعون او
منقادون) مگر آپ نے تو محمد رسول اللہ کے فرمان کی خوب ہی اطاعت کی کہ بخلاف
منشاء اُنکے حکم کے عین نفس توریت مقدس کی نسبت وہ وہ لکھا کہ محمدی دیندار عالم تو کہین
ہے جو لیسا کہے بالکہہ ہان آپنے تو اپنے اس روش سے ہم سالک بیکہرام جیسون کو بھی منہ پر ہی
کر دیا ہے ۔ اور اس سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ آپنے احادیث کی سیر بھی خوب کی
ہے ۔ کیا آپ اُن حقوق اور معاملات عباد کو جو ہنود کے مسنت الرسل غیر القرآن میں
مندرج ہین اسی سبب سے دینی صداقتین مانتے ہین کہ وہ صدہا جگہ پائے جاتے ہین ۔ ۔ ۔
ہے تو واللہ اعلم بالصواب کہ آپ قوانین مرتبہ گورنمنٹ انگلشیہ کو بہی کس منہ کا ۔ ۔ ۔
بے شمار کرنیکے قابل سمجہینگے جس صورت مین کہ انمین بجای صدہا کے ہزارہا ۔ ۔ ۔
حقوق و معاملات عباد اللہ کہے پائینگے ۔ اور کیا کوئی ایک امر ایسے مذاہب مین ۔ ۔ ۔

Marfat.com

وظائف مین حقوق باری عز اسمہ کے آنکی اپنی اختراعی ہرگز نہین ہین۔ تو البتہ وہی آپکے نزدیک
ی بہی علت کثرت تعداد کی موجود گی کے سبب سے ویسی ہی ہونگی کہ جیسے وہ دینی صداقتین مین جو
نزل من اللہ ہین ؟

۔ آپنے تو اسوقت تک ایک ہی نظیر کے طور پر ۔ ۔ ایسا ثابت کرکے نہین دکھلایا کہ
بحیثیت دینی صداقت کے ضروری ہو اور تسپر یہہ بہی ہے کہ احکام منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ
حصص توریت مقدس مین پایا بہی نجاتا ہو تبہر آپ ہی دیکہہ لیجئے کہ توریت مقدس کہ طرح سے
پیوستہ ہے اور آپکا بڑے ہی زور کا یہ اقرار کہ توریت مقدس ان ضروری امور سے خالی ہے کس
وجہ پر مبنی ہے اور آپکا شکوہ اور رونا کس بنیاد پر ہے اور مین کسبات کا اقرار کرون اور
مین کسطرح سمجھون کہ آپکے اس شد و زور کے اقرار مین کچہہ بہی سچائی کی بو ہے۔

کیون ابہی آپکو قرآن عربی کی بیدستی تو رونا نہین آیا کہ جسمین بہت سے امور ضروری شرعی الٰہی نہین
پائے جاتے ہین از انجملہ وہ امور ضروری بہی ہین جو خط ہذا کے مضمون دوم کے یقینیات حقہ کے ضمن دہ
مین بہی درج ہین ۔

۔ اسوقت تک تو آپنے توریت مقدس مین سے کوئی بہی ایسا حکم واجب التعمیل پیش نہین کیا ہے
منزل من اللہ ہو اور تسپر بجا آوری اسکی باعث معصیت ہو تعجب ہے کہ آپ کسسبب سے اسکی نسبت یہ کہتے
ہین کہ (اثمہما اکبر من نفعہما)

۔ قرآن عربی مین تو یہ آیۃ (واثمہما اکبر من نفعہما) توریت مقدس و انجیل کے حق مین
نازل ہی نہین ہوئی ہے ۔ مگر آپکے نزدیک یہہ آیۃ توریت مقدس و انجیل کے ہی حق مین نازل ہوئی ہے
تو کیا آپکے نزدیک اللہ جل شانہ سے ہی یہ فروگذاشت ہوئی ہے یا محمد رسول اللہ سے کہ انہون نے
دونون کتابون کی نسبت اس آیۃ کو بیان نکیا کہ جنکے حق مین یہہ آیت بروی آپکی رائی کے
نازل ہوئی تہی ۔ بلکہ ان دونون کتابون کے نام چہوڑکر ایسے ایسی اشیاء کے حق مین بیان
کردیا جنکے حق مین یہ آیت موزون ہی نہین تہی ۔ اور چونکہ یہ آیت قماربازی اور خمر کے حق مین
آپکے نزدیک موزون ہی نہین سمجہا جاتا ہے کہ غالبًا قماربازی اور خمر کو آپ اس آیۃ کے حکم
سے مستثنٰی سمجہتے ہونگے ۔ آپ کی ایسی سمجہ کی کیا ہی تعریف کیجاوے سبحان اللہ سبحان اللہ

پیرو وہ نہیں ہوسکتے

توریت مقدس کا پیرو ہون

مقدس کو شامل کرکے کیون مذکرہ کرتے ہین

مضمون ششم سلطنیات

انہون نے اپنی قوم کو جنکے ہاتھ مین

بچاوین سکتے ہین

ایقینیات حقہ قائم الکتاب المبین

الف بطن مجمل شرایع الٰہی مندرجہ

قال قرآن عربی مین صالح

مندرجہ ہم سورۃ آل عمران مدنی

یتلون آیات اللہ آناء اللیل وھم یسجدون

بالمعروف وینہون عن المنکر و

وما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ

پیروان شرایع الٰہی مندرجہ

الخ

Marfat.com

ح۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ پیروان قرآن عربی میں سے خونی اور چور اور مکار اور جھوٹھ بولنے والے اور فریبی و دھوکھباز اور جھوٹھے مدعی اور زانی اور مغلوب الشہوت نہیں ہیں آپ ذرہ اپنی کتاب (آئینہ کمالات اسلام) کے صفحہ ۲۳۰ سے لیکر ۲۴۶ تک اور صفحہ ۵۷۲ سے لیکر ۵۷۶ تک غور سے اپنا ہی حال مفتونی اور بیتابی کا پڑہیں اور جو کچھہ آپنے اس عورت کی حصول کیواسطے اس بیتابی میں کیا ہے اسپر غور کریں اور سچ کہیں کہ آپکو اور مذکورۃ الصدر حالات والی اشخاص کو قرآن عربی نے کیا ہے فایدہ پہونچایا ہے۔ بلکہ یہی سبب ہے کہ آپ جیسوں کی کثرت کے سبب سے باقی ماندہ پیروان قرآن عربی بمقابلہ اولین یعنے پیروان شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے بہت ہی تھوڑے جنتی ہونگے چنانچہ پیروان قرآن عربی کے حق میں قرآن عربی کی ہی سورۃ واقعہ مکی نمبری پنجاہ و ششم کی آیۃ نمبری ۱۴ رکوع اول میں یوں درج ہے (وقلیل من الاخرین) اور ان کا تو کیا ہی ذکر ہے صحابیوں مندرجہ ذیل کو کیا فایدہ پہونچایا دیکھئے مشکوٰۃ کی کتاب الحشر کی فصل اول مندرجہ صفحہ ۴۸۵ پر یوں درج ہے۔ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیامۃ ابراھیم وان ناسا من اصحابی یوخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقول انہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم مذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ۔ کیا یہہ قرآن عربی کا قصور نہیں ہے تو بتلا دیا ہے ورنہ ناحق کا الزام۔

ساتواں مضمون۔ (ظنیات ملبسات میرزا غلام احمد صاحب قادیانی)

(جنکے گندہ اور غیر مہذب بیانات کے بڑے بڑے فاضل انگریز جان ڈیون پورٹ و لایل وغیرہ جیسے قایل ہیں آپنے انمیں کیا دیکھا ہے کہ آپ قایل نہیں ہوتے خداوند تعالے رحم کرے۔

(یقینیات حقہ فاتح الکتاب المبین متضمن رفع التباسات ظنیات مذکور)۔

الف: منجملہ شرایع الہیہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کے جو جو احکام آپکے سمجھہ میں گندہ اور غیر مہذب ہیں آپ ان احکام کو مفصل کر کے لکھہ بھیجیں تب انپر غور کر کے جو کچھہ واجب ہوگا سو لکھا جائیگا۔

ب۔ آپکو جان ڈیون پورٹ وغیرہ کی فضیلت کا اعتقاد ہے الا ہیں تو اس قسم کے لوگونکو جو شرایع منزل من اللہ مندرجہ ہر پانچ حصص توریت مقدس کی نسبت خود شک کرتے ہیں اور لوگونکو شک میں ڈالتے ہیں آیۃ مندرجہ ذیل نمبری ۱۱۱ رکوع یازدہم سورہ ہود مکی نمبری یازدہم (ولقد اتینا موسی الکتاب فاختلف فیہ ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی بینہم وانہم لفی شک منہ مریب۔

کا مصداق یقینا سمجھتا ہوں یا وہ جو لوگ ... سے تنفق ہیں یا انکے پیرو ہیں وہ لوگ حدیث متذکرہ مسجد کے مصداق ہیں ... عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن (دیکھئی بخاری کی پارہ تیسواں کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) جب مینے تو توریت مقدس میں یہہ دیکھ لیا ہے کہ اس پر عمل کرنیوالوں کا اجر ضائع نہوگا دیکھئے آیۃ ذیل نمبری ۷ا رکوع بست ویکم سورہ اعراف کی نمبری ہفتم کی (والذین یمسکون بالکتاب و اقاموا الصلوۃ انا لا نضیع اجر المصلحین) اور پھر یہ دیکھ لیا ہے کہ یہ پانچ حصص توریت مقدس میں شرائع الٰہی ہیں وہ نور اور ہدایت ہیں اور انبیاء مسلم انکے عالم رہے اور جن لوگوں نے ان شرائع الٰہی پر عمل نہ کیا ہے وہ کافر ہوئے ہیں اور جو لوگ ان شرائع الٰہی پر عمل نہیں کرینگے وہ کافر ہونگے دیکھئے آیتہ منزلہ نمبری ۴۴ رکوع ہفتم سورہ مایدہ مدنی نمبری پنجم کی - (انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی و نور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شہداء فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون)

اور معنی اس آیتہ کے میرے خط مرسلہ ۲ ستمبر ۱۹۰۸ء کی چہٹی ضمیمہ کے تعینات حصہ کے ضمن (الف تا ذ) میں درج ہو چکے ہیں دیکھ لیجئے۔

اب پھر آپ ہی سمجھ لیجئے کہ جو لوگ دین حق مرسل من اللہ مندرجہ پانچ حصص توریت مقدس سے گمراہ ہیں یا انکو گمراہ کرنے والے گروہ میں سے ہیں اور آیات نمبری ۴۴ و ۴۵ رکوع پنجم سورہ مکی نمبری ہفتم (فاذن موذن بینہم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ و یبغونہا عوجا وھم بالآخرۃ کافرون) کے مصداق ہیں انکا لکھنا یا کہنا کسطرح سے قابل قبول ہے فافہم

موبخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۸ء وقت دس بجے صبح کے الراقم

فاتح الکتاب المبین مقیم منگیری ضلع ...

صحت نامہ اغلاط رسالہ خط و کتابت فاتح المبین و میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۱و۴	۱۰۳	مرزا	میرزا	۹	۶	نمبری ۴۲	نمبری ۴۳	۱۵	۲	یاآنکہ انکر نام	یاآنکہ انکی نام
۲	۴	اسلام علیکم	السلام علیکم	〃	۷	احلکہ	احلکنا	〃	۴	البیی ایسی	البیی البی
〃	۴	مرزا	میرارا	〃	۱۶	اسی سے	اسی لئے	〃	۹	نہیں ملایا	نہیں نکالا یا
〃	۸	آپ کے کی	آپ کی	〃	۱۸	صدفین	صادقین	〃	۱۲	سہ اءالتوریت	سواء توریت
〃	۱۶	واجبکے کی	واجب کی	۱۱	۳	ثم اا تینا	ثم اتینا	〃	۱۳	اعتراض با	اعتراضات
۳	۲۱	سنانہ چکوں	سنا چکوں	〃	۷	قرآن عرابی	قرآن عربی	〃	۱۴	معص	محض
۵	۵	نوالعزم	الوالعزم	〃	۲۰	مگر دوسری	مگر دوسری	〃	۱۸	وہاں یہ خبر	وہاں پہ یہ خبر
〃	۶	مرے	میرے	〃	۲۰	جواپی طرح	جو اچھی طرح	〃	۲۰	بین کیہی	ہیں کوی
〃	۸	اپی	اپنی	〃	۲۱	بہی	یہی	〃	۲۱	ورنہ نہیں تو	ورنہ نہیں [illegible]
〃	۱۵	بہی	یہی	〃	۲۳	کہیں ہی	کہیں بہی	۱۶	۳	النبیون	النبیون
〃	۱۹	ہوتی رہیں	ہوتی رہی ہیں	۱۱	۱	اس سطر میں سفید ہے	کاتب کی غلطی	〃	۶	مستم	مسلم
〃	۲۰	باقرآن	یا قرآن	〃	۵	حالانکہ	حالانکہ	〃	۱۳	) یوں	) کے یوں
〃	۲۰	بجبر	بجز	〃	۱۰	وہ تو نبی ہی کی ایسی	وہ تو ہی کسبی اسے	〃	۱۷	من جھتنا التنبیہ	من جہتہ التنبیہ
〃	۲۱	اورساصحف	اور صحف	〃	۲۰	بہی	یہی	〃	۲۰	من تخیمہا	من تفخیمہا
۶	۲	ثبوت کیجے آپ لئی	ثبوت آپکے لئی	〃	۲۳	اس تشریح در تفصیل کی	اس تشریح اور تفصیل کی	〃	۲۱	الکتا بالملایاء	الکتاب للانبیاء
〃	۴	بیکو اصحفا مطہر	تیلو صحفا مطہرة	۱۲	۱۰	وہ وتمام	وہ تو تمام	〃	۲۲	من جھتہ الکتابتہ	من جہتہ الکتابتہ
〃	۴	آب	آپ	〃	۱۱	ہی	ھی	۱۷	۳	حیث لونہ	حیث کونہ
〃	۱۸	مورخہ ۴ اگست ۱۸۸۹	مورخہ ۲ اپریل ۱۸۸۹	〃	۱۸	الکی	انکی	〃	۴	خیر	خبر
۷	۱	الاجب یہ	الا عجب یہ	〃	۱۸	پکڑلی	پکڑنی	〃	۶	بون یہی	[illegible]
〃	۷	چارجب یل	[illegible]	〃	۲۱	آینہ سندرجہ	آیتہ مندرجہ	〃	۲۰	لمصدقا	[illegible]
〃	۹	رکہ شرایع	وریہ کہ شرایع	۸	۲۳	[illegible]	[illegible]	〃	۲۳	تفسیر [illegible]	[illegible]
〃	۹	متباث	ملہمات	۱۳	۶	بشرح صار	بشرح صدر	۱۸	۱	بضادی	بیضاوی
۸	۵	الوالعزم	الواالعزم	〃	۱۲	اور ینبعون	اورلینبعون	〃	۳	الصحتہ	[illegible]
〃	۷	ترغیبکے	ترغیب سے	〃	۱۷	ہمشہ	ہمیشہ	〃	۴	والانجیل والزبور	[illegible]
〃	۱۰	کی ی	کی نمبری	۱۴	۳	غلام احمد	غلام احمد صاحب	〃	۸	نمبری ۱۱۱ رکوع	[illegible]
〃	۱۲	سمانی	سمائی	〃	۴	بہی ارادہ	یہی ارادہ	〃	۹	[illegible]	[illegible]
〃	۱۳	اور کتب مقدسہ سابقہ	اور کتب مقدسہ سابقہ	〃	۱۰	ہماری نشمندی	ہماری دانشمندی	〃	۱۰	[illegible]	[illegible]
〃	۱۵	حث	شرح	〃	۱۷	اورمحکم ہی ھو	اور نص محکم ہی ھو	〃	۱۲	تورالبت	توریت
〃	۱۸	انشاء اللہ تعالے	[illegible]	〃	۱۸	واضح لونہی	واضح رہی	〃	۱۴	[illegible]	[illegible]
۹	۳	وہ مرزا ید	وہ امر زاید	〃	۲۰	اس سطر میں سفید ہی	کاتب کی غلطی	۱۹	۲	ظنیات	[illegible]
〃	۵	ہمنبرہ	میں یہ	〃	۲۱	تمام دنیا	تمام دنیا	〃	۵	یقینیات	[illegible]

Marfat.com

۱۹	۶	[illegible]	[illegible]
۰	۸	[illegible]	[illegible]
۰	۱۸	قرآن [illegible]	[illegible]
۰	۲۰	تو آپ ساتھ	[illegible]
۰	۲۱	اگر کوئی بیٹیہ	[illegible]
۲۰	ادیر	بیتلو اصحابا سفر	[illegible]
۰	۱۲	اور مسیح آیا ہی	اور مسیح آئے ابھی
۲۰	۲۱	کے توحید ثم	کے حصہ دوم
۲۱	۱	بضاوی	بیضاوی
۰	۳	حو بالفعل	[illegible] بالفعل
۰	۵	[illegible]	[illegible]
۰	۱۱	دیتلو صحابا	[illegible]
۰	۱۴	ہنہیں	نہیں
۰	۱۸	[illegible]	[illegible]
۰	۱۹	[illegible]	[illegible]
۰	۲۰	مقدس [illegible]	[illegible]
۰	۲۴	لینو واسطے	لینے واسطے
۲۲	۵	اسرار [illegible]	[illegible]
۰	۸	محص	محض
۰	۱۱	قصص ہی	[illegible]
۰	۱۴	ہنہیں [illegible]	[illegible]
۰	۲۴	وہ تو [illegible]	[illegible]
۲۳	۷	[illegible]	[illegible]
۰	۷	واصل نہیں	[illegible]
۲۴	۲۱	اثار	[illegible]
۲۵	۱۳	تھا تھا	تھا
۰	۱۴	ایک شہر کا	[illegible]
۰	۲۳	سنہری ۱۱۶	[illegible]
۲۶	۵	لزیخت	[illegible]
۰	۱۳	[illegible]	[illegible]
۰	۱۶	[illegible]	[illegible]
۰	۲۰	جواب کافی	[illegible]
۰	۲۱	[illegible]	[illegible]

الذی لا من طائن لا هم خذلهم البیاغه
فالنزال بنفائس منصور نصر من حی تقوم

الحمد لله که تالیفات فاضل جلیل عالم نبیل جناب مولانا ابو سعید بن شیخ عبید الرحمن

منابع فی ترجیح التهانی

در حاشیه ۳۳ صفحه و در متن ۵ صفحه

[illegible] بیان البرهان

حسب فرمایش خان والاشان سامی المکان جناب محمد بیاین خان صاحب بوگرانوی منفعة

السلطنة ار مطبع شکوه بلند طبع شد
در بلده هودن منشی سهابی نه

فہرست بعض مضامین منح الباری

صفحہ ۸ استعمال لفظ حق و باطل فروعات مین ۱۲ رد حدیث کفر ہے ۱۲ ہدایہ کی بنا غالبًا عقلی دلیلون اور ضعیف حدیثون پر ہے
۱۴ نقول اجماع بخاری و مسلم کی ترجیح و تقدیم پر ۲۰ قطعی ہونا احادیث صحیحین کا ۲۶ صحیحین کے احادیث منتقدہ بھی اصح و ارجح ہین
۳۰ تقریر جمیل بجواب مطاعن صحیحین ۳۱ حکم ضعیف حدیث کا ۳۲ بیان مشرک ہونے اوس شخص کا جو حدیث پر رای کو ترجیح دے ۴۰ اقرار
شیخ عبد الحق کہ ابن ہمام نے تقدیم صحیحین و ترتیب صحاح کو تائید مذہب کے واسطے توڑا ہے ۴۵ اہانت حدیث کفر ہے ۴۷ مستحق تکفیر ہونا
کیدانی کا بقول ملا علی قاری ۴۸ صاحب ہدایہ مجتہد نہ تھا و بیان طبقات حنفیہ ۵۰ نقل عبارت عبد الحق متضمن مذمت ہدایہ ۵۱ ع
شعرانی متضمن بعض وجوہ جواب مطاعن صحیحین ۵۵ طعن ابن الہمام و عبد الحق شان مین صحیحین کے ۵۵ جواب اوسکا بالتفصیل ۶۸ بیان مناہج
بخاری اور اوسکی اجتہاد کا ۶۹ حل عبارات انصاف جسمین بخاری کو منتسب بمذہب شافعی کہا ہے ۷۱ معنی منتسب الی مجتہد کی ۷۲
منتسبین ۷۳ بیان مجتہد مستقل و مجتہد منتسب و مجتہد فی المذہب کا

فہرست بعض مضامین تبیان

۴۸ جواب
تمام مسائل مخاطب کا ۶۰ ابطال دعوی حصر مذاہب باجماع مرکب ۶۲ ابطال ادعای حصر تحقیق و تنقیح مسایل و ضبط قواعد کا مذاہب ائمہ اربعہ پر
۶۴ جواب ادعای حصر نجات کا مذاہب اربعہ مین ۶۷ ممانعت انتقال بغرض فاسد کے وقت ہے ۶۹ اقرار ملا علی قاری کہ التزام کسی پر واجب
۷۲ شاہ ولی اللہ کے نزدیک تعیین کو بحق عامی مرجح کہنا کذب ہے ۷۵ قول نووی مقلد جو مذہب چاہے اختیار کرے ۷۷ حل عبارت
انصاف جس سے مخالفین وجوب التزام اور رواج تعیین مذہب کا عامہ مقلدین مین بعد دو سو برس کے نکالتے ہین ۸۴ حکم تلفیق ۸۴ حکم رجوع بعد العمل
۸۵ جواز قضا بخلاف مذہب ۸۷ بے دلیل ہونا حکم تعزیر کا انتقال پر ۸۸ عبارت ملا علی قاری متضمن تجہیل قہستانی ۹۰ قایل ہونا کسی
اہلسنت کا ساتھ تعدد حق کے ۹۱ صورت اسکی امکان کی جو مذہب معتزلہ سے ممیز ہو ۹۵ مذہب وحدت حق سے بھی تعیین مذہب نہین نکلتی ۹۵
مین خطا بالیقین معلوم نہین ہوتے ۹۶ رد اوسپر جو اپنے مذہب کو صواب اور مذہب خصم کو خطا کہے ۹۷ اثبات جواز تقلید مفضول برخلاف قول امام غزالی ۹۹
شعرانی کہ عامی کا کوئی مذہب نہین ۱۰۱ حل عبارت میزان شعرانی جسمین مجوب کے واسطے تعیین کو واجب کہا ہے ۱۰۸ ابطال اس قول کا
صحابہ مین عدم التزام کا ضرورت کی سبب سے رواج تھا ۱۰۹ نقول اہل اصول کہ التزام واجب نہین ۱۱۲ نقل اقرار مخاطب کہ ائمہ اربعہ
حکم تعیین مذہب صحابہ نہین ہوا ۱۱۳ جواب قول عبد الحق کہ قرارداد متاخرین تعیین ہے ۱۱۶ نقل تحقیق حضرت شاہ ولی اللہ مشعر رواج عدم از
سے زمان خروج متعصبین تک ۱۱۹ تجزی اجتہاد اور جواز استدلال اہلحدیث بحق غیر مجتہد مطلق اور معنی اجتہاد کی تجزی ایک حق
۱۲۰ ابطال ادعای اختتام اجتہاد ۱۲۰ شروط اجتہاد اور بیان عدم ضرورت ان شروط کا واسطے اجتہاد فی البعض کے ۱۲۱ بیان
طبقہ احمد بن حنبل اور اونکے قواعد ہفتگانہ کا جس سے عمل بالحدیث کا وجوب نکلتا ہے ۱۲۴ قول ابو حنیفہ کا کہ جسکو میری قول کی دلیل
اوسپر حرام ہے کہ موافق اوسکے فتوی دے ۱۲۵ قول امام احمد حدیث ضعیف بہتر ہے رای سے اور محدث غیر محقق بھی ہو تو بہتر
رای سے ۱۲۶ اثبات اجتہاد اصحاب صحاح ستہ کا ۱۲۸ ایک کی روایات آنحضرت اور اصحاب تک سند متصل سے
بلکہ بعض باتین اونکی قیاسی بھی ہین ۱۲۹ عبارت شعرانی متضمن اس مضمون کے کہ امام ابو حنیفہ کو بہت حدیثین نہین پہونچین
اسلئے اونکے مذہب مین قیاس زیادہ پایا جاتا ہے ۱۳۲ خاتمۃ الرسالہ

تمت بالخیر والعافیہ

ان فہرستون مین بعض مضامین اس مجموعہ کو بنظر تشویق ناظرین نقل کر دیا گیا ہے انکی سوا اور بہی مضامین عجیبہ اسمین مندرج ہین

Marfat.com

تصحیح اغلاط مجموع ہر دو رسالہ بجز چند اغلاط عبارات بیان مشتبہ جا کہ تصحیح آن ضمن تحقنامہ حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	۱۵	شیخ الحق	شیخ عبدالحق	۱۸	۱۰	لمّا ضاعت	لمّا ضاعت	۲۷	۱۶	حیازة	حیازة
	۱۹	التزام	التزام	۲۰	۶	الیکی	اکیلے	〃	۱۸	افرد ت	افرذت
	۸	زنگ جودی	زنگ جودی	〃	۸	اصحّ	اصحّ	〃	۲۱	تخجل	تخجل
	۱۳	حتی یقولُ	حتی یقولَ	۲۱	۵	نفیٰ	نفی	۲۸	۱	حاصلها	حاصله
	۱۸	انه	انه	〃	۶	علیه	علیها	〃	۳	التقدّم	المتقادم
	۱۹	سنابذ	منابذ	〃	۷	تد	قد	〃	۴	من	عن
	۴	الخنفیة	الحنفیة	〃	۱۱	بانّ	بانّ	〃	۵	بن	بنّ
	۲۰	متعدّد	متعدِّد	۲۲	۸	ابی الطیب	ابی الطیب	〃	۶	ابی زرعة	ابی زرعة
	۳	مصیبٌ	مصیبًا	〃	۲۰	الصحیحینَ	الصحیحینِ	〃	۷	علة ترکته	علة ترکها
	۱۶	مسئله	مسئلہ	۲۳	۱	غیرهما	غیرهما	〃	۱۲	بریان	بریان
	۱۵	الاَ	الاُ	〃	۴	یفترقَ	یفترقُ	〃	۱۵	الوقفة	الوقفة
	۹	مشائخنا	مشائخنا	〃	۸	قد اشتد	قد اشتدّ	〃	۲۱	روایتین	روایتین [illegible]
	۱۱	الاستخفاف	الاستخفاف	〃	۱۰	شیخ الاسلام	شیخ الاسلام	۲۹	۱	اوثین	اثنین
	۱۵	ساعیه	ساعیة	۲۴	۹	ابن حجر	ابن حجر	〃	۳	امت کا	امت ہے
	۹و۱۰و۱۱	الخنفیة	الحنفیة	〃	۱۰	الشیخانُ	الشیخانِ	۳۰	۱۸	حدیث کی	حدیث کو
	۱۴	اسمعیل	اسمعیل	〃	〃	صحیحها	صحیحها	۳۱	۱۰	صحیت	[illegible]
	۱۵	مسلم بن	مسلم بن	〃	۱۴	لم تقع	لم یقع	۳۱	۱۸	[illegible]	[illegible]
	۱۶	وبیع انه	وسلم مع انه	〃	۱۹	ابن کثیر	ابن کثیر	۳۲	۳	شایعة	شایعة
	۱۷	واما رونیاه	واما رُوِّیناه	۲۵	۱۷	احد الطرفین	احد الفریقین	۳۲	۱	الهتہ	الهتہ
	۲	باه	بانه	۲۶	۱۴	مقطوع الصحة	مقطوع الصحة	〃	۷	تقبلون	یقبلون
	۵	لوصف	الوصف	〃	۱۷	قطع الصحة	قطعی الصحة	〃	۹	انه	انّه
	۱۰	الشیخانُ	الشیخانِ	〃	۱۹	وقفةٍ	وقفةٍ	〃	۱۴	الرَواية	الرِّواية
	۱۳	جمهور	جُمهور	〃	۲۱	درجه	درجة	۴۰	۱۹	الزام	التزام
	۱۶	بصیغةَ	بصیغةِ	۲۷	۴	فهذا	فهذه	۴۲	۶	انّه	انّہ
	۱۷	الاتقان	الاِتقان	〃	۸	درجاة	درجات	〃	〃	تکفیر	تکفیر
	۲۰	نوی	نووی	〃	۱۳	ان کلّ	ان کلّ	〃	۷	الدین	الدین
	۱۰	لسماعه	لسماعه	۲۷	۱۵	الانامل	الانامل	〃	〃	المفهوم	المفهومة

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۸	المفضیّ	المفضِیَۃ	۷۰	۱۶	اِحیانا	اَحیانا	۱۰۳	۳	آنّ	اِنّ
〃	۱۵	من ما	من بعد ما	۷۱	۱۰	شافعی	شافعی سے	〃	۱۲	التکالیف	بالتکالیف
۴۸	۹	آنّ	اِنّ	〃	۱۷	متفرّع	متفرِّع	〃	۲۰	آنّ	اِنّ
〃	۱۶	مجمل	مجمَل	۷۵	۱۹	عَقد الجید	عِقد الجید	۱۰۴	۱۳	المقدّسی	المقدَسی
۵۱	۱ و ۲	خصصہ	خصصتہ	۷۶	۱۴	رد المختار	رد المحتار	〃	۲۱	واراد	واراد بالت
〃	۱۱ و ۱۶	الشیخانُ	الشیخانِ	۷۸	۹	حالُ الناس	حکایۃ حالِ الناس	۱۰۵	۱۲	اَحَسر	اَحِسہ
〃	۱۷	سلیمانِ	سلیمانَ	۸۰	۱	لاییمّمَ	لاییمّمُ	〃	۱۶	آنّ	اِنّ
۵۳	۲	الشیخانُ	الشیخانِ	〃	۳	لم یُسبق	یَسبق	۱۰۶	۱۸	الزام	التزام
۵۴	۶	اَختار	اُختار	۸۱	۱۹	رقبۃُ	رقبۃَ	۱۲۲	۹	یحیی بن قطان	یحیی بن سعید
۵۵	۱۲	مذہب کے خصوصًا	مذاہب کے خصوصًا	۸۴	۱۸	صفحہ ۱۴۰	صفحہ ۱۰۴	۱۲۴	۱۳	حدیث و قرآن	قرآن
۵۶	۱۴	الراویّ	الراویُ	〃	۲۰	اورجہ عدم	اور عدم	۱۲۹	۱	امامون کی	امامون
〃	۱۵	الحاملۃ	الحاملَۃ	۸۵	۲	خادثہ	حادثہ	**صحت نامہ حاشیہ**			
〃	۱۶	متفاوَتۃ	متفاوِتۃ	۸۷	۱۱	بالجوار	بالجواز	۲	۲۶	یا صحیح	صحیح
〃	〃	لایقدح	مالایقدح	۸۸	۶	کلّہم	کلّہم	〃	۵۵	کتابون	کتابون
〃	۱۸	ماقبَل	ماقبِل	۹۰	۱۸	آنّ	اِنّ	۱۳	۹	یقفوا	یقفو
۵۸	۱۱	اَخَر	آخِر	۹۳	۷	آنّ	اِنَّ	〃	۱۹	الثانیۃ	الثابتۃ
۵۹	۱۹	سرط	شرط	۹۴	زیرہ ۷	بصفحہ ۵	بصفحہ ۸	۲۲	۲۴	الملتزمون	الملتزموا
۶۱	۳	جوراوی جو سبب	جوراوی کے سبب	〃	۱۸	اَخَسر	اَخِسر	۲۶	۱۹	ابنا	انکا
۶۳	۵ و ۹	مفسَّر السبب	مفسِّر السبب	۹۵	۵	آخَر	آخِر	۳۵	۶	بالتخییر	بالتخییر
〃	۷	الطعن	الطعنُ	۹۸	۱۰	ہزین	ہذین	۴۶	۱۱	اکثر	[illegible]
〃	۱۲	رَوایۃ	رِوایۃ	〃	۱۹	السّمعانی	السّمعانی	۵۳	۴	فسلغی	قلعی
۶۷	۲۱	قتیبۃ بن	قتیبۃ بنُ	〃	۲۱	المفتی	المفتیّ	۱۱۰	۲۲	رسالہ میں	رسالہ
۶۸	۵	مُناقبہ	مَناقبہ	۱۰۳	۱	آنّ	اِنّ	۱۳۱	۵	رمایات	روایا

نظم لابی محمد ہبۃ اللہ بن الحسن الشیرازی رح

علیک باصحاب الحدیث فانہم — علی منہج للدین ما زال معلما
وما النور الا فی الحدیث واہلہ — اذا ما دجی اللیل البہیم واظلما
فاعلی البرایا من الی السنن اعتزی — واعمی البرایا من الی البدع انتمی
ومن ترک الآثار ضلل سعیہ — وہل یترک الآثار من کان مسلما

Marfat.com

رسالہ ۱۲۸۶

منح الباری فی ترجیح صحیح البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحمدُ لِلّٰہِ وسلامٌ علیٰ عبادِہِ الذین اصطفیٰ

بعد ایک تحریر مسمی عثمان کی متضمن سب وشتم علماے دہلی کی جو ہدایہ پر بخاری کو مرجح ٹھہراتے ہین اور مشتمل بعض مطاعن صحیحین پر جو بعضی متعصبین حماۃ مذہب سے صادر ہوئے ہین میری نظر سے گزری اسکی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ محرر اسکا کوئی ناواقف بے علم آدمی ہے جسکو عبارت لکھنے کا بھی شعور نہین کہ اگرچہ کی ہا سے کاف ملاتا ہے اور تامل کو عین سے بلا تامل لکھتا ہے مبتدا کی بعد اور خبر کی پہلے مبتدا کو نہین ذکر کرتا نہ ہندی ٹھیک لکھتا ہے نہ فارسی با موقع لاتا ہے نہ عربی عبارت بے قاعدہ نقل کرتا ہے یہہ تو وصف ہین اوسکی عبارت کے اور اوصاف معانی اور متضمنہ عبارت اوسکی کی کسی بیان مین آسکتی ہین کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان تنازع ترجیح بخاری مین اور مضامین اوسکی مثبت مجتہدات امام اعظم اور صاحب ہدایہ کی اوپر مجتہدات بخاری کی اور دعوی آپکا اثبات رجحان ہدایہ اور دلیل آپکی مثبت ضعف ہدایہ اور نیز دعوی آپکا اثبات رجحان ہدایہ بنسبت صحیح بخاری اور دلیل آپکی مثبت تساوی تصحیح بخاری و تصحیح امام ابوحنیفہ وغیرہ متقدمین اور اوسکے ہمسلک مرجحین

Marfat.com

بخاری کا اجماع است اور اوسکی خلاف مین آپکی تقاریر مین اجماع ابن الہمام وعبد الحق الغرض اوسکی
عبارت اور معنی دونون شاہد عدل گزری اوسکی بیعلمی اور بی فہمی پر لہذا جواب اوسکی تحریر کا لکہنا نہ مناسب
معلوم ہوا اور موجب تضییع اوقات او تسوید اوراق نظر آیا ؎ اگر صد باب حکمت پیش نادان بخوانی
آیدش بازیچہ در گوش لیکن چونکہ اس اعراض و خاموشی مین عامہ کا ضرر متصور تہا کیونکہ یہہ اس خاموشی
و اعراض کو عجز اور لاجوابی مشہور کرتا اور عوام اسمین مذبذب ہوتے اسلئے جواب اوسکی تحریر کا لکہتا ہون
اور اوسکا جواب نا چار مخاطب ٹہرا تا ہوں پس پہلے اسکی تحریر کیا بعینہ اصل فتوی علماء دہلی
کے نقل کرتا ہون تا کہ ملاحظہ ہی اوسکی تحریر کی سب اوسکی جہالت ظاہر ہو جاوے اور سب کو یقین
کرین پہر اوس تحریر کی عبارات و ضبط الفاظ کی غلطیوں کا فہرست نقل کرونگا پہر اوسکی مضامین
واہیہ کا رد تفصیل لکہونگا وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْمُعِين

نقل فتوی علماء دہلی مطابق نقل و تلخیص مخاطب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسول اللہ — سوال مختصر المرقوم ۲۵ ماہ جمادی الآخر ۱۲۸۵ھ مطبع مشتہرہ ناگپور
کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین اس باب مین کہ زید یون کہی کہ اگر ہدایہ خلاف بخاری کی ہو تو
بخاری کی ہدایہ سی دکرینگی و عمرو برخلاف اسکے برعکس اوسکی فنبوا و لکم الاجر عند اللہ تعالے الجواب صورت
مرقومہ مین قول عمرو کا صحیح و برحق اور قول زید کا حق نہین اسواسطی کہ جمہور علماء ہر چہار مذہب کے اتفاق
رکہتی ہین اسپر کہ بعد کتاب اللہ کے صحیح تر اور معتبر صحیح بخاری ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نے شرح ترجمہ فارسی مشکوۃ مین لکہتی ہین جمہور علماء بر انند کہ کتاب در صحت مقدم ست بر جمیع کتب مصنفہ
در حدیث تا آنکہ گفتہ اند اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری ترجمہ صحیح تر کتابونکی بعد کتاب اللہ کی
صحیح بخاری ہی اسی طرح کہا ہی ملا علی قاری حنفی و شیخ ابن حجر عسقلانی شافعی نے پہر جب صحیح بخاری
سب کتابون سی صحیح زیادہ تر نزدیک جمہور علماء کی ٹہیری تو ہدایہ پر بہی مقدم ہوگی صحت حدیث و عمل
مین انتہی کلامہ پس منصف دیندار کو کافی ہی اور متعصب و مبتدع کو مفید نہین واللہ اعلم بالصواب

سید محمد نذیر حسین — محمد اسد علی اسلام آبادی — حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

نقل تحریر معترضانہ مخاطب بجماہو ہو مزین باغلاط نتایج طبع نکتہ زای جناب جنپر خطوط کی نشان دئی ہوئی ہین

واضح ہو فتوی مسطور الصدر کرد حقیقت فتنہ باعث مبتلا ہین احقر العباد بعد ملاحظہ جواب جواب ہذا تحت قلم لایا ہیہ ہے کہ افسوس برحال مجیب کہ جواب ساختہ معدن فساد و شرانگیز بلا تمیز لکھدیا نعوذ باللہ ہذا علم لا ینفع وہذا القلب لا یخشع بسا التعجب کہ سوال سایل واقع فروع دین ہے یا اصول دین و لفظ حق و ناحق در اصطلاح فقہا کس جا مستعمل کیا جاتا ہی جب اتنی بہی تمیز نہو خواہ مخواہ مفتی الزمان کہلاوین گویا کہ اشتہار شہار روسیاہی اپنا مہیا اوین برائے طالب علم باول نظر واضح ہوگا کہ سوال سایل واقع فروع دین ہے من شرح منظومۃ منقولا من المصطفے الخطار والصواب مستعملان فی المجتہداۃ والحق والباطل مستعملان فی المتقداۃ باعث این نخاش انکہ **مصرع** بدرزو ہوا دیدہ دانشمند علاچہ خوش عمرو کو منصف و بیدار زید کو متعصب غبی بکر رہا ہی مثل انکہ کل شئی یرجع الی اصلہ **مصرع** عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

حاصل کلام اوپر صاحبان رایت و فطانت مخفی نہے کہ سوال سایل اوپر کئی وجہ کی مشتمل ہے مگر دو وجہ اول انکہ صاحب ہدایہ مسلہ فرعیہ بصحت ابو حنیفہ رح و تقلید صاحب خود و سہم تبیق لایا ہی اگر خلاف بخاری شریف کے ہوکیا حکم دوم انکہ اگر اپنی ہی اجتہاد سی توقیت پاکر بدعوی نسخ کہ مقبول علیہ فقہا کا ہو کیا حکم جواب ہر دو بوجہ مختصر اول انکہ اگر صاحب ہدایہ تقلید ابو حنیفہ رح جس مسلہ کو قبول کیا ہے بخاری سی دکرین تو گویا رد کرنا ابو حنیفہ رح کا ہوتا ہی ... چونکہ مجتہد مستقل و امام کمل کے قول اجتہادیہ کو رد کرین بخاری ہو خواہ غیرہ ... محدث رح کی شرح سفر السعادۃ مین لکھا ہی کہ اعتماد بر تصحیح تنقید ائمہ ... چو ایشان حدیثی را تلقی بقبول کردہ عمل بان نمودہ اند انکار و اعتراض بر اثبات تقلید ... جایز نباشد و التزام ایشان بحکم این جماعہ تحکم الخ و کذا قال شاہ ولی اللہ قطع نظر این اگر حدیث معمول بہ امام اعظم رح باشد و در صحاح و غیرہ آنرا ضعیف منسوب کردہ باشند تضعیف ایشان نسبت امام اعظم رح قابل حجت نیست الخ الغرض بہر حال مقدم افضلیت است کہ ... متاخر را کہ ...

عبارت ہذا برسالہ ولایل قوی ترک قراۃ للمقتدی اگرچہ کہ صحیح بخاری بہی حملہ آور اصح الاصح کی دہ
لیکن گربہ شیرست درگرفتن موش + دوم آنکہ صاحب ہدایہ خود مجتہد مطلق مشہور شرعا قول مجتہد حجت
غیر ردنہیں ہوتا اجماعًا چنانچہ صفحہ ۳۷ فی الاشباہ القاعدہ اولی الاجتہاد ولا ینقض بالاجتہاد
و دلیلہا الاجماع قد حکم ابوبکر رض فی مسایل و خالفہ عمر رض فیہا لم ینقض حکمہ الخ تنبیہ یک نکتہ ہم اور
سکھلاتی ہیں اس مجیب حق پوش باطل نویش کو کہ اجتہاد اولی اپنا ردنہیں ہوتا باجتہاد ثانی اپنی
مثلاً ایک شخص صلوٰۃ رکعتین کو رکعت اول تحری کس جانب کو پڑھا پہر تغیر کیا جہت دوسرے نماز بلا
کراہت صحیح ہووے کما فی الاشباہ اگرچہ کہ شرح سفر السعادۃ و میزان الکبری توصیف و تعریف
و بخاری ہر جا موجود چہ سود کہ زنگ تعصبی زنگ حسودی مانع حق بین و راہ یقین کی ہو علاج اس
بیماری کا اس جانب اللہ سے بیت بو دار کرسکی نہ ہر یک جرم سخت کو + گرچہ سہیل چمکی ہی سارے
جہان پر + چنانچہ در شرح سفر السعادۃ صفحہ ۴۱ و کتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور ست و معتبرین کتاب
نیز درین ہم انداختہ چہ مصنف وی رح در اکثر جا کار بدلیل معقول نہادہ اگر حدیثی آورده نزد
محدثین خالی از ضعفی نہ غالبًا اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودہ است ولیکن شرح
ابن الہمام جزاہ اللہ تعالی خیر الجزا تلافی آن نمودہ و تحقیق کار فرمودہ الخ و ہمچنین میزان الکبری
صفحہ ۷۹ فانی حضضتہ بمزید عناء و لما علیہ کتاب تخریج احادیث کتاب ہدایہ للحافظ الزیلعی
و غیرہ و حق بخاری شریف در میزان الکبری صفحہ ۵۷ و من خرج لہم الشیخان مع کلام الناس
فیہم جعفر بن سلیمان الصبعی الخ و آنکہ عبارت مجیب ترجمہ فارسی مشکوۃ آورده کہ کتاب او صحیح ترین
است بر جمیع کتب مصنفہ در حدیث رحم کری اللہ بر حال مجیب کہ اتنی سی عبارت مذکور کی گھمنڈ
پر ترجیح بخاری شریف کو بجمیع کتب فقہ متفق علیہ کے دیکھا و صادق آمد اینکہ مروی است از
ابن مسعود رض کہ شما در زمانہ ہستید کہ ہوا تابع علم ست و اینک میرسد زمانہ کہ علم تابع ہوا است
بیت ایکہ پی نفس و ہوا میروی + راہ نہ اینست خطا میروی + اور مجیب غافل اس عبارت سے شیخ صوفی
بصفحہ ۴ شرح سفر السعادۃ مرقوم فرمایا ہی و کتب ستہ کہ مشہور اند در آن اقسام احادیث از صحاح

۴ … اس … ہیں … نہیں … بن … جن …

۵ لفظ دو عام … برادر … دونوں … استعمال … جائز ہے … ہندوان … نصرف … خاص … اور نقطہ … معنوں میں استعمال … میں … کیا … نقل … ظالم … الانس … معلوم … ہیں … اس … علاوہ … جرم … سخت … ساتھ … کیا ہے ۱۲ الکاتبہ

وکتب ستہ کہ مشہور اند دران اقسام احادیث از صحاح وحسان وضعیف موجود ولتسمیہ بصحاح
بطریق تغلیب انتہی عبارت مذکور شیخ رح سی واضح ہی کہ بخاری ہی ہمسر صحاح کتب متقدمہ ہم
عصر کی سبب ملکہ کمتر تصنیفات متقدمین سی چنانچہ ولفظ مقدم مبالغہ قال الشافعی ما علی
اَدِیمِ السَّمَاءِ اَصَحُّ مِنْ مُوَطَّاءِ مَالِكٍ وَقَالَ ابْنُ العَرَبِیِّ المُوَطَّاءُ هُوَ الاَصْلُ
الاَوَّلُ وَكِتَابُ بُخَارِیْ هُوَ الاَصْلُ الثَّانِیْ ونیز آنکہ فرمود شیخ موصوف در شرح
سفر السعادت صفحہ ۱۸ اخراج کرده است مسلم در کتاب خود بسیاری از رواة کہ سالم ہستند از غوائل
جرح وہمچنین در کتاب بخاری جماعہ اند کہ تکلم کرده شده است در ایشان پس مدار کار در حق رواة بر اجتہاد
علما وصواب دید ایشان باشد الخ عبارت ہذا شیخ رح کی صاف واضح ہی کہ عمل کرنا بخاری کا
باجتہاد وصوابدید علما کی ہو پس کیونکر سبقت تصنیفات علما مجتہدین سی ہوگی معہذا اسمعیل
بخاری خود منتسب بمذہب شافعی کا ہی چنانچہ محقق شاہ ولی اللہ در رسالہ انصاف مین تحریر
فرمایا ہی وَاسْتَدَلَّ شَیْخُنَا العَلَّامَةُ عَلٰی اِدْخَالِ البُخَارِیْ فِی الشَّافِعِیَّةِ بِذِكْرِهٖ فِی
الطَّبَقَاتِ الشَّافِعِیَّةِ وَكَلَامُ النَّوَوِیِّ شَاهِدٌ لَهٗ پس جای غور وانصاف ہی کہ مجیبی
مخالفان بخاری کو کہ خود وه مقلد شافعی کا ہی بدعتی لکھدیا بالتعجل اسکا کیا علاج مصرع لیکن
قلم در کف دشمن است ؛ باد ملاحظہ ان عبارتون کی مفسد متعصب ہونی تقلید نفس عوام الناس
ہر شہر وقریہ فساد عظیم برپا کر دیا کہ تفرقہ اخوة المومنین مین واقع گویا کہ نمونہ قیامت قیام
بنا دیا ہی ہذا الیوم یفر المرء من اخیہ واخیہ پر ظاہر گرفتار مورد عتاب آیہ کریمہ قال اللہ
تعالی وَلَا تَبْغِ الفَسَادَ فِی الاَرْضِ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الفَسَادَ ولہذا گفتہ اند زلۃ العالم
زلۃ العالم یعنی لغزش یکعالم لغزش یکجہانست فویل للجاہل مرتین وللعالم سبعین مرة بفہم
ناقص آتا ہی کہ یہہ فتنہ بلاد دکن کی جانب سی شر انگیزی اگر ساتھ راہ ہی بتلاوان حضرت صاحب
مہر کی ہو بلاریب کہا جاوی کمثل الحمار یحمل اسفارا مصرع چارپایہ بروکتابی چند + یا آنکہ مرد مستیم
از عایشہ رضی اللہ عنہ مرفوعا چون خدا اللہ با بندہ بدی مسلط کند پیش از مرگ بیکسال شیطانی

الحمد کہ ادوا الحرو یا انکہ گفتہ اند علما السبب باسوء خاتمہ نعوذ باللہ منہا چہار چیز اند از انجملہ یذادان مسطورات الفوائد عتیق لکہنا بحیثیت اظہار تقوی و پارسائی اپنی کا نظم لو کان فی العلم دون التقی شرف لکان اشرف خلق اللہ ابلیس مصرع بنجانہ کس ست حرفی لبس است + الرقمہ سید عثمان غفرلہ اللہ المنان مقلد ابو حنیفہ النعمان ساکن صدر کامٹی مورخہ ۱۲ شعبان المعظم فقط

تمام ہوئی عبارت تحریر مخاطب کی کما ہو ہو آمین کہلی کہلی غلطیوں پر نشان دی گئی ہین اور یہی حقیقت مین تمام ہی غلط اور ہر چند وجہ غلط اغلاط اس عبارت کی علما پر مخفی نرہیگی ولیکن بنظر تنبیہ و اعلام اوساط کی وجہہ بعض اغلاط اس عبارت کی بطور فہرست کی بیان کرتا ہون

شمار	اغلاط	بیان غلط
۱	فتوی مسطور الصدر کو حقیقت	کاف غلط یا مبتدا مفقود الخبر
۲	نعوذاً باللہ	تنوین بمضارع غلط نعوذ بلا تنوین چاہیی یہہ دلیر آخر تحریر مین بہی ہی
۳	وصول ہین	واو غلط
	[illegible]	رسم الخط غلط
۵	[illegible] دانشمند	دانشمند غلط صحیح ہوشمند ہی جو بحافظ وزن ہے
	[illegible]	استثنا غلط کیونکہ بعد اثبات مفیگونی ہی اور منافی مقصود مخاطب یا عبارت
۷	[illegible] ابو حنیفہ	اسناد صحت طرف ابو حنیفہ غلط و صحیح اسناد تصحیح ہے
	[illegible]	نسبت اسکی طرف صاحب ہدایہ کی بلا ذکر محل وثوق غلط
	[illegible]	لفظ عدیہ غلط و صحیح مجرد مقبول
	[illegible]	یہہ جواب نہین بلکہ جواب کا رد ہی
	[illegible]	غلط بی محل
۱۲	[illegible] اجتہادیہ	تانیث اجتہادیہ غلط
۱۳	[illegible] القوی	غلط اور صحیح نام رسالہ الدلیل القوی ہے

Marfat.com

۱۵	عبارت ہذا رسالہ	یا غلط ترکیب غلط
۱۶	اگرچہ کہ	ضم کاف غلط طرفہ یہہ کہ اور جگہ بہی ایسا ہی لکہتے ہے
۱۷	چنانچہ صفحہ ۳۰ فی الاشباہ	محض بے ربط کسی محاورہ کے موافق نہین ہندی کی نہ فارسی کی نہ عربی کے جابجا ایسا ہی
۱۸	مانع حق بین راہ الیقین کے ہو	غلط و بی ربط و مہمل خصوصًا لفظ حق بین کہ صحیح حق بینی ہی
۱۹	و ہمچنین میزان الکبری	اشارے بشار الیہ ممکن الاشارہ حوالہ خلاف محاورہ
۲۰	وانکہ محبیب	خبر ندارد
۲۱	متصنفہ	غلط اور صحیح مصنفہ
۲۲	چنانچہ لفظ مقدم مبالغہ	مہمل و طلبیش در بطن قایل کیونکہ عبارت متفرع علیہا مین لفظ مقدم کا نشان نہین
۲۳	و نیز باینکہ	متعلق ندارد
۲۴	پس کیونکہ سبقت ہوگے	غلط اور صحیح لیجائیگی
۲۵	بلاتعقل	غلط و بی موقع اور صحیح لفظ بلاتامل
۲۶	تفرقہ واقع	رابطہ ندارد
۲۷	یغفر المری من ابہ	ہمزہ یغفر اور خط المری غلط و اب مضاف طرف ضمیر متکلم کی بحذف یا غلط اور صحیح یغفر المرء من ابیہ معلوم ہوتا ہی کہ آپنی یاد و علم کا بہی سلطا نہین کیا ورنہ سورہ عبس مین اس جملہ کا رسم الخط دیکہکر لکہتے
۲۸	یہہ فتنہ بلا اور کسکی جانب سے	سراسر بی مضمون و مہمل
۲۹	بخانہ کس ست احرفی است	یہہ مصرع از ان بحور قدیمہ و جدیدہ کے خارج ہوئے ترکیب بہی اس جملہ کی غلط
۳۰	الرحمۃ	بالتعریف غلط و الصحیح بالتنکیر

یہہ نمونہ ہی بیان اغلاط تحریر مخاطب کا باقی کو اسپر قیاس کرنا چاہیے اب اسکی مضامین عبارت کا

رد بالتفصیل لکہا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ زِدْنِی عِلْماً **قوله الاول** لفظ حق وناحق در اصطلاح فقہا کسجا مستعمل کیا جاتا ہی اتنی بہی خبر نہین الی ان قال من منظومہ ناقلا عن المصنف الخ **جوابہ** مرد خدا استعمال لفظ حق وباطل خاصکر فرعیات مین کتب مذاہب اربعہ مین جابجا موجود ہی تہین نظر نہ آوی تو کسکا قصور ہی **بیت**

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمہ آفتاب را چہ گناہ +

تمکو ایک کتاب شرح منظومہ کہین سی ہاتہ لگ گئی ہے اور کوئی کتاب فقہ حدیث کی نظر نہین آئی **ع** حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء

باایں ہمہ ایک شیخ وقت جامع بین الفقہ والحدیث کی حق مین ایسی ایسی الفاظ بولتی ہو کیا یہہ تیرا تمہاری ہٹ کا جزو ہی نعوذ باللہ من ذلک اب مجہسی سنو کہ استعمال لفظ حق وباطل کا فرعیات مین بہت جگہ پایا جاتا ہی امام طحاوی رئیس الحنفیہ شرح معانی الآثار مین جو محض تائید مذہب حنفی مین ہے کما نص علیہ مولانا شاہ عبد العزیز فی بستان المحدثین بہت جگہ جب کسی مسئلہ فرعیہ حنفیہ مین بسبب کمال ضعف اور بی بنیاد ہونے اوس مسئلہ کی تائید سی عاجز ہو جاتا ہی تو برملا کہدیتا ہی کہ قول ابو حنیفہ کا اس باب مین باطل ہے چنانچہ دراسات اللبیب مین فرماتی ہین وهذا ابو جعفر الطحاوی مع مبالغته المفرطة فی نصرة المذهب اذا تمت الحجة علی ابی حنیفة [illegible] فی معانی الآثار کیف یاتی بکلام حدید حتی یقول فی بعض المواضع فما قال ابو حنیفة باطل انتهی **ترجمہ** اور یہہ ابو جعفر طحاوی باوجودیکہ نہایت مبالغہ کرتا ہی حنفی مذہب کے تائید مین جب کوئی دلیل ابو حنیفہ پر ثابت ہو چکتی ہی تو تم دیکہتی ہو اوسکو کیسی تیز کلام شرح معانی الآثار مین لاتا ہی یہانتک کے بعض جگہ کہدیتا ہی کہ جو کچہہ کہا ابو حنیفہ نی سو باطل ہے تمام ہوا کلام طحاوی کا ایسا ہی امام نووی فقیہ ومحدث شافعی نی تقریبا سو جگہ مین مسایل فرعیہ مین حق وباطل کا استعمال کیا ہی ایک جگہ شرح مسلم مین فرماتی ہین قال ابو حنیفة وبعض السلف انه یجب الزکوة فی قلیل الحب وکثیره وهذا مذهب باطل منابذ لصریح الاحادیث الصحیحة انتهی وقس علی هذا باقی مواضعه **ترجمہ** کہا ابو حنیفہ اور بعضی اگلون نے کہ واجب ہے زکوۃ تہوڑی بہت غلہ مین

اعلام واضح ہو کہ اکثر جگہ تراجم ان عبارات کی لفظی نہین ہین بلکہ محاورہ اردو کی ہوا

Marfat.com

اور یہہ مذہب باطل ہے پہینکا گیا ہی صریح حدیثون کی سند سی جو صحیح ہین اور قیاس کر اسپر بابی
مواضع شرح صحیح مسلم کو جنمین مسایل فرعیہ کی نسبت لفظ باطل مستعمل ہوا ہی اور ایسا ہی امام شعرانی
ہی جنکی کلام سی تم بہی مستدل ہو بہت جگہ مسایل فرعیہ مین لفظ حق و باطل استعمال کیا ہی ایک
جگہ کتاب لواقح الانوار القدسیہ مین فرماتی ہین وَقَالَ بَعْضُ الْحَنَفِیَّةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عِنْدَ
قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ الْحَقَّ مَعَ الشَّافِعِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰی لِقَوْلِهٖ لَا يَصِحُّ التَّيَمُّمُ عَلَی الصَّخْرَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهَا غُبَارٌ انتہی ترجمہ کہا
بعض حنفیہ نی بذیل قولہ تعالی فامسحوا بوجوہکم وایدیکم کہ حق شافعی کی ساتھہ ہی جو کہتی ہین کہ
صحیح نہین تیمم کرنا اوس پتہر پر جسپر غبار نہو ایسا ہی ملا علی قاری حنفی سی بہت جگہ یہہ استعمال پایا
جاتا ہی چنانچہ کتاب منح الازہر مین فرماتی ہین فِی الْمَسَائِلِ الْاِجْتِهَادِيَّةِ اِحْتِمَالَاتٌ
اَرْبَعَةٌ اَلْاَوَّلُ اَنْ لَيْسَ لِلّٰهِ حُكْمٌ مُعَيَّنٌ قَبْلَ الْاِجْتِهَادِ بَلِ الْحُكْمُ فِيْهَا مَا اَدّٰی اِلَيْهِ
رَاْیُ الْمُجْتَهِدِ فَعَلٰی هٰذَا يَتَعَدَّدُ الْاَحْكَامُ الْحَقَّةُ الخ ترجمہ اجتہادی مسلونمین چار احتمال
ہین اول یہہ کہ اجتہاد سی پہلی اللہ کی طرف سے کوئی حکم مقرر نہین بلکہ حکم وہی ہی جسکی طرف مجتہد
کی رای پہونچی پس اس احتمال پر احکام حقہ متعدد ہونگی پہر فرمایا ہی وَكَانَ حُكْمُ دَاوٗدَ وَ
سُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِالْاِجْتِهَادِ دُوْنَ الْوَحْیِ وَاِلَّا لَمَا جَازَ لِسُلَيْمَانَ خِلَافُهٗ
وَلِدَاوٗدَ الرُّجُوْعُ عَنْهُ وَلَوْ كَانَ كُلٌّ مِنَ الْاِجْتِهَادَيْنِ حَقًّا الخ ترجمہ اور تہا حکم
داود اور سلیمان علیہما السلام کا اجتہاد سے نہ وحی سی ورنہ نہ جایز ہوتا سلیمان کو خلاف کرنا داود کا
اور نہ داود کو باز رہنا اپنی حکم سی اور اگر ہوں دونوں اجتہاد حق الخ اور اطلاق لفظ حق مسایل اختلافیہ
اجتہادیہ فرعیہ پر اس عنوان سی کہ سب حق پر ہین یا حق دایر ہی ادنی طالب علمون تک معلوم ہے
اور چہوٹی بڑی کتابون مین درج ہی تفسیر احمدی مین ہی قَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيْبٌ
وَالْحَقُّ فِیْ مَوَاضِعِ الْخِلَافِ مُتَعَدِّدٌ وَعِنْدَنَا الْمُجْتَهِدُ يُصِيْبُ مَرَّةً وَيُخْطِیْ
اُخْرٰی وَالْحَقُّ فِیْ مَوَاضِعِ الْخِلَافِ وَاحِدٌ انتہی ترجمہ کہا معتزلون نے سب مجتہد

حق پر ہین اور حق موضع اختلاف مین متعدد ہوتا ہی اور ہمارے نزدیک مجتہد کبھی مطلب کو پہونچتا
ہی اور کبھی چوک جاتا ہی اور حق موقع اختلاف مین ایک ہی ہوتا ہی بلا تعیین تفسیر معالم مین ہے
وَذَهَبَ جَمَاعَةٌ اِلٰى اَنَّهُ لَيْسَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيْبٌ بَلْ اِذَا اخْتَلَفَ اجْتِهَادُ مُجْتَهِدَيْنِ
فِيْ حَادِثَةٍ كَانَ الْحَقُّ مَعَ وَاحِدٍ لَا بِعَيْنِهِ اِنْتَهٰى مَا اَرَدْنَا نَقْلَهُ عَنْهُمَا وَلَسْنَا نَحْنُ
بِصَدَدِ تَحْقِيْقِ مَا هُوَ الْحَقُّ فِيْ مَسْئَلَةِ تَعَدُّدِ الْحَقِّ وَوَحْدَتِهِ وَاَنَّ اَيَّهُمَا اَرْجَحُ دَلِيْلًا
وَاَحْرٰى قُبُوْلًا وَاَوْلٰى اِحْتِيَاطًا وَعَمَلًا ترجمہ اور گئی ہی ایک جماعت طرف اس بات کی کہ ہر مجتہد
حق کو پہونچنے والا نہین ہوتا بلکہ جب دو مجتہد دنکا اختلاف ایک حادثہ مین پا جاوی تو حق ایک کی ساتھ
ہوتا ہی بلا تعیین تمام ہوا جو ہمنی نقل کرنا چاہا ان دونو ن سی اور ہم اس بات کی تحقیق کے درپی
ہین کہ مسئلہ تعدد حق اور وحدت حق مین سی کونسی بات حق ہی اور انمین کونسی بات دلیل کی راہ سی
غالب ہے اور قبول کرنیکی لایق ہی اور عمل و احتیاط کی راہ سی بہتر ہے اور رسالہ عقد الجید مین جناب مولینا
شاہ ولی اللہ فرماتی ہین قَوْلُهُ يَعْنِي الْبَيْضَاوِيَّ وَالْمُخْطِيُ لَيْسَ بِمُبْطِلٍ قُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ مُبْطِلًا
لَمْ يَكُنْ مُخَالِفًا لِلْحَقِّ لِاَنَّ كُلَّ مُخَالِفٍ لِلْحَقِّ مُبْطِلٌ وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ
وَالْحَقُّ اَنَّ مَا نُسِبَ اِلَى الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ قَوْلٌ مُخَرَّجٌ اِلٰى اَنْ قَالَ وَالْحَقُّ اَنَّ
الْاِخْتِلَافَ اَرْبَعَةُ اَقْسَامٍ اَحَدُهَا مَا تَعَيَّنَ فِيْهِ الْحَقُّ قَطْعًا وَيَجِبُ اَنْ يُنْقَضَ
خِلَافُهُ لِاَنَّهُ بَاطِلٌ يَقِيْنًا وَثَانِيْهَا مَا تَعَيَّنَ فِيْهِ الْحَقُّ بِغَالِبِ الرَّاْيِ فَخِلَافُهُ بَاطِلٌ
ظَنًّا اِلٰى اَنْ قَالَ وَتَفْصِيْلُ ذٰلِكَ اَنَّهُ اِنْ كَانَتِ الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يُنْتَقَضُ فِيْهَا قَضَاءُ الْقَاضِيْ
بِاَنْ يَكُوْنَ فِيْهَا نَصٌّ مَعْرُوْفٌ مِنَ النَّبِيِّ صلعم فَكُلُّ اجْتِهَادٍ خِلَافَهُ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ
الْاِجْتِهَادُ فِيْ مَعْرِفَةِ وَاقِعَةٍ قَدْ وَقَعَتْ ثُمَّ اشْتَبَهَ الْحَالُ مِثْلُ مَوْتِ زَيْدٍ وَنَحْوِهِ
فَلَا جَرَمَ اَنَّ الْحَقَّ وَاحِدٌ اِلٰى اٰخِرِ مَا قَالَ ترجمہ قول اوسکا یعنی بیضاوی کا کہ خطا کرنی والا
اجتہاد مین باطل پر نہین ہوتا ہمین ہم یہ کہتی ہین کہ جب باطل پر نہوا تو حق کا مخالف نہوا کیونکہ
مخالف حق کا باطل ہی ہوتا ہی اور حق کی سوی بجز باطل کے اور کچھہ نہین ہوتا اور اس بات

حق یہہ ہی کہ جو ائمہ اربعہ کی طرف اس مسئلہ مین نسبت کرتی ہین وہ ایک ایسی بات ہی کہ نکالی گئی ہی اور
کلام ہی بعینہ کلام نہین ہی یہانتک کہ کہا شاہ ولی اللہ نے اور حق یہہ بات ہی کہ اختلاف چار قسم ہی ایک
وہ جسمین حق یقینا ایک جانب مقرر ہوا اور واجب ہو کہ اوسکی خلاف کو توڑا جاوی کیونکہ وہ یقینی باطل ہی
ہوگا دوسرے وہ جسمین حق غالب ظن سی ہو نہ یقینا پس اوسکا خلاف ظنی باطل ہوگا یہانتک کہ
کہا شاہ صاحب نے اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اگر وہ مسئلہ اجتہادیہ ایسا ہو جسمین قضا قاضی کی بعد
اوسکی مخالف ہو ٹوٹ جاسکی بسبب اسکی کہ اوس مسئلہ مین آنحضرت سی کوئی حدیث مشہور معروف
مروی ہو پس اس مسئلہ کی خلاف جو اجتہاد ہو سو باطل ہے اور اگر اجتہاد ایسی مسئلہ مین ہو جسمین دریافت
حال اس حادثہ کا منظور ہو جو ایکدفعہ واقع ہو چکا ہوا ور پہر اوسمین شبہہ پڑ گیا ہو جیسی موت
وحیوۃ زید کی تو ایسی محل مین بیشک حق ایک ہی ہوگا آخر اوس کلام تک جو مولانا نے مفصل و
مدلل بیان کیا ہی پس جبکہ اسقدر استعمال لفظ حق و باطل کا فرعیات مین شایع ہوا تو وہ قول شرح
منظومہ کا سوای قاعدہ جزئیہ اور اصطلاح خاص بعض علما کی کیا ہوگا اب فرمائیے کہ یہہ سب اکابر
استعمال کرنیوالے حق و باطل کی فروعات مین بی تمیز ہین یا تمہاری نظر کا قصور ہے مناسب یہہ ہی
کہ اپنی ہی بینائی کا علاج کیجیے جواب دیگر یہہ سوال و جواب فروعات سی نہین بلکہ اصول او ر
معتقدات سی ہی اصول ہونا تو ظاہر ہے کیونکہ یہہ سوال و جواب تقدیم و ترجیح کا ہی اوسمین حکم تعارض
کا بیان ہی اور یہہ عین مسایل اصول فقہ اور اصول حدیث سی ہی قَالَ فِي التَّوْضِيحِ الْاُصُولِی
بَابُ الْمُعَارَضَةِ وَالتَّرْجِيحِ اِذَا وَرَدَ دَلِيلَانِ يَقْتَضِي اَحَدُهُمَا عَدَمَ مَا يَقْتَضِيهِ
الْاٰخَرُ فِي مَحَلٍّ وَاحِدٍ فِي زَمَانٍ وَاحِدٍ فَاِنْ تَسَاوَيَا قُوَّةً اَوْ يَكُونُ اَحَدُهُمَا اَقْوٰی
بِوَصْفٍ هُوَ تَابِعٌ فَبَيْنَهُمَا مُعَارَضَةٌ وَالْقُوَّةُ الْمَذْكُورَةُ رُجْحَانٌ الخ ترجمہ کہا توضیح مین
جو اصول فقہ کی کتاب ہے یہہ باب ہے معارضہ اور ترجیح کا جب وارد ہون دو دلیلین ایک انمین سی وہ بات
چاہتی ہو جو دوسرے نہین چاہتی ایک ہی موقع مین ایک ہی وقت مین پہر اگر یہہ دونون قوت مین برابر ہون
یا ایک انمین سی کسی ایسی صفت سی جو اوسکی تابع ہو قوت رکھتی ہو تو ان دونون مین معارضہ تصور

Marfat.com

کیا جاتا ہی اور وہ قوت جو اوسکی صفت سی حاصل ہے رجحان گنی جاتی ہے پس تقدیم و ترجیح احد
المتعارضین کو جو مسایل اصول سی ہی مسایل فروع سی کہنا کمال بیخبری ہی ہا معتقدات سی
ہونا اسکا سو وہ بہی غلط ٹہری جبکہ حکم اس تعارض کا بحیثیت اعتقاد پوچہا جاوی باین طور کہ عند التعارض
ہدایہ کو مقدم سمجہا جاوے یا بخاری کو مقدم اور لایق عمل اعتقاد کیا جاوی بہر حال یہہ جواب سوال
فروعات سے تو کسیطرح نہین شمار کیا جاتا پس استعمال لفظ حق و باطل کا اسمین شرح منظومہ کی بہی مخالف ہوا

قوله الثانی علاوہ جہ خوش عمرو کو منصف بیندار اور زید کو متعصب و بدعتی بکہہ رہا ہی **جوابہ**
زید بدعتی کیا مشرک اور منافق ہی بحکم عین نصوص ائمہ دین کی جنمین ابو حنیفہ بہی ہین اور منکر ہی حدیث
کا بدلیل مطلق بولنی اس کلمہ کی کہ بخاری کو ہدایہ رد کریگی اہ اور مصداق ہی ان روایات حنفیہ کا فی
الخلاصة من رد حدیثا قال بعض مشائخنا یکفر وقال المتأخرون ان کان
متواترا کفر اقول هذا هو الصحیح الا اذا کان رد احادیث الآحاد علی وجه
الاستخفاف والاستحقار والانکار انتهی ما فی منح الازهر لعلی القاری
الحنفی ترجمہ خلاصہ مین ہی کہ جو کوئی رد کری کسی حدیث کو کہا مشایخ نی وہ کافر ہوجاتا ہی
اور کہا پچہلی فقہائی اگر وہ حدیث متواتر ہو تو کافر ہوتا ہی مین کہتا ہون کہ یہی بات صحیح ہی کہ
بجز رد کرنی خبر متواتر کی کافر نہین ہوتا مگر اوس حالت مین کہ خبر واحد کو ہلکا اور خفیف جانکر انکار کری
تو اسکی انکار سی بہی کافر ہوجاتا ہی تمام ہوا مطلب منح الازہر کا جو ملا علی قاری حنفی کی تصنیف ہے
تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ہدایہ عبارت ہے مجموعہ چند اقوال اجتہادیہ علما حنفی مذہب سے جنمین بعض اقوال
تو موافق مین آیات اور احادیث صحیح بخاری و مسلم وغیرہما کی سو اونمین عمرو کو بلکہ کسی اہل حق کو
کلام نہین اور نہ اسنی سوال ہے اور بعضی اقوال مخالف ہین صحیحین کے پہر وہ دو قسم مین ایک وہ
جنکا ماخذ اور احادیث صحیحہ ہین سوای احادیث صحیحین کے دوسرے وہ جنکا ماخذ احادیث ضعیفہ ہین
تیسری وہ جنکا کوئی اصل شرعی نہین فقط دلایل عقلیہ سی جو مقابل نصوص صحیحہ کی بالاتفاق
شرعا حجت نہین مدلل ہین اور یہہ دو قسم اخیر اونمین اکثر اور غالب ہین وہ کافی ہی واسطی ثبوت

Marfat.com

اس امر کی اقرار شیخ عبد الحق کا شرح سفر السعادۃ مین جسکو متنی نہایت کج فہمی سی دلیل ترجیح ہدایہ کی اور
صحیح بخاری کی سمجھکر نقل کیا ہی وہ یہہ ہے جو شیخ عبد الحق نے بضمن جواب اوس شخص کے جو حنفی تہا
کو اسی پر مبنی ٹہیرایا ہی کہا ہی وکتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور و معتبر ترین کتابہاست
چہ مصنف وی رحمہ در اکثر بنای کار بر دلیل معقول نہادہ اگر حدیثی آوردہ نزد محدثین خالی از ضعف نیست و
اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودہ است انتہی اور موید ہی اسکی کلام اشرف بن طیب الدین تقی
الدین حید حرجی حنفی کا ملکہ اس سی بہی بڑھکر ہدایہ کی بی اعتباری اور اوسکی احادیث کا بی اصل ہونا
ثابت ہوتا ہے حیث قال فی تنبیه الوسنان ان الحدیث ما لم یثبت له سند فی الاصول
لا یصلح للتمسک والقبول فان موضوعات الزنادقة واهل البدع قد جاوزت مائة
الف من الاحادیث کما صرح به النقاد ولو وجد واحد فی بعض کتب الحنفیة
فلیس به اعتداد کیف واکثر متاخری فقهائنا الحنفیة من علماء ما وراء النهر
والعراق والخراسان لم یسندوا احادیثهم التی یذکرونها فی کتب الحنفیة الی اصل
من اصول الروایات الجلیل الشان حتی صاحب الهدایة التی علیه مدار رحی
الحنفیة یظهر ذلک لمن راجع شرحها الموسوم بفتح القدیر للشیخ الامام حجة
الحنفیة مولانا المحقق کمال الدین ابن الهمام علیه التحیة والاکرام فانه شکر الله
مساعیه قد بالغ فی حمایة مذهب الامام الاعظم ابی حنیفة الکوفی
بالاحادیث الثابتة فی الصحاح والسنن والمسانید والمعاجم ولم یتیسر له
تخریج احادیث الهدایة فی اکثر المواضع الظفر بلفظ الحدیث الذی ذکره
صاحب الهدایة ولم یظفر فی بعضها بشیء اصلا انتهی ما فی تنبیه الوسنان
ترجمہ جابر کہا ہی کتاب الوسنان میں کہ جبتک کسی حدیث کی سند ثابت نہو کتب حدیث میں تو وہ سند
پکڑنی اور قبول کرنی کی لایق نہیں کیونکہ وضعی حدیثین جو بیچ مرتدون اور بدعتیون نی وضع کی ہین ایک لاکہہ
سی بڑھکر ہین جیسا کہ بیان کیا ہی پرکہنی والون نے اگر کوئی پاوی اوس حدیث کو کسی حنفی کی

کتاب مین تو اوسکا کچھہ اعتبار نہین اور کیونکر اعتبار ہو جس حالت مین کہ اکثر پچھلے فقہاے حنفیہ ما وراء النہر
اور عراق اور خراسان نے جن حدیثون کو اپنی کتابون مین ذکر کیا ہی اونکی سندین کتب حدیث ملنا
شان تک نہین پہونچا تین یہانتک کہ صاحب ہدایہ بھی جسپر حنفیون کی چکی پھر رہی ہے ایسا ہی کیا ہے
بات اوسپر ظاہر ہو جو ہدایہ کی شرح تصنیف ابن الہمام کو دیکھے کیونکہ اوسنے حمایت مذہب امام ابو حنیفہ
کی حد کو پہونچادی ہی ساتھہ مدد کرنی اوسکی کی اون احادیث سے جو کتب صحاح اور سنن اور مسندون
اور معجمون مین ثابت ہین اور وقت نکالنے سندون احادیث ہدایہ کی امام ابن الہمام کو بہت جگہ وہ لفظ حدیث
کا نہین ملا جو صاحب ہدایہ لایا ہی اور بعض جگہ کچھہ بھی پتا نہین ملا اوس حدیث کا جسکو صاحب
ہدایہ لایا ہی تمام ہوا جو تنبیہ اوسنے ان مین ہی پس قابل ترجیح ہدایہ کا بنظر قسم اول کی اوپر احادیث
بخاری یا مسلم کی مبتدع ہی اور مخالف اجماع امت کا اور قابل ترجیح ہدایہ کا بنظر قسم دوم کی اوپر
ہی بڑھکر مبتدعی اور فاسق ہے اور قابل ترجیح اوسکی کا بنظر قسم سوم کی مشرک ہی اور دین سے
خارج نعوذ باللہ من ذلک **ثبوت دعوی اول کا یہہ ہی** کہ باجماع امت محمدیہ
ثابت ہو چکا ہی کہ احادیث بخاری اور مسلم کی مقدم اور مرجح ہین صحت مین اور قوت عمل مین
ساتھہ اونکی غیر پر قَالَ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ اَبُو عَمْرِو بْنُ الصَّلَاحِ فِی کِتَابِ مَعْرِفَةِ اَنْوَاعِ
عُلُومِ الْحَدِیْثِ اَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ الصَّحِیْحَ الْبُخَارِیُّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ
الْجُعْفِیُّ مَوْلَاهُمْ وَتَلَاهُ اَبُو الْحُسَیْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّیْشَاپُوْرِیُّ الْقُشَیْرِیُّ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمُسْلِمٌ مَعَ اَنَّهُ اَخَذَ عَنِ الْبُخَارِیِّ وَاسْتَفَادَ مِنْهُ یُشَارِکُهُ فِی کَثِیْرٍ
مِنْ شُیُوْخِهِ وَکِتَابَاهُمَا اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ وَاَمَّا مَا رُوِّیْنَاهُ
عَنِ الشَّافِعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ مَا اَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ کِتَابًا فِی الْعِلْمِ اَکْثَرَ صَوَابًا
مِنْ کِتَابِ مَالِکٍ وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ بِغَیْرِ هٰذَا اللَّفْظِ فَاِنَّمَا قَالَ قَبْلَ وُجُوْدِ کِتَابَیِ
الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ ثُمَّ اِنَّ کِتَابَ الْبُخَارِیِّ اَصَحُّ الْکِتَابَیْنِ صَحِیْحًا وَاَکْثَرُ فَوَائِدَ وَاَمَّا
مَا رُوِّیْنَا عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ النَّیْسَابُوْرِیِّ اُسْتَاذِ الْحَاکِمِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظِ مِنْ

اَنَّہٗ قَالَ مَا تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ کِتَابٌ اَصَحُّ مِنْ کِتَابِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ فَھٰذَا قَوْلُ مَنْ
فَضَّلَ مِنْ شُیُوْخِ الْمَغْرِبِ کِتَابَ مُسْلِمٍ عَلٰی کِتَابِ الْبُخَارِیِّ اِنْ کَانَ الْمُرَادُ بِہٖ اَنَّ
کِتَابَ مُسْلِمٍ یَتَرَجَّحُ بِاَنَّہٗ لَمْ یُمَازِجْہُ غَیْرُ الصَّحِیْحِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ فِیْہِ بَعْدَ خُطْبَتِہٖ اِلَّا
الْحَدِیْثُ الصَّحِیْحُ مَسْرُوْدًا غَیْرَ مَمْزُوْجٍ بِمِثْلِ مَا فِیْ کِتَابِ الْبُخَارِیِّ فِیْ تَرَاجِمِ اَبْوَابِہٖ
مِنَ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ لَمْ یُسْنِدْھَا عَلَی الْوَصْفِ الْمَشْرُوْطِ فِی الصَّحِیْحِ فَھٰذَا لَا بَاْسَ بِہٖ
وَلَیْسَ یَلْزَمُ مِنْہُ اَنَّ کِتَابَ مُسْلِمٍ اَرْجَحُ فِیْمَا یَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِ الصَّحِیْحِ عَلٰی کِتَابِ
الْبُخَارِیِّ وَاِنْ کَانَ الْمُرَادُ بِہٖ اَنَّ کِتَابَ مُسْلِمٍ اَصَحُّ صَحِیْحًا فَھٰذَا مَرْدُوْدٌ عَلٰی مَنْ
یَقُوْلُہٗ اِلٰی اَنْ قَالَ بَعْدَ عَدِّ الْاَقْسَامِ السَّبْعَۃِ لِلصِّحَاحِ ھٰذِہٖ اُمَّھَاتُ اَقْسَامِہٖ
وَاَعْلَاہُ الْاَوَّلُ وَھُوَ الَّذِیْ یَقُوْلُ فِیْہِ اَھْلُ الْحَدِیْثِ کَثِیْرًا صَحِیْحٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
یُطْلِقُوْنَ ذٰلِکَ وَیَعْنُوْنَ بِہٖ اتِّفَاقَ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ لَا اتِّفَاقَ الْاُمَّۃِ لٰکِنَّ
اتِّفَاقَ الْاُمَّۃِ عَلَیْہِ لَازِمٌ مِنْ ذٰلِکَ وَحَاصِلٌ مَعَہٗ لِاتِّفَاقِ الْاُمَّۃِ عَلٰی
تَلَقِّیْ مَا اتَّفَقَا عَلَیْہِ بِالْقَبُوْلِ انتہی مختصرا ترجمہ کہا امام ابو عمرو بن صلاح نے
بیچ کتاب معرفۃ انواع علوم الحدیث کی کہ پہلی جسنی کتاب صحیح تصنیف کی امام بخاری تہا اور
اوسکی پیچہی لگا مسلم اور باوجودیکہ بخاری سی سیکہتا اور فایدہ اوٹہاتا تہا بخاری کی استادو
سی روایت رکہتا ہی اور انکی دونون کتابین صحیح ترہین سب کتابون سی بعد قرآن کی اور جو
شافعی سی بطور روایت پہونچی ہی کہ اونہون نے کہا ہی کہ موطا ہی امام مالک سی بہتر کتاب میں نہین
جانتا ہون سو یہہ کہنا اونکا پہلی وجود کتاب بخاری و مسلم کی تہا یعنی جبتک یہہ کتابین جمع
نہین ہوئی تہین تو موطا بہتر تہی پہر جسوقت تصنیف ہوئین یہہ کتابین تو موطا کی بہتری انکی
سامنی پست ہوگئی پہر ان دونون بخاری کی کتاب بہت صحیح اور فایدہ مند ہی اور جو ہمکو
ابو علی نیشاپوری استاد حاکم سی روایت پہونچی ہی کہ اونسی کہا ہی کہ صحیح مسلم سی صحیح تر
کتاب زیر آسمان کوئی نہین سو یہہ کہنا اونکا اوس غرض کو ہی جو مسلم کو ترجیح دیتی ہین اگر اس

Marfat.com

غرض سی ہو کہ مسلم کی کتاب کو اس سبب سی ترجیح ہی کہ اوسمین بجز احادیث متصل الاسانید
کی اور کچھ نہین جیسا کہ صحیح بخاری مین تراجم ابواب مین بی سند حدیثون کی طولانی ہی تو
کہنا انکا بجا ہی کچھ برا نہین لیکن اس سی صحیح مسلم کی ترجیح نفس صحت احادیث کی جہت سے
ثابت نہوئی اور اگر یہہ کہنا اونکا اس مرادسی ہو کہ کتاب مسلم کی نفس صحت مین برتر ہے
تو یہہ کہنا اونکا مردود ہے یہانتک کہ کہا امام ابن الصلاح نی بعد شمار کرنی سات قسم صحاح کے
دیہہ مین حاصل اقسام صحاح کی اونمین بلند تر اور قسم اول وہ ہی جسکو اہل حدیث صحیح متفق علیہ بولا
کرتی ہین یہہ کہکر مراد رکہتی ہین اتفاق بخاری اور مسلم کا نہ اتفاق تمام امت کا لیکن اس سے
اتفاق تمام امت کا ثابت ہو جاتا ہی کیونکہ تمام امت نی انکی کتابون کی قبول کرنی پر اتفاق
کر لیا ہی تمام ہوا کلام ابن الصلاح کا مختصرا وقال شیخ الاسلام ابن حجر الحافظ فی
شرح نخبة الفکر ويلتحق بهذا التفصیل ما اتفق الشیخان علی تخریجه بالنسبة
الی ما انفرد به احدهما وما انفرد به البخاری بالنسبة الی ما انفرد به مسلم
لاتفاق العلماء علی تلقی کتابیهما بالقبول واختلاف بعضهم فی ایهما ارجح
فما اتفقا علیه ارجح من هذه الحيثية وقد صرح الجمهور بتقدیم صحیح البخاری
ولم یوجد عن احد التصریح بنقیضه واما ما نقل عن ابی علی النیسابوری
انه قال ما تحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم فلم یصرح بکونه اصح
من صحیح البخاری لانه نفی وجود کتاب اصح من کتاب مسلم اذ المنفی انما هو
لصیغة افعل من زیادة الصحة ولم ینف المساوات وکذا ما نقل عن بعض
المغاربة انه فضل صحیح مسلم علی صحیح البخاری فذلک فیما یرجع الی حسن
السیاق وجودة الوضع والترتیب ولم یفصح احد منهم بان ذلک راجع
الی الاصحیة الی اخرها قال ترجمہ اور کہا اسلام کی بزرگ حدیث کی حافظ ابن حجر
شرح نخبة الفکر مین کہ ملتی ہی تفصیل سابق ہی یہہ کہ بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیث کہ

اوسپر ہوا ایک ہی روایت ہی اور اونکی اکیلی اکیلی روایتون مین بخاری اکیلی کی روایت کو ترجیح
ہے اہلسنت کے علما کا اتفاق ہی انکی کتابون کی قبول کرلنی پر اور اختلاف بعضونکا اسمین ہے کہ
ان دونون مین کون مرجح ہی پس جسپر دونونکا اتفاق ہووے تو اس اتفاق سی مرجح ہوے
اور صحیح بخاری کی مسلم سی ترجیح اور تقدیم اکثر علما نی بیان کی ہی اور اوسکا خلاف کسی ایک
سی بہی ثابت نہین اور جو ابو علی نیشاپوری سی منقول ہی کہ کہا اونسی کہ زیر آسمان مسلم سی
زیادہ صحیح کوئی کتاب نہین سو اسمین یہہ بیان نہین کہ مسلم بخاری سی زیادہ صحیح ہی کیونکہ
اونسی اوس کتاب کا نہونا بیان کیا ہی جو مسلم سی زیادہ صحیح ہو اور اسمین مسلم کی برابر صحیح
کی نفی نہوئی ایسا ہی جو بعض مغربیون سی منقول ہے کہ اونسی صحیح مسلم کو صحیح بخاری سی
بہتر کہا ہی سو یہہ بہتر کہنا اوسکا راجع ہی طرف خوبی سیاق اور پختگی ترتیب اور وضع احادیث
کی اور کسینی بیان نہین کیا کہ یہہ بہتر کہنا راجع ہی طرف صحت کی یعنی بہتر کہنا اوسکا بنظر
وضع و ترتیب مسلم کی ہی نہ اس نظر سی کہ مسلم کو صحت مین ترجیح ہی وَقَالَ الْاِمَامُ النَّوَوِیُّ
فِی مُقَدِّمَةِ شَرْحِ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَنَّ اَصَحَّ الْکُتُبِ
بَعْدَ الْقُرْاٰنِ الْعَزِیْزِ الصَّحِیْحَانِ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقَّتْهُمَا الْاُمَّةُ بِالْقُبُوْلِ وَ
کِتَابُ الْبُخَارِیِّ اَصَحُّهُمَا صَحِیْحًا وَاَکْثَرُهُمَا فَوَائِدَ وَمَعَارِفَ ظَاهِرَةً وَغَامِضَةً
وَقَدْ صَحَّ اَنَّ مُسْلِمًا کَانَ مِمَّنْ یَسْتَفِیْدُ مِنَ الْبُخَارِیِّ وَیَعْتَرِفُ بِاَنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ نَظِیْرٌ
فِیْ عِلْمِ الْحَدِیْثِ وَهٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا مِنْ تَرْجِیْحِ کِتَابِ الْبُخَارِیِّ هُوَ الْمَذْهَبُ
الْمُخْتَارُ الَّذِیْ قَالَهُ الْجَمَاهِیْرُ وَاَهْلُ الْاِتْقَانِ وَالْحِذْقِ وَالْغَوْصِ عَلٰی اَسْرَارِ
الْحَدِیْثِ وَقَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ النَّیْسَابُوْرِیُّ الْحَافِظُ شَیْخُ الْحَاکِمِ اَبِیْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ الْبَیِّعِ کِتَابُ مُسْلِمٍ اَصَحُّ وَوَافَقَهٗ بَعْضُ شُیُوْخِ الْمَغْرِبِ وَالصَّحِیْحُ الْاَوَّلُ انتهٰی
ترجمہ اور کہا امام نووی نی شرح صحیح مسلم کی مقدمہ مین کہ متفق ہین علما اس بات پر
کہ صحیح تر کتابون سی بعد قرآن کی صحیح بخاری و صحیح مسلم ہین تمام امت محمدیہ نی

Marfat.com

انکو قبول کرلیا ہی اور کتاب بخاری کی دونون مین سی زیادہ صحیح اور فایدہ مند ہی اور
صحیح ہو چکی ہی یہہ بات کہ مسلم فایدہ اوٹھاتا تھا امام بخاری سی اور اقرار کرتا تھا کہ بخاری
بی نظیر ہی علم حدیث مین یہہ جو ہمنی بخاری کو غالب ٹہرایا ہی مذہب ہے جمہور علما کا اور صاحبان
مضبوطی اور مہارت کا اور غوطہ مارنی والون کا دریای اسرار حدیث مین اور کہا ابو علی نیشاپوری
حاکم کی استاد نی کہ کتاب مسلم کی زیادہ صحیح ہی اور اوسکی موافق ہوی بعض مشایخ مغرب کے
لیکن صحیح وہی بات ہی جو پہلی کہی گئی یعنی صحیح تر ہونا کتاب بخاری کا وَقَالَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ
الْحَافِظُ الذَّهَبِیُّ فِیْ تَارِیْخِ الْاِسْلَامِ اَمَّا جَامِعُ الْبُخَارِیِّ الصَّحِیْحُ فَاَجَلُّ کُتُبِ
الْاِسْلَامِ وَاَفْضَلُهَا بَعْدَ کِتَابِ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْلٰی فِیْ وَقْتِنَا هٰذَا یَعْنِیْ
سَنَةَ ثَالِثَ عَشَرَ بَعْدَ سَبْعِمِائَةٍ وَمِنْ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً یَفْرَحُوْنَ الْعُلَمَاءُ بِعُلُوِّ
سَمَاعِهٖ فَکَیْفَ الْیَوْمَ فَلَوْ رَحَلَ شَخْصٌ لِسَمَاعِهٖ مِنْ اَلْفِ فَرْسَخٍ لَمَا ضَاعَتْ رِحْلَتُهٗ
انتہی ترجمہ اور کہا شیخ الاسلام حافظ ذہبی نی تاریخ الاسلام مین کہ کتاب جامع صحیح
بخاری کے بزرگ تر ہی کتب اسلام سی اور بہتر ہی تمام سی بعد قرآن کی اور وہ بلند تر ہی ہماری
اس زمانہ مین یعنی ۷۱۳ھ مین اور تیس سال سی علما خوش ہوتی ہین اسکی سماع عالی رتبہ سی
پس اگر کوئی اسکی سننی کی واسطی ہزار کوس سفر کری تو اوسکا سفر رایگان نہوگا وَقَالَ
الْقَسْطَلَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْبُخَارِیِّ وَاَمَّا تَاٰلِیْفُهٗ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ فَاِنَّهَا سَارَتْ مَسِیْرَ
الشَّمْسِ وَدَارَتْ فِی الدُّنْیَا فَمَا جَحَدَ فَضْلَهَا اِلَّا الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ
مِنَ الْمَسِّ وَاَجَلُّهَا وَاَعْظَمُهَا الْجَامِعُ الصَّحِیْحُ انتہی ترجمہ اور کہا قسطلانی نے
شرح بخاری مین کہ تصنیفات بخاری کی پہر رہی ہین جہان کہین کہ سورج پہرتا ہی اور دنیا
بہر مین دورہ کر رہی ہین یعنی تمام جہان مین لوگ انکو دستور العمل جانکر لیئی پہرتی ہین اور مشہور
کرتی ہین پس اسکی بزرگی کا منکر نہوگا مگر وہی جسکو شیطان نے دیوانہ کر رکہا ہی ہاتہہ
لگا کر اور بڑی بزرگ سب تصانیف سی اوسکی جامع صحیح ہے وَقَالَ الشَّیْخُ الْحَافِظُ

Marfat.com

ابن كثير في البداية والنهاية وكتابه الصحيح يستسقى بقرائته الغمام واجمع على
قبوله وصحة ما فيه اهل الاسلام انتهى ترجمہ اور کہا شیخ حافظ ابن کثیر نی
تاریخ بدایہ ونہایہ مین کہ کتاب بخاری کی جامع صحیح اسکی پڑہنی کی برکت سی مینہ مانگا جاتا ہی
اور اسکی مقبول ہونی اور صحیح ہونی پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہوگیا ہی وقال مولانا
شاہ ولی اللہ فی حجۃ اللہ البالغۃ اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون على
ان جميع ما فيهما من المتصل المرفوع صحيح بالقطع وانهما متواتران الى
مصنفيهما وانه كل من يهون امرهما فهو مبتدع متبع غير سبيل
المؤمنين وان شئت الحق الصراح فقسه بكتاب ابن ابي شيبة وكتاب
الطحاوي ومسند الخوارزمي وغيرها لتجد بينها وبينهما بعد المشرقين انتهى ترجمہ
اور کہا مولینا شاہ ولی اللہ نی حجۃ اللہ البالغہ مین کہ صحیح بخاری ومسلم جو ہین انمین جو حدیث
متصل مرفوع ہی سو صحیح ہی یقینا باتفاق محدثین کی اور سند متواتر سی مصنفون تک پہنچی
ہی اور جو کوئی انکو خفیف اور ہلکا جانی وہ بالاتفاق چلنی والا ہی راہ جو مومنون کی نہین اگر تو
حق صریح ڈہونڈہی تو انکو کتاب ابن ابی شیبہ و کتاب طحاوی اور مسند خوارزمی سی مقابلہ کرکی
دیکہہ تو تجکو انمین اور انمین دو مشرقون کی دوری معلوم ہو ف ابن ابی شیبہ بخاری ومسلم کا استاذ ہی
اور اسکی کتاب کا نام مصنف ہی اور طحاوی حنفی مذہب کا ایک فقیہ ہی اسکی کتاب شرح معانی
الآثار ہی اور مسند خوارزمی ابو المؤید محمد بن محمود خوارزمی کی تالیف ہی اور اوسی سند امام
اعظم کہتی ہین کیونکہ اسمین خوارزمی نی مرویات امام اعظم کو بزعم خود جمع کیا ہی اور بہت جگہ خطا کی
ہی مولانا فرماتی ہین کہ اگر کسیکو جلالت شان صحیحین کی دریافت کرنی منظور ہو تو ان کتابو
سی مقابلہ کرکی دیکہی تو معلوم ہو کہ یہہ کہان اور وہ کہان وقال السید جمال الدين
صاحب روضة الاحباب في رسالته في اصول الحديث اول من صنف
في الصحيح المجرد الامام البخاري ثم مسلم وكتاباهما اصح الكتب بعد

Marfat.com

كتاب الله العزيز الى ان قال واعلى اقسام الصحيح ما اتفقا عليه ثم ما انفرد به
البخاري ثم ما انفرد به مسلم الى اخر ما قال ترجمه اور كها سيد جمال الدين نے جو مصنف
روضة الاحباب کے ہین اپنے رسالہ اصول حدیث مین کہ پہلی جنسی فقط صحیح یعنی بی ملوئی حسن و ضعیف
کی تصنیف کی ہی امام بخاری ہی پہر امام مسلم اور اونکی کتابین سب کتابون سی زیادہ صحیح ہین
ماسوای قرآن کی یہانتک کہ کہا سید جمال الدین نی کہ بلندترین اقسام صحیح وہ ہی جسپر
بخاری ومسلم کا اتفاق ہو پہر وہ جو اکیلی بخاری کی روایت ہو پہر وہ جو اکیلی مسلم کی روایت
ہو الخ وقال الشيخ العلامة الحبر الفهامة محمد الملقب بالمعين السندي
في الدراسات وكونهما اصح كتاب في الصحيح المجرد تحت اديم السماء و
انهما اصح الكتب بعد القرآن العزيز باجماع من عليه التعويل في هذا
العلم الشريف قاطبة في كل عصر واجماع كل فقيه مخالف وموافق على
ما لا يوجد مثل ذلك الاجماع على فضل ابي حنيفة رح على الفقهاء الثلثة من
المعاند والمخالف مع دعوى ذلك من اكثر اهل المذهب انتهى ترجمه اور كها
شیخ علامہ بہت دانشمند وفہمیدہ نے جنکا نام محمد اور لقب معین سندہی ہے کتاب دراسات مین
کہ بخاری ومسلم کا کتب صحیحہ محض سی جو زیر آسمان ہین زیادہ صحیح ہونا اور انکا قرآن کی بعد
درجہ صحت مین پہونچنا اجماع سی ہر زمانہ کی محدثین اور فقہا کی مخالف ہون خواہ موافق
ثابت ہی ایسا اجماع کہ پایا نہین گیا ویسا اجماع ابو حنیفہ کی بزرگی پر بہ نسبت باقی تینون
امامون کی حالانکہ اوس بزرگی کا اکثر اہل مذہب حنفی نی دعوی بہی کیا ہی ایسا ہی اور بہت
علمای حنفیہ وشافعیہ ومحدثین وغیرہم اپنی تصانیف مین لکہتی ہین کہ حدیث بخاری ومسلم کی
مقدم اور مرجح ہی غیر پر باجماع مسلمین کے پہر بعضی محققین اتباع ائمہ اربعہ سی وراکثر اشعری
اور عامہ اہل حدیث اس سی بہی بڑہکر فرماتی ہین کہ حدیث مسلم وبخاری سی علم نظری یقینی حاصل
ہوتا ہی پس بنابر اس مذہب کی منکر حدیث شیخین کا کافر ہوگا اور بعضی جو کہتی ہین کہ علم

یقینی انکی حدیث سی حاصل نہین ہوتا اونکی نزدیک اگرچہ منکر انکی حدیث کا کافر ہوگا لیکن
فاسق اور تارک واجب ضرور ہوگا کیونکہ اونکی نزدیک جوب عمل مین ساتہہ حدیث شیخین کے او
صحیحہ اور احجیتہ مین اوسکی کچہہ تردد وکلام نہین قال الامام ابو عمرو بن الصلاح فی
علوم الحدیث وھذا القسم یعنی المتفق علیہ مقطوع بصحتہ والعلم الیقینی
النظری واقع بہ خلافا لقول من نفی ذلک محتجا بانہ لا یفید الا
الظن وانما تلقتہ الامۃ بالقبول لانہ یجب علیہ العمل بالظن والظن
قد یخطیٔ وقد کنت امیل الی ھذا واحسبہ قویا ثم بان لی ان المذھب
الذی اخترناہ اولا ھو الصحیح لان ظن من ھو معصوم من الخطاء
لا یخطیٔ والامۃ فی اجماعھا معصومۃ من الخطاء ولھذا کان الاجماع
المبنی علی الاجتھاد حجۃ مقطوعا بھا واکثر اجماعات العلماء کذلک
وھذہ نکتۃ نفیسۃ نافعۃ ومن فوائدھا القول بان ما انفرد بہ
البخاری او مسلم مندرج فی قبیل ما یقطع بہ لتلقی الامۃ کل واحد
من کتابیھما بالقبول سوی احرف یسیرۃ تکلم علیھا النقاد من الحفاظ
کالدارقطنی وغیرہ وھی معروفۃ عند اھل ھذا الشان انتھی کلام
ابن الصلاح ترجمہ کہا امام ابو عمرو بن الصلاح نے کتاب علوم الحدیث مین اور یہ قسم
جس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہو یقینی صحیح ہی اور علم یقینی جو دلیل سی حاصل ہوا کرتا ہی
اس قسم سی حاصل ہے بخلاف قول اوس شخص کے جو کہتا ہی یقینی علم حاصل نہین ہوتا بلکہ
ظنی حاصل ہوتا ہی اور قبول کرنا امت کا اس قسم کو اسی جہت سے ہی کہ عمل کرنا ساتہہ ظنی کا
کی واجب ہوتا ہی اور ظن مین خطا کا بہی احتمال ہی اور مین بہی اس مذہب مخالف کی طرف
مایل ہوگیا تہا اور اوسکو اچہا جاننے لگا تہا پہر مجہکو معلوم ہوا کہ مذہب صحیح وہی ہے جو ہمنے پہلی
اختیار کیا تہا یعنی حدیث متفق علیہ کو مفید علم یقینی جاننا اسلیے کہ ظن معصوم مین خطا کا

احتمال نہین اور امت اپنی اجماع مین خطا سی معصوم ہوا کرتی ہے اسیواسطی جو اجماع مبنی
اجتہاد پر ہوتا ہی دلیل قطعی شمار کیا جاتا ہی اور اکثر اجماع علما کی ایسی ہی ہوتی ہین سو یہہ
ایک بڑا النفیس نکتہ ہی اس سی یہہ بات بہی نکل آئی کہ جو اکیلی بخاری کی روایت ہو یا اکیلی
مسلم کی وہ بہی قسم مفید علم یقینی مین داخل ہے کیونکہ امت نی دونون کی کتابون کو
قبول کرلیا ہی سوای تہوڑی حرفون کی جنپر دارقطنی وغیرہ پرکہنی والون نی کلام کیا ہے
اور وہ حرف مشہور ہین اس فن والون مین تمام ہوا کلام ابن صلاح کا وقال البلقيني
قد نقل بعض الحفاظ المتأخرين مثل قول ابن الصلاح عن جماعة من الشافعية
كابي اسحاق الشافعي وابي حامد الاسفرائني والقاضي ابي الطيب والشيخ ابي
اسحق الشيرازي وعن السرخسي من الحنفية والقاضي عبد الوهاب من
المالكية وابي يعلى وابي الخطاب وابن الزاغوني من الحنابلة وابن فورك
واكثر اهل العلم من الاشعرية واهل الحديث قاطبة ومذهب السلف
عامة انتهى على ما نقله السيوطي في التدريب ترجمہ کہا بلقینی نی بیشک
نقل کیا ہی بعضی حدیث کی حافظون نے مثل قول ابن الصلاح کی ایک جماعت شافعیہ سی
جیسے ابو اسحق شافعی ہوئی اور ابو حامد اسفرائنی اور قاضی ابو الطیب اور شیخ ابو اسحق شیرازی
اور نقل کیا ہی امام سرخسی سی حنفیہ مین سی اور قاضی عبد الوہاب سی مالکیہ مین سی اور ابو یعلی اور
ابن الزاغونی سی حنبلیہ مین سی اور ابن فورک اور اکثر اہل علم سی اشعریہ مین سی اور سب کی
سب اہل حدیث سی اور یہی نقل کیا مذہب تمام سلف کا تمام ہوا کلام بلقینی کا جیسی سیوطی
تدریب مین نقل کیا ہی وقال النووي في مقدمة شرح مسلم بعد ايراد كلام ابن
الصلاح متعقبا ومعترضا عليه وهذا الذي ذكره الشيخ في هذه المواضع
خلاف ما قاله المحققون والاكثرون فانهم قالوا احاديث الصحيحين التي
ليست بمتواترة انما تفيد الظن فانها احاد والاحاد انما تفيد الظن على

Marfat.com

ما تقرر ولا فرق بين البخاري ومسلم وغيرهما في ذلك وتلقي الامة
بالقبول انما افاد وجوب العمل بما فيهما وهذا متفق عليه فان اخبار
الاحاد التي في غيرهما يجب العمل بها اذا صحت اسانيدها ولا تفيد
الا الظن فكذا الصحيحان وانما يفترق الصحيحان وغيرهما من الكتب
في كون ما فيهما صحيحا لا يحتاج الى النظر فيه بل يجب العمل به مطلقا
وما كان في غيرهما لا يعمل به حتى ينظر ويوجد فيه شروط الصحيح
ولا يلزم من اجماع الامة على العمل بما فيهما اجماعهم على انه مقطوع
بانه من كلام النبي صلى الله عليه وسلم وقد اشتد انكار امام ابن برهان
على من قال بما قاله الشيخ انتهى كلام النووي قال السيوطي في التدريب
قال شيخ الاسلام ما قاله النووي مسلم من جهة الاكثرين
فاما المحققون فلا فقد وافق ابن الصلاح ايضا محققون انتهى ترجمه

اور کہا نووی نی مقدمہ شرح صحیح مسلم مین بعد نقل کرنی کلام ابن الصلاح کی اوسپر اعتراض
کی نظر سی کہ یہہ جو شیخ ابن صلاح نی ذکر کیا ہی سو خلاف ہی قول محققون کی اور اکثر علما کی
ہی کہ اونہون نے حدیث شیخین کو جو متواتر نہو مفید ظن بتلایا ہی کیونکہ وہ خبر واحد ہوتی ہے
اور خبر واحد بجز ظن فایدہ نہین دیتی اور اس مفید ظن ہونی مین بخاری و مسلم اور اونکی سوا
برابر ہین ہان یہہ فرق کہ اونکو علمانی قبول کر لیا ہی سو اس سی یہہ بات ثابت ہوئی کہ
انپہ عمل واجب ہے بالاتفاق اور بجز انکی اورونکی حدیثون پر جو غیر متواتر ہین عمل کرنا تب واجب
ہوتا ہی جب اونکی صحت ثبوت کو پہونچ لی الحاصل یہہ دونون مفید ظن ہی ہین اور فرق اگر
یہی ہی کہ بخاری و مسلم کی حدیث کی صحت ثابت ہو چکی ہی اوسمین کچھہ بحث و تامل کی ضرورت
نہین ہے اور بہر حال اوسپر عمل واجب ہے اور اسپر سب کا اتفاق ہی اور بجز انکی اورون کی
حدیث واجب العمل نہین جبتک کہ اوسکی صحت ثابت نہولی اور اوسمین بحث و نظر کر کی صحت

کو نہ دیکھہ لیا جاوی اور اس اجماع سی جو بخاری و مسلم کی وجوب العمل ہونی پر منعقد ہو چکا ہی علم یقینی حاصل نہین ہوتا اور بلا شبہ سخت انکار کیا ہی امام ابن برہان نی اوسپر جو شیخ ابن الصلاح کی طرح کہی تمام ہوا کلام نووی کا کہا امام سیوطی نی تدریب مین کہ شیخ الاسلام فرماتی ہین کہ جو نووی نی ابن الصلاح پر اعتراض کیا ہی کہ قول اوسکا اکثر علما کی خلاف ہی سو ٹھیک ہی لیکن یہہ جو کہا ہی کہ یہہ قول محققین کی بہی خلاف ہی سو غلط ہی کیونکہ محققین ابن الصلاح کی ساتھہ بہی ہین یعنی ابو اسحق شافعی اور ابو حامد اسفرانی اور قاضی ابو الطیب اور شیخ ابو اسحق شیرازی اور سرخسی حنفی اور قاضی عبد الوہاب مالکی اور ابو یعلی اور ابو الخطاب اور ابن الزاغونی حنبلی اور ابن فورک اور اکثر اہل علم اشعریہ اور اہل حدیث سب کے سب اور سلف صالحین تمام و قال الحافظ الامام ابن حجر فی شرح نخبة الفکر الخبر المحتف بالقرائن یفید العلم خلافا لمن ابی ذلک وقال وهو انواع منها ما اخرجه الشیخان فی صحیحیهما مما لم یبلغ التواتر فانه احتف به قرائن منها جلالتهما فی هذا الشان و تقدمهما فی تمییز الصحیح علی غیرهما وتلقی العلماء لکتابیهما بالقبول و هذا التلقی وحده اقوی فی افادة العلم من مجرد کثرة الطرق القاصرة عن التواتر الا ان هذا مختص بما لم ینقده احد من الحفاظ وبما لم یقع به التجاذب بین مدلولیهما من غیر ترجیح وما عدا ذلک فالاجماع حاصل علی تسلیم صحته قال وما قیل انهم اتفقوا علی وجوب العمل به لا علی صحته فممنوع لانهم اتفقوا علی وجوب العمل بکل ما صح ولو لم یخرجاه فلم یبق للصحیحین مزیة فیما یرجع الی نفس الصحة انتهی قال السیوطی قال ابن کثیر وانا مع ابن الصلاح فیما عول علیه قلت وهذا الذی اختاره ولا اعتقد سواه انتهی کلام السیوطی رحمه الله

اور کہا حافظ امام ابن حجر نی شرح نخبة الفکر مین کہ حدیث گہری ہوئی نشانیون صحت

Marfat.com

مفید یقین ہوتی ہے بخلاف قول اوس شخص کے جو اسکا منکر ہے اور کہا کہ وہ لیکن قسم
ہے ایک اونمین سی وہ حدیث ہی جسکو شیخین بخاری و مسلم روایت کرین اور وہ تواتر کو نہ پہونچی
ہو اسکو کئی نشانیان صحت کی لگ رہی ہین جلالت شیخین کے اور اونکا مقدم ہونا حدیث
صحیح کی تمیز و پہچان مین اور تمام علما کا قبول کر لینا اونکی کتابون کو اور یہہ قبول کر لینا
اونکا اکیلا ہی قوی نشانی ہے واسطی مفید ہونے اونکی حدیث کی یقین کو اور بڑی مفید ہے
بنسبت اوس کثرت سندون کی جو تواتر کو نہ پہونچی لیکن یہہ حکم قطعیت و یقین کا
اون حدیثون سے جنکو کسی حافظ نے پر کہا نہین ہے اور اونسی جنمین باہم تعارض نہین
اسکے باقی حدیثون کی تسلیم صحت پر اجماع ہو چکا ہی کہا امام ابن حجر نے کہ یہہ جو کسی
نے کہا ہی کہ علما کا اجماع اسپر ہے کہ انکی حدیث پر عمل کرنا واجب ہے نہ اسپر کہ انکی صحت
مسلم ہے سو یہہ بات قابل تسلیم نہین کیونکہ عمل تو ہر حدیث صحیح پر واجب ہے خواہ اوسکو شیخین
نے روایت کیا ہو پس خاص انکی حدیث کو صحت کی راہ سے کیا فوقیت رہی تمام ہوا کلام ابن حجر
کا کہا امام سیوطی نے کہ فرمایا ابن کثیر نے کہ مین تابع ہون ابن الصلاح کی اوس بات مین
جو اونہون نے کہی ہے اور اوسپر اعتماد کیا ہی مین کہتا ہون کہ مین بھی اوسی کو اختیار
کرتا ہون اور یہی اعتقاد رکھتا ہون تمام ہوا کلام سیوطی کا پہر ان دونون مذہبون
مین بعضی محققون نے تطبیق بہی دی ہے چنانچہ دراسات مین مفصل و مدلل مذکور
ہے اور بعض نے مذہب ابن الصلاح کو ترجیح دی ہے چنانچہ ابن کثیر اور امام سیوطی کی
عبارات تذکرہ بالا مین مدلل مذکور ہے اور ہمکو اس مقام مین اسکی تفصیل و ایراد الفریقین
منظور نہین بلکہ غرض ہماری اتنی ہی ہے کہ رتبہ صحیحین کا اسقدر بلند ہی کہ کئی محققین
انکے احادیث کو مفید علم یقینی نظری کہتے ہین اور بعضی اگرچہ مفید علم ظنی کہتے ہین لیکن
وہ بہی مرجح اور واجب العمل ہونے مین انکی احادیث کی کچہہ چون و چرا نہین کرتے اب ایک
بات واجب التنبیہ کہی جاتی ہے وہ یہہ ہے کہ جو کلام مین ابن الصلاح

Marfat.com

کی گزرا ہے کہ سوی احرف یسیرة تکلم علیہا بعض اھل النقد من الحفاظ کالدار قطنی
وغیرہ اور کلام من شارح نخبہ کی گزرا ہی کہ الا ان ھذا مختص بما لم ینقدہ احد
من الحفاظ یہہ مستثنی ہی حکم قطعیت سی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ سب احادیث صحیحین قطعی الصحۃ
ہین سوا اون چند احادیث کی جنمین دارقطنی وغیرہ نی کلام کیا ہی یعنی وہ قطعی الصحۃ نہین یہہ کہ مستثنی ہے
حکم صحت اور حجیۃ اور وجوب العمل ہونی سی احادیث صحیحین کے چنانچہ شاہد ہین سیر الفاظ مستثنی منہ
کی ان دونون اماموں کی کلام مین امام ابن الصلاح کی یہہ الفاظ ما انفرد بہ البخاری ومسلم
مندرج فی قبیل ما یقطع بہ سوی احرف یسیرة ای فھی لا تندرج فیما یقطع
ابن حجر کی یہہ الفاظ وھذا التلقی وحدہ اقوی فی افادة العلم الا ان ھذا مختص
بما لم ینقدہ احد ای فھو لا یشمل القدر المنتقد منھما لعدم وجود التلقی لہ
ایسا ہی ثابت کیا ہی امام سیوطی و صاحب دراسات نے قال صاحب الدراسات ثم مما یھم
ان یعرف ان ما انتقد علیھما انما استثنی عما حکمہ المقطوع کما صرح بہ شارح
النخبۃ وصرح ایضا الشیخ ابن الصلاح قال السیوطی استثنی ابن الصلاح من
المقطوع بصحتہ ما تکلم فیہ من احادیثھما فقال سوی احرف یسیرة تکلم علیھا
بعض اھل النقد من الحفاظ کالدار قطنی وغیرہ فان جمیع ما اخرجاہ مقطوع
الصحۃ کالمتواتر الا ان القطع فیہ نظری کما مر من المقدمات القطعیۃ
وفی المتواتر ضروری فما لم ینتقص علیہ تلک المقدمات مما لم تجتمع
علیہ الامۃ وشذ منہ بعض الحفاظ لم یکن قطعی الصحۃ فیزول منہ حکم
القطعیۃ من عدم حنث الحالف وتکفیر الجاحد وما یشبہ ذلک لا کون
ما انتقد علیہ صحیحا یجب بہ العمل من غیر وقفۃ ونظر الی ان قال فجمیع ما
فی الکتابین یجب العمل بہ من غیر وقفۃ ونظر اذا المنتقد منھما لم ینزل
عن اعلی درجات الصحۃ وھی درجۃ ما اخرجہ الشیخان فان

كون اخراجهما في تلك الدرجة انما ذلك لما يرجع الى سلطنتهما في الصنعة وامامتهما في الفن وتقدمهما في تمييز الصحيح على غيرهما وعرفان العلل جليها ودقيقها فهما اماما ما من الجرح والتعديل ومعرفة الاسباب الخفية التي لم يبلغ الى عشر عشيرها من انتقد عليهما فهذه الصحة لما اتفقا على اخراجه مسببة كمالهما في علم الحديث من غير رجوع الى امر غريب عن ذلك الكمال لتلقي الامة وغيره من القرائن الخارجة من اعتبار مجرد علمهما وهذا القدر وهو الاتفاق على الاخراج يوجد في المنتقد منهما فثبت انه في اعلى درجات الصحة ويتحقق ما هو على شرطهما ولم يخرجاه فلا ريبة في وجوب العمل بالمنتقد منهما من غير وقفة الى ما يندفع به ذلك الانتقاد بمجرد اخراجهما ثم انه اذا نظر فيما اجابوا عن ذلك بما جعلوه هباء منثورا حتى حكم المنقبون حكما تاما على ما نقل السيوطي عن النووي في شرح البخاري ان كل ما ضعف من احاديثهما فهو مبني على علل ليست بقادحة وحكموا حكما كليا ان كل ما فيهما من الانقطاع والتدليس في الظاهر فليس ذلك به في الحقيقة هذا مما عقدوا عليه الانامل مجملا وقد صنف في تفصيل الرد والجواب عن حديث حديث اجزاء على حيازة قال السيوطي وقد الف الرشيد العطار كتابا في الرد والجواب حديثا حديثا وقال العراقي قد افردت كتابا لما تكلم فيه من احاديث الصحيحين او احدهما مع الجواب عنه وقد سود شيخ الاسلام ما في البخاري من الاحاديث المتكلم فيها في مقدمة شرحه واجاب عنها حديثا حديثا ثم قال السيوطي ونجمل ههنا يعني في التدريب بجواب شامل

لا یختص بحدیث دون حدیث ثم ساق ما حاصله ذلک الاجمال
المتقدم من تقدم مهما فی هذا الشان علی اجلة المشایخ حتی علی من اخذ
عنه کابن المدینی وعنه اخذ البخاری ومع ذلک فکان ابن المدینی
اذا بلغه عن البخاری شیء یقول ما رای مثل نفسه وکان محمد
ابن یحیی الذهلی اعلم اهل عصره بعلل حدیث الزهری وقد استفاد
ذلک من الشیخین جمیعا وقال مسلم عرضت کتابی علی ابی زرعة الرازی
فما اشار ان له علة ترکتها قال ای السیوطی فاذا عرف ذلک وتقرر
انهما لا یخرجان من الحدیث الا ما لا علة له او له علة غیر مؤثرة عند
فبتقدیر توجیه کلام من انتقد علیهما یکون قوله معارضا لتصحیحهما
ولا ریب فی تقدیمهما فی ذلک علی غیرهما فتندفع الاعتراض من حیث
الجملة وقوله یعنی السیوطی فبتقدیر توجیه الخ اشارة الی ما هو الواقع فی
الاکثر من عدم توجیه کلامهم وسوء فهمهم ونسبتهم علیهما بما هما بریان
عنه ومن تصفح کلام الناقدین ثم سرد السیوطی امثلة مفصلة من ذلک
یجب علیک الرجوع الیها فما اعظم افتضاح من یظن من اهل زماننا
الانتقاد فی حدیثهما یوجب التوقف فی العمل فانه مفصح من عدم رجوع
الی اصول هذا الفن الشریف انتهی کلامه ترجمہ کہا صاحب دراسات نی
ایک بڑی مطلب کی بات یہ جانی چاہیے کہ جو حدیثیں یہ کہی گئی ہیں شیخین کی وہ متفق علیہ یعنی
گئی ہیں اوس قسم سے ہیں جو قطعا و یقینا صحیح ہے جیسا کہ بیان کیا ہی مصنف شرح نخبہ اور ترتیب
ابن صلاح نی کہا امام سیوطی نی کہ شیخ ابن صلاح نی حکم سے قطعی الصحۃ کی نکال لیا ہی ان حدیثون
کو جنمین لوگون نے کلام کیا ہی چنانچہ کہا ہی کہ سوای تھوڑی حرفون کی جنپر دارقطنی
پر کہتے والون نے کلام کیا ہی وجہ نکالنی کی یہ ہے کہ شیخین کے تمام و تہین متواتر

Marfat.com

قطعی الصحۃ مین فرق ادمین اورانمین یہی ہی کہ انکا قطعی ہونا دلیل سی ثابت ہے جیسا کہ مقدمات
قطعیہ اوسمین دلیل کے گزر چکی ہین اورمتواتر کا قطعی ہونا بداہتہً بلا دلیل ثابت ہی پس جو حدیث جسپر وہ مقدمات
قایم نہون مثلاً اتفاق امت ہی نہ پایا جاوی بلکہ بعضی حفاظ حدیث اسکی صحت سے انکار کرین تو وہ
قطعی الصحۃ نہوگی اورحکم قطعیت کا جیسی جہوٹا نہونا اوس شخص کا جو اونکی صحیح ہونے پر قسم کہائے
اورکافر ہوجانا اوس شخص کا جو اونکی حدیث سی انکار کری یہہ سب احکام قطعی الصحۃ کی اوس حدیث
غیر متفق علیہ سی اوٹہہ جاوینگی اوریہہ نہین کہ اوسکا صحیح ہونا اوربلا توقف وبلا تامل واجب العمل ہونا
جاتا رہیگا یہانتک کہ ارشاد کیا کہ تمام حدیثین جوان کتابونمین ہین یعنے خواہ یہ کہی ہوئی ہین خواہ اونکے ماسوا
سب واجب العمل ہین بلا توقف وبلا تامل اسلئی کہ جو یہ کہی ہوئی ہین وہ درجہ اعلی صحت سی یعنی
روایت شیخین سی تو پست نہین ہوگئین کیونکہ اوس درجہ مین ہونا اونکا منظر باد شاہی شیخین کے صنعت ہی
حدیث مین اوراونکی امامت کے اس فن مین اورمنظر اونکی مقدم ہونیکی اوروزیر اوراونکی پہچان کی حدیث
کی بڑی چہوٹی علتون کو کیونکہ وہ دونون امام ہین فن جرح وتعدیل مین اورپہچان مین علتون
احادیث کی اکثر پہچان کی مقابل پہچان اون شخصونکی جو اونپر اعتراض کرتی ہین دسوین حصہ کے
دسوین حصہ کو نہین پہونچتی پس یہہ صحیح ہونا اونکی اتفاقی حدیثون کا محض بسبب اونکی کمال کے
ہے فن حدیث مین بلا لحاظ کسی اجنبی سبب کے جیسے قبول کر لینا امت کا اونکی احادیث کو اورسوا
اسکی اوروہ اسباب جو علاوہ اونکے علم وکمال کی ہی ہین سو یہہ بات یعنی روایت کرنا شیخین کا
بالاتفاق اون کہی ہوئی احادیث مین پایا جاتا ہی پس ثابت ہوا کہ وہ حدیثین اعلی رتبہ صحت
مین ہین اوربلند ترہین اون احادیث سے جو شیخین کے شرط پر ہین لیکن شیخین نے اونکو روایت
نہین کیا اورکچہہ شک نرہا واجب العمل ہونے مین اون پر کہی ہوئی احادیث کی مقتضای فقط
روایت کرنی شیخین کے اون احادیث کو بلا تردد وانتظار اون جوابونکی جنسی اعتراضات
اون پر کہنی والون کی اوٹہہ جاوین پسپر کیا حال ہو جبکہ ہم نظر کرین طرف جوابات اون
اعتراضونکی جو علمای قلمبند کئی ہین اوراون اعتراضون کو اوڑا کی خاک بنا دیا ہے

یہانتک کہ حکم عام لگا دیا ہی ان ضبوطون کی چنانچہ نقل کیا ہی سیوطی نی امام نووی سی
شرح بخاری مین کہ شیخین کے جس حدیث کا ضعف کسینی بیان کیا ہے تو بنا اوسکی ایسی ہی علتون
پر ہے کہ وہ صحت کی خلاف نہین اور نیز عام حکم لگا دیا ہی کہ جہان کہین صحیحین مین بحسب ظاہر
انقطاع سند یا تدلیس معلوم ہوتی ہے وہ حقیقت مین تدلیس وانقطاع نہین ہے یہ مجمل تسلیم و تقریر
اونکی اور تفصیل وار ہر ہر حدیث کی جواب بہی کئی علیحدہ علیحدہ جزونمین تصنیف کئی گئی ہین کہا
امام سیوطی نے کہ مینیک تصنیف کی ہی ایک کتاب رشید عطا نی ایک ایک حدیث کی رد جواب مین
اور کہا امام عراقی نی کہ مینی بہی ایک کتاب مستقل بین وہ اعتراضات جو دونون کی یا ایک کی
حدیث پر کئی گئے ہین معہ اونکی جوابات کی قلمبند کئی ہین اور شیخ الاسلام نے بہی مقدمہ شرح
بخاری مین احادیث محل کلام اور اونکی جوابات کو ایک ایک کر کی لکہا ہی پہر کہا سیوطی نے کہ
ہم یہانیز یعنی کتاب تدریب الراوی مین ایک ایسا مجمل جواب دیتی ہین جو ہر ایک حدیث کا
جواب ہوسکی اور کسی ایک سی خصوصیت نرکہی پہر اوسکو بیان کیا جسکا خلاصہ وہی مجمل بات ہے
جو گذری یعنی مقدم ہونا شیخین کا اس فن مین بڑی بڑی مشایخ سی یہانتک کہ اپنی استادون
سے جیسی علی ابن المدینی کہ بخاری اونکا شاگرد ہے باوجود اسکی پہر جب ابن المدینی کو بخاری
کی کوئی بات پہونچتی تو فرماتی کہ بخاری نے اپنے جیسا کوئی نہین دیکہا اور محمد بن یحیی ذہلی اپنے زمانہ
کی بڑی جاننی والی تہی کہ زہری کی حدیث کو معلول کر دیا کرتی سو یہہ سب شیخین سے سیکہے تہی اور
کہا مسلم نی کہ مینی اپنی کتاب کو ابو زرعہ رازی کی سامنی پیش کیا پس اونہون نے کہین اشارہ
نکیا کہ اسمین فلان علت ہی جسکا مینی لحاظ نکیا ہو کہا سیوطی نے جب معلوم ہوا یہہ امر اور ثابت
ہوا کہ شیخین اوسی حدیث کو روایت کرتی ہین جو علت سے خالی ہے یا وہ حدیث جسمین علت ہے
تو اونکی نزدیک موثر نہین ہے تو درصورت بن پڑنی اعتراضونکی جو پرکہنی والون نے کئی ہین فی نکی
اعتراض اور شیخین کی تصحیح مین مقابلہ ٹہیریگا سو اس مقابلہ مین شیخین ہی مقدم ہونگی پس
دفع ہوگئی سب اعتراضات مجمل جواب ہے یہہ جو کہا ہی امام سیوطی نے کہ درصورت بن پڑنی

اونکی اعتراضون کی مقابلہ ہوگا سو یہہ اشارہ ہی طرف اس بات کی کہ اکثر اونکی اعتراض
بن نہین پڑتے اور وہ محض بدظنی اور سوء فہمی سی ناشی ہین اور دونسی شیخین پر ہین یہہ بیان
کین سیوطی نے مثالین اسکے تفصیل وار جو دیکھنی قابل ہین پس کتنی بڑی فضیحت ہے اون لوگونکی
واسطی جو ہمارے ہمعصر ہین اور وہ گمان کرتی ہین کہ پرکھی جاوی سی شیخین کے حدیثین واجب العمل
نہین ہین اونکی عمل سے توقف لازم ہوگیا ہی اس بات سی اونکی صاف واضح ہی کہ اونکو فن
حدیث شریف کی طرف رجوع نصیب نہین ہوا تمام ہوا کلام اونکا اور بعضی وجوہات جواب احادیث
منتقدہ کی بجواب طعن مخاطب کے شان مین صحیحین کے ذکر کی جاوینگی انشاء اللہ تعالی اسمقام مین
یہہ بات محقق ہوگئی کہ احادیث منتقدہ منجملہ احادیث بخاری ومسلم کی جو کلام مین ابن الصلاح کے
بلفظ سوی احرف یسیرة اور کلام مین حافظ ابن حجر کی بلفظ الا ان ہذا مختص بما لم ینتقد مستثنی
ہین وہ حکم قطعیت سے مستثنی ہین نہ حکم صحیت اور اصحیت سی و ثابت ہوا کہ جملہ احادیث بخاری
ومسلم کی بالاجماع اصح اور ارجح ہین اور ونکی احادیث سی پس قایل ترجیح ہدایہ کا احادیث بخاری
یا مسلم پر بنظر قسم اول کے بالاجماع مبتدع اور خارق اجماع ہوگا اور اگر ہم علی التنزل احادیث منتقدہ
کو حکم صحیت اور اصحیت سی مستثنی سمجھین تو بھی قایل ترجیح ہدایہ کا مطلق احادیث بخاری پر مبتدع ہے
کیونکہ اطلاق اسکا مقتضی ہے کہ ہدایہ کو احادیث غیر منتقدہ مسلمہ اجماعیہ پر بھی ترجیح ہی اور یہہ امر
بلا نزاع اہل تسلیم و تنقید کی باطل اور خلاف اجماع ہے بہر حال مبتدع ہونا اوس شخص کا ہر طرح
سے ثابت ہی **ثبوت دعوی دوم** محتاج دلیل و بیان نہین اسلئی کہ آجتک نہ کوئی محقق
نہ غیر محقق نہ کوئی محدث نہ فقیہ کوئی قایل نہین ہوا کہ احادیث ضعیفہ مرجح اور
مقدم ہین احادیث صحیحہ اجماعیہ پر بلکہ فی نفسہ احتجاج مین ساتھ حدیث ضعیف کی کلام ہے
محدثین کہتی ہین کہ فضایل اعمال مین حدیث ضعیف سی احتجاج درست ہے نہ احکام حلال وحرام
مین چنانچہ رسالہ اصول حدیث سید جمال الدین محدث وغیرہ کتب اصول حدیث مین تشریح
ہے اور بعضی فقہا کہتی ہین کہ اگر حدیث ضعیف کئی طرق سے مروی ہو تو تعدد

Marfat.com

طرق اوسکا جبر نقصان کردیتاہی اور وہ حسن لغیرہ ہوکر لایق احتجاج کی احکام مین ہوجاتی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ اگر ضعف اوس حدیث کا بسبب مستور ہونی راوی کی یا قلیل الحفظ ہونیکی یا تدلیس کرنیکی ہو تو وہ حدیث ضعیف تعدد طرق سی جبر قبول کرکی ملحق بحسن ہوسکتی ہے اور احتجاج ساتھہ اوسکی درست ہوجاتا ہی اور اگر ضعف اوسکا بسبب اتہام راوی کی یا کذب اوسکیکی یا خطاء فاحش کی ہو تو وہ حدیث تعدد طرق سی کسیطرح درجہ قبول اور احتجاج کو نہین پہونچتی یہہ اقوال علما کی اصول حدیث مین مبسوط ہین بخوف طوالت نقل عبارات مناسب نجانا حاصل یہہ ہے کہ نفس احتجاج مین ساتھہ حدیث ضعیف کی یہہ اختلاف ہی مقدم اور مرجح ہونا اوسکا حدیث صحیح اتفاقی سی بجز نا واقف یا مبتدع کی کسکی وہم وخیال مین آسکتا ہی پس قایل ترجیح ہدایہ کا بنظر قسم دوم یعنی بنظر اون مسایل ہدایہ کی جو احادیث ضعیفہ سی مدلل ہین احادیث بخاری یا مسلم پر بڑا بھاری مبتدع اور مخالف امت اسلامیہ کا اور فاسق بلاشبہ وتردد ہوگا ثبوت دعوی سوم یعنی مشرک ہونا اوس شخص کا جو ہدایہ کو بنظر اون مسایل کے جو دلایل عقلیہ اور راے پر مبنی ہین حدیث بخاری یا مسلم پر ترجیح دی بہت ہی ظاہر ہے قَالَ الْقُسْطَلَانِیُّ فِی الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ وَرَأْسُ الْأَدَبِ مَعَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَالُ التَّسْلِيمِ لَهٗ وَالْاِنْقِيَادُ لِأَمْرِهٖ وَتَلَقِّي خَبَرِهٖ بِالْقُبُولِ وَالصِّدْقِ دُوْنَ أَنْ يُحَمِّلَهٗ مُعَارَضَةَ خَيَالٍ بَاطِلٍ يُسَمِّيْهِ مَعْقُوْلًا أَوْ يُسَمِّيْهِ شُبْهَةً أَوْ شَكًّا فَيُقَدِّمُ عَلَيْهِ آرَاءَ الرِّجَالِ وَزُبَالَاتِ أَذْهَانِهِمْ فَيُوَحِّدُهٗ بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّحْكِيمِ وَالْاِنْقِيَادِ وَالْإِذْعَانِ كَمَا يُوَحِّدُ الْمُرْسِلَ بِالْعِبَادَةِ وَالْخُضُوْعِ وَالذُّلِّ وَالْإِنَابَةِ وَالتَّوَكُّلِ فَهُمَا تَوْحِيْدَانِ لَا نَجَاةَ لِلْعَبْدِ مِنْ عَذَابِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا بِهِمَا تَوْحِيْدُ الْمُرْسِلِ وَتَوْحِيْدُ مُتَابَعَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يُحَاكِمُ الرَّسُوْلَ إِلَى غَيْرِهٖ وَلَا يَرْضَى بِحُكْمِ غَيْرِهٖ انْتَهٰى مُلَخَّصًا مِنَ الْمَدَارِجِ مُلَخَّصًا

Marfat.com

اخر کلام القسطلانی ترجمہ کہا علامہ قسطلانی نی مواہب لدنیہ مین کہ مراد ساتھ
آنحضرت صلعم کی یہہ ہے کہ اونکی حکم کو پورا پورا مانا جاوی اور اونکی ارشاد کی تابعداری کیجاوی اور اونکی
حدیث کو سچا جانکر قبول کیا جاوی بدون اسکے کہ معارض ٹہیراوین اوسکو ایک خیال باطل کے
جسکا نام رکہین دلیل عقلی یا شبہ یا شک اور مقدم کرین اوسپر لوگون کی رای و قیاس کو اور اونکی
ذہنون کی تراشی ہوئی فضول باتون کو یعنی اس واہیات سی مجرد ہوکر آنحضرت کی تابعداری
اختیار کرین پس ایک کرنا مین آنحضرت کو حاکم جاننی اور تسلیم کرنی اور فرمانبرداری واوپر یقین کرنی
کی باب مین جیسا کہ ایک کرجانتی ہین اوسکی بہیجنی والی یعنی حق جل وعلا کو عبادت اور عاجزی
اور ذلت اور رجوع اور توکل کے بجالانی مین پس یہہ دو توحیدین ہین جنکی سوای بندی کو اللہ
کی عذاب سی چہٹکارا نہین ایک توحید رسول کی بہیجنی والی کی یعنی عبادت وغیرہ مین دوسری توحید
رسول مقبول کی یعنی تابعداری مین پس لیجاوین کوئی مقدمہ آنحضرت کا فیصلہ کروانی کو طرف کسی اور
کی اور نہ راضی ہون کسی اور کے حکم سی بیچ مقدمہ ارشاد آنحضرت کی تمام ہوئی یہہ بات مدارج سے
مختصر ہوکر یہہ ہے آخر کلام قسطلانی کا وَعَنْ بِلَالِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ثَلٰثٌ لَا يَنْفَعُ
مَعَهُنَّ عَمَلٌ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالْكُفْرُ وَالرَّأْيُ قِيْلَ يَا أَبَا عَمْرٍو وَمَا الرَّأْيُ قَالَ تَرْكُ كِتَابِ
اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ وَتَقُوْلُ بِالرَّأْيِ رَوَاهُ الْهَرَوِيُّ ترجمہ اور روایت ہی بلال ابن مسعود سے
وہ کہا کرتی کہ تین چیزین ہین جنکی ہوتی کوئی عمل کام نہین آتا ایک شرک کرنا دوسرا کفر تیسرا رای
کسینی پوچہا ای ابو عمرو رای کیا چیز ہی فرمایا وہ یہہ ہے کہ قرآن وحدیث کو چہوڑکر قیاس سی بات
کہو روایت کی ہی یہہ ہروی نے وَقَالَ الشَّيْخُ الْأَكْبَرُ مُحْيِي الدِّيْنِ بْنُ الْعَرَبِيِّ فِي الْفُتُوْحَاتِ
إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ وَعَارَضَهُ قَوْلُ صَاحِبٍ أَوْ إِمَامٍ فَلَا سَبِيْلَ إِلَى الْعُدُوْلِ عَنِ الْحَدِيْثِ
وَيُتْرَكُ قَوْلُ ذٰلِكَ الْإِمَامِ وَالصَّاحِبِ لِلْخَبَرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَجُوْزُ تَرْكُ آيَةٍ أَوْ خَبَرٍ
بِقَوْلِ صَاحِبٍ أَوْ إِمَامٍ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا وَخَرَجَ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ
انتہی ترجمہ اور کہا شیخ محی الدین ابن عربی نی فتوحات مکیہ مین کہ جبکہ صحیح ہو کوئی حدیث

Marfat.com

اور اوس کے مقابل پایا جاوے قول کسی صاحب یا امام کا تو نہیں ہے راہ طرف پھر جانے حدیث
سے بلکہ چھوڑا جاویگا قول اوس امام اور صاحب کا اوس حدیث کی خاطر پھر کہا کہ نہیں جائز ترک
کرنا کسی آیت کا یا کسی حدیث کا کسی صاحب یا امام کی قول سے اور جو کوئی ایسا کرے پس وہ
گمراہ ہوا اور نکل گیا خدا کی دین سے ذکر کیا الشیخ محی الدین فی الفتوحات بسنده الی الامام
ابی حنیفة رض انه کان یقول ایاکم والقول فی دین الله تعالی بالرای وعلیکم باتباع
السنة فمن خرج عنها ضل اه وکان یقول ای ابو حنیفة حرام علی من لم یعرف
دلیلی ان یفتی بکلامی وکان یقول ایاکم وآراء الرجال ودخل علیه مرة رجل
من اهل الکوفة والحدیث یقرء عنده فقال الرجل دعونا عن هذه الاحادیث
فزجره الامام زجرا شدیدا وقال له لولا السنة ما فهم احد منا القرآن
ودخل علیه شخص الکوفة بکتاب دانیال فکاد ابو حنیفة یقتله وقال
له اکتاب ثم غیر القرآن والحدیث وقیل له مرة قد ترک الناس العمل بالحدیث
واقبلوا علی سماعه فقال رضی الله عنه نفس سماعهم للحدیث عمل به وکان یقول
لم یزل الناس فی صلاح ما دام فیهم من یطلب الحدیث فاذا طلبوا العلم بلا
حدیث فسدوا الی اخر ما نقل عنه الامام الشعرانی فی المیزان الکبری ونقل
الزندویسی فی روضة العلماء عن صاحب الهدایة ان ابا حنیفة سئل اذا قلت
قولا وکتاب الله یخالفه قال اترکوا قولی بکتاب الله فقیل اذا کان خبر الرسول
صلی الله علیه وسلم یخالفه قال اترکوا قولی بخبر الرسول صلی الله علیه وسلم فقیل
اذا کان قول الصحابة یخالفه قال اترکوا قولی بقول الصحابة انتهی ترجمه
اور روایت کیا ہے شیخ محی الدین نے فتوحات میں ساتھ اپنی سند کے جو امام ابو حنیفہ تک پہونچتی ہے
کہ وہ یعنی امام صاحب [illegible] لوگو اس بات سے کہ دین میں کوئی بات عقل سے کہو اور
لازم پکڑو اپنی اوپر پیروی حدیث کی کیونکہ جو کوئی اوس سے نکل گیا وہ گمراہ ہوگیا اور کہا

یعنی امام ابو حنیفہ کہ حرام ہی فتوی دینا میری کلام سی اوس شخص کو جو میری دلیل نجانی اور کہا
کرتے کہ بچو لوگون کی رای کی باتون سی اور آیا اونکی پاس ایک شخص کوفی جسوقت اونکی
پاس حدیث پڑہی جاتی تہی پس کہنی لگا کہ چہوڑدو ہمکو ان حدیثون سی پس امام نی اسکو سخت
ڈانٹا اور کہا کہ اگر حدیث نہوتی توہم مین سی کوئی بہی قرآن کو نہ سمجہتا اور ایکدفعہ کو زمین اونکے
پاس ایک شخص دانیال کی کتاب لے آیا پس امام اوسکو قتل کرنے لگی اور کہا کیا سوای قرآن اور حدیث
کی کوئی اور بہی یہان کتاب ہے اور ایکدفعہ کسی نے اونسے کہا کہ لوگ حدیث پر عمل کرنا چہوڑ بیٹہی ہین اور
فقط حدیثون کی سننی کی طرف متوجہ ہین امام نے فرمایا حدیث کا سننا خود عمل ہے اور کہا کرتی کہ
ہمیشہ لوگ درستی مین رہینگی جتبک انمین کوئی حدیث کا طالب رہیگا اور جب علم کو سوای حدیث کے
طلب کرنی لگینگے تو خراب ہو جاوینگی تا آخر اون اقوال تک جو امام سی میزان کبری مین شعرانی نے
نی نقل کیی ہین اور نقل کیا ہی امام قدوسی نے روضۃ العلماء مین بروایت صاحب ہدایہ کی کہ امام
ابو حنیفہ سی کسینی پوچہا کہ جب آپ کچہ بات کہین اور قرآن اوس سی مخالف ہو توہم کیا کرین
فرمایا کہ میری بات کو چہوڑدو قرآن کی سامنی پہر پوچہا کہ اگر حدیث اوسکی خلاف ہو پہر کیا کرین
فرمایا کہ چہوڑدو میری بات کو حدیث کی سامنی پہر پوچہا کہ اگر اقوال اصحاب اوسکی مخالف ہوان
فرمایا چہوڑدو میری بات کو سامنی اقوال اصحاب کی **ایسا ہی** مذمت اور امتناع اس عمل بالرای
کا معارض نص کے صدہا علما صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین سی مروی ہی اور کتب سلف و خلف مین
جیسے میزان اور منہج اور لوایح انوار قدسیہ اور یواقیت اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور قسطلانی
شرح بخاری اور نووی شرح مسلم اور طیبی شرح مشکوۃ اور دراسات اللبیب مین موجود ہے بخوف
اطناب کی نقل کرنا سب عبارات کا ملتوی کہا اور اصل اس باب مین یہہ آیہ کریمہ ہے اتَّخَذُوْا
اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط اور ایک حدیث ترمذی کی اسپر شاہد ہی
جو ضمن عبارت تفسیر نیشاپوری عدی بن حاتم سی منقول ہوتی ہے قَالَ فِی التَّفْسِیْرِ
النَّیْشَابُوْرِیِّ اِخْتَلَفُوْا فِیْ مَعْنَی اتِّخَاذِھِمْ اِیَّاھُمْ اَرْبَابًا بَعْدَ الْاِتِّفَاقِ عَلٰی اَنَّہٗ

Marfat.com

لیس المراد انه جعلوهم الهة فقال اکثر المفسرین المراد انهم اطاعوهم
فی اوامرهم ونواهیهم ونقل عن عدی بن حاتم انه کان نصرانیا فانتهی
الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقرء سورة براءة فلما وصل الی هذه الآیة
قال عدی انا لسنا نعبدهم فقال الیس تحرمون ما احل الله وتحلون ما حرم
فقلت بلی فقال تلک عبادتهم قال الربیع قلت لابی العالیة کیف کانت الربوبیة
فی بنی اسرائیل فقال انهم ربما وجدوا فی کتاب الله ما یخالف قول الاحبار
والرهبان فکانوا یاخذون باقوالهم وما کانوا یقبلون حکم الله تعالی قال
العلماء وانما لم یلزم تکفیر الفاسق بطاعته الشیطان خلاف ما علیه الخوارج لان
الفاسق وان کان یقبل دعوة الشیطان الا انه یلعنه ویستخف به بخلاف
اولئک الاتباع المعظمین قال الامام فخر الدین الرازی رح قد شاهدت
جماعة من مقلدة الفقهاء قرات علیهم آیات کثیرة من کتاب الله فی مسائل
کانت تلک الآیات مخالفة لمذهبهم فیها فلم یقبلوا تلک الآیات ولم
یلتفتوا الیها وکانوا ینظرون الی کالمتعجب یعنی کیف یمکن العمل بظواهر تلک
الآیات مع ان الروایة عن سلفنا وردت بخلافها ولو تاملت حق التامل
وجدت هذا الداء ساریا فی عروق الاکثرین انتهی ما فی النیشاپوری

ترجمہ کہا تفسیر نیشاپوری مین کہ اختلاف کیا ہی اہل تفسیر نے معنی مین ٹھیرالینے یہود و نصاری
کی اپنی مولویون اور درویشون کو معبود بعد اتفاق کی اس بات پر کہ وہ حقیقت مین ان مولویون
کی پرستش تو نہین کیا کرتی تہی پہر کیا مراد ہی اس معبود ٹھیرانی سی پس کہا اکثر مفسرین نی کہ مراد
یہہ ہے کہ وہ تابعداری کرتی درویشون کی امر و نہی مین چنانچہ روایت ہی عدی بن حاتم
سی کہ وہ نصرانی تہی پس پہونچی پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس حالت مین کہ آپ سورہ
براءۃ پڑہ رہی تہی جب اس آیت تک پہونچی تو عدی بن حاتم بولی کہ ہم عبادت تو نہین کرتی

Marfat.com

اپنی مولویون اور درویشون کی یعنی پہر کیا وجہ کہ اللہ تعالی ہماری طرف اس بات کو منسوب کرتا
ہی آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تم حرام نہین سمجہتی اوس چیز کو جو اللہ نے حلال کر دی ہی اور حلال
نہین جانتی اوس چیز کو جو اللہ نے حرام کر دی ہی عرض کیا کہ یہہ بات تو بیشک ہی فرمایا آنحضرت نے
کہ یہی عبادت ہے ان مولویون اور درویشون کی یعنی جیسی اللہ تعالی تمہاری نام لگاتا ہی راوی
کہتا ہی کہ مینی ابو العالیہ سی پوچہا کہ بنی اسرائیل مین خدا بنا لینا کیونکر مروج تہا اونہون نی کہا
کہ وہ جب کبہی اللہ کی کتاب مین کوئی بات مخالف قول اپنے دانشمندون کی اور درویشون کی پاتی
تو اونہین کا قول مانتی اللہ کی کتاب کا حکم نہ قبول کرتی علما نی کہا ہی کہ اگر مخالف حکم خدا کی کسی کا
کہنا مانا اوسکا معبود ٹہیرا لینا ہی تو پہر فاسق کو باوجودیکہ وہ خلاف حکم خدا کی شیطان کے
تابعداری کرتا ہی کیون نہین کافر کہتی جیسا کہ خارجی لوگ فاسق کو کافر کہتی ہین برخلاف اسکی
سو وجہ اسکی یہہ ہے کہ فاسق اگرچہ موافق کہنی شیطان کی عمل کرتا ہی لیکن اوسکو حاکم نہین جانتا
اسواسطی اوسپر لعنت کرتا ہی اور ذلیل جانتا ہی یعنی غفلت سی موافق مرضی شیطان کی اس
عمل مین ہو رہتے ہین نہ یہہ کہ یہہ اوسکو اپنا حاکم معظم جانکر اوسکی اطاعت کرتا ہی اور یہہ عذر اون
لوگون کی حق مین کارگر نہین جو اپنی مولویون اور درویشون کی عظمت و صدق سی خلاف
حکم خدا کی تابعداری کرتی ہین کہا امام فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر مین کہ مینی دیکہا الٹی
تقلید فقیہون کو پڑہتی تہی اونپر آیتین قرآن کی درباب کئی مسایل کی جو مخالف تہین
آیتین اون مسایل مین اونکی مذہب سے پس نمانی اونہون نے وہ آیتین اور رجوع کیا اونکی طرف
اور حیران سی ہو کر میری طرف دیکہنی لگے کہ کیونکر عمل ہو سکے ان آیات پر حالانکہ روایت ہین
ہماری بزرگون سی اونکی خلاف وہ آیتین آچکی ہین اور اگر تو اے مخاطب تامل کرے تو ٹہیک
ٹہیک تو پاوے تو اس مرض کو گہسا ہوا بہتیرون کی رگون مین تمام ہوئی دنیا
جو نیشاپوری مین ہے اور ایسا ہی تفسیر کیا ہی اس آیہ کو تفسیر کبیر اور تفسیر مظہری اور
تفسیر عزیزی اور حجۃ اللہ البالغہ اور عقد الجید وغیرہ مین پس ثابت ہوا کہ ترجیح ہنود لا

ہدایہ کا نبظر اون مسایل کی جنکا کوئی اصل شرعی نہین اور مجرد رای اور عقلی دلیلون سی ثابت ہین احادیث بخاری یا مسلم پر مشترک ہے اور مخالف اجماع تمام ائمہ دین کا تمام ہوا جواب مخالف کی اوس قول کا جسمین زید کو مدعی کہنے پر پیچ وتاب کہاتا تہا اب دیکہا زید کس درجہ کو پہنچا ہے **قوله الثالث** اول انکہ صاحب ایہ تقلید ابوحنیفہ جس مسئلہ کو قبول کیا ہو بخاری سے رد کرین تو گویا رد کرنا ابوحنیفہ کا ہوتا ہی یہہ مردود نامحمود چونکہ مجتہد مستقل وامام مکمل کے قول اجتہادیہ کو رد کرین بخاری ہو خود وغیرہ چنانچہ عبدالحق محدث شرح سفر السعادت مین لکہا ہی کہ اعتماد بر تصحیح وتنقید ائمہ مجتہدین است واکابر سلف چون ایشان حدیثی را تلقی بقبول کردہ عمل بدان نمودہ انکار واعتراض بر ایشان بتقلید محدثین کہ مشہور اند جایز نباشد والتزام ایشان بحکم این جماعہ بحکم الخ ولذا قال شاہ ولی اللہ قطع نظر ازین اگرچہ حدیثی معمول بہ امام اعظم باشد در صحاح وغیرہ آنرا الضعف منسوب کردہ باشند تضعیف ایشان نسبت امام اعظم رح قابل بحث است الخ الغرض بہر حال مقدم افضلیست کہ نمیرسد متاخر بگوید درحق وی عبارت ہذا بر سالہ دلایل قوی ترک قرأت للمقتدی انتہی قول المخاطب **جوابہ** اقول عائذًا باللہ من الکاذبین السارقین المحرفین الکلم عن مواضعہ غیر خائفین عن یوم الدین اس کلام مین مخاطب نے عجب دہوکہ اور سرقہ اور کذب اور خیانت کی ہی کمال توجہ سی بقصد انصاف اگر کوئی جواب اسکا سنی تو اسی سی بی انصافی ومتعصبی نامخاطب کا اشتہر ہو جاوی **بیان دہوکہ اور سرقہ کا یہہ ہے** کہ مخاطب نے دعوی یہہ کیا کہ رد قول اجتہادی ابوحنیفہ کا بخاری سے مردود اور نامحمود اور دلیل مین وہ عبارتین لایا جنمین ترجیح مسایل اجتہادیہ ابوحنیفہ کا حدیث بخاری پر ذکر بہی نہین اسنی چالاکی اور دہوکہ سی ما قبل اور ما بعد اون عبارتون کا سرقہ کرکی اپنی دعوی کی دلیلین کر دکہائی ہین سو پہلی رد دعوی کا کرتا ہون پہر اوسکی دلیل کا یعنی بے ربط ہونا اور اوسکی دعوی سی اجنبی ہونا اور بعض عبارت کا مسروق ہونا بیان کیا جاویگا **رد دعوی** یہہ کہ رد کرنا قول اجتہادی ابوحنیفہ

بلکه اوسکی استاذ حماد اور استاذ الاستاذ ابراهیم کا بلکه باقی ائمه اجتهاد کا جو حدیث کی مخالف
هو حدیث نبوی سی جو بخاری مین مروی هو یا کسی اور کتاب حدیث مین صحت کو پهونچی هو
واجب و فرض هے اور مخالف اسکا مردود اور مخالف هی اجماع کا اور مصداق هی من شذ شذ
فی النار کا اور ثبوت اس امر کا بضمن اثبات دعوی ثالث رد قول ثانی مین مخاطب کے گزرا پس ایسے
امر اجماعی اتفاقی کو مردود نا محمود کهنا خود مردود هونا هی **بیان بی ربطی هوی دلیل
مخاطب کا اور اظهار اوسکی سرقه اور دهوکه کا یهه هی** که دعوی اوسکا یهه تها که ابو
حنیفه کی قول فرعی اجتهادی کو بخاری سی رد کرنا مردود هی سو یهه دعوی عبارات شرح عبد الحق
اور رساله دلیل قوی سی ثابت نهین هوتا کیونکه انمین ذکر رد قول فرعی اجتهادی ابو حنیفه کا ذکر نهین
بلکه رد کرنی تصحیح ابو حنیفه کا بعض احادیث کو ذکر هی باین طور که جس حدیث کو ابو حنیفه صحیح کهدی
اور قبول کر لی اوس حدیث کو تقلید محدثین مشهور کی رد کرنا چاهیی اور ضعیف نکهنا چاهیی عبارت
رساله دلیل قوی تو اس مطلب پر صریح ناطق هی لیکن عبارت شرح عبد الحق کی کچهه تفصیل چاهتی
هی جسکو مخاطب نی بطور سرقه چهوڑ دیا هی سو کچهه بیان اسکا هم کرتی هین واضح هو که شیخ نی شرح
سفر مین ایک تنبیه منعقد کرکی ابن الهمام سی نقل کیا هی که محدثین جو بخاری و مسلم کو اور مصنفات
کتب حدیث پر ترجیح دیتی هین یهه تحکم بلا دلیل هے اور یهه بات مقلد کی واسطی لایق تسلیم هی
نه مجتهد کی واسطی بلکه مجتهد کو پهونچتا هی که صحت و سقم حدیث کا اپنی اجتهاد سی دریافت کری پس
هو سکیگا که بعضی حدیثین مجتهد کی نزدیک بخاری و مسلم کی برابر هوان یا بڑهه جاوین یهه مختصر
ترجمه کلام ابن الهمام کا نقل کیا گیا تفصیل اسکی شرح شیخ مین دیکهنی چاهیی اس کلام ابن الهمام
کی ختم پر عبد الحق نے کها هی و حاصل این سخن آنست که اعتماد بر تصحیح و تضعیف مجتهدین و اکابر سلف است
تا آخر اوس عبارت تک جو مخاطب نے نقل کے هی پس بنظر انصاف دیکهو که ان عبارتون مین
ترجیح مسئله فرعیه اجتهادیه ابو حنیفه کی حدیث بخاری پر کهان فرمائی هے انمین تو اتنا هی ذکر
هے که جس حدیث کو امام مجتهد ابو حنیفه وغیره صحیح کهدین اوسکو تقلید محدثین ضعیف نکهنا چاهیے

سو ظاہر ہی کہ اونکی حدیث صحیح کو رد کرنی سی رد کرنا اونکی قول اجتہادی کا ضروری ہی جو محال
ہو صریح احادیث صحیحہ کی کہاں لازم آتا ہی باقی رہا کلام آمین کہ بقطع نظر [illegible] تو اور [illegible]
ہوں ان عبارات کی [illegible] مخاطب سی یہہ عبارات فی نفسہا ہی صحیح ہین [illegible] سو اسکو یہ
سننا چاہیے کہ کلام ابن الہمام اور اوسکی مقلد عبد الحق کا مخالف ہے اجماع امت کی کیونکہ زمانہ [illegible]
کتب [illegible] حدیث سی [illegible] آٹہہ سو آٹہہ تک علما کا اسپر اتفاق رہا کہ بخاری و مسلم کی حدیث
مقدم و ارجح ہی حدیث غیر اونکی سی چنانچہ یہہ اجماع امت کا بضمن ثبوت دعوی اول کی [illegible]
قول ثانی مخاطب کے بیسوں علما سی نقل کیا گیا جب ابن الہمام [illegible] آٹہہ سو [illegible] آئی [illegible]
اور اوسکو ترمیم مذہب حنفی کی مدنظر ہوئی تو سب کتابوں مین سی حنفیہ کی لائق توجہ اور ترمیم کی
ہدایہ پائی کیونکہ لوگون مین بڑی معتبر مشہور تہی و حقیقت مین ضعیف مسائل اور روایات ضعیفہ
حدیثوں سی پر تہی اور صحیح حدیثوں بخاری و مسلم کی مخالف تہی پس اسکو کوئی سبیل نظر نہ آئی
جس سی اسکی ترمیم ہو اور اسکی حدیثین جو شیخین کی سوا اورون کی روایتین ہین قوی ہو جاتی اور
بخاری و مسلم کی برابر ہون لہذا اوسنی یہہ تدبیر نکالی کہ اس قاعدہ اجماعی کو کہ احادیث بخاری و مسلم
احادیث غیر سی ارجح و اصح ہین توڑنا چاہیے تاکہ احادیث ہدایہ پر بخاری و مسلم کو ترجیح نہ رہی اور
[illegible] برابر ہو جاوین چنانچہ عبد الحق ناقل کلام ابن الہمام او مقلد اوسکا صاف [illegible] تک
ہی اور یہہ اقرار اوسکا بعد اوس عبارت کی جو مخاطب نے نقل کی ہی موجود ہی مخاطب نے اوسکو [illegible]
[illegible] گیا ہی وہ یہہ ہے جو بعد نقل کرنی کلام سابق ابن الہمام کی بضمن [illegible]
[illegible] انست کہ اعتماد بر تصحیح و تنقید ائمہ مجتہدین اکابر سلف ست و چون ایشان
حدیثی را [illegible] بقبول کردہ و عمل بدان نمودہ اند انکار و اعتراض بر ایشان بتقلید علمای محدثین کہ
[illegible] شدہ و الزام ایشان بحکم اینجماعہ تحکم و مکابرہ ست و اینکا [illegible] معارضہ
[illegible] فقہاست با محدثین قرار داد محدثین ہمان ست کہ اولا مذکور شد و لیکن فقہا را در ان
مجال [illegible] وسیع ست باین وجہ کہ مذکور شد و این سخن نافع و مفید ست در غرض از شرح

Marfat.com

کہ اثبات وتائید مذہب مجتہدین خصوصاً مذہب حنفی ہے وغرض شیخ ابن الہمام نیز
یہی ہے واللہ اعلم وہو الملہم للصواب انتہی کلام عبد الحق دیکھو یہہ کیسا صریح اقرار ہی اونکا
اس بات پر کہ قرارداد تمام محدثین کا تو یہی تہا کہ بخاری ومسلم کی حدیثین صحیح تر اور راجح ہین
احادیث غیر سے لیکن شیخ ابن الہمام نے واسطے تائید مذہب حنفی کی اسکا خلاف کیا ہی وقال
الشیخ العلامۃ الحبر الفہامۃ فی الدراسات یرید یعنی ابن الہمام بہذا الکلام
الانقداح فیما تمالأت علیہ کلمۃ المحدثین سلفاً وخلفاً المتقدمین والمتاخرین
الا الشیخ المذکور ومن تبعہ من تلامذتہ وبعض الحنفیۃ المتاخرین من الترتیب
بین صحاح الاحادیث وانہا سبعۃ اقسام اعلاہا ما اتفق البخاری ومسلم
ثم ما انفرد بہ البخاری ثم ما انفرد بہ مسلم الی ان قال وغرضہ من ذلک کما
قال الشیخ الدہلوی فی مقدمۃ شرح سفر السعادۃ بعد ما مشاہ ومشاہ
ورضی بما ارتضاہ تائید مصادمۃ الفقہاء الحنفیۃ بالمحدثین ومعارضتہم
ایاہم قال الشیخ الدہلوی ومجال مقال الفقہاء فیما قررہ المحدثون واسع
وقال ای عبد الحق مشیراً الی کلام ابن الہمام السابق وہذا نافع
فی غرضنا من شرح ہذا الکتاب یعنی السفر وہو تائید المذہب الحنفی
وہذا صریح فی اقرارہم بان تائید مذہب الحنفیۃ
الصحیحین کغیرہما من الصحاح بابطال الخصوصیۃ
وانہما ولذا الانقداح المذکور فی الترتیب المتقدم انما لکون ہذا
فی الاغلب علی خلاف ما فی الصحیحین ہذا ما حاولوا وارادوا ولکن اللہ
سبحانہ وتعالی ما شاء کان وما لم یشأ لم یکن انتہی ترجمہ اور کہا شیخ علامہ
دانشمند بڑے فہمیدہ نے دراسات مین کہ ارادہ کرتا ہی ابن الہمام ساتہہ اوس کلام کے توڑنے
اور خلل ڈالنے کا اوس بات مین جسپر متفق ہین تمام محدث اگلے اور پیچہلے بجز شیخ ابن الہمام

اور اوسکی بعض شاگردون کی اور بعضی متاخرین حنفیہ کی وہ کیا بات ہے ترتیب صحیح
حدیثون کی اور یہہ کہ وہ سات قسم مین سب سے بلند درجہ وہ ہے جسپر بخاری مسلم کا اتفاق ہو
اوس سے اوتر گروہ جو اکیلی بخاری کی روایت ہو اوس سے اوتر گروہ جو اکیلی مسلم کی روایت
ہو یہانتک کہ کہا صاحب دراسات نے کہ غرض ابن الہمام کی اس خلل ڈالنے سے تائید ہی مقابلہ
فقہا کی ساتھہ محدثین کی چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے اوس غرض کو اوسکی بیان کیا ہے
اور اوسکی مرضی پر راضی ہوکر اور اوسکی چال اختیار کرکے کہا ہی کہ مجال گفتگو فقہا کی اوپر
امر قرار داد محدثین مین فراخ ہی اور عبدالحق نے ابن الھمام کی اس کلام کی طرف اشارہ
کرکی کہا ہی کہ یہہ بات نفع دینے والی اور مفید ہے ہماری مطلب کو جو شرح کرنے سے
اس کتاب سفر السعادۃ کی مقصود ہے وہ کیا ہی تائید حنفی مذہب کی سو دیکھہ لو کہ یہہ صاف
اقرار ہے اوسکا اس بات مین کہ تائید حنفی مذہب کی تب ہی ہوسکتی ہے جبکہ صحیحین اور
دوسری کتابین برابر ہوجاوین اور صحیحین کی خصوصیت صحت اور وثوق کی باطل
ہوجاوی اور نیز اقرار ہی اونکا اس باب مین کہ اونہون نے اس ترتیب کتب صحاح
کو اسیواسطی توڑنا چاہا ہی کہ مذہب اونکا غالبا خلاف احادیث صحیحین کے تہا یعنی
اسلئی اونہون نے صحیحین کی خصوصیت کو اوڑا کر سب کے برابری کا دعوی کیا ہے
انہون نے تو یہہ چاہا لیکن اللہ نے جو چاہا سو ہوا جو نہ چاہا نہ ہوا یعنی صحیحین کا
بلند درجہ ہونا چاہا تہا سو ہو گیا اور اونکی دل کی دل ہی مین رہگی آور صاحب تنبیہ الوسنان
بہی اس حمایت کی طرف مشیر ہین چنانچہ سابقا اوسنے منقول ہوچکا کہ الامام نحریر
الحنفیۃ مولانا المحقق کمال الدین ابن الھمام علیہ التحیۃ والاکرام فانہ
شکر اللہ مساعیہ قد بالغ فی حمایۃ مذھب الامام الاعظم ابی حنیفۃ
الکوفی بتائیدہ بالاحادیث الثابتۃ فی الصحاح والسنن والمسانید
والمعاجم ولم یتیسر لبعض عند تخریج احادیث الھدایۃ فی اکثر المواضع النظر

بلفظ الحدیث الذی ذکرہ صاحب الہدایۃ ولم یظفر فی بعض بشیء منہ
اصلاً انتہی ترجمہ حنفیون کے دستاویز امام ابن الہمام اونپر تحیت اور اکرام انکی سعی
کو اللہ مشکور کری کہ اونہون نے بڑی ہی کوشش کی ہی حمایت کرنی مین مذہب امام
اعظم ابو حنیفہ کوفی کی ساتھہ مدد کرنے اوسکی کی اون احادیث سی جو ثابت ہین صحاح
اور سنن اور مسانید اور معاجم مین اور نہین میسر ہوئی اونکو وقت بیان کرنی سندون
احادیث ہدایہ کی بہت جگہ اطلاع اون الفاظ حدیث پر جو ہدایہ مین مذکور ہین اور بعضی
جگہ اونکو حدیث ہدایہ کا کچھہ بھی پتا نہین ملا پس جواب کا بیان اسقدر بس ہی کہ یہہ کلام
باقرار خود حنفیہ کی محض حمایت اور تائید کی واسطی خلاف اجماع اور قرارداد سلف صالحین کی
سنہ آٹھہ سو آٹھہ تک ایک حیلہ سازی کی راہ سی صادر ہوئی ہی لہذا مردود نامحمود ہے
اور اگر زیادہ تفصیل اسکا مطلوب ہو تو کتاب دراسات اللبیب مین دیکھنا چاہیی اوسمین ابن الہمام کے
کلام اور اوسکی شاگرد ابن امیر حاج کی کلام کو لفظ بلفظ نقل کر کی اچھی دلایل سی اونکی بیخ کنی
کی ہی اور آٹھہ دلیلون کے ساتھہ ثابت کیا ہی کہ حدیث بخاری مسلم کی برابر کسیکی حدیث نہین ہو سکتی
اور قول ابن الہمام کا پوچ اور باطل ہے جب کلام ابن الہمام اور عبد الحق کی یہہ خاک اوڑائی تو عبارت
دلیل قوی کی جو بیچارہ احمد علی سہارنپوری کی تصنیف ہی جو آجکل کے خام مقلدون سے ہی اور
جناب مولانا سند المحدثین مفتی و محب کے شاگردون سے بھی نسبت نہین رکھتا کیا اصل رکھتی ہی کہ
لایق جواب و مستحق خطاب ہو اور یہہ کلام اوسکی جو اصل رسالہ مین کہ بہر حال مقدم را فضیلتی
ہست کہ نمیرسد متاخر را کہ نگاہ میدارد حق وی کہ صحیح و قوی را میگزارد و ضعیف را اخذ میکند الخ
دلیل ہے اوسکی نادانی پر یہہ نسمجھا کہ تقدم زمانی سی فضیلت علمی و بصیرت نظر حاصل نہین ہوتی
بہتیری جاہل زمانہ متقدم مین ہوئے ہین اور بہت عالم متاخر سی افضل نہین گنی جاتی اور بہتیری
علما تابعین سی غیر ثقہ اور بلا تحقیق ہین کہ وہ محدثین سی افضل اور زیادہ ناقد نہین شمار کئی جاتے
اور یہہ بات محدث پر مخفی نہین علاوہ یہہ کہ حاصل کلام احمد علی کا وہی ہے جو مفاد کلام

ابن الہمام اور عبد الحق کا ہی سو جو اوسکا جواب گزرا سو اسکا سمجھا جاوی **بیان کذب وخیانت مخاطب** آپنے شرح عبد الحق کی عبارت نقل کرکی پیچھی اوسکی کہا ہی کذا قال شاہ ولی اللہ پس مطلب اوسکا یہہ ٹہیرا کہ شاہ ولی اللہ نے بہی کہا ہی کہ محدثین کی تقلید سی مجتہدین کی تصحیح وتنقید پر طعن بیجا ہی اور یہہ بات سراسر کذب ہے نعوذ باللہ من الکاذبین جناب شاہ ولی اللہ نی کسی کتاب مین یہہ بات نہین کہی اگر حضرت مخاطب شیخ الکاذبین کو کچہہ غیرت و یا شرم ہو تو شاہ ولی اللہ کی کتاب کا نام لکہی جسمین یہہ بات لکھی ہی اور عبارت اوسکی نقل کری اور جو بعد ختم باقی عبارت کی رسالہ دلیل قوی کا حوالہ دیا ہی اس سی یہہ کذب اور خیانت اوسکی اوٹھہ نہین سکتی بلکہ اور بہی ثابت ہوتی ہے کیونکہ رسالہ دلیل القوی مین وہ عبارت اسطرح نہین جسطرح مخاطب نے نقل کی ہی اور اوسمین کذا قال شاہ ولی اللہ بعد عبارت عبد الحق کی نہین ہے کہ اوسکا اشارہ کلام عبد الحق کی طرف تصور کیا جاوے بلکہ اوسمین کذا قال شاہ ولی اللہ بعد عبارت عجالہ نافعہ مولانا شاہ عبد العزیز کی جو اوسی مطلب کی کہتی ہے منقول ہی اور عبارت عبد الحق کا اوسمین اسمقام مین نام ونشان بہی نہین تمام عبارت اوس رسالہ دلیل قوی کی یہہ ہے وکتب دیگر ہم سوای صحاح ستہ معتبر اند و دران بسیاری از احادیث صحیحہ واجب العمل ہستند وبعضی از ایشان در صحاح ستہ نیست مولانا شاہ عبد العزیز صاحب در عجالہ نافعہ فرمودہ اند کہ موطا گویا ام صحیحین ست وضبط رجال این کتاب مجمع علیہ ست وصحیح بخاری ہر چند در بسط وکثرت احادیث دہ چند موطا باشد لیکن طریق روایت احادیث وتمیز رجال ورواۃ واعتبار واستنباط از موطا آموختہ اند انتہی ملخصا وکذا قال شاہ ولی اللہ وسوای ازین مستدرک حاکم کہ آنچہ از بخاری ومسلم احادیث صحیحہ ماندہ درین کتاب آوردہ وبعضی بر شرط شیخین وبعضی بغیر شرط ایشان وصحیح ابن خزیمہ وصحیح ابن حبان وغیرہا وقطع نظر ازین اگر حدیثی معمول امام اعظم باشد ودیگر محدثین بعد ازو آنرا بضعف منسوب کردہ باشند تضعیف ایشان بہ نسبت امام اعظم قابل حجت نیست الی آخرہا انتہی کلام المخاطب بسرقۃ آخر کلامہ الذی اوردناہ سابقا تو دیکھو اسمین عبارت شیخ عبد الحق کی کہان مذکور ہے اور اشارہ کذا قال شاہ ولی اللہ کا اوسکی طرف کہان متصور ہے انتہی

Marfat.com

ثابت ہوا کہ مخاطب کا عبد الحق کی عبارت کی بعد کذا قال شاہ ولی اللہ کہنا اور شاہ ولی اللہ

کو اپنا اور عبد الحق کا ہم مذہب ٹہیرانا سراسر کذب و خیانت ہی فالی المشتکی اب ناظرین اس تحریر

سی امید ہے کہ اسی خیانت اور کذب کو کافی دلیل وبی دیانتی اور تعصب و بی انصافی مخاطب

تبرائی کی تصور فرماوین **قولہ الرابع** اگرچہ کہ صحیح بخاری بہی حملہ آور اصح الاکتب

کی ہے لیکن گربہ شیرست درگرفتن موش **جوابہ** اقول عائذا باللہ من الکفر والارتداد یہہ کلمہ مخاطب

کا صریح کفر ہی و موجب اہانت حدیث رسول اللہ صلعم کا کیونکہ اسمین احادیث بخاری کو بلی سی

تشبیہ دی ہے اور کتب حدیث کو جنسی بخاری اصح ہی چوہی سی تشبیہ دی ہی اور مطلب اسکا

یہہ ہے کہ بخاری اگرچہ مسلم وغیرہ چوہی کی مانندون کی سامنی بلی کی طرح شیر ہے لیکن اہل

کی سامنی جو شیر کی مانند ہی پھر ہی بلی ہی ہے سو دیکہو کہ اسمین کیسی صاف کہلی اہانت صحیح

بخاری کی بلکہ تمام کتب احادیث کی پائی جاتی ہے اور اہانت حدیث اور رد کرنا اسکا

استخفاف و استحقار سی بلا اختلاف کفر ہے شرح فقہ اکبر ملا علی قاری اور میزان شعرانی اور

کتب فقہ حنفیہ مین یہہ مسایل بکمال تشدید ثابت ہین چنانچہ عبارت شرح فقہ اکبر کی ابتدا میں

جواب قول دوم مخاطب کے گزر چکی ہیہ تو صریح اہانت ہی حدیث کی علماء حنفیہ نے اشارہ

اہانت محدثین کو کفر ٹہیرایا ہی اور ارتداد قرار دیا ہی دیکہو صاحب خلاصہ کیدانی نی اشارہ

بالسبابہ کی مسئلہ مین کہا تہا حرام ہی اشارہ سبابہ سی جیسی اہل حدیث کرتی ہین حسب الاکرام

قاری حنفی نے کہا کہ اس لفظ مین کہ جیسی اہل حدیث کرتی ہین اہانت محدثین کی پائی جاتی

ہے اور یہی کافی ہی اسطی تکفیر کیدانی کی حَیْثُ قَالَ فِی تَزْیِیْنِ الْعِبَارَةِ لِتَحْسِیْنِ الْاِشَارَةِ

وَقَدْ اَغْرَبَ الْکَیْدَانِیُّ حَیْثُ قَالَ وَالْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ الْاِشَارَةُ بِالسَّبَّابَةِ کَاَهْلِ

الْحَدِیْثِ اَیْ مِثْلِ اِشَارَةِ جَمَاعَةٍ یَجْمَعُهُمُ الْعِلْمُ بِحَدِیْثِ الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهٰذَا

مِنْهُ خَطَاءٌ عَظِیْمٌ وَجُرْمٌ جَسِیْمٌ مَنْشَاُهُ الْجَهْلُ عَنْ قَوَاعِدِ الْاُصُوْلِ وَمَرَاتِبِ

الْفُرُوْعِ مِنَ الْمَنْقُوْلِ وَلَوْلَا حُسْنُ الظَّنِّ وَتَاْوِیْلُ کَلَامِهٖ بِسَبَبِهٖ لَکَانَ کُفْرُهٗ صَرِیْحًا

اذا بلغه صحيحا فهل للمؤمن ان يحرم ما ثبت فعله صلعم ما كاد ان يكون نقله متواترا ويتبع ما عليه عامة العلماء كابرا عن كابر والحال ان الامام الاعظم الهمام الاقدم رح قال لا يحل لاحد ان ياخذ بقولنا ما لم يعرف ماخذه من الكتاب والسنة واجماع الامة والقياس الجلي في المسئلة وقال الشافعي اذا صح الحديث على خلاف قولي فاضربوا قولي على الحائط واعملوا بالحديث الظاهر الى ان قال مع انه يكفي في موجب تكفير الكيداني اهانة المحدثين الذين هم عمدة ائمة الدين المفهوم من قوله كاهل الحديث المفضية الى قلة الادب المفضي بسوء الخاتمة لان من المعلوم ان اهل القرآن اهل الله واهل الحديث اهل رسول الله وانشد في هذا المعنى شعر اهل الحديث هم اهل النبي وان + لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا + هذا اخر كلام علي القاري قلت ولبعضهم ما يناسب ما انشده شعر دين النبي محمد مختار + نعم المطية للفتى الاثار + لا ترغبن عن الحديث واهله + فالراي ليل والحديث نهار + وقد سلف عن مولانا الاجل شاه ولي الله ان من تهون امر الصحيحين فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين انتهى وقد قال الله تعالى ومن يشاقق الرسول من ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا ترجمه جهانير كها ملا علي قاري ني تزيين العبارة لتحسين الاشارة مين كه بيشك انوكهي بات كهي هے كيداني نے جهان پر كه كها هے كه دسوان حرام على نماز مين اشاره كرنا هے ساتهه انگلی شهادت كی مثل اهل حديث كی يعنی مثل اشاره كرنے جماعت علماے حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم كے اور يه بات كيدانی كی بهاری خطا اور بڑا جرم هے سبب اسكا جاهل هونا هے كيدانی كا اصول كی قاعدون سے اور روايات فرعيه كی مراتب سے اور اگر حسن ظن هوتا اور بمقتضاے حسن ظن كی اوسكے

Marfat.com

کلام مین تاویل کیجاتی تو اوس کیدانی کا کفر صاف صاف اور مرتد ہونا ٹہیک ٹہیک
ثابت ہوچکا تہا بہلا کسی مومن کو یہہ پہونچ سکتا ہی کہ حرام کہی فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی اشارہ تہ کو جسکی نقل قریب ہے کہ متواتر ہو جاوی اور منع کری اوس فعل سی جسپر تمام علما
بڑون سی بڑونکا اتفاق چلا آتا ہی حالانکہ امام بزرگ اور سردار مقدم یعنی ابو حنیفہ رح نے
فرمایا ہے کہ حلال نہین کسیکو کہ میری قول کو قبول کری جبتک نجانلی اوسکی اصل قرآن
یا حدیث یا اجماع یا روشن قیاس سے اور کہا امام شافعی نی جبکہ صحیح ہو حدیث برخلاف قول
میری کی تو دی مارو میری قول کو دیوار پر اور عمل کرو حدیث ظاہر پر یہانتک کہ کہا ملا علی
قاری نی باوجود اس وجہ کا فر کہنی کیلئے کی کافی ہے وجہ کا فر کہنی اوسکی کی یہہ کہ اوس نی
محدثین کی جو عمدہ اماماں دین مین سی ہین اہانت کی ہے چنانچہ وہ اہانت اوسکی اس لفظ سی کہ مشکل
اہل الحدیث کی اشارہ نکرنا چاہیے سمجھی جاتی ہے جس سی اوسکا کم ادب ہونا جو برائی خاتمہ کی
طرف لیجاتا ہی نکلتا ہی یہہ اسلئی کہ یقینی بات ہی کہ اہل حدیث اہل رسول اللہ صلعم کی ہین چنانچہ
اس باب مین کسینی شعر کہا ہی جسکا یہہ مضمون ہے کہ اہل حدیث انحضرت صلعم کی اصحاب
ہین کیونکہ اگرچہ اونہون نے انحضرت صلعم کی ذات شریف کی صحبت نہین پائی لیکن انکی
انفاس قدسی یعنی کلمات پاک کی تو ہم صحبت ہین یہہ ہے آخر کلام ملا علی کا — مین کہتا ہون کہ
اسی شعر کی مناسب ہے جو اوکسینی یہہ مضمون شعر مین ادا کیا ہی کہ دین انحضرت صلعم کا پسندیدہ
اور واسطی آدمی کی آثار مروبہ خوب سواری ہے یعنی منزل مقصود کا وسیلہ ہی مت پہیر
مونہہ اپنا حدیث اور حدیث والون سے کیونکہ رای اور عقل اندہیری رات ہی اور حدیث روشن
دن ہے فقط اور اس سے پہلی شاہ ولی اللہ سی منقول ہوچکا ہی کہ جو کوئی صحیحین کے شان کو ہلکا
جانی وہ بدعتی ہے مومنون کی راہ سی الگ راہ لینیوالا اور اللہ تعالی فرماتا ہی جو کوئی مخالفت
کری رسول اللہ صلعم کی بعد اسکی کہ اوسکو رستہ معلوم ہوچکا اور پیچہی لگے اوس راہ کی جو
مومنون کی راہ نہین پہیرینگے ہم اوسکو جدہر پہرتا ہی اور داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین

Marfat.com

اور وہ کیا بڑی بیدینی کی جا ہے اب حضرت مخاطب کی جناب مین بنظر الدین النصیحۃ کی حسبۃ
للہ التماس ہے کہ اس کلمہ توہین حدیث سی توبہ کرین اور گفتگوی نفسانی مین ایمان سی ہاتھ
دہو بیٹھین وما علینا الا البلاغ **قولہ الخامس** دوم آنکہ صاحب ہدایہ خود مجتہد مطلق مشہور
قول اوسکا پانچوان
شرعًا قول مجتہد باجتہاد غیر رد نہین ہوتا اجماعًا چنانچہ صفحہ ۲۳ ۔ فی الاشباہ القاعدۃ اولی
الاجتہاد لا ینقض بالاجتہاد **الجواب** اقول اسکے دو جواب ہین اول یہہ کہ صاحب ہدایہ کو مجتہد
جواب اوسکا
مطلق کہنا محض بیخبری اور بیخبری ہی کیونکہ **علمای مسلمین سے** آجتک صاحب ہدایہ کو مجتہد
قرار دینا یا سبھی اوسکو مقلدین سی شمار کرتی ہین پس مجتہد کہنا مخاطب کا صاحب ہدایہ کو
سوای کذب اور دہوکہ دہی یا جہل اور ناواقفی کی کیا تصور کیا جاوی قال الملا علی القاری
فی سم القوارض فی رد الروافض قال کمال باشا ان الفقہاء علی سبع طبقات
الاولی طبقۃ المجتہدین فی الشرع کالائمۃ الاربعۃ والثانیۃ طبقۃ المجتہدین
فی المذہب کابی یوسف ومحمد وسائر اصحاب ابی حنیفۃ والثالثۃ طبقۃ المجتہدین
فی المسائل التی لا روایۃ فیہا عن صاحب المذہب کالخصاف وابی جعفر
الطحاوی وابی الحسن الکرخی وشمس الائمۃ الحلوانی وشمس الائمۃ السرخسی
وفخر الاسلام البزدوی وقاضیخان والرابعۃ طبقۃ اصحاب التخریج کالفخر
الرازی واضرابہم فانہم لا یقدرون علی الاجتہاد اصلا لکنہم لاحاطتہم
بالاصول وضبطہم للماخذ یقدرون علی تفصیل قول مجمل وحکم مبہم
والخامس اصحاب الترجیح من المقلدین کابی الحسن القدوری وصاحب
الہدایۃ انتہی مختصرا ملخصا وہکذا فی شرح الدر المختار وغیرہا من
کتب طبقات الحنفیۃ **ترجمہ** کہا ملا علی قاری نی اپنی رسالہ سم القوارض مین
جو رافضیون کی رد مین ہے کہ کہا کمال باشانی فقہا کی سات درجہ ہین پہلا درجہ مجتہدین
شریعت کا جیسی ائمہ اربعہ یعنی مالک ابو حنیفہ شافعی احمد رح دوسرا درجہ مجتہدین

Marifat.com

مذہب کا جیسی ابو یوسف محمد اور باقی شاگرد ابو حنیفہ کی رح تیسرا درجہ مجتہدین مسایل کا
جو امام سی فرد ہی نہین جیسی خصاف طحاوی کرخی شمس الائمہ حلوانی شمس الائمہ سرخسی
فخر الاسلام بزدوی قاضیخان چوتہا درجہ اونکا جو مجتہدون کی اقوال سے اور مسایل
نکالتی ہین جیسے فخر الدین رازی اور گروہ اونکا کیونکہ یہہ لوگ اجتہاد پر تو قادر نہین
لیکن چونکہ قاعدون پر وہ احاطہ رکہتی ہین اور اصول کو پہچانتی ہین اسلئی قادر ہین ایہہ
کہ مجمل بات کو مفصل کردین اور ایک حکم سی کئی باتین نکالین پانچوان درجہ مقلدون کا
جو ایک مسئلہ کو دوسری پر ترجیح دی سکین جیسی قدوری اور صاحب ہدایہ تمام ہوا مطلب
سہم القوارض کا مختصراً یعنی ذکر چہٹے اور ساتوین درجہ کا مع باقی تفصیل کے اسمین چہوڑ دیا
اور ایسا ہی ذکر طبقات در مختار کی شرحون اور کتب طبقات حنفیہ مین مسطور ہی **جواب دوم**
یہہ کہ اگرچہ مجتہد کا قول دوسری مجتہد کی قول سی رد نہین ہوسکتا ہی لیکن حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سی تو باتفاق تمام مسلمین کے رد ہوسکتا ہی اور اسمین تو بجز منافق اور
مصداق من یشاقق الرسول کی کسیکو دم ماری کی جگہ نہین چنانچہ بذیل ثبوت دعوی
ثالث کی ثابت ہو چکا ہی سو حضرت مجیب کی نزدیک بہی حدیث ہی کی نظر سی بخاری
کی ساتہہ ہدایہ واجب الرد ہی چنانچہ تفصیل اسکی مقام تمہید صورت نزاع مین گزر چکی
نہ یہہ کہ اجتہاد بخاری سی اجتہاد صاحب ہدایہ کا مردود ہی پس یہہ قاعدہ اشباہ کا
جسکا مفاد عدم نقض اجتہاد مجتہد باجتہاد غیر ہی نہ عدم نقض اجتہاد مجتہد بحدیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قول حضرت مجیب کے منافی ہنوا بلکہ بدعای مخاطب سی اجنبی ٹہیرا
اور یہہ مخاطب کا قول کہ ایک نکتہ ہم اور سکہاتی ہین محض فضول ہے کیونکہ یہہ نکتہ
نفیسہ تو بعینہا اشباہ والنظایر مین بعد بیان اوس قاعدہ منقولہ جنابکی موجود ہی
اوسکو قاعدہ اشباہ سی علیحدہ اپنی طبع نکتہ زا کا نتیجہ قرار دینا بجز فضولی کی کیا تصور
کیا جاوی **قولہ السادس** اگرچہ کہ شرح سفر السعادۃ ومیزان الکبری ضعیف

مخاطب کا چہٹا قول ۱۲

Marfat.com

ہدایہ ہر جا موجود چہ سود الی قولہ چنانچہ در شرح سفر السعادۃ صفحہ ۵۴۱ وکتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور و معتبرین کتاب ست نیز درین وہم انداختہ چہ مصنفش سرح در اکثر جا کار بدلیل معقول نہادہ اگر حدیثی آوردہ نزد محدثین خالی از ضعفی نہ غالباً اشتغال آن استاد در حدیث کمتر بودہ ست ولیکن شرح شیخ ابن الہمام جزاہ اللہ خیراً تلافی آن نمودہ

جوابہ قربان تمہاری اس فہم وذکا و طبع نکتہ زا کی کہ کلام شیخ کو جو سراسر ہجو اور مذمت ہدایہ کی ہی مدح اور توصیف سمجھی ہو **فرد** بامن از جہل تقابل شدہ نا منفعل اگر ش ہجو کنم میشودش مدح عظیم ✣ آپنی لفظ معتبر اور مشہور کی گھمنڈ پر اس عبارت کو توصیف ہدایہ سمجھ لیا ہی اور یہہ نہ سمجھا کہ شہرت و اعتبار اسکا مقلدین حنفیہ مین کس کام ہی جس حالت مین کہ بنا اوسکی احادیث ضعیفہ پر ہی اور اکثر جگہ مبنی اوس کا عقل اور رای ہی یہان تک کہ اوسکی سبب سے حنفیون کا مذہب بدنام ہوا اور ضعیف مشہور ہوا اور انکا لقب اصحاب الرای ٹھیرا اصل مشہور ہے **مصرع** بدنام کنی نام نکونامی چند ✣ اور یہی ہی مقصود شیخ عبد الحق کا اوس عبارت سی جسکو تمنی توصیف ہدایہ کی سمجھ کر نقل کیا ہی چنانچہ پہلی یہہ اہتمام لوگون کی شرح سفر السعادۃ مین ذکر کی پھر وہ عبارت فرمائی ہی اور کہا ہی کہ کتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور معتبرترین کتابہاست نیز درین وہم انداختہ الخ یہانتک کہ کہا کہ اسکی بنا اکثر جگہ عقل اور جو حدیث لاتا ہی ضعف سی خالی نہین ہوتی اور مؤلف اسکا حدیث مین کم شغل رکھتا تھا اور شیخ ابن الہمام نی اسکی تلافی اور جبر نقصان کیا ہی پس ادنی اہل عقل وانصاف پر بھی مخفی نرہیگا کہ یہہ عبارت شیخ کی سراسر مذمت ہی ہدایہ کی نہ تعریف و توصیف اوسکی جیسا کہ حضرت مخاطب نامنفعل کی طبع نکتہ زا مین سمایا ہی **قولہ**

تا آن قول اوسکا

السان **لع** وہمچنین میزان الکبری ص ۴ فَاِنَّ خَصَّصْتُهٗ بِمَزِيْدِ اِعْتِنَاءٍ وَطَالَعْتُ عَلَيْهِ كِتَابَ تَخْرِيْجِ اَحَادِيْثِ كِتَابِ هِدَايَةٍ لِلْحَافِظِ الزَّيْلَعِيِّ وَغ

Marfat.com

جوابه اگر اس عبارت مین لفظ خصصه بمزید اعتناء کو توصیف ہدایہ کی سمجہا ہی
اوسکا جواب ۲
تو سراسر غلطی ہی یا دہوکہ دہی کیونکہ ضمیر منصوب خصصه کی اوس کلام مین ہدایہ کی
طرف نہین پہرتی اسلئی کہ ہدایہ کا اسکی پہلی ذکر ہی نہین بلکہ ضمیر اوسکی طرف مذہب
امام ابوحنیفہ کی پہرتی ہی اور اوسی کا پہلی خصصه کی ذکر ہی چنانچہ ابتدا مین اوسکی
کہا ہی اعلم یا اخی انّنی طالعت بحمد الله ادلّة المذاهب الاربعة وغیرها
لاسیّما ادلّة مذهب الامام ابی حنیفة رضی الله عنه فانّی خصصته
بمزید اعتناء الخ پس خصصته کی ضمیر کو ہدایہ کی طرف پہیرنا اور اس جملہ کو ہدایہ کی
تعریف سمجہنا بجز غلط فہمی یا دروغ گوئی کی کیا سمجہا جاوی اور اگر جملہ طالعت
علیه کتاب تخریج الهدایة کو توصیف سمجہا ہی تو بہی غلطی ہے اسلئی کہ مطالعہ سی
تخریج ہدایہ کی خود ہدایہ کا وثوق و اعتبار ثابت نہین ہوتا یہہ ہی دہوکہ دہی **قوله الثامن** بخاری
شریف در میزان صفحه ۷۰ ومن خرج لهم الشیخان مع کلام الناس فیهم
جعفر ابن السلیمان الضبعی الخ **جوابه** اقول عائذا بالله من کید الخائنین
امام شعرانی نی میزان مین یہہ کلام واسطی رفع جرح کی رواۃ بخاری سی فرمایا ہے
اور اسمین بعض رواۃ بخاری کو جسمین کچہہ طعن تہی ذکر کر کی پہر اوسکا جواب
دیا ہی اور صحیح بخاری کی تعدیل و توصیف فرمائی ہی چنانچہ کہا ہی قال الحافظ
المزّی والحافظ الزیلعی رح وممن خرج لهم الشیخان مع کلام الناس
فیهم جعفر بن سلیمان الضبعی والحارث بن عبید وایمن بن نابل الحبشی
الی ان قال وابی اویس لکن للشیخین شروط فی الروایة عمّن تکلّم الناس
فیه منها انهم لا یروون عنه الا ما توبع علیه وظهرت شواهده
وعلموا ان له اصلا فلا یروون عنه ما انفرد به او خالفه فیه
الثقات وذلك كحديث ابی اویس الذی رواه مسلم فی صحیحه

Marfat.com

مرفوعاً يقول الله عز وجل قسمت الصلوة بيني وبين عبدي
نصفين الحديث مع انه لم يتفرد به رواه غيره من الثقات كذالك
منهم الامام مالك وشعبة وابن عيينة رضي الله عنهم فما
حديثه متابعة الى ان قال فقد بان لك انه ليس لنا ترك حديث كل من
تكلم الناس فيه بمجرد الكلام فربما يكون قد توبع عليه وظهرت شواهده

الخ **ترجمہ** کہا حافظ مزی نے اور حافظ زیلعی نے کہ ایک دن راویون سی جنکی حق مین
لوگون نے کلام کیا ہی اور شیخین نے اونکی حدیث روایت کی ہے جعفر بن سلیمان ضبعی ہے
اور ایک حارث بن عبید اور ایک ایمن بن نابل حبشی ہے یہانتک کہ گنتی گنتی کہا کہ ایک
ابو اویس لیکن در حقیقت شیخین نے یون ہی روایت نہین کری بلکہ شیخین نے ان لوگون کی
روایتون مین کئی شرطین لگا رکھی ہین ایک یہہ کہ شیخین اوسی وہی روایت لاوینگی جنہین
انکی ساتھہ اور راوی ثقہ بہی شامل ہون اور اونکی روایتون کی شواہد پائی جاوین اور
شیخین خوب جان لین کہ انکی حدیث کی اصل ثابت ہی اور یہہ نہین کہ ان راویون کی اکیلی
حدیث یا وہ حدیث جو اور ثقات کی مخالف ہو روایت کرین مثال اسکی حدیث ابو اویس
کی ہی جو مسلم نے اپنی کتاب صحیح مین روایت کی ہی انحضرت سی کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا
کہ مینی نماز کو یعنی سورہ فاتحہ کو اپنی مین اور اپنی بندی مین آدہون آدہ کر دیا ہی سو
دیکھو اس حدیث مین ابو اویس اکیلا ہی راوی نہین بلکہ یہہ حدیث سوا ہی اوسکی اور
ثقہون سی بہی اسیطرح مروی ہی چنانچہ امام مالک اور شعبہ اور سفیان بن عیینہ پر سے
بہی ایسی ہی آچکی ہے اور اس حدیث مین ابو اویس کے ساتھہ وہ لوگ بہی شامل ہین
یہانتک کہ کہا شعرانی نے کہ اس بیان سی تجہی معلوم ہوگیا ہی کہ ہمکو یہہ گنجایش نہین
کہ فقط لوگون کی کلام اور اعتراض کرنی سی کسیکی حق مین اوسکی حدیث کو ترک
کر دین کیونکہ کبھی اوسکی حدیث اور ثقہون سی بہی مروی ہوتی ہے اور اوسکی شو

Marfat.com

ظاہر ہوجاتی ہین تمام ہوا مطلب امام شعرانی کا اور اس کلام سی پانچ سطر پہلی امام شعرانی نی فرمایا ہی اِنَّ مُجَرَّدَ الْکَلَامِ فِی شَخْصٍ لَا یُسْقِطُ مَرْوِیَّہُ فَلَا بُدَّ مِنَ الْفَحْصِ عَنْ حَالِہٖ وَقَدْ خَرَّجَ الشَّیْخَانِ لِخَلْقٍ کَثِیْرٍ مِمَّنْ تَکَلَّمَ النَّاسُ فِیْہِمْ **ترجمہ** فقط لوگونکی اعتراض کسی راوی مین اوسکی روایت کو ساقط نہین کرتی بلکہ تحقیق اوسکی حال کی لازم ہوتی ہی اور کیونکر ساقط ہو جسحالت مین شیخین نے بہتیری راویون سی جو محل کلام ہین روایتین کی ہین یعنی یہہ وہ بحکم بیان مذکور ساقط نہین گنی جاتین اب ان عبارات کو امام شعرانی کی دیکھنا چاہیی کہ کسطرح طعن مخالفین کو رواۃ بخاری سی دفع کر رہی ہین اور کس تشریح سی توثیق و تنزیہہ صحیح بخاری کی بجا لا رہی ہین مخاطب سارق نی اوس طعن مخالفین کو ان عبارات سی انتخاب کر کی شعرانی کی طرف منسوب کر دیا اور اصل کلام شعرانی کو جو اس طعن کے جواب مین اور بخاری کی تنزیہہ و توثیق مین مرقوم ہی از راہ خیانت و سرقہ چھپا لیا فعلی اللہ الجزاء **اور عنقریب** بھی جوابات طعن رواۃ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی بشرح و بسط تمام لکھے جاوینگی انشاء اللہ تعالی **قولہ التاسع** اتنی سی عبارت مذکور کے کہ مند پر ترجیح بخاری شریف کو بجمیع کتب فقہ متفق کے دیکھا **جوابہ** اتنے ہی عبارت پر بحکم انکہ العاقل تکفیہ الاشارۃ اکتفا کیا گیا آپ چونکہ کسی نے اسکو اتنی سے سمجھا تو دیکھا بضمن ثبوت دعوی اول کی بجواب قول ثانی تمہاری کی کیسا عداوت سلف خلف کا جھاڑ باندہ دیا اب بی اگر حق نہ سوجھی تو خدا حافظ **قولہ العاشر** شیخ موصوف بصفحہ ۲۰ شرح سفر السعادۃ فرمایا ہی وکتب ستہ کہ مشہور اند دران اقسام احادیث از صحاح و حسان و ضعیف موجود و تسمیہ صحاح بطریق تغلیب **جوابہ** یہہ حکم تغلیب مجموعہ صحاح ستہ بنظر کتب اربعہ یعنی ترمذی وابوداود و نسائی و ابن ماجہ کی ہے نہ ہر جزو مجموعہ پر کیونکہ باجماع مسلمین سلف و خلف کی بخاری و مسلم مجرد صحاح سی مولف ہین چنانچہ بضمن ثبوت دعوی اول

Marfat.com

بجواب قول ثانی مخاطب کی گزر چکا ہی اور خود شیخ عبدالحق کی کلام مین یہہ تخصیص حکم
تغلیب کی کتب اربعہ ہی پائی جاتی ہے چنانچہ مقدمہ اصول حدیث مین جو مشکوۃ
مطبوع کی اول لگا ہا ہی کہتا ہی فصل الکُتُبُ السِّتَّۃُ المشہورۃُ المقرَّرۃ
فِی الاسلامِ الَّتی یُقالُ لھَا الصِّحاحُ السِّتُّ صحیحُ البُخاریّ وصحیحُ المسلمِ و
الجامعُ للترمذیّ والسُّنَنُ لابی داوٗد والنسائیّ وسُنَنُ ابنِ ماجۃ
وعِندَ البعضِ المُوطّا بدلَ ابنِ ماجۃ وصاحبُ جامعِ الاُصولِ اختار
المُوطّا وفی ہٰذہِ الکُتُبِ الاربعۃِ اقسامٌ مِن الصِّحاحِ والحِسانِ و
الضِّعافِ وتسمیتُھا بالصِّحاحِ السِّتّۃِ بطریقِ التغلیبِ انتہی کلامُ الشیخِ
الموصوفِ ترجمہ فصل چھہ کتابین مشہور مقرر اسلام مین جنکو صحاح ستہ کہتی
ہین یہہ ہین صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سنن ابی داود وسنن نسائی
وسنن ابن ماجہ اور بعض کے نزدیک ابن ماجہ کی جگہ موطا مقرر ہے اور صاحب
جامع الاصول نے اسی کو گنا ہی اور ان چار کتابون مین یعنی ترمذی ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ مین ہر قسم کی حدیثین صحیح اور حسن اور ضعیف موجود ہین
پھر سب کو صحاح کہا جاتا ہی تغلیبا کہا جاتا ہی تمام ہوا کلام شیخ کا اب
دیکھو لفظ فی ہذہ الکتب الاربعۃ تمہاری فہم کو کیسا جھٹلا رہا ہی اور کیا بلند آواز سے
منادی ہے کہ حکم تغلیب کتب اربعہ سی خاص ہے اور صحیحین کو شامل نہین
ایسا ہی کہا ہے بیچ بیان مطلب عبارت شیخ کی انکی پیشوا صاحب رسالہ دلیل قوی
نے حیث قال در صحاح ستہ سوای بخاری ومسلم احادیث ہر قسم از صحاح وحسان
وضعاف موجود وتسمیہ بصحاح تغلیبی ست چنانچہ شیخ عبدالحق در مقدمہ ترجمہ مشکوۃ گفتہ
کتب ستہ کہ مشہور اند در ان اقسام احادیث از صحاح وحسان وضعاف موجود وتسمیہ
بصحاح بطریق تغلیب ست انتہی وبخاری ومسلم اگرچہ التزام این امر کردہ کہ حدیث

Marfat.com

غیر صحیح در صحیحین خود نیارند الخ **قوله الحادی عشر** تا تحت ادیم السماء اصح
من موطا مالک الخ **جوابه** یہہ قول قبل وجود صحیح بخاری کی تہا اور جب
نیر اعظم بخاری نی طلوع کیا تو اوسکی نور نی سب پر غلبہ کر لیا چنانچہ یہہ امر کئی علما
سی بضمن ثبوت دعوی اول بضمن رد قول ثانی مخاطب کی نقل کیا گیا **قوله**
الثانی عشر ونیز بانیکه فرمود شیخ موصوف در شرح سفر السعادة صفحه ۱۸
اخراج کرده است مسلم در کتاب خود بسیاری از رواة که سالم نیستند از غوائل جرح
وهمچنین در کتاب بخاری جماعة اند که تکلم کرده شده ست در ایشان پس مدار کار در حق وی
براجتهاد علما وصوابدید ایشان باشد **جوابه** شیخ عبدالحق نی یہہ کلام ابن
ہمام کا ترجمہ کیا ہی چنانچہ شروع ترجمہ مین ابن الہمام کا نام لیا ہی اور بعد ختم
ترجمہ کی کہا ہی کہ حاصل اس سخن کا یہہ ہے کہ اعتماد بر تصحیح و تنقید مجتہدین ہی چاہیے
یہانتک کہ کہا کہ یہہ بات بڑی مفید ہے واسطی غرض ہماری کی جو تایید ہی
مذہب کی خصوصاً حنفی مذہب کی اور غرض ابن الہمام کی بہی اس کلام سی یہی ہے
یہہ ہی ترجمہ کلام شیخ کا اور اصل کلام سابقاً بضمن رد قول ثالث آچکا ہی
اس سی ثابت ہوا کہ یہہ قدح ابن الہمام کا در رواة مسلم و بخاری مین محض بسبب
حسد کی ہی شان صحیحین مین اور صرف بنظر حمایت و تایید مذہب حنفی کی صادر ہوا ہے اور
کلام عدو و حاسد کا ہی نہ منصف عادل کا کہ لایق خطاب او مستوجب جواب ہو
باینہمہ اسکا جواب لکہا جاتا ہی پس واضح ہو کہ جوابات مطاعن رواة شیخین کے
صدہا علمای حدیث نی اجمالاً و تفصیلاً تحریر کئی ہین چنانچہ سابقاً بضمن ثبوت
دعوی اول کی بجواب قول ثانی مخاطب کے صاحب دراسات اور امام سیوطی اور
عطار رشید اور عراقی اور شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کی کلام سی مجمل جوابات گزر چکی
ہین اور بضمن جواب قول ثامن مخاطب کی ایک جواب امام شعرانی کی طرف سی

Marfat.com

نقل کیا گیا اب اس مقام میں مفصل جوابات کلام سے شیخ ابن حجر اور امام نووی
کی جو اور اماموں کی کلام سے جیسے امام ابو الفتح قشیری اور امام ابو الحسن المقدسی
اور امام ابو عمرو بن الصلاح شہرزوری تمسک میں نقل کی جاتی ہیں قال
الشیخ الامام رئیس الاسلام ابن حجر فی مقدمة فتح الباری شرح
صحیح البخاری ینبغی لکل منصف ان یعلم ان تخریج صاحب الصحیح
ای راو کان مقتض لعدالته عنده وصحة ضبطه وعدم غفلته ولاسیما
ما انضاف الی ذلک اطباق جمهور الائمة علی تسمیة الکتابین
بالصحیحین وهذا المعنی لم یحصل لغیر من خرج عنه فی الصحیحین
فهو بمثابة اطباق الجمهور علی تعدیل من ذکر فیهما هذا اذا اخرج
له فی الاصول فاما ان اخرج له فی المتابعات والشواهد والتعالیق
فهذا یتفاوت درجات من اخرج له فی الضبط وغیره مع حصول
اسم الصدق لهم وحینئذ اذا وجدنا لغیره فی احد منهم طعنا
فذلک الطعن مقابل للتعدیل لهذا الامام فلا یقبل الا مبین
السبب مفسرا بقادح یقدح فی عدالة هذا الراوی وفی ضبطه
مطلقا او فی ضبط الخبر بعینه لان الاسباب الحاملة للائمة
علی الجرح متفاوتة منها ما یقدح ومنها لا یقدح وقد کان الشیخ
ابو الحسن المقدسی یقول فی الرجل الذی یخرج عنه فی الصحیح
هذا جاز القنطرة یعنی بذلک انه لا یلتفت الی ما قیل
فیه قال الشیخ ابو الفتح القشیری فی مختصره وهکذا نعتقد
وبه نقول ولا نخرج عنه الا بحجة ظاهرة وبیان شاف
یزید فی غلبة الظن علی المعنی الذی قدمناه من اتفاق

Marfat.com

النَّاسِ بَعْدَ الشَّيْخَيْنِ عَلَى تَسْمِيَةِ كِتَابَيْهِمَا بِالصَّحِيحَيْنِ وَمِنْ لَوَازِمِ ذٰلِكَ تَعْدِيلُ
رُوَاتِهِمَا قُلْتُ فَلَا يُقْبَلُ الطَّعْنُ مِنْهُمْ إِلَّا بِقَادِحٍ وَاضِحٍ لِأَنَّ أَسْبَابَ الْجَرْحِ
مُخْتَلِفَةٌ وَمَدَارُهَا هٰهُنَا عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْبِدْعَةُ أَوِ الْمُخَالَفَةُ أَوِ الْغَلَطُ
أَوْ جَهَالَةُ الْحَالِ أَوْ دَعْوَى الِانْقِطَاعِ فِي السَّنَدِ بِأَنْ يَدَّعِيَ فِي الرَّاوِي
أَنَّهُ كَانَ يُدَلِّسُ أَوْ يُرْسِلُ فَأَمَّا جَهَالَةُ الْحَالِ فَمُنْدَفِعٌ عَنْ جَمِيعِ مَنْ
أَخْرَجَ لَهُمْ فِي الصَّحِيحِ لِأَنَّ شَرْطَ الصَّحِيحِ أَنْ يَكُونَ رَاوِيهِ مَعْرُوفًا
بِالْعَدَالَةِ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ مَجْهُولٌ فَكَأَنَّهُ نَازَعَ الْمُصَنِّفَ
فِي دَعْوَاهُ أَنَّهُ مَعْرُوفٌ وَلَا شَكَّ أَنَّ الْمُدَّعِيَ لِمَعْرِفَتِهِ مُقَدَّمٌ عَلَى
مَنْ يَدَّعِي عَدَمَ مَعْرِفَتِهِ لِمَا مَعَ الْمُثْبِتِ مِنْ زِيَادَةِ الْعِلْمِ وَمَعَ ذٰلِكَ
فَلَا تَجِدُ فِي رِجَالِ الصَّحِيحِ أَحَدًا مِمَّنْ يَسُوغُ إِطْلَاقُ اسْمِ الْجَهَالَةِ
عَلَيْهِ أَصْلًا وَأَمَّا الْغَلَطُ فَتَارَةً يَكْثُرُ مِنَ الرَّاوِي وَتَارَةً يَقِلُّ فَحَيْثُ
يُوصَفُ بِكَوْنِهِ كَثِيرَ الْغَلَطِ يُنْظَرُ فِيمَا أَخْرَجَ لَهُ إِنْ وُجِدَ مَرْوِيًّا
عِنْدَهُ أَوْ عِنْدَ غَيْرِهِ مِنْ رِوَايَةِ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْصُوفِ بِالْغَلَطِ
عُلِمَ أَنَّ الْمُعْتَمَدَ أَصْلُ الْحَدِيثِ لَا خُصُوصُ هٰذَا الطَّرِيقِ وَإِنْ
لَمْ يُوجَدْ إِلَّا مِنْ طَرِيقِهِ فَهٰذَا قَادِحٌ يُوجِبُ التَّوَقُّفَ عَنِ
الْحُكْمِ بِصِحَّةِ مَا هٰذَا سَبِيلُهُ وَلَيْسَ فِي الصَّحِيحِ بِحَمْدِ اللهِ مِنْ ذٰلِكَ
شَيْءٌ وَحَيْثُ يُوصَفُ بِقِلَّةِ الْغَلَطِ كَمَا يُقَالُ سَيِّئُ الْحِفْظِ أَوْ لَهُ أَوْهَامٌ
أَوْ لَهُ مَنَاكِيرُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْعِبَارَاتِ فَالْحُكْمُ فِيهِ كَالْحُكْمِ فِي الَّذِي
قَبْلَهُ إِلَّا أَنَّ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَاءِ فِي الْمُتَابَعَاتِ أَكْثَرُ مِنْهَا عِنْدَ
الْمُصَنِّفِ مِنَ الرِّوَايَةِ عَنْ أُولٰئِكَ وَأَمَّا الْمُخَالَفَةُ وَيَنْشَأُ عَنْهَا
الشُّذُوذُ وَالنَّكَارَةُ وَهٰذَا لَيْسَ فِي الصَّحِيحِ سِوَى نَزْرٍ يَسِيرٍ وَ

اما دعوى الانقطاع فمدفوعة عمن اخرج لهم البخاري لما علم من شرطه ومع ذلك فحكم من ذكر من رجاله بتدليس او ارسال ان تيسّر احاديثهم الموجودة عنده بالعنعنة فان وجد التصريح بالسماع اندفع الاعتراض واما البدعة فالموصوف بها اما ان يكون ممن يكفر بها او يفسق فالمكفّر بها لا بد ان يكون ذلك التكفير متفقا عليه من قواعد جميع الائمة كما في غلاة الروافض وليس في الصحيح من حديث هؤلاء شيء البتة والمفسق بها كبدع الخوارج والروافض الذين لا يغلون وغير هؤلاء من الطوائف المخالفين لاصول السنة خلافا ظاهرا لكنه مستند الى تاويل ظاهره سائغ فقد اختلف اهل السنة في قبول حديث من هذا سبيله الى اخر ما فصله ورتبه شان الجامع الصحيح فا قد نقلنا كلامه بنحو من الاختصار **ترجمه** کہا شیخ امام اسلام زین شیخ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح البخاری مین کہ لایق ہے واسطے ہر مصنف کی کہ جانی کہ روایت کرنا صحیح کتاب کی مصنف یعنی بخاری کا کسی راوی کی حدیث کو چاہتا ہی کہ وہ راوی اوسکی نزدیک عادل ہو اور اوسکا ضبط صحیح ہو اور وہ غافل نہو خاصکر اوسوقت یہہ باتین ضروری معلوم ہوتی ہین جبکہ مقتضای صحت کی ساتھہ اس بات کو بھی ملادین کہ جمہور علما متفق ہین انکی کتابون کی صحیحین نام رکھنی پر اور یہہ بات سوای اون راویون کی جنسی شیخین نے روایت کی ہی کسی مین پائی نہین جاتی اور یہہ بات نہایت اتفاق جمہور کی ہی اوپر عادل ہونی راویون صحیحین کی لیکن یہہ بات اوس راوی کی شان مین ہی جس سی اصل مقصود وابستہ ہو نہ وہ جس سی شواہد اور متابعات اور تعلیقات مین روایت ہو سو حال اوسکا ضبط اور عدل وغیرہ کی نظر سی مختلف ہے

باوجود اسکی کہ نام صدق اوسپر بہی بولا جاتاہی پہر جبکہ پاوین ہم کسی راوی مین اونمین سہی کسیکا طعن واعتراض تو وہ طعن مقابل ہوگا عادل جاننی اوس امام کی جسنی اوس راوی کو قبول کرلیا ہی سو وہ طعن مقبول نہوگا جبتک کہ اوسکا سبب ایسا کہلا کہلا بیان نہو جس سی اوسکی عدالت ٹوٹ جاوی یا اوسکا ضبط ٹوٹ جاوی یا خاصکر کسی حدیث مین اوسکی ضبط کا خلل ثابت ہو یہہ اسواسطی شرط کی گئی ہے کہ باعث طعن کرنی اماموں کے راویون کو مختلف ہوا کرتی ہین کوئی تو ایسا ہوتا ہی جو عدالت راوی کو توڑی اور کوئی ایسا کہ نہ توڑ سکی اسیواسطی شیخ ابوالحسن مقدسی کہا کرتی حق مین اوس شخص کے جس سی بخاری مین روایت ہو کہ یہہ شخص پل کے اوس پار اوتر گیا ہی یعنی اب اسپر جو کوئی طعن کری تو وہ لایق التفات نہین کہا شیخ ابوالفتح قشیری نے اپنے کتاب مختصر مین کہ میرا بہی اعتقاد ہی اور یہی کہتا ہون اور اس سے باہر نہونا چاہیی بجز دلیل ظاہر کی اور بیان شافی کی جو اس غلبہ ظن مین جو علما کی اتفاق سی اوپر صحیحین نام رکہنی ان دو کتابون کی حاصل ہے بڑہ جاوی جب یہہ بات صحیح ہوئی تو اس سی عدالت صحیحین کے راویون کی ثابت ہوئی اور لازم آئی کہتا ہون مین یعنی ابن حجر کہ اس تقدیر پر کسیکا اعتراض وطعن اونکی حق مین قبول نکیا جاویگا بجز باعث طعن واضح بیان کی اسلیی کہ باعث طعن مختلف ہوتی ہین لیکن پہر اکہان پانچ چیزین ٹہیرتی ہین بدعت یا مخالفت یا غلطی یا جہالت حال راوی کی یا دعوی منقطع ہونی سند کا اسطرح پر کہ فلانا راوی مدلس تہا یا ارسال کیا کرتا تہا سو جہالت حال تو صحیح بخاری کی تمام راویون سی اوٹہی ہوئی ہے کیونکہ صحیح کے شرط یہہ ہی کہ اوسکا راوی مشہور ہو عدالت مین پہر جو کوئی کسی صحیح کی راوی کو مجہول کہی تو گویا اوسنی صحیح کی مصنف سی مقابلہ کیا اس بات مین کہ اوسنی اوس راوی کو مشہور

ومعروف سمجھا تھا اور اوسنی اوسکو مجہول تبایا سو اسمین شک نہین کہ دعوی مشہور
ومعروف کہنی والی کا مقدم ہوگا کیونکہ مشہور کہنی والی کو اوس راوی کی حال سی
زیادہ واقفیت ہی کہ وہ اوسکی نجاننی والی کو نہین ہے باوجود اس حکم کی پہر بہی
صحیح بخاری کی راویون مین ایسا کوئی نہین جسپر جہالت کا بولنا جائز ہو آب سنو غلطی
کا حال سو یہہ کسی راوی سی بہت ہوتی ہے اور کسی سی تہوڑی پس جہان کوئی
راوی بہت غلطی سی موصوف ہوا تو ہم دیکھینگے کہ اوسکی حدیث مصنف کی نزدیک یا
کسی اور محدث کی نزدیک سوای اُنکی کسی اور سی بہی مروی ہی یا نہین اگر مروی ہو
تو معلوم ہوا کہ مصنف کا اعتماد اصل حدیث پر ہی یعنی بنظر اوس راوی کی جو غلطی سی
موصوف نہین نہ بنظر خاص طریق اس راوی غلطی والی کی اور اگر کسی راوی سی بجز
اوسکی مروی معلوم نہو تو البتہ یہہ بات صحت کی خلاف اور باعث توقف ہی اسکی صحیح
کہنی سی لیکن خدا کی فضل سی صحیح بخاری مین ایسی کوئی حدیث نہین ہے اور جہان
کوئی راوی تہوڑی غلطی کرنی سی موصوف ہوا جیسی کہا کرتی ہین کہ فلانا بُری
یادداشت والا ہی اور فلانا وہم کرتا ہی اور فلانی کی کچہ غر حدیثین ہین یا مثل
اِنکی اور عبارتین تو اسکا حکم بہی وہی ہے جو پہلی قسم کا گزرا یعنی اسکی حدیث کو
دیکہا جاویگا کہ کسی اور سی بہی مروی ہی یا نہین پہر حسب تفصیل سابق حکم جاری
کیا جاویگا لیکن اِنکی روایتین نزدیک مصنف کی متابعات مین بہت ہین بہ نسبت اُنکی
روایات کی آب سنو حال مخالفت کا جس سے شاذ اور منکر ہونا حدیث کا پیدا ہوتا ہے
سو یہہ صحیح بخاری مین سوای قدر قلیل کے نہین ہے آب سنو حال دعوی انقطاع
سند کا سو یہہ بخاری کی تمام راویون سی اوٹہا ہوا ہی کیونکہ اوسکی شرط اور التزام
سبکو معلوم ہی کہ وہ بلا ثبوت سماع ولقای باہم راویون کی کسیکی حدیث نہین لاتا باوجود
اسکی مدلس یا صاحب ارسال کہنا اوسکی راوی کو تب تک ہی ہوگا جبتک کے

Marfat.com

اونکی حدیثین معنعن یعنی عن عن کی ساتھہ پائی جاوینگی اور جب وہی حدیثین لفظ سماع سے ملجاوینگی تو پہر وہ اعتراض کہان رہیگا اب رہی بدعت سو اوسکا اگر فرد کیا تو کفر کی طرف منسوب ہوگا اور کیا فسق کی پس جو راوی جو بسبب بدعت کی منسوب بکفر ہوگا اوسمین یہہ ضروری بات ہی کہ کفر اوسکا سب اماموں کا متفق علیہ ہو گا جیسے غالی رافضیونکا کفر یعنی حضرت علی رض کو جہوٹا خدا جانتی ہین وعلی ہذا القیاس سو ایسی لوگون سی صحیح بخاری مین کوئی حدیث نہین ہے اور جو راوی کہ بسبب بدعت کی فاسق گنا جاتا ہی جیسی خارجی یا وہ رفضی جو غالی نہین ہین اور سوای انکی اور لوگ جو اصول اہلسنت کی مخالف ہین لاکن یہہ اپنی خلاف مین کسی تاویل کو مستند رکھتی ہین جو اہلسنت مین اوسکی ظاہر معنی مشہور ہین سو ایسے اہل بدعت کی حدیث کی قبول کرنیمین اختلاف ہی یعنی بعضی لوگ بعضی وجہون اور شرطون سی قبول کرتے ہین اور بعضی نہین کرتی تا آخر اوس بیان تک جو شیخ ابن حجر نی تفصیل فرمایا ہی اور صحیح بخاری کو اعتراضون سی بری کیا ہی ہمنی اونکی کلام کو کسیقدر اختصار سی نقل کیا ہی اور ہمارے مستند اور معتمد صاحب سالہ دلیل قوی مولوی احمد علی مولوی سہارنپوری نی واسطی تنزیہہ اور دفع مطاعن رواۃ بخاری کی بڑا اہتمام کیا ہی چنانچہ مقدمہ صحیح بخاری مطبوعہ مطبع احمدی مین شیخ الاسلام ابن حجر سی عبارت مذکورہ بالا نقل کر کی کہا ہی ھذا ما ذکرہ الحافظ ابن حجر فی مقدمۃ فتح الباری فی اول الفصل التاسع ثم سرد اسماء من طعن فیہم من رواۃ الصحیح واجاب عن الاعتراضات لکن لما کان بناء ھذہ الفصول علی الاختصار ترکنا التفصیل ورأینا ان نذکر علی سبیل التمثیل من رواۃ الصحیح المجروحین عمران بن حطان ومروان ابن الحکم فننقل ما حکاہ الحافظ من

الاعتراض عليهما وما اجاب به عنه عبارته عمران بن حطان
السدوسي الشاعر المشهور كان يرى رأى الخوارج قال ابو العباس
المبرد كان عمران رأس القعدية من الصفرية وخطيبهم وشاعرهم
انتهى والقعدية قوم من الخوارج وكان عمران داعية الى مذهبهم
وهو الذي رثى عبد الرحمن بن ملجم قاتل علي رض وقد وثقه العجلي
وقال قتادة لا يتهم في الحديث وقال ابو داود ليس في اهل
الاهواء اصح حديثا من الخوارج ثم ذكر عمران هذا وغيره
وقال يعقوب بن شيبة ادرك جماعة من الصحابة وصار في
آخر عمره الى ان رأى رأى الخوارج وقال العقيلي حدث عن عائشة
ولم يتبين سماعه قلت ولم يخرج البخاري سوى حديث واحد
من رواية يحيى بن ابي كثير عنه قال سألت عن عائشة
عن الحرير فقالت ائت ابن عباس فسأله قال فسألته فقال
ائت ابن عمر فسأله فقال حدثني ابو حفص ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال انما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق
له في الآخرة انتهى وهذا الحديث انما اخرجه البخاري
في المتابعات فللحديث عنده طرق غير هذا من رواية
عمر وغيره وقد رواه مسلم من طريق اخرى عن ابن عمر
نحوه الى آخر ما نقله المولوي احمد علي عن الحافظ الامام
ابن حجر وقال الامام النووي في مقدمة شرح مسلم
عاب عائبون مسلما رحمه الله بروايته في صحيحه عن
جماعة من الضعفاء المتوسطين الواقعين في الطبقة الثانية

الذین لیسوا من شرط الصحیح ولا عیب فی ذلک بل جوابہ من اوجہ ذکرہا الشیخ الامام ابو عمرو بن الصلاح احدہا ان یکون ذلک فیمن ہو ضعیف عند غیرہ ثقۃ عندہ ولا یقال الجرح مقدم علی التعدیل لان ذلک فیما اذا کان الجرح ثابتا مفسرا بسببہ والا فلا یقبل الجرح اذا لم یکن کذا وقد قال الامام الحافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی وغیرہ ما احتج البخاری ومسلم وابو داود بہ من جماعۃ علم الطعن فیہم من غیرہم محمول علی انہ لم یثبت الطعن المؤثر مفسر السبب الثانی ان یکون ذلک واقعا فی المتابعات والشواہد لا فی الاصول الثالث ان یکون ضعف الضعیف الذی احتج بہ طرء بعد اخذہ عنہ الرابع ان یعلوا بالشخص الضعیف اسنادہ وہو عندہ من روایۃ الثقات فیقتصر علی العالی ولا یطول باضافۃ النازل الیہ الی اخر ما لخصناہ من کلام النووی

ترجمہ

یہہ وہ مذکور ہی جو حافظ ابن حجر نی مقدمہ فتح الباری کی ابتدا فصل نو مین ذکر کیا ہے پہر حافظ ابن حجر نی بیان کئی نام اون راویون بخاری کی جنمین لوگون نے طعن کئی ہین اور پہر اون طعنون کی جوابات تحریر کئی ہین لیکن جب کہ ان فصلون کی بنا اختصار پر ہی اسلئی تفصیل کو ہمنی چہوڑ دیا ہی اور بطور تمثیل دو راویون مطعون بخاری کا ذکر کرنا مناسب دیکہا ہی ایک عمران بن حطان دوسرا مروان پس انکی حق مین جو اعتراض اور جواب ابن حجر نی بیان کیا سو ہم یہان نقل کرتی ہین پس یہہ ہے عبارت

حافظ ابن حجر کی اونکی بیان مین عمران بن حطان سدوسی شاعر مشہور تہا اعتقاد اوسکا خارجیون کا تہا ابو العباس مبردنی کہا ہی کہ عمران سردار قعدیہ کا جو صفریہ مین سی ہین اور انکا خطیب اور شاعر تہا قعدیہ ایک قوم ہی خارجیون مین سی اور یہہ عمران اپنے مذہب کی طرف لوگون کو بلانی والا تہا اور یہہ وہی ہی جسنی عبد الرحمن ابن ملجم قاتل علی رض کا مرثیہ کہا تہا لیکن اوسکو عجلی نے ثقہ تبلایا ہی اور قتادہ نی کہا ہی کہ یہہ حدیث مین متہم نہین کیا جاتا تہا اور ابو داؤد نی کہا ہے کہ بدعتیون مین صحیح حدیث لانی والا خوارج سی بڑہکر کوئی نہین پہرانہین سی اس عمران وغیرہ کا ذکر کیا اور یعقوب بن شیبہ نے کہا ہے کہ عمران نے کئی صحابہ کو پایا لیکن اخیر عمر مین خوارج کی اعتقاد پر ہوگیا اور عقیلی نے کہا ہی کہ اسنی عایشہ سی ایک حدیث روایت کی ہی لیکن اپنے سماع ظاہر نہین کی مین کہتا ہون کہ بخاری نی اسکی کوئی حدیث روایت نہین کی بجز ایک حدیث کی جو یحیی بن کثیر نے اس عمران سی روایت کی ہے کہ اسنی بیان کیا مینی پوچہا عایشہ سے حکم ریشمی کپڑی کا اونہون نی فرمایا کہ ابن عباس سی جاکر دریافت کرو کہا کہ پہر مینی ابن عباس کے پاس جاکر پوچہا تو اونہون نی فرمایا کہ ابن عمر کی پاس جاکر پوچہو پس اونہون نی بیان کیا کہ مجہسی کہا ہے ابو حفص یعنی عمر بن الخطاب نی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو کوئی ریشمی کپڑا دنیا مین پہنیگا اوسکا آخرت مین اوس مین حصہ نہوگا تمام ہوئی حدیث مذکور سو اس حدیث کو امام بخاری متابعات ہی مین لایا ہے کیونکہ یہہ اوسکی نزدیک کئی اور طریقون حضرت عمر وغیرہ کی سی بہی ثابت ہی اسلئی اون روایات کی متابعت مین اسکو بہی لی آیا

اور بلاشبہہ امام مسلم نی بہی اور طریقون ابن عمر وغیرہ کی اسکو روایت کیا ہی تا آخر اوس
کلام تک جو مولوی احمد علی نے حافظ ابن حجر سی نقل کیا ہے اور کہا امام نووی
مقدمہ شرح صحیح مسلم مین کہ عیب پکڑا ہی عیب پکڑنی والون نی مسلم پہ
نے اپنی صحیح مین ضعیف متوسط راویون سی جو دوسری طبقہ کی لوگ ہین اور صحیح کی
شرط پر نہین ہین کیون روایت کی لاکن حقیقت مین یہہ کچہہ عیب نہین بلکہ اسکا کئی وجہہ
جواب ہوسکتا ہی جن وجوہات کو شیخ امام ابوعمرو بن الصلاح نی ذکر کیا ہی ایک یہہ وجہ
ہے کہ وہ ضعیف راوی جسکو معترض ضعیف کہتا ہی مسلم کی نزدیک ثقہ ہو اسپر کوئی یہہ
اعتراض نکری کہ جرح مقدم ہی تعدیل سے یعنی ضعیف کہنی والی کا قول مقدم ہی بہ نسبت
قول ثقہ کہنی والی کی بحکم اصول کی کیونکہ یہہ اعتراض اوسوقت ہوسکتا ہی جب کہ
جرح جرح کرنی والون کا با بیان سبب و دلیل ہو نہین تو وہ ہرگز مقبول نہین اور بلاشبہہ
کہا ہی امام حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی نی کہ جس راوی کی سند لیے ہی
بخاری و مسلم و ابوداود نی اور لوگون نی اوسپر طعن کیا ہی تو وہ طعن اور جرح اونکا
ثبوت کو نہین پہونچا اور موثر با بیان سبب نہین پایا گیا دوسری وجہ یہہ کہ حدیث
ضعیف راوی کی متابعات مین لی گئی ہو نہ اصل مقصود حدیثون مین تیسری وجہ
یہہ کہ اوس ضعیف راوی مین جو ضعف کسینی نکالا ہی وہ پیچہی کہ بعد اوسکی
اوس ہی سند لی چکا ہو پیدا ہوا ہو چوتہی وجہ یہہ ہے کہ سند اوسکی اوس ضعیف
راوی سی بلند ہوتی ہو اور وہ نزدیک مسلم کی بروایت ثقات نیچی کی درجہ
ہو پس مسلم بنظر بلندی سند کے اوسی ضعیف کی اسناد کو ذکر کرکی اوسپر اکتفا کرتا ہو
اور ساتہہ اوسکی سند نازل کو جو ثقات کی سند تہی بخوف تطویل ذکر نکرتا ہو آخر اوس
کلام تک جسے ہمنی مختصر کرکے نقل کیا ہی امام نووی ہی اور امام نووی نی
شرح مسلم مین بذیل احادیث رواۃ مطعونین کی ایک ایک کا مفصل جواب ہی تحریر

کیا ہی شایق طالب کو اصل شرح کا ملاحظہ درکار ہے بالجملہ مطاعن لوگون کی بحث بعضی راویون بخاری ومسلم کی ائمہ محدثین نے ہبا ءً منثورا اور نسیا منسیا کر دی ہین اور صحیت پر احادیث شیخین کے کسیکو اہل اسلام مین سی کچھہ اعتراض اور کلام باقی نہین رہا ہے یھہ بزرگوار ابن الہمام اور بتقلید اوسکی عبدالحق ناحق اُن اعتراضات اور مطاعن کو بمقام مصادمہ محدثین مین بغرض نصرت مذہب حنفی کی جان بوجھہ کر باوجود علم اور اطلاع کی جوابات اور رفع اون مطاعن پر پیش کرتی ہین انسیون کی حق مین کیا اچھا کسی نے کہا ہی **شعر** اِنْ کُنْتَ لَا تَدْرِیْ فَتِلْکَ مُصِیْبَۃٌ * وَاِنْ کُنْتَ تَدْرِیْ فَالْمُصِیْبَۃُ اَعْظَمُ * **قولہ الثالث عشر** معہذا اسمعیل بخاری منتسب مذہب شافعی کا ہی چنانچہ محقق شاہ ولی اللہ رسالہ انصاف مین تحریر فرماتی ہین واستدل شیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی الطبقات الشافعیۃ وکلام النووی شاہد لہ پس جای غور ہی کہ مجیب لی مخالفین بخاری کو کہ خود وہ مقلد شافعی کا ہی بدعتی لکھدیا بلاتعقل اسکا کیا علاج **جواب** یہ وہ اپکا تعقل بعین مہملہ کہ سکا تامل اوسکی پہلو ہیچ ہی یہان آپ اوسمین ایسی مصروف ہوئی کہ امام بخاری کی نام تک ظفر یاب نہوئی نام اوسکا محمد مشہور ہے جسکے جگہ نام اونکی باپ کا اسمعیل فرمادیا اور مسئلہ متنازعہ فیہا سی بہی خواب خرگوش مین چلی گئی کہ متنازع فیہ ترجیح ہدایہ کی تہی صحیح بخاری پر جسکو چہوڑ کر آپ تقلید بخاری کی ثابت کرنی لگی اور پہر تفریع اوسپر یہہ اجنبی کی کہ مخالفین بخاری کو بدعتی کیون کہا یہہ سب خوبیان اوسی تعقل بعین مہملہ کے ہین اگرچہ تامل کو کارفرما ہوتی تو امام بخاری کا نام کہین نہ کہین سے ڈہونڈہ نکال کے لکہتی اور بحث ترجیح ہدایہ کو چہوڑکر اثبات تقلید بخاری کی درپی نہوتی اور بوقت تفریع سمجہتی کہ امام بخاری کی مخالفین کو توکسینی بدعتی نہین کہا بلکہ احادیث بخاری کو جسمین بخاری کی مقلد ہونیکو کچہہ دخل نہین ماعداسی مرجح ٹہیرایا

Marfat.com

ہی اور اس امر کی مخالف کو مبتدع کہا ہی جسکو ایک جہان مبتدع کہہ رہا ہے الغرض تعمل
چھوڑ کر تامل اختیار کری تو ایسی باتین ناشی عدم تامل سی نکلتے اب ہم بقطع نظر انکی
تعمل کی خوبیون سی امام بخاری کا اجتہاد بتصریحات ائمہ نقل ثابت کرتی ہین اور خیانت
مخاطب کی عبارت رسالہ انصاف مین ظاہر کرکی اوس سے بھی مجتہد ہونا امام بخاری کا
ثابت کئی دیتے ہین پس اولاً اقوال ائمہ نقل متضمن ثبوت اجتہاد امام بخاری بیان
کئی جاتی ہین پھر عبارت رسالہ انصاف سی مجتہد ہونا امام بخاری کا اور خیانت
وسرقہ مخاطب کا ثابت کیا جاویگا قَالَ الاِمَامُ اَحمَدُ مَا اَخرَجَت خُرَاسَانُ
مِثلَهُ یَعنِی البُخَارِیَّ وَقَالَ اِسحٰقُ بنُ رَاهُوَیهِ لَو کَانَ فِی زَمَنِ الحَسَنِ
لَاحتَاجَ اِلَیهِ لِمَعرِفَتِهِ بِالحَدِیثِ وَفِقهِهِ وَقَالَ نُعَیمُ بنُ حَمَّادٍ فَقِیهُ
هٰذِهِ الاُمَّةِ وَهٰکَذَا قَالَ یَعقُوبُ ابنُ اِبرَاهِیمَ الدَّورَقِیُّ وَمِنهُم
مَن فَضَّلَهُ فِی الحَدِیثِ وَالفِقهِ عَلٰی اَحمَدَ بنِ حَنبَلٍ وَاِسحٰقَ ابنِ رَاهُوَیهِ
وَقَالَ اَبُو مُحَمَّدٍ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ الدَّارِمِیُّ مُحَمَّدُ بنُ اِسمٰعِیلَ
البُخَارِیُّ اَفقَهُنَا وَاَعلَمُنَا وَاَغوَصُنَا وَقَالَ اِسحٰقُ بنُ رَاهُوَیهِ هُوَ
اَبصَرُ مِنِّی نَقَلَ هٰذِهِ الاَقَاوِیلَ الشَّیخُ الاِمَامُ ابنُ کَثِیرٍ فِی تَارِیخِ
البِدَایَةِ وَالنِّهَایَةِ وَالاِمَامُ الحَافِظُ ابنُ حَجَرٍ فِی شَرحِهِ لِلبُخَارِیِّ
وَتَارِیخِهِ وَالشَّیخُ العَلَّامَةُ القَسطَلَانِیُّ فِی شَرحِهِ لِلبُخَارِیِّ
وَغَیرُهُم مِن اَئِمَّةِ الحَدِیثِ وَالتَّوَارِیخِ وَنَقَلَ ابنُ حَجَرٍ عَن اَبِی مُصعَبٍ
اَنَّ مُحَمَّدَ بنَ اِسمٰعِیلَ اَفقَهُ عِندَنَا وَاَبصَرُ بِالحَدِیثِ مِن اَحمَدَ
بنِ حَنبَلٍ وَعَنهُ قَالَ لَو اَدرَکتُ مَالِکًا وَنَظَرتُ اِلٰی وَجهِهِ وَوَجهِ
مُحَمَّدِ بنِ اِسمٰعِیلَ لَقُلتُ کِلَاهُمَا وَاحِدٌ فِی الفِقهِ وَالحَدِیثِ قَالَ
قُتَیبَةُ بنُ سَعِیدٍ جَالَستُ الفُقَهَاءَ وَالعُبَّادَ وَمَا رَاَیتُ مُنذُ

Marfat.com

عن مثل محمد بن اسمعيل وهو في زمانه كعمر في الصحابة وسئل قتادة عن طلاق السكران فدخل محمد يعني البخاري فقال للسائل هذا احمد بن حنبل واسحق بن راهويه وعلي ابن المديني ساقهم الله اليك واشار الى البخاري انتهى وقال الامام النووي في التهذيب ومناقبه لا تستقصى لخروجها عن ان تحصى وهي منقسمة الى حفظ ودراية واجتهاد الى اخر ما قال وقد عده الرملي مجتهدا مستقلا لكنا لا نطيل الكلام بنقل عباراته ترجمہ

کہا امام احمد نی کہ دیار خراسان نی بخاری جیسا کوئی نہین نکالا یعنی وہان ایسا کوئی نہین پیدا ہوا اور کہا اسحق ابن راہویہ نی اگر ہوتا بخاری حسن بصری کی زمانہ مین تو وہ محتاج ہوتا بخاری کا بسبب اسکی کہ وہ خوب جانتا تہا حدیث اور اجتہاد اور کہا نعیم بن حماد نی بخاری کی حق مین کہ یہہ اس امت کا مجتہد ہی اور ایسا ہی کہا ہی یعقوب ابن ابراہیم دورقی نی اور بعضون نے اسکو امام احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ سی بہی غالب ٹہیرایا ہی حدیث اور اجتہاد مین اور کہا ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہ محمد بن اسمعیل بخاری ہم سب سے بڑہکر مجتہد ہی اور عالم اور غور والا ہی اور کہا اسحق بن راہویہ نے کہ بخاری مجہسے بہی زیادہ بصیرت والا ہی نقل کیا ان اقوال کو شیخ حافظ ابن کثیر نی تاریخ بدایۃ والنہایۃ مین اور حافظ ابن حجر نی شرح بخاری اور اپنی تاریخ مین اور شیخ علامہ قسطلانی نی شرح بخاری مین اور انکی سوای اور ونّے بہی اماموں حدیث اور تواریخ کی سی اور نقل کیا ہے ابن حجر نی ابو مصعب سے کہ محمد بن اسمعیل بخاری ہماری نزدیک امام احمد بن حنبل سی بہی بڑا مجتہد اور بڑی بصیرت والا تہا حدیث مین اور اسی ابو مصعب سی یہہ بہی نقل کیا ہی کہ اگر مین امام مالک کو دیکہتا تو کہتا کہ یہہ امام بخاری فقہ

Marfat.com

حدیث مین برابر من اور کہا قتیبہ ابن سعید نی کہ ہمنشین رہا مین مجتہدون اور زاہدون
اور عابدون کا لیکن مینی جب سی ہوش سنبہالا ہی محمد بن اسمعیل کی برابر کسیکو
نہین دیکہا اور کہا کہ یہہ اپنے زمانہ مین ایسا تہا جیسی عمر صحابہ مین اور سوال کیا
کسی نی قتادہ سی کہ ستوالی کی طلاق کا کیا حکم ہی پس اوسوقت امام بخاری اگئی
پس کہا قتادہ نی سایل کو کہ یہہ احمد بن حنبل ہے اور اسحق بن راہویہ ہے اور
علی بن مدینی ہے انکو اللہ تیری طرف کہینچ لایا ہے اور اشارہ کیا بخاری کی
طرف اور کہا امام نووی نی مہذب مین کہ مناقب امام بخاری کے پوری پوری
بیان نہین ہوسکتی کیونکہ شمار سی باہر ہین اور وہ منقسم ہین حفظ اور فہم اور اجتہاد
پر تا آخر اوس کلام تک جو نووی نی فرمایا ہی اور امام رملی نی بہی بخاری کو
مجتہد مستقل شمار کیا ہی اب ہم اوسکی کلام نقل کرنے سی عبارت کو طول نہین
کرتے **اب حال** عبارت رسالہ شاہ ولی اللہ کا جس سی مخاطب چالیٹا ہی
سنا چاہیے کہ معنی عبارت مذکور کی یہہ نہین کہ امام بخاری امام شافعی کا مسایل
فرعیہ مین جو محل بحث ہین مقلد تہا جیساکہ مخاطب نی اسپر متفرع کیا ہی بلکہ مطلب
اوسکا یہہ ہے کہ امام بخاری اپنی اجتہاد مین امام شافعی کی طرف منتسب تہا کیونکہ
طریق اجتہاد اور ترتیب دلایل اور استنباط مسایل مین رای امام بخاری کی
رای امام شافعی سی توافق اور تطابق تہا اور مخاطب نی بہی اولا اسی انتساب
کا دعوی کیا ہی اگرچہ بعد نقل عبارت مذکورہ کی بحکم آنکہ دروغگو را حافظہ نباشد
اوس دعوی کو فراموش کرکی تقلید بخاری کا مدعی ہو گیا ہی الحاصل اس
عبارت سی شاہ صاحب کی مجتہد ہونا بخاری کا ثابت ہوتا ہی نہ مقلد ہونا
غایۃ ما فی الباب یہہ کہ اجتہاد بخاری آپکی نزدیک منتسب ہے نہ مستقل اور عدم
استقلال اجتہاد سی کسی مجتہد کی مقلد ہونا اوس مجتہد کا لازم نہین آتا

یہ مطلب عبارت مذکورہ کا عبارات ماقبل و مابعد سے ایسا روشن ہوتا ہے جیسا نصف النہار کا روشن آفتاب مخاطب ان سب عبارات کو مضر مطلب سمجھ کر سرقہ کر گیا اور شیر مادر کی طرح غٹ غٹ کر کی نوش کر گیا ہی ہم اس مقام مین ان سب عبارات کو نقل کر کے سرقہ و خیانت مخاطب ثابت کرتی ہین اور مجتہد مطلق منتسب غیر مقلد ہونا امام بخاری کا ان عبارات سے ثابت کئی دیتے ہین پس واضح ہو کہ اصل وہ کلام جس سے مخاطب جا لپٹا ہی شاہ صاحب کا خود اپنا کلام نہین بلکہ فقیہ ابن زیاد یمنی شافعی کا کلام ہے جو اوسکی فتاوی سے شاہ صاحب نے نقل کیا ہی اوسکی ابتدا مین امام بلقینی شافعی کے مجتہد مطلق غیر منتسب ہونیکا دعوی ہی پہر اوسکی تائید و تنظیر مین بعضی مجتہدین مطلقین منتسبین کا حال اجتہاد منقول ہے اور شرح قنیہ اور شرح مہذب اور کتاب الرد علی من اخلد الی الارض اور تہذیب و کتاب افعی کے شہادات سے اونکی اجتہاد مطلق کا ثبوت دیا ہی پہر معنی منتسب ہونے اوس مجتہد منتسب کی جنسی مقلد ہونا اوسکا باطل ہوا اور اجتہاد ثابت ہو بیان کئی ہین پہر امام بخاری کو اونکی سلک مین منسلک کیا ہی اور مثل اونکی مجتہد مطلق منتسب قرار دیا ہی حیث

قَالَ بَعْدَ ذِكْرِ الْبُلْقِينِيّ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ الْمُطْلَقِينَ الْمُنْتَسِبِينَ وَمَعْنَى انْتِسَابِهِ إِلَى الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ جَرَى عَلَى طَرِيقَتِهِ فِي الْاِجْتِهَادِ وَاسْتِقْرَاءِ الْأَدِلَّةِ وَتَرْتِيبِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ وَوَافَقَ اجْتِهَادُهُ اجْتِهَادَهُ وَإِذَا خَالَفَ أَحْيَانًا لَمْ يُبَالِ بِالْمُخَالَفَةِ وَلَمْ يَخْرُجْ عَنْ طَرِيقَتِهِ إِلَّا فِي مَسَائِلَ وَذٰلِكَ لَا يَقْدَحُ فِي دُخُولِهِ فِي مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْبُخَارِيُّ فَإِنَّهُ مَعْدُودٌ فِي طَبَقَاتِ الشَّافِعِيَّةِ وَمِمَّنْ ذَكَرَهُ فِي طَبَقَاتِ الشَّافِعِيَّةِ تَاجُ الدِّينِ السُّبْكِيُّ وَقَالَ إِنَّهُ تَفَقَّهَ بِالْحُمَيْدِيِّ وَتَفَقَّهَ الْحُمَيْدِيُّ بِالشَّافِعِيِّ وَاسْتَدَلَّ شَيْخُنَا الْعَلَّامَةُ عَلَى إِدْخَالِ الْبُخَارِيِّ فِي الشَّافِعِيَّةِ بِذِكْرِهِ فِي

Marfat.com

طبقاتهم وكلام النووي شاهد له انتهى ما في الانصاف نقلا عن فتاوى
الفقيه ابن زياد مختصرا **ترجمہ** اور معنی اسکی منسوب ہونیکی طرف شافعی کی یہ ہین
کہ وہ چلا ہی شافعی کی انداز پر اجتہاد مین اور دلیلون کی تلاش اور ترتیب مین اور اوسکا اجتہاد
شافعی کی اجتہاد کی موافق ہوگیا ہی اور کبھی اوس سی مخالفت بھی کرتا ہی تو کچھ پروا
نہین کہتا کیونکہ اس مخالفت سی اوسکی انداز سی نکل نہین جاتا بجز چند مسایل کی جنمین
خروج اوسکا ثابت ہوتا ہی سو وہ اوسکی داخل ہونیکو شافعیون مین توڑ نہین دیتا اور
اسی قسم سی یعنی مجتہدین منتسبین سے جو شافعی کی طرف بسبب توافق اجتہاد و ترتیب دلایل
کی منسوب ہین امام بخاری ہین جو طبقات شافعیہ مین معدود ہین سبکی نے اونکو طبقات
شافعیہ مین ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ بخاری نی فقاہت پیدا کی حمیدی سی اور حمیدی نے
امام شافعی اور ہماری استاذ نی امام بخاری کی طبقات شافعیہ مین مذکور ہونی کو اسپر دلیل
ٹھیرایا ہی کہ وہ شافعیون مین داخل ہے اور نووی کا کلام بھی اسپر شاہد ہی تمام ہوا جو انصاف
مین فقیہ ابن زیاد سی نقل کیا ہی مختصر ہوکر اسکی بعد شاہ صاحب نے عبارت کتاب انوار کی
متضمن تفسیر معنی منتسب ہونی مجتہد کی جس سی صاف ثابت ہوتا ہی کہ مجتہد منتسب مقلد
نہین ہوتا اور منتسب ہونا اوسکا محض توافق رای کی سبب سے ہوا کرتا ہی نقل کی ہے حیث
قال ومن شواهد ما ذكرنا ايضا ما في كتاب الانوار حيث قال والمنتسبون
الى مذهب الشافعي وابي حنيفة ومالك واحمد اصناف احدها العوام و
تقليدهم الشافعي متفرع على تقليد الميت والثاني البالغون الى رتبة الاجتهاد
والمجتهد لا يقلد مجتهدا وانما ينسبون اليه لجريهم على طريقته في الاجتهاد
واستعمال الادلة وترتيب بعضها على بعض والثالث المتوسطون وهم
الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد لكنهم وقفوا على اصول الامام وتمكنوا
من قياس ما لم يجدوه منصوصا على ما نص عليه وهؤلاء مقلدون له

اِنتھیٰ مَا فِی الاِنصَافِ نَقلاً عَنِ الاَنوَارِ **ترجمہ** جہانپر کہا ہی مولانا شاہ ولی
لی کہ اسکی شاہدون سی وہ بہی ہی جو کتاب انوار مین کہاہی کہ جو لوگ مذہب شافعی وغیرہ
کی طرف منسوب ہین وہ کئی قسم ہین ایک عامی ہوا و نکی تقلید تو فرع ہی تقلید میت کی
دوسرے وہ جو رتبہ اجتہاد کو پہونچ گئی ہین سو مقلد نہین کیونکہ ایک مجتہد دوسری کی
تقلید نہین کرتا پہر جو انکو طرف شافعی کی منسوب کرتی اور شافعی المذہب کرکہا جاتے
ہین تو محض اسی سبب سے کہ یہہ لوگ اپنے اجتہاد اور استعمال و ترتیب دلایل مین امام شافعی
کی انداز پر چلی ہین تیسری بیچا بیچ کی لوگ جو رتبہ اجتہاد کو نہین پہونچی لیکن اپنے امام
کی قواعد پر مطلع ہین اور اوسکی اقوال پر اور نئی باتون کو قیاس کرسکتی ہین سو فقط
یہی لوگ مقلد ہین تمام ہوا جو انصاف مین انوار سی منقول ہے اسکی بعد اپنی مجتہد مطلق
کی دو قسم بیان کئی ہین ایک مستقل دوسرے منتسب الی المستقل پہر اون دونون کے
خصایل بیان کئی ہین اوس سی بہی یہی ثابت ہوتا ہی کہ مجتہد منتسب مجتہدین مطلقین مین داخل
ہے اور ربقہ تقلید سی آزاد لہذا آپکی اوس کلام کو بہی یہان نقل کیا جاتا ہے
قَالَ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ اِعلَم اَنَّ ھٰذَا المُجتَھِدَ قَد یَکُونُ مُستَقِلًّا وَقَد یَکُونُ
مُنتَسِبًا اِلَی المُستَقِلِّ وَالمُستَقِلُّ مَنِ امتَازَ عَن سَائِرِ المُجتَھِدِینَ بِثَلَاثِ
خِصَالٍ اَحَدُھَا اَن یَتَصَرَّفَ فِی الاُصُولِ وَالقَوَاعِدِ الَّتِی یُستَنبَطُ مِنھَا
الفِقہُ وَثَانِیھَا اَن یَجمَعَ الاَحَادِیثَ وَالاٰثَارَ فَیُحَصِّلَ اَحکَامَھَا وَیَتَنَبَّہَ
لِمَاٰخَذِ الفِقہِ مِنھَا وَیَجمَعَ مُختَلِفَاتِھَا وَیُرَجِّحَ بَعضَھَا عَلیٰ بَعضٍ وَیُعَیِّنَ بَعضَ
مُحتَمَلَاتِھَا وَثَالِثُھَا اَن یُفَرِّعَ التَّفَارِیعَ الَّتِی تَرِدُ عَلَیہِ مِمَّا لَم یُسبَق بِالجَوَابِ
فِیھَا مِنَ القُرُونِ المَشھُودِ لَھَا بِالخَیرِ وَالمُجتَھِدُ المُنتَسِبُ ھُوَ المُقتَدِی المُسَلِّمُ
لَہٗ فِی الخَصلَۃِ الاُولیٰ الجَارِی مَجرَاہُ فِی الخَصلَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالمُجتَھِدُ فِی
المَذھَبِ ھُوَ الَّذِی سَلَّمَ مِنہُ الاُولیٰ وَالثَّانِیَۃَ وَجَریٰ مَجرَاہُ فِی التَّفَارِیعِ

علی منہاج تقاریعہ انتہی مختصرًا غایۃ الاختصار **ترجمہ** فرمایا مولانا
شاہ ولی اللہ رحمہ نے جان لے کہ یہہ مجتہد یعنے مجتہد مطلق کبھی مستقل ہوتا ہی اور کبھی منسوب
طرف کسی مستقل کے پس مستقل وہ ہی جو ممتاز ہو باقی مجتہدین سی تین خصلتون مین
ایک خصلت یہہ کہ تصرف کری اون قاعدون مین جنسی مسایل فقہی نکالی جاوین خصلت
دوسری یہہ کہ احادیث اور آثار کو اکٹھا کری اور انسی احکام حاصل کری اور انمین
مسئلہ نکلنی کے جگہ کو جان جاوی اور متعارض احادیث کو آپسمین متفق کردی اور بعضی
احادیث مرجحہ کو غیر مرجحہ پر ترجیح دی اور جن حدیثون کی معانی کئی احتمال رکھتے
ہون انمین ایک احتمال کو معین کردی خصلت تیسری یہہ کہ جو مسایل فرعیہ پہلی کسی نے
نہ نکالی ہون جب اسپر دہ پیش ہون انکو اون احادیث سی استنباط کرلی اور مجتہد منسوب
طرف دوسری کی وہ ہی کہ جو خصلت اول مین تو اوسی کی چال چلے اور اوسکو قبول کرلی
اور خصلت دوسری مین خود اوس جیسا ہو اور ان دونون کی سوای ایک اور مجتہد فی المذہب
کہلاتا ہی یہہ وہ ہی جو خصلت اولی مین بھی اسی کی چال چلے اور خصلت ثانی مین بھی
اوسکا تابع ہو رہے اور خصلت ثالث مین یعنی استنباط مسایل فرعیہ جدیدہ مین اوسکی
قایم مقام ہو تمام ہوا کلام شاہ صاحب کا نہایت مختصر ہوکر سوان عبارات سی شاہ
صاحب کی صاف ثابت ہوتا ہی کہ امام بخاری آپکے نزدیک بھی مجتہد تھا نہ مقلد
امام شافعی کا اور منسوب ہونا اوسکا طرف شافعی کی اور معدود ہونا شافعیون مین محض
بنظر توافق رای واتحاد طریق اجتہاد امام بخاری اور امام شافعی کے تھا نہ بنظر مقلد ہونے
امام بخاری کی اب آیندہ جو مخاطب نے سب وشتم سی اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہی
اوسکا جواب وجزای بعد آنکھ بند کرنے کے اللہ سی پاویگا **بیت** بوقت صبح شود
ہمچو روز معلومت * کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور * رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

Marfat.com

التماس برای آینده

اگر اسکے جواب مین کچھہ آپکو لکھنا منظور ہو تو قلم کو سب و شتم و طعن و تشنیع سے روک کر
لکھنا ابکی تو اسطرف سے آپکے دشنام و طعنون کی جواب دینے سے اعراض اور عمل آیہ
وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا پر کیا گیا آئندہ شاید نفس راغب انتقام
ہو جاوے اور متمسک لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ اور
جَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ہو بیٹھے وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ
بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ لہذا آپ پہلے ہی سے اپنی نفس کو سمجھا دین اور یہہ
شعر سنا دین صائب دہن خویش بدشنام میالا صائب ٭ کین زر قلب بہرکس کہ دہی باز دہد
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ؎

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ رسالہ منح الباری از توالیف فاضل اجل عالم باعمل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حامی دین رب المشرقین و رب المغربین حافظ حدیث رسول الثقلین مولانا ابو سعید المدعو بہ محمد حسین البٹالوی ثم اللاہوری دامت برکاتہم و عمت فیوضاتہم در احسن زمان و اسعد آوان پانزدہم شہر رجب المرجب ۱۲۸۶ھ ہجری از قالب طبع بر آمدہ باعث وفور رشد اسلامیان و موجب ازدیاد رشاد ایمانیان گردید ایزد تعالی ببرکت انفاس طیبہ آن مشیر مسلک دین قویم و رہنمای صراط مستقیم رہروان شرع را چراغ توفیق فرا راہ نہاد و بسر منزل یقین رساناد وہو الموفق و منہ السداد ؎

اکنون رسالہ تبیان فی رد البرہان کہ بر ہوامش اوراق ثبت بود در متن اوراق نوشتہ میشود

تتمہ رسالہ تبیان فی ردّ البرہان

وجوب تعیین نقل کرکے امام نووی سی اوسکا رد نقل کرتی ہین اور عدم تعیین کو مدلل اور مرجح فرماتی ہین چنانچہ ارشاد کرتے ہین وقطع الکیا الھراسی یجب علی العامی ان یلتزم مذھباً معیناً واختار فی جمع الجوامع انہ یجب ذلک ولا یفعلہ بمجرد التشہیر بل یختار مذھباً یقلدہ فی کل شیء یعتقدہ راجحاً او مساویاً لغیرہ لا مرجوحاً وقال النووی الذی یقتضیہ الدلیل انہ لا یلزمہ التمذھب بمذھب بل یستفتی من شاء ولکن من غیر تلقط للرخص ولعل من منعہ لم یثق بعدم تلقطہ واذا التزم مذھباً معیناً فیجوز لہ الخروج عنہ علی الاصح وفی کتاب زبد لابن ارسلان **قطعہ** والشافعی ومالک ونعمان واحمد بن حنبل وسفیان وغیرھم من سائر الائمۃ علی ھدی والاختلاف رحمۃ وفی شرحہ غایۃ البیان لو اختلف جواب مجتھدین متساویین فالاصح ان المقلد ان یتخیر بقول من شاء منھما وقد مر ما فی التحفۃ فی ھذہ المسائل انتھی اور وہ عبارت جسکو ان جیودن نے شاہ ولی اللہ کی طرف منسوب کیا ہی وہ درحقیقت شاہ صاحب کی اپنی عبارت نہین بلکہ وہ ابو الفتح ہروی کی عبارت ہے شاہ صاحب نے اسکو مثل عبارت کیا الہراسی اور صاحب جمع الجوامع کی نقل کرکی پہر اوسکو رد کیا ہی اور عدم التزام کو اوسکی مقابل مین ثابت کیا ہی ان لذابون نے وہ عبارت ابو الفتح ہروی کی شاہ ولی اللہ کی عبارت ٹہیرائی ہے اور اوسکی رد کو جو شاہ صاحب سے صادر ہوا ہی سرقہ کرلیا ہی تمام عبارت اوس رسالہ کی نقل کیجاتی ہے تاکہ اونکا سرقہ اور بہتان عام و خاص کو واضح ہو قال رحمہ اللہ فی خاتمۃ عقد الجید وقال ابو الفتح الھروی وھو

مِنْ تَلَامِذَةِ الْإِمَامِ مَذْهَبُ عَامَّةِ الْأَصْحَابِ فِي الْأُصُولِ أَنَّ الْعَامِّيَّ لَا مَذْهَبَ لَهُ فَإِنْ وَجَدَ مُجْتَهِدًا قَلَّدَهُ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ وَوَجَدَ مُتَبَحِّرًا فِي الْمَذْهَبِ قَلَّدَهُ وَ أَنْ يُفْتِيَهُ عَلَى مَذْهَبِ نَفْسِهِ وَهَذَا التَّصْرِيحُ بِأَنَّهُ يُقَلِّدُ الْمُتَبَحِّرَ فِي نَفْسِهِ وَالرَّاجِحُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْعَامِّيَّ الْمُنْتَسِبَ إِلَى مَذْهَبٍ لَا يَجُوزُ لَهُ مُخَالَفَتُهُ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مُنْتَسِبًا إِلَى مَذْهَبٍ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَخَيَّرَ وَيُقَلِّدَ أَيَّ مَذْهَبٍ شَاءَ فِيهِ خِلَافٌ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّهُ يَلْزَمُهُ التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ أَمْ لَا وَفِيهِ وَجْهَانِ قَالَ النَّوَوِيُّ وَالَّذِي يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُ بَلْ يَسْتَفْتِي مَنْ شَاءَ وَلَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَلَقُّطٍ لِلرُّخَصِ وَهَذَا آخِرُ مَا أَرَدْنَا إِيرَادَهُ فِي هَذِهِ الرِّسَالَةِ هَذَا آخِرُ مَا قَالَهُ مَوْلَانَا الْأَجَلُّ شَاهْ وَلِيُّ اللهِ قُدِّسَ سِرُّهُ وَمَا فِيهِ مِنِ اشْتِرَاطِ عَدَمِ التَّلَقُّطِ لِلرُّخَصِ فَفِيهِ بَحْثٌ مَبْسُوطٌ فِي الْمِعْيَارِ مِنْ صَفْحَةِ ١١٠ إِلَى صَفْحَةِ ١١٢ - اس عبارت سی سرقہ اور بہتان ان خاینون کا ثابت ہوا اور حضرت شاہ ولی اللہ کا قایل تعیین نہونا خوب محقق ہوگیا اور اوسکی ضمن مین قایل تعیین نہونا صاحب بحر الرائق حنفی اور امام نووی کا بہی ثابت ہوگیا اور انکی سوای اور علما سی بہی مروی ہے کہ عامی کا کوئی مذہب نہین ہوتا چنانچہ صاحب والمختار حاشیہ در المختار سی معیار الحق کی صفحہ ٧٦ مین اور صاحب منتہم الحصول سی معیار الحق کی صفحہ ٧٣ مین و سید بادشاہ شارح تحریر ابن الہام سی صفحہ ٧٦ مین مفصل منقول ہے اور امام سیوطی سی میزان شعرانی کی صفحہ ١٧ اور صفحہ ٧٤ مین منقول ہے انکی عبارت بعینہا عنقریب نقل کیجاویگی اور جو آپنی رسالہ انصاف شاہ ولی اللہ کی عبارت نقل کی ہے جسکا مضمون یہہ ہے کہ جب کسیکو ہند یا کسی اور ملک مین شافعی وغیرہ مذہب کا نہ کوئی عالم ملی نہ کتاب تو اسپر تقلید خاص مذہب ابو حنیفہ کی واجب ہوجاتی ہے اسکا **جواب** یہہ ہے کہ بحث وجوب تعیین شرعی اختیاری مین ہے جو منجانب شارع بلا دخل خارجی عذرون کے ہوتا ہے

نہ وجوب اضطراری مین جو موجبات عارضی سی ہوا کرتا ہے اور شاہ صاحب کی اس
عبارت سی وجوب اضطراری نکلتا ہی نہ شرعی اختیاری بلکہ شرعی اختیاری وجوب کے
اس سی نفی ثابت ہوتی ہے اور بلا غبار واضح ہوتا ہے کہ جسجگہ اور نہ ہونیکی وہان
یا کتاب یا کوئی عالم فتوی تبلانی والا موجود ہو جیسی حرمین یا اسوقت مین اکثر
دیار ہند جہان اندنون بسبب کثرت چھپ جانے کتب مختلف مذاہب کے ہر مذہب کی روایت
ملجاتی ہے اور علمای حقانی ہر مذہب کے بات تبلا سکتی ہین ایسی جگہ کسیکو تقلید خاص
مذہب ابو حنیفہ کی واجب نہین ہے چنانچہ یہہ بیان شاہ صاحب کی عبارت مین صراحۃً
پایا جاتا ہے مخاطب شیر بہادر نے جو اکیلا عقل و نقل دونون سی لڑ رہا ہے ان سب
عبارات کو شاہ صاحب کے سرقہ کرلیا ہے لہذا ہم اون عبارات کو نقل کرکی اونسی عدم
وجوب تعیین شرعی اختیاری ثابت کر دیتے ہین پس سنو جناب شاہ صاحب نے رسالہ انصاف
مین بیان مجتہد منتسب اور مجتہد فی المذہب کی ذیل مین ارشاد فرمایا ہی کہ سنہ دو سو
بعد جو کوئی رتبہ اجتہاد کو پہونچا ہے وہ ایک مذہب پر اعتماد کرنی سی اوس
سے پہونچا ہی اور یہی واجب تھا اوس زمانہ مین اگرچہ پہلے اوسکی یہہ التزام پایا نہین
اوسوقت یہہ امر واسطی تحصیل رتبہ اجتہاد کی کچھہ واجب ہی نہ تھا پھر اس دعوی
فتاوی ابن زیاد اور عبارت کتاب انوار کو شاہد لاکر یہہ اعتراض وارد کیا ہی
مین واسطی تحصیل اجتہاد کی التزام مذہب کا واجب نہونا اور بعد دو سو برس کی اسکا
واجب ہو جانا کیونکر متصور ہے پھر اسکی جواب مین یہہ ارشاد کیا ہی کہ ہرچند پہلی
یہی تھا کہ تمام امت مین کوئی مجتہد جاننی والا مسایل فرعیہ کا دلایل تفصیلیہ سے
اسکی واسطی کئی طریق ممکن تہی جنسے بلا تعیین حاصل کرنا اجتہاد کا واجب تھا
دو سو برس تک مروج تھا لیکن جسحالت مین کہ بعد دو سو برس کی بجز ایک طریق
یعنی اعتماد مذہب معین کی اور کوئی طریق تحصیل اجتہاد کا باقی نرہا تو بسبب جاری

وہی طریق خاص بحق طالب تبع اجتہاد کی واجب السلوک ہوگیا جیسے بہوکی آدمی کو اگرچہ بلا تعین کسی نکسی طریق سی کہانا مول لیکر یا جنگل سے میوہ اوٹھاکر یا شکار کرکی مخمصہ دور کرنا واجب ہوجاتا ہی نہ خاص کرنا کسی طریق معین کا لیکن درصورت میسر نہونی شکار یا میوہ کی خاص کرلینا طریق معین یعنی مول لینا کہانیکا واجب ہوجاتا ہی اسکی بعد چند مثالین اور ذکر کرکے فرمایا ہے کہ اسی پر قیاس کرنا چاہیئے تعیین مذہب کو جو بعض مواضع مین جہان کہین سوای ایک مذہب کے نہ کتاب ملی نہ علما بسبب ناچاری کی واجب ہوجاتی ہے اور جہان سب مذاہب کی معرفت میسر ہو وہان یہہ تعیین واجب نہین ہوتی یہہ ہے خلاصہ ترجمہ کلام شاہ صاحب کا اور اصل عبارت جناب یہہ ہے

حَالُ النَّاسِ قَبْلَ الْمِائَةِ الرَّابِعَةِ وَبَيَانُ سَبَبِ الْاِخْتِلَافِ بَيْنَ الْاَوَائِلِ وَالْاَوَاخِرِ فِي الْاِنْتِسَابِ اِلٰى مَذْهَبٍ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَعَدَمِهٖ وَبَيَانُ سَبَبِ

اِخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ فِي كَوْنِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ فِي الْمَذْهَبِ وَالْفَرْقُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْمَنْزِلَتَيْنِ اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِي الْمِائَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ غَيْرَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ لِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ اِلٰى اَنْ قَالَ بَلْ كَانَ النَّاسُ عَلٰى دَرَجَتَيْنِ الْعُلَمَاءُ وَالْعَامَّةُ وَكَانَ مِنْ خَبَرِ الْعَامَّةِ اَنَّهُمْ كَانُوْا فِي الْمَسَائِلِ الْاِجْمَاعِيَّةِ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ بَيْنَ جُمْهُوْرِ الْمُجْتَهِدِيْنَ لَا يُقَلِّدُوْنَ اِلَّا صَاحِبَ الشَّرْعِ وَكَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَ صِفَةَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَاَحْكَامَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَمُعَلِّمِيْ بِلَادِهِمْ يَمْشُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِذَا وَقَعَتْ لَهُمْ وَاقِعَةٌ نَادِرَةٌ اِسْتَفْتَوْا فِيْهَا اَيَّ مُفْتٍ وَجَدُوْا مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنِ مَذْهَبٍ قَالَ ابْنُ الْهُمَامِ فِي اٰخِرِ التَّحْرِيْرِ كَانُوْا يَسْتَفْتُوْنَ مَرَّةً وَاحِدًا وَمَرَّةً غَيْرَهٗ غَيْرَ مُلْتَزِمِيْنَ مُفْتِيًا وَاحِدًا انْتَهٰى وَاَمَّا الْعُلَمَاءُ فَكَانُوْا عَلٰى مَرْتَبَتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ اَمْعَنَ فِيْ تَتَبُّعِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاٰثَارِ حَتّٰى حَصَلَ لَهٗ بِالْقُوَّةِ الْقَرِيْبَةِ

عطف
غیر

مِنَ الفِعْلِ مَلَكَةٌ اَنْ يَنْتَصِبَ لِلْفُتْيَا فِى النَّاسِ يُجِيْبُهُمْ فِى الوَقَائِعِ غَالِبًا بِحَيْثُ يَكُوْنُ جَوَابُهُ اَكْثَرَ مِمَّا يَتَوَقَّفُ فِيْهِ وَيَخُصُّ بِاسْمِ المُجْتَهِدِ وَهٰذَا الاِسْتِعْدَادُ يَحْصُلُ تَارَةً بِاسْتِفْرَاغِ الجُهْدِ فِى جَمْعِ الرِّوَايَاتِ فَاِنَّهُ وَرَدَ كَثِيْرٌ مِّنَ الوَقَائِعِ فِى الاَحَادِيْثِ وَكَثِيْرٌ مِّنْهَا فِى اٰثَارِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَتَبَعِ التَّابِعِيْنَ مَعَ مَا لَا يَنْفَكُّ عَنْهُ العَاقِلُ العَارِفُ بِاللُّغَةِ مِنْ مَّعْرِفَةِ مَوَاقِعِ الكَلَامِ وَصَاحِبُ العِلْمِ بِالاٰثَارِ مِنْ مَعْرِفَةِ طُرُقِ الجَمْعِ بَيْنَ المُخْتَلِفَاتِ وَتَرْتِيْبِ الدَّلَائِلِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ كَحَالِ الاِمَامَيْنِ القُدْوَتَيْنِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ وَتَارَةً بِاِحْكَامِ طُرُقِ التَّخْرِيْجِ وَضَبْطِ الاُصُوْلِ المَرْوِيَّةِ فِى كُلِّ بَابٍ عَنْ مَشَايِخِ الفِقْهِ مِنَ الضَّوَابِطِ وَالقَوَاعِدِ مَعَ جُمْلَةٍ صَالِحَةٍ مِنَ السُّنَنِ وَالاٰثَارِ كَحَالِ الاِمَامَيْنِ القُدْوَتَيْنِ اَبِى يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الحَسَنِ وَمِنْهُمْ مَنْ حَصَلَ لَهُ مِنْ مَعْرِفَةِ القُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ مَا يَتَمَكَّنُ بِهِ مِنْ مَّعْرِفَةِ رَاْسِ الفِقْهِ وَاُمَّهَاتِ مَسَائِلِهَا بِاَدِلَّتِهَا التَّفْصِيْلِيَّةِ وَحَصَلَ لَهُ غَالِبُ الرَّاْيِ بِبَعْضِ المَسَائِلِ مِنْ اَدِلَّتِهَا وَتَوَقَّفَ فِى بَعْضِهَا وَاحْتَاجَ فِى ذٰلِكَ اِلَى مُشَاوَرَةِ العُلَمَاءِ لِاَنَّهُ لَمْ يَتَكَامَلْ لَهُ الاَدَوَاتُ كَمَا يَتَكَامَلُ لِلْمُجْتَهِدِ المُطْلَقِ فَهُوَ مُجْتَهِدٌ فِى البَعْضِ غَيْرُ مُجْتَهِدٍ فِى البَعْضِ وَبَعْدَ المِاْتَيْنِ ظَهَرَ فِيْهِمُ التَّمَذْهُبُ لِلْمُجْتَهِدِيْنَ بِاَعْيَانِهِمْ وَقَلَّ مَنْ لَّا يَعْتَمِدُ عَلٰى مَذْهَبِ مُجْتَهِدٍ بِعَيْنِهِ وَكَانَ هٰذَا هُوَ الوَاجِبُ فِى ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَسَبَبُ ذٰلِكَ اَنَّ المُشْتَغِلَ بِالفِقْهِ لَا يَخْلُوْ عَنْ حَالَتَيْنِ اِحْدٰيهُمَا اَنْ يَكُوْنَ اَكْبَرُ هَمِّهِ مَعْرِفَةَ المَسَائِلِ الَّتِى قَدْ اَجَابَ فِيْهَا المُجْتَهِدُوْنَ مِنْ قَبْلُ اَدِلَّتَهَا التَّفْصِيْلِيَّةِ وَنَقْدَهَا وَتَنْقِيْحَ مَاْخَذِهَا وَتَرْجِيْحَ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ فَهٰذَا

Marfat.com

أمر جليل لا يتم له إلا بإمام يأتسي به وقد كفي مؤنة ترتيب المسائل
وإيراد الدلائل في كل باب باب فيسترشد به في ذلك ثم يشتغل بالنقد
والترجيح ولا بد لهذا المقتدي أن يستخرج أشياء مما لم يسبق إليه
إمامه ويستدرك عليه أشياء فإن كان استدراكه أقل من
موافقته عد من أصحاب الوجوه في المذهب وإن كان أكثر لم يعد
تفرده وجها في المذهب وكان مع ذلك منتسبا إلى صاحب
المذهب في الجملة ممتازا عمن يأتسي بإمام آخر في كثير من أصول
مذهبه وفروعه ويوجد لمثل هذا بعض مجتهدات لم يسبق بالجواب
فيها إذ الوقائع متتالية والباب مفتوح فيأخذها من الكتاب
والسنة وآثار السلف من غير اعتماد على إمامه ولكنها قليلة
بالنسبة إلى ما سبق بالجواب فيه وهذا هو المجتهد المطلق المنتسب
وثانيهما أن يكون أكبر همه معرفة المسائل التي استفتيها
المستفتون مما لم يتكلم فيه المتقدمون وحاجته إلى إمام يأتسي
به في الأصول الممهدة في كل باب أشد من حاجة الأول لأن
مسائل الفقه متعانقة متشابكة فروعها يتعلق بأمهاتها
فلو ابتدأ هذا بنقد مذاهبهم وتنقيح أقوالهم لكان ملتزما لما
لا يطيقه ولا يتفرغ طول عمره فلا سبيل إلى ما همه إلا أن
يتقبل النظر فيما سبق ويتفرغ للتفاريع وقد يوجد لمثل هذا استدراك
على إمامه بالكتاب والسنة وآثار السلف والقياس لكنها قليلة
بالنسبة إلى موافقاتها وهذا هو المجتهد في المذهب إلى أن
قال مولانا أجد ما نقل عن فتاوى ابن زياد وكتاب الأنوار ما يؤيد

مقالته فان قلت كيف يكون شيء واحد غير واجب في زمان واجبا في زمان آخر مع ان الشرع واحد فليس قولك لم يكن الاقتداء بالمجتهد المستقل واجبا ثم صار واجبا الا قولا متنافيا قلت الواجب الاصلي هو ان يكون في الامة من يعرف الاحكام الفرعية من ادلتها التفصيلية اجمع على ذلك اهل الحق ومقدمة الواجب واجبة فاذا كان للواجب طرق متعددة وجب تحصيل طريق من تلك الطرق من غير تعيين واذا تعين له طريق واحد وجب ذلك بخصوصه كما اذا كان الرجل في مخمصة شديدة يخاف منها الهلاك وكان لدفع مخمصته طرق من شراء الطعام والتقاط الفواكه من الصحراء واصطياد ما يتقوت به وجب تحصيل شيء من هذه الطرق لا على التعيين فاذا وقع في مكان ليس هناك صيد ولا فواكه وجب عليه بذل المال في شراء الطعام وكذلك كان للسلف طرق الى تحصيل هذا الواجب كان الواجب تحصيل طريق من تلك الطرق لا على التعيين ثم انسدت تلك الطرق الا طريق واحد فوجب ذلك الطريق بخصوصه الى ان قال مولانا بعد ذكر المثالين الاخرين وشواهد ما نحن فيه كثيرة جدا وعلى هذا ينبغي ان يقاس وجوب التقليد لامام بعينه فانه قد يكون واجبا وقد لا يكون واجبا فاذا كان الانسان في بلاد الهند وما وراء النهر وليس هناك عالم شافعي ولا مالكي ولا حنبلي ولا كتاب من كتب هذه المذاهب وجب عليه ان يقلد لمذهب ابي حنيفة ويحرم عليه ان يخرج من مذهبه لانه حينئذ يخلع عن عنقه ربقة الشريعة ويبقى سدى مهملا بخلاف ما اذا كان في الحرمين فانه متيسر له هناك معرفة جميع المذاهب ولا يكفيه ان ياخذ من الظن العوام ولا ان ياخذ من كتاب غير مشهور ذكر كل

ذریعہ کی تعریف شرح مختصر میں [illegible] بالکل شہادت کی مثال
بخلاف اس کے کہ مختصر المنتہیٰ میں عبارت یہی ہو [illegible] مذہب اپنے ہوئے ہیں
مذہب [illegible] تقلید مذہب کا [illegible] تینوں سوا ایک مذہب کے مذہب [illegible]
میں ہو صحیح مذہب حضرت [illegible] جیسا کہ [illegible] تقلید مذہب
[illegible] مذہب [illegible] جیسے حنفی [illegible]
مذہب [illegible] تقلید [illegible] شخص تقلید کے جواب [illegible]
[illegible] عبارت [illegible] خلاف کی [illegible] التمذہب بالمجتہد
[illegible] اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص [illegible] عبارت کا [illegible]
[illegible] مذہب [illegible] سمجھا ہی کہ بعد دو سو برس کی [illegible]
[illegible] مذہب [illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] عبارت [illegible] یہ ہے کہ بعد دو سو برس کی مجتہدین مذہب مجتہد
[illegible] طریق اجتہاد مجتہدین [illegible] ہو گیا تھا [illegible]
[illegible] مجتہدین کو [illegible] اور جواب اس عبارت شرح [illegible] متضمن
مضمون کی نقل [illegible] کہ حنفی مذہب بعض حصہ میں شافعی مذہب کی طرف [illegible]
[illegible] اس کہ کسی مسئلہ میں شافعی مذہب [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] اپنے مذہب میں [illegible] اور مقصود [illegible]
[illegible] عدم تحقیق کی [illegible]
جواب [illegible] یہ عبارت [illegible] صحیح [illegible]
[illegible] اور یہ [illegible] متعلق [illegible]
[illegible] اگرچہ [illegible] مطابق ہو مگر [illegible] یعنی حنفی ہو کر شافعی [illegible]
کسی مسئلہ پر عمل کیا [illegible] نزدیک [illegible] مذہب اور دین سے خارج ہو خواہ اوسی [illegible]

Marfat.com

حدیث کی راہ سی مرجح دیکھکر اختیار کیا ہو خواہ تنگی اور عذر سی برتا ہو خواہ اسمین احتیاط پر چلا ہو
پھر معلوم نہین کہ یہہ لوگ باوجود ناجایز جاننی مطلق انتقال کے ایسی عبارتین متضمنہ جواز
کس مونہہ سی نقل کرتی ہین کچھہ حیا و شرم رکھتی ہون تو ایسی عبارات کو جو انکی تعامل اور اعتقاد
کی مخالف ہین چھپا رکھین اور انکی نقل و استدلال سی ساکت رہین ؎ آنانکہ چشم سرِ گل
تحقیق واکنند + از ہر چہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند + در صحبتی کہ غیر خموشی علاج نیست + پیرایہ
تکیہ بیجواب وجرا کنند + یہہ عبارتین تو اہل حق کی اقوال کی موید ہین اور انہین کی دعاوی
کو مثبت ہین چنانچہ اصل اوسی فتوی مین جسکی جواب مین مخاطب کی تحریر ہی استدلال
ساتھہ انکی موجود ہی جہانپر کہ کہا ہی جب معلوم ہو چکا کہ تعیین ایک مذہب کی فرض و واجب
نہین ہے تو حنفی کو بھی عمل کرنا اوپر مذہب شافعی وغیرہ کی مضایقہ اور ممنوع نہین شرعًا
خصوصًا جب تنگی ہو ایک مذہب مین یا کوئی حدیث صحیح غیر منسوخ پاوی تو باب دیگر عمل
کری یہہ عین دین ہے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز سوالات عشرہ مین فرماتی ہین اول اگر
از روی دلیل حقیت قول بعضی ائمہ باوجود عبور ادلہ مخالف آن ترجیح یافتہ باشد برین تقدیر
ہیچ قیدی نیست در آن مسئلہ موافق حدیث صحیح غیر منسوخ ظاہر الدلالۃ عمل نماید گو در مسایل دیگر
مقلد یک شخص باشد تمام ہوا کلام مولانا مغفور کا بطور اختصار کی یہانتک ختم ہوئی عبارت
فتوی علمای دہلی کی اب ہی اسمقام مین کلام اون شروط مین جو اس عبارت مین مذکور ہین
سو شرط اول تو امین علی الاطلاق مسلم الثبوت ہی فی الواقعہ انتقال مین ترجیح مذہب کی
بحکم کتاب و سنت کی رعایت چاہیی اور درصورت غیر مرجح ہونی کسی مذہب کی انتقال طرف
اوسکی بیجا ہی شرط ثانی کی بوانی تفصیل چاہیی کہ منتقل اگر کسی مذہب مین تنگی پاوی اور وہ اس
تنگی کا متحمل نہو اور شریعت سی مخاطب عمل بالرخصۃ کا ہو تو اوسکو اختیار ہی جس مذہب کو
آسان اپنی لایق دیکھے اوسکی طرف انتقال کری اور اگر وہ اس تنگی کا متحمل ہو سکتا ہی و شریعت
مخاطب اختیار عزیمت کا ہے تو رخصت والی مذہب کے طرف انتقال نکری شرط تیسری مین

یہہ ضمیمہ چاہیی کہ رعایت واحتیاط وعزیمت کی ساتھہ اپنی اہلیت کو بہی دیکھہ لی اگر یہہ اہل عزیمت
واحتیاط کا ہی تو اوسکی رعایت اوسپر واجب ہے اور اگر یہہ اہل رخصت کا ہے تو اوسپر رعایت
احتیاط واجب نہین اور باوجود عدم احتیاطی کے دوسرے مذہب مین انتقال اسکا جایز ہے زیادہ
تفصیل اور دلیل اسکے بضمن رد قول قہستانی کی جو عنقریب آتا ہی لکہی جاویگی تیسرے شرط چوتہی یعنی
رعایت تلفیق سو محل کلام ہے بنا اسکی مذہب متاخرین پر ہی اور کوئی دلیل شرعی اسپر قایم نہین نہ
کتاب نہ سنت نہ اجماع نہ قیاس اور متقدمین خصوصًا صدر اول حنفی مذہب کی نزدیک یہہ تلفیق جایز
اور انتقال مذہب مین رعایت عدم تلفیق کی کچہہ ضرورت نہین اس سی زیادہ بیان اسکا جواب
قول مابعد کی آتا ہی **اور جو آپ لی** درمختار سی نقل کیا ہی کہ حکم ملفق بالاجماع باطل
اسکا جواب اسی درمختار کی شرح طحطاوی سی اور سید بادشاہ کی تحریر سی اور صاحب بحر الرایق
حنفی کے رسالہ سی اور ابن ملا فروخ مکی حنفی کی رسالہ قول سدید سی جسمین فتوی بعض علمای خوارزم
اور فعل امام ابو یوسف سی استشہاد ہی معیار الحق مین صفحہ ۱۵ سی صفحہ ۱۸ تک مرقوم ہی خلاصہ اسکا
یہہ کہ صاحب درمختار کا دعوی اجماع عدم جواز تلفیق پر باطل ہے اور مذہب مختار و منصور مین تلفیق
مذہب جایز ہی اور امتناع تلفیق فقط بعض متاخرین کی رای ہے کوئی دلیل نص یا اجماع یا قیاس
اسپر قایم نہین **اور جو آپنی** درمختار سی نقل کیا ہی کہ رجوع یعنی پہر جانا مجتہد کی تقلید سی بعد
عمل کے باطل ہے اور آپکی پیشوای محمد شاہ لی اسپر اجماع کا ہی دعوی کیا ہے **اسکا جواب**
عقد الفرید شرنبلالی حنفی سی اور مسلم الثبوت فاضل محب الله حنفی سی اور تقریر الاصول صاحب
عنایہ حنفی سی اور مغتنم الحصول فاضل قندہاری حنفی سی اور رد المختار حاشیہ درمختار سی اور
طحطاوی حاشیہ اسی درمختار سی اور شرح مسلم الثبوت سی معیار الحق مین صفحہ ۱۰۴ سے صفحہ ۱۰۹
تک بڑی کروفر سی سطور ہے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ دعوی اجماع کا عدم جواز رجوع بعد العمل
پر فقط ابن حاجب و آمدی لی کیا ہی باقی محققین اوسکے جواز کی قایل ہین اور جو عدم جواز
رجوع کی ہی یہہ معنی نہین کہ جب کسی مقلد لی کسی مجتہد کی قول پر ایکدفعہ عمل کیا تو اوس

Marfat.com

تمام عمر اوس قول سی رجوع کرنا اور اوسکا چھوڑ دینا جایز نہین بلکہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ جس حادثہ
معینہ مین کسی مجتہد کے قول پر عمل کر چکا ہے خاص اوس حادثہ مین اوسکی قول سی رجوع نکری اور اوسکے
سوای اور حوادث مین اوسکو اختیار ہے جسکی چاہی تقلید کرلی اور اس مجتہد کی قول کو بلا شک
چھوڑ دی اس مقام مین ایک عبارت ردالمحتار کی عبارات متذکرہ سی براہ تمثیل نقل کیجاتی
ہے قَالَ فِي شَرْحِ قَوْلِ صَاحِبِ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَاَنَّ الرُّجُوْعَ عَنِ التَّقْلِيْدِ الخ وَهُوَ مَحْمُوْلٌ عَلَى
مَنْعِ التَّقْلِيْدِ فِي تِلْكَ الْحَادِثَةِ بِعَيْنِهَا لَا مِثْلِهَا كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْاِمَامُ السُّبْكِيُّ وَتَبِعَهُ
عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ وَذٰلِكَ كَمَا لَوْ صَلَّى ظُهْرًا بِمَسْحِ رُبْعِ الرَّاْسِ مُقَلِّدًا لِلْحَنَفِيِّ فَلَيْسَ لَهُ
اِبْطَالُهَا بِاعْتِقَادِ لُزُوْمِ مَسْحِ الْكُلِّ مُقَلِّدًا لِلْمَالِكِيِّ وَاَمَّا لَوْ صَلَّى يَوْمًا عَلَى مَذْهَبٍ
وَاَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ يَوْمًا اٰخَرَ عَلَى غَيْرِهِ لَا يُمْنَعُ مِنْهُ عَلَى اَنَّ فِي دَعْوَى الْاِتِّفَاقِ
نَظَرًا فَقَدْ حُكِيَ الْاِخْتِلَافُ فَيَجُوْزُ اتِّبَاعُ الْقَائِلِ بِالْجَوَازِ كَذَا اَفَادَهُ الْعَلَّامَةُ
الشُّرُنْبُلَالِيُّ فِي الْعِقْدِ الْفَرِيْدِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذِكْرِ فُرُوْعِ اَهْلِ الْمَذَاهِبِ صَحِيْحَةً بِالْجَوَازِ
وَكَلَامُهُمْ طَوِيْلٌ فَتَحَصَّلَ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ اَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْاِنْسَانِ اِلْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ
وَاَنَّهُ يَجُوْزُ لَهُ الْعَمَلُ بِخِلَافِ مَا عَمِلَهُ عَلَى مَذْهَبِ غَيْرِ اِمَامِهِ مُسْتَجْمِعًا شُرُوْطَهُ وَ
يَعْمَلُ بِاَمْرَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ فِي حَادِثَتَيْنِ لَا تَعَلُّقَ لِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِالْاُخْرٰى انْتَهٰى
مَا فِي رَدِّ الْمُحْتَارِ حَاشِيَةِ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ اور اسی مضمون کی ایک دو مثال غور ...
گوہر فشان حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد سی فتاوی عالمگیری مین منقول
ہے اور معیار الحق کی صفحہ ۶۴ مین موجود طالب شایق اصل فتاوی عالمگیری یا کتاب معیار الحق
مین اسکو ملاحظہ کری اور جو آپنے درمختار سی نقل کیا ہی کہ مقلد کی قضا خلاف اپنی مذہب کے
نافذ نہین ہوتی اسکا جواب معیار الحق کی صفحہ ۲۶ مین باستشہاد فتح القدیر کی یہہ مسطور
ہے کہ نافذ نہونا قضاء مقلد کا خلاف مذہب اپنی امام کی اس سبب سی نہین ہے کہ مقلد کو خروج
اپنے مذہب سے ناجائز ہی بلکہ اس نظر سی ہے کہ اسکو خاص ایک مذہب کی قضا سپرد کی گئی

ہے عام اختیار نہیں دیا گیا تاکہ ہر مذہب کی موافق قضا کرسکی پس نافذ نہونا قضا کا خلاف
اپنے مذہب کے لوازم تعیین مذہب سے نہوا الملکہ ولایت خاصہ کی مقتضای سی اور یہاں علاوہ اس جواب
قول درمختار کا صاف ابطال کیا جاتا ہی اور بمقابل اوسکی نافذ ہوجانا قضا ی مقلد کا خلاف
اپنے مذہب کے بعض شروح درمختار و بحر الرائق و فتاوی عالمگیری وغیرہ معتبرات حنفیہ سی ثابت
کیا جاتا ہی قَوْلُهٗ وَاَمَّا التَّقْلِيْدُ فَلَا يَنْفُذُ الخ نُعَارِضُهٗ صَرِيْحُ عِبَارَةِ شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ
السَّابِقَةِ وَمَا بَعْدَهَا فَاِنَّ وَضْعَهَا فِي الْمُقَلِّدِ كَذَا فِي الطَّحَاوِيِّ وَذُكِرَ فِي شَرْحِ
الطَّحَاوِيِّ وَجَامِعِ الْفَتَاوٰى لِلْقَاضِي اِذَا لَمْ يَكُنْ مُجْتَهِدًا وَلٰكِنَّهٗ قَضٰى بِتَقْلِيْدِ فَقِيْهٍ
ثُمَّ تَبَيَّنَ اَنَّهٗ خِلَافُ مَذْهَبِهٖ يَنْفُذُ وَلَيْسَ لِغَيْرِهٖ نَقْضُهٗ الخ اِذَا قَضٰى فِي
فَصْلٍ مُجْتَهَدٍ فِيْهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ بِذٰلِكَ الْاَصَحُّ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ قَضَاؤُهٗ وَاِنَّمَا يَنْفُذُ
اِذَا عَلِمَ بِكَوْنِهٖ مُجْتَهَدًا فِيْهِ قَالَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ وَهٰذَا ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ كَذَا فِي
خِزَانَةِ الْمُفْتِيْنَ وَفِي الْخُلَاصَةِ اَنَّ هٰذَا الشَّرْطَ يَعْنِي كَوْنَهٗ عَالِمًا بِالْاِخْتِلَافِ
وَاِنْ كَانَ ظَاهِرَ الْمَذْهَبِ لٰكِنْ يُفْتٰى بِخِلَافِهٖ كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ وَذُكِرَ فِي مَجْمُوْعِ
النَّوَازِلِ سُئِلَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ عَطَاءُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ اَبِ الصَّغِيْرَةِ زَوَّجَهَا مِنْ
صَغِيْرٍ وَقَبِلَ اَبُوْهُ وَكَبِرَ الصَّغِيْرَانِ وَبَيْنَهُمَا غَيْبَةٌ مُنْقَطِعَةٌ وَقَدْ كَانَ التَّزْوِيْجُ
بِشَهَادَةِ الْفَسَقَةِ هَلْ يَجُوْزُ لِلْقَاضِيْ اَنْ يَبْعَثَ اِلٰى شَافِعِيِّ الْمَذْهَبِ لِيُبْطِلَ هٰذَا
النِّكَاحَ بِسَبَبِ اَنَّهٗ كَانَ بِشَهَادَةِ الْفَسَقَةِ قَالَ نَعَمْ وَلِلْقَاضِي الْحَنَفِيِّ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ
بِنَفْسِهٖ اَخْذًا بِهٰذَا الْمَذْهَبِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَذْهَبَهٗ وَهِيَ مَسْئَلَةُ الْقَضَاءِ عَلٰى
خِلَافِ مَذْهَبِهٖ اِلٰى اٰخِرِ مَا فِي الْفَتَاوَى الْعَالَمْگِيْرِيَّةِ یہ چند عبارتیں معتبرات حنفیہ
کی الزاما نقل کی گئی ہیں انسے صاف ثابت ہوتا ہی کہ قضا مقلد کی خلاف اپنی مذہب کے نافذ
ہوجاتی ہے اور قول درمختار کا مذہب ائمہ حنفیہ کی خلاف ہے اب مخاطبین کو لازم ہے
کہ ان روایات ائمہ مذہب کو بسر وچشم قبول کرکی قضای مقلد بخلاف مذہب نافذ سمجھیں اور

Marfat.com

دعوی وجوب التزام مذہب معین سی رجوع کرین اور درصورت نماننی ان روایات ائمہ کے
اپنے تئین لا مذہب سمجھکر اورون کو معذور رکہین **اور جو آپنے** فتاوی حمادیہ سی نقل کیا
کہ جو کوئی اہل اجتہاد سی نہو اور وہ ایک قول سی دوسری کی طرف انتقال کری تو لایق تعزیر
ہے اسکا **جواب** تحریر ابن ہمام اور شرح تحریر ابن امیر حاج اور شرح تحریر سید بادشاہ اور
عقد الفرید شرنبلالی حنفی اور جزیل المواہب امام سیوطی اور شرح مسلم الثبوت اور رد المحتار حاشیہ
در مختار سی معیار الحق مین صفحہ ۱۲۰ سی صفحہ ۱۲۲ تک مبسوط ہی حاصل تقریر شرح مسلم الثبوت
اور رد المحتار کا اوسکی جواب مین یہہ ہے کہ حکم تعزیر اسی انتقال کی نسبت ہے جسمین تلاعب اور کہیل
مقصود ہو اور غرض فاسد ملحوظ ہو ورنہ انتقال غرض صحیح اور نیت صالح سی محمود اور ماجور
ہوگا اور حاصل تقریر باقی کتابون کا کتب مذکورہ بالا سی یہہ ہے کہ یہہ حکم تعزیر محض
تشدید اور الزام بلا موجب ہے اور دعوی بلا دلیل ہے کوئی دلیل شرعی یا عقلی التزام مذہب اور
عدم جواز انتقال پر قایم نہین لہذا مقلد کو اختیار ہے جس مذہب پر چاہی چلے اور جس طرف
چاہی انتقال کری زیادہ تفصیل اور تائید اس جواب کی کلام سی شعرانی اور ملا علی قاری وغیرہ کی بذیل
رد قول قہستانی کی بجواب قول ما بعد مخاطب کی آویگی انشاء اللہ تعالی **اور جو آپنے**
قہستانی سی نقل کیا ہی کہ جو لوگ مواضع اختلاف مین سب کو حق کہتی ہین جیسی معتزلہ وہ
لوگ عامی کو ہر مذہب پر چلنی کا اختیار دیتی ہین اور جو لوگ مواضع اختلاف مین حق ایک جا(نب)
سمجہتے ہین وہ لوگ عامی کی واسطی التزام مذہب ضروری کہتی ہین اسکا **جواب** یہہ ہے کہ
قہستانی اس لایق نہین کہ اسکی قول یا نقل پر اعتماد کیا جاوی اور احکام حلال و حرام و فرض و
واجب مین اسکی بات سنی جاوی یہہ شخص ایک جنگلی جاہل بے تمیز تہا اور علم و فقاہت سی
محض عاری کتابین بیچا کرتا تہا اور اسی ذریعہ سی جب کتاب مین کوئی بات واہی تباہی
دیکہتا اوسکو اپنی تصنیف مین درج کر دیتا جیسی حاطب اللیل یعنی رات کو اندہیرے مین لانی والا
سوکہی گیلی گہاس بلاس کانٹا سانپ بچہو سب کچہہ بلا تمیز اوٹہا لاتا ہے ویسے ہی

Marfat.com

حضرت کا انداز تھا اسیواسطی علمانی لقب آپکا حاطب اللیل مقرر کر رکھا اور علم وکمال آپکا فقط
کتاب فروشی مین جو مشتمل الحمال حمیل اسفار اسی پر بلکہ نہین ہے منحصر کر رکھا ہی چنانچہ ملا علی قاری
حنفی بدستاویز کلام شیخ عصام الدین کی رسالہ سم العوارض فی ذم الروافض فرماتی ہین
ثم اغرب ایضا یعنی القہستانی فی نقلہ انہ لو انتقل حنفی الی الشافعی لم
تقبل شہادتہ وان کان عالما کما فی اخر الجواہر وہذا کما تری لا یجوز للمسلم
ان یتفوہ بمثلہ فان المجتہدین من اہل السنۃ والجماعۃ کلہم علی الہدایۃ
ولا یجب علی احد من ہذہ الامۃ ان یکون حنفیا او شافعیا او مالکیا
او حنبلیا بل یجب علی احاد الناس اذا لم یکن مجتہدا ان یقلد احدا
من ہؤلاء الاعلام لقولہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
ولقول بعض مشایخنا من تبع عالما لقی اللہ سالما واما ما اشتہر
عن الحنفیۃ من ان الحنفی اذا انتقل الی مذہب الشافعی یعزر واذا کان
الامر بالعکس یخلع فہو قول مبتدع ومخترع نعم لو انتقل طاعنا فی
مذہبہ الاول سواء کان حنفیا او شافعیا یعزر فتدبر فانہ یجب
حملہ علی ما تقرر وتحرر ولقد صدق عصام الدین فی حق القہستانی
انہ لم یکن من تلامذۃ شیخ الاسلام الہروی لا من اعالیہم ولا
من اداینہم وانما کان دلال الکتب فی زمانہ ولا کان یعرف الفقہ
غیرہ بین اقرانہ ویؤیدہ انہ یجمع فی شرحہ ہذا بین الغث والسمین والصحیح
والضعیف من غیر تحقیق وتصحیح فہو کحاطب اللیل جامع الرطب والیابس فی النیل
سامحہ اللہ بفضلہ وکرمہ ولا جعلنا ممن تزل قدمہ او قلمہ انتہی اس عبارت
کا ترجمہ بہی مناسب معلوم ہوتا ہی تا کہ اس سے اتباع قہستانی کی کہ ونہ کے سامنی خاک ڈہی اور اہل
حق اتباع سنت کی آنکھین سرد ہون ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ پہر قہستانی نی ایک نوکہی بات

Marfat.com

نقل کی ہے وہ یہہ ہے کہ اگر حنفی المذہب شافعی مذہب کے طرف انتقال کرے تو اوسکی گواہی مقبول نہین اگرچہ
عالم ہی ہو چنانچہ آخر کتاب جواہر مین یہہ مسئلہ مذکور ہے سو اس بات کو تم دیکہتی ہو ایسی ہے کہ مسلمان کو
ایسی بات کا مونہہ سے نکالنا جایز نہین کیونکہ مجتہد سبہی اہلسنت وجماعت کی ہدایت پر ہین اور کسیکو یہہ لازم نہین
کہ خاص کر حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہو جاوے بلکہ عامہ لوگون مین جو کوئی رتبہ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو
اوسپر بالتعیین اتباع کسی مجتہد کا اونہین سے واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے پوچہہ لو تم کسی اہل
ذکر سے اگر تم نہین جانتے اور ہماری بعض مشایخ نے کہا ہے کہ جو کوئی کسی عالم کا تابع ہو گیا وہ اللہ
تعالی کو باسلامت ملیگا اور جو یہہ حنفیون سے مشہور کرتے ہین کہ اگر کوئی حنفی المذہب شافعی مذہب کے طرف
انتقال کرے تو اوسکو تعزیر دیجاوے اور اگر شافعی المذہب حنفی مذہب کے طرف آوے تو اوسکو خلعت
دیجاوے یہہ ایک بدعت اور بناوٹ کی بات ہے البتہ اگر مذہب اول پر طعن کر کے انتقال کرے تو لایق تعزیر ہے
خواہ حنفی ہو خواہ شافعی پس اسکو سوچ لے کیونکہ اسی پر عمل کرنا چاہیئے حکم تعزیر کو اور ملا [illegible] فرمایا ہے
عصام الدین نے قہستانی کی حق مین کہ یہہ شیخ الاسلام ہروی کی شاگردون مین نہ تہا نہ بڑون مین نہ
چہوٹون مین بجز اسکے کہ شیخ الاسلام کی زمانہ مین کتابون کا دلال تہا اور کچہہ نہ تہا اور اپنی ہمعصرون مین
نہ فقہہ جانتا تہا نہ کوئی اور علم اور اس بات کا موید یہہ امر ہے کہ یہہ اپنے اس شرح مین سب ہی تاریخ صحیح
ضعیف واہین جمع کئی جاتا ہے نہ کسی روایت کی تحقیق کرتا ہے نہ صحت دیکہتا ہے پس یہہ حاطب اللیل
یعنی رات کو ایندہن لانے والی کی طرح ہے جو سب کہی گیلی دریا مین کی سمیٹ لاتا ہے اللہ تعالی
اسکو ان باتون سے تمیز کرے اور اسکا قصور معاف کرے اور ہمکو اونمین نکرے جنکا قدم [illegible]
جاوے تمام ہوا کلام ملا علی قاری کا اب حضرات مخاطبین اتباع قہستانی کیا تو قہستانی کی
اتباع اور اوسکی کلام کے تمسک سے توبہ کرین اور کئی ملا علی قاری کی اس انعام واکرام اور عطای
خطاب کو بحق قہستانی تعظیم اور گستاخی ہے [illegible] اوسکے اتباع اور اوسکی کلام کی تمسک سے جو جابجا
عمل مین لاتی ہین استغفار بجا لاوین آپ ہم لفظ یہہ نظر قہستانی کی جہل و بے اعتباری سے رد اوسکی
کلام کا علمای مذہب سے نقل کرتی ہین اور اسکا یہہ دعوی کہ مواضع اختلاف مین سب کو حق پر کہنا

Marfat.com

فقط معتزلہ کا مذہب ہے باطل کر دکھاتی ہیں واضح ہو کہ مسئلہ تعدد حق سے معتزلہ کو کچھ خصوصیت
نہیں بڑے بڑے رئیس اہل سنت وجماعت کا بھی یہی مذہب ہے شیخ ابو الحسن وغیرہ اشاعرہ اور قاضی
ابو بکر باقلانی اور امام ابن عبد البر مالکی اور امام ابو یوسف و امام محمد شاگردان امام مذہب حنفی اور ابن
شریح اور شیخ اکبر صاحب فتوحات مکی اور شیخ عبد الوہاب شعرانی یہہ سب حضرات یہی مذہب کہتے
ہیں کہ مواضع اختلاف میں سب حق پر ہوتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ عقد الجید میں فرماتے ہیں
اِخْتَلَفُوْا فِیْ تَصْوِیْبِ الْمُجْتَهِدِیْنَ فِی الْمَسَائِلِ الْفَرْعِیَّةِ الَّتِیْ لَا قَاطِعَ فِیْهَا هَلْ کُلُّ مُجْتَهِدٍ فِیْهَا
مُصِیْبٌ اَوِ الْمُصِیْبُ فِیْهَا وَاحِدٌ وَقَالَ بِالْاَوَّلِ الشَّیْخُ اَبُو الْحَسَنِ الْاَشْعَرِیُّ وَالْقَاضِیْ
اَبُوْ بَکْرٍ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَابْنُ شُرَیْحٍ وَنُقِلَ عَنْ جُمْهُوْرِ الْمُتَکَلِّمِیْنَ مِنَ الْاَشَاعِرَةِ
وَالْمُعْتَزِلَةِ وَفِیْ کِتَابِ الْخَرَاجِ لِاَبِیْ یُوْسُفَ اِشَارَاتٌ اِلٰی ذٰلِكَ تُقَارِبُ التَّصْرِیْحَ
الخ اور محی السنہ بغوی تفسیر معالم میں فرماتے ہیں وَاحْتَجَّ مَنْ ذَهَبَ اِلٰی اَنَّ کُلَّ مُجْتَهِدٍ مُصِیْبٌ
بِظَاهِرِ الْاٰیَةِ اَیْ اٰیَةِ کُلًّا اٰتَیْنَاهُ حُکْمًا وَّعِلْمًا وَالْخَبَرِ حَیْثُ وَعَدَ الثَّوَابَ لِلْمُجْتَهِدِ عَلَی
الْخَطَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَصْحَابِ الرَّاْیِ وَذَهَبَ جَمَاعَةٌ اِلٰی اَنَّهٗ لَیْسَ کُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِیْبًا
بَلْ اِذَا اخْتَلَفَ اجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِیْنَ فِیْ حَادِثَةٍ کَانَ الْحَقُّ مَعَ وَاحِدٍ لَا بِعَیْنِهٖ انتہی
اور ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں وَمِنْهَا اَنَّ الْمُجْتَهِدَ قَدْ یُخْطِیْ وَقَدْ یُصِیْبُ
وَذَهَبَ بَعْضُ الْاَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ اِلٰی اَنَّ کُلَّ مُجْتَهِدٍ مُصِیْبٌ انتہی مختصرا اور
شیخ عبد الوہاب شعرانی جنکے کلام سے مخاطب بھی جابجا متمسک ہے میزان کبری کے صفحہ
میں فرماتے ہیں وَکَذٰلِكَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ کَانَ یَقُوْلُ کُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِیْبٌ اور صفحہ ۳۱
میں اسکے فرماتے ہیں فَاِنْ قُلْتَ فَاِذَا قَدَّمْتُمْ اَنَّ جَمِیْعَ مَذَاهِبِ الْمُجْتَهِدِیْنَ لَا تَخْرُجُ
شَیْءٌ مِنْهَا عَنِ الشَّرِیْعَةِ فَاَیْنَ الْخَطَاءُ الْوَارِدُ فِیْ حَدِیْثِ اِذَا اجْتَهَدَ الْحَاکِمُ وَاَخْطَاَ
فَلَهٗ اَجْرٌ وَاِنْ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ مَعَ اَنَّ اسْتِمْدَادَ الْعُلَمَاءِ کُلِّهِمْ مِنْ بَحْرِ الشَّرِیْعَةِ
فَالْجَوَابُ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْخَطَاءِ هٰهُنَا هُوَ خَطَاءُ الْمُجْتَهِدِیْنَ فِیْ عَدَمِ مُصَادَفَةِ

الدلیل فی تلک المسئلۃ لا الخطاء الذی یخرج بہ عن الشریعۃ لانہ اذا خرج عن
الشریعۃ فلا اجر لہ لقولہ صلعم کل عمل لیس علیہ امرنا فھو رد اہ وقد اثبت
الشارع لہ الاجر فما بقی الا ان معنی الحدیث ان الحاکم اذا اجتھد وصادف
نفس الدلیل الوارد فی ذلک عن الشارع فلہ اجران وان لم یصادف عین
الدلیل وانما صادف حکمہ فلہ اجر واحد فالمراد بالخطاء ھھنا الخطاء
الاضافی لا الخطاء المطلق فافھم فان اعتقادنا ان سائر ائمۃ المسلمین
علی ھدی من ربھم الی ان قال فی صفحہ ۳۲ فیا سعادۃ من اطلعہ اللہ علی
عین الشریعۃ ورای ان کل مجتھد مصیب ویا ندامۃ من قال المصیب
واحد والباقی مخطئ الی ان قال فی صفحہ ۳۵ نقلا عن فتوحات الشیخ
محی الدین ابن العربی لا ینبغی لاحد ان یخطئ مجتھدا او یطعن فی کلامہ
ھذا اخر ما نقلناہ عن الشعرانی مختصرا غایۃ الاختصار اور کئی عبارتین شعرانی
کی متضمن اس مضمون کی آیندہ بہی کئی جگہ آوینگی مگر اس مسئلہ تعدد حق مین تفصیل مطلوب ہے
اور اس امر کی تنقیح لابد ہے کہ دو قول باہم مخالف جنمین ایک کا مقتضای حلت ایک شی کی
ہو اور مقتضای دوسرے کا حرمت اوس چیز کی کیونکر حق ہو سکتے ہین سو ایک صورت اسکی
امکان کی جسمین طالب حق کو اطمینان حاصل ہو ہم مقام مین لکہی جاتی ہے جسکو اس سے بہی زیادہ تفصیل
اور تحقیق مطلوب ہو وہ کتاب عقد الجید کی اوایل مین نظر کرے بیان اس صورت کا یہ ہے کہ
مسئلہ تعدد حق مین حق ہونا اور لایق عمل ہونا دو قول مختلف کا ایک شخص کے حق مین ایک ہی
وقت ایک ہی حالت مین مراد نہین ہے جسمین ضدین کا باہم جمع ہونا لازم آتا ہے بلکہ حق
اور لایق عمل ہونا اونکا دو شخصون کی حق مین مراد ہے جنمین ایک شخص کے نسبت ایک قول حق اور
لایق عمل ہے اور دوسرے کی واسطے دوسرا قول حق اور لایق عمل ہے یا ایک ہی شخص کے واسطے
ایک حالت اور ایک زمانہ مین ایک قول حق اور لایق عمل ہے اور دوسرے حالت اور دوسرے

زمانہ مین دوسرا قول حق اور لایق عمل ہے انمین ایک قول عزیمت اور احتیاط اور تشدید پر محمول ہے اور یہہ ایک شخص قوی الایمان قوی الجسم غیر معذور اور غیر ضعیف کے حق مین لایق عمل ہے اور دوسرا قول جواز اور رخصت اور تخفیف پر محمول ہے اور یہہ دوسرے شخص ضعیف الایمان ضعیف الجسم معذور لاچار کی حق مین لایق عمل ہے اور ان دونون قولون مین پہلا قول دوسرے شخص کی حقمین حسب التعمیل والقبول نہین ہے اور دوسرا قول پہلی شخص کے حق مین جائز العمل والاخذ نہین علی ہذا القیاس حق ہونا ان دونون کا ایک شخص کے حقمین دو وقتون اور دو حالتونمین سمجھا جاے الغرض حق اور لایق عمل ہونا ہر ایک قول کا ایک شخص کے حق مین ایک حالت مین یا دو شخصون کے حق مین ہے یا ایک شخص کے حق مین دو حالتون اور دو وقتونمین ہے پس اس دونون قول مختلف باوجود ضدیت کی حق ہی ہے اور دو ضدونکا جمع ہونا یہی لازم نہ آیا مضمون کو امام شعرانی نے میزان کبری تیس جزو کی کتاب مین ادا کیا ہی اور محض اسی مضمون کے اثبات مین وہ کتاب تصنیف کی ہے دو ایک عبارتین اوسکی اسمقام مین بنظر تصدیق کے مضمون کی نقل کیجاتی ہین قال رحمه الله فی خطبة کتابه وتوضیح ذلک ان تعلم یا اخی ان الشریعة جاءت من حیث الامر والنهی علی مرتبتین تخفیف وتشدید لا علی مرتبة واحدة کما سیأتی ایضاحه فی المیزان فان جمیع المکلفین لا یخرجون عن قسمین ضعیف وقوی من حیث ایمانه وجسمه فی کل عصر وزمان فمن قوی منهم خوطب بالتشدید والاخذ بالعزائم ومن ضعف منهم خوطب بالتخفیف والاخذ بالرخص وکل منهما حینئذ علی شریعة من ربه فلا یؤمر القوی بالنزول الی الرخصة ولا یکلف الضعیف بالصعود للعزیمة وقد رفع الخلاف ان جمیع ادلة الشریعة واقوال علمائها عند کل من عمل بهذه المیزان وقول بعضهم ان الخلاف الحقیقی بین طائفتین مثلا لا یرتفع بالحمل محمول علی من لم یعرف قواعد هذا الکتاب لان الخلاف

Marfat.com

الذي لا يرتفع من بين اقوال ائمة الشريعة مستحيل عند صاحب هذه الميزان
فامتحن يا اخي ما قلته لك في كل حديث ومقابله او كل قول ومقابله تجد
كل واحد منهما لا بد ان يكون مخففا والآخر مشددا ولكل منهما رجال
في حال مباشرتهم الاعمال ومن المحال ان لا يوجد لنا قولان معا في حكم واحد
مخففان او مشددان وقد يكون في المسئلة الواحدة ثلاثة اقوال او اكثر او قول
مفصل فالحاذق يرد كل قول الى ما يناسبه ويقاربه في التخفيف والتشديد
بحسب الامكان وقد قال الامام الشافعي رحمه الله وغيره ان اعمال
الحديثين او القولين اولى من الغاء احدهما وان ذلك من كمال مقام الايمان
الى ان قال ثم ان لكل من المرتبتين رجالا في حال مباشرتهم للتكاليف فمن
قوي منهم من حيث ايمانه وجسمه خوطب بالعزيمة والتشديد الوارد في الشريعة
صريحا او مستنبطا منها في مذهب ذلك المكلف او غيره ومن ضعف من حيث
مرتبة ايمانه وجسمه خوطب بالرخصة والتخفيف الوارد كذلك في الشريعة
صريحا او المستنبط منها في مذهب ذلك المكلف او مذهب غيره كما اشار اليه
قوله تعالى فاتقوا الله ما استطعتم خطابا عاما وقوله صلى الله عليه وسلم اذا
امرتكم بامر فأتوا منه ما استطعتم اي كذلك فلا يؤمر القوي المذكور بالنزول
الى مرتبة الرخصة والتخفيف وهو يقدر على العمل بالعزيمة والتشديد لان
ذلك كالتلاعب بالدين كما سيأتي ايضاحه فالمرتبتان المذكورتان على الترتيب
الوجوبي لا على التخيير فليس لمن قدر على استعمال الماء حسا او شرعا ان يتيمم
بالتراب وليس لمن قدر على القيام في الفريضة ان يصلي جالسا وليس لمن قدر
على الصلوة جالسا ان يصلي على الجنب الى ان قال فامتحن يا اخي بهذه الميزان
جميع الاوامر والنواهي الواردة في الكتاب والسنة وما ابتني وتفرع على ذلك

من جميع اقوال المجتهدين ومقلديهم الى يوم الدين نجدها كلها لا تخرج عن مرتبتي
تخفيف وتشديد ولكل منهما رجال كما سبق ومن تحقق بما ذكرناه ذوقا
وكشفا كما ذقناه وكشف لنا وجد جميع اقوال المجتهدين ومقلديهم داخلة في
قواعد الشريعة المطهرة وصحت مطابقة قوله باللسان ان سائر الائمة على
هدى من ربهم لاعتقاده ذلك بالجنان وعلم جزما ويقينا ان كل مجتهد مصيب
ورجع عن قوله المصيب واحد لا بعينه الى ان قال اذا نظرت بعين الانصاف
تحققت بصحة الاعتقاد ان سائر ائمة الاربعة ومقلديهم على هدى من
ربهم في ظاهر الامر وباطنه ولم تعترض على من تمسك بمذهب من مذاهبهم
ولا على من انتقل من مذهب منها الى مذهب ولا على من قلد غير امامه منهم في اوقات
الضرورات الى ان قال من الواجب على كل مقلد من طريق الانصاف ان لا يعمل
برخصة قال بها امام مذهبه الا ان كان من اهلها وانه يجب عليه العمل
بالعزيمة التي قال بها غير امامه حيث قدر عليها لان الحكم راجع الى كلام
الشارع بالاصالة لا الى كلام غيره لاسيما ان كان دليل الغير اقوى خلاف
ما عليه بعض المقلدين حتى انه قال لي لو وجدت حديثا في البخاري ومسلم
لم ياخذ به امامي لا اعمل به وذلك جهل منه بالشريعة واول من يتبرء
منه امامه وكان من الواجب عليه حمل امامه على انه لم يظفر بذلك الحديث
او لم يصح عنده اذ لم اظفر بحديث مما اتفق عليه الشيخان قال بضعفه احد
من الائمة بتضعيفه ابدا هذا اخر ما لخصناه من كلام الشعراني رحمه الله تعالى
وسنزيد عليه عبارات الشعراني له فيما يأتي ان شاء الله تعالى والمراد
من المقلدين الذين الحقهم بالمجتهدين في كونهم على هدى من ربهم وكون
اقوالهم داخلة في قواعد الشريعة المطهرة هم المجتهدون في المذهب ومن

تلوهم من اصحاب الطبقة الثالثة المذكورة في الصفحة الثامن والاربعين
من هذا المجلد في متن منح الباري فانهم مع ما معهم من ملكة الاستنباط
يسمون مقلدين كما قال مولانا شاه ولي الله في عقد الجيد واما الذي
هو دونه في المرتبة فهو مجتهد في المذهب هو مقلد لامامه فيما ظهر فيه
نصه الى آخر ما قال وقد نقلناه فيما سلف في هذه الرسالة اس بیان سے
ثابت ہوگیا کہ مسئلہ تعدد حق عین حق ہے اور اکابر اہلسنت اسکے قایل ہین اور خصوصیت اسکے
متفرع سی جیسا کہ قہستانی سمجہا ہی باطل ہے اور جب یہہ خصوصیت باطل ہوئی تو تعیین مذہب امام
واحد جسکو قہستانی نے اسی خصوصیت پر متفرع کیا تہا نیز باطل ہوگئی بحکم اذا بطل الاصل
بطل الفرع اور اگر ہم بطور تنزل مذہب وحدت حق کو مان لین اور تسلیم کرلین کہ مواضع خلاف
مین حق ایک ہی شخص ہوتا ہی اور باقی سب خطا پر جب بہی اس سی تعیین مذہب امام واحد کی ثا
نہین ہوتی اسلئے کہ بنا بر اس مذہب کے وہ ایک جسکی جانب حق ہے کوئی معین نہین سب کی طرف
اوسکا احتمال ہے اور سب مین دایر ہے چنانچہ بضمن عبارت بغوی گزرا کان الحق مع
واحد لا بعینه اور بضمن عبارت شعرانی گزرا رجع عن قوله المصيب واحد لا بعينه او
علی ہذا القیاس اور کتابون مین مسطور اور لوگون مین مشہور ہے کہ حق دایر ہی کسی ایک جانب
نہین پہر اس سے تعیین ایک مذہب کی کیونکر ثابت ہوگی یہہ اوسوقت ثابت ہوتی کہ
خاص کر معین ہوا اور حق ہونا اوسکی مذہب کا بالیقین معلوم ہوا اور اسکے سوای سب کا خطا
ہونا یقینا ثابت ہو سو ان باتون کی ثبوت کا قایلین وحدت حق کو بہی دعوی نہین اسواسطی
حق کو دایر کہتی ہین اور الحق مع واحد لا بعینه بول رہے ہین اور صاحب بحر الرائق
وقف مین مسئلہ قضا بخلاف مذہب مین لکہتی ہین در فتاوی الصغری ہے وذکر الصدر
الشهيد في شرح ادب القضاء ان قضى القاضي في المجتهدات ينفذ وان لم يكن عن
اجتهاده لان القضاء لا ينتقض ما لم يظهر الخطاء بيقين وفي المجتهدات لا يتبين

Marfat.com

ذلك فلا ينتقض اذا قضى في المجتهد فيه انتهى ما قال صاحب البحر وفيه
تصريح بان المجتهدات لا يتبين فيها الخطاء بيقين اگر کسی کو شبہہ گذری کہ درمختار مین
لکہا ہی کہ اگر کوئی ہماری مذہب اور ہماری مخالفین کے مذہب کا حال ہمسی دریافت کری تو ہم
یہہ کہینگی ہمارا مذہب صواب ہے اور خطا ہونا اوسکا احتمالی ہے اور مذہب مخالفین کا خطا ہی اور حق
ہونا اوسکا احتمالی ہی بس اس سی حق ہونا اپنی مذہب کا بالیقین ثابت ہوا اور تعین مذہب
کا ثبوت نکل آیا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ قول درمختار کا محدثات و مخترعات متاخرین کی ہے
پہلے اوسکے کوئی اسکا قایل نہین ہوا اور کوئی دلیل شرعی بہی اسپر قایم نہین [illegible]
کی شارحین طحطاوی اور شامی نی اوسکو رد کر دیا ہی اور حنفیہ کی شرار ابن الہمام اور ابن [illegible]
ابن ملا فروخ مکی حنفی سی خلاف اوسکا نقل کیا ہے عبارتین اونکی معیار الحق کے صفحہ ۹۵ و صفحہ [illegible]
[illegible] مین وہان نظر کرنی چاہیی اس مقام مین اسکی رد مین تہوڑی سی عبارت میزان کی
لکہی جاتی ہے صفحہ ۳۰ مین میزان کی کہا ہی فان قلت فما الجواب ان نازعنا احد فيما
قلناه من المقلدين الذين يعتقدون ان الشريعة جاءت على مرتبة واحدة
وهي ما عليه امامه فقط ويرى غير قول امامه خطاء يحتمل الصواب فقلنا
له الجواب اننا نقيم عليه الحجة من فعل نفسه وذلك اننا نراه يقلد غير
امامه في بعض الوقائع فنقول له هل صار مذهب امامك فاسدا حال
عملك بقول غيره ومذهب لغيره صحيحا ام مذهبك باق على صحته حال
عملك بقول غيره ولعله لا يجد له جوابا سديدا يجيبك به ابدا على وجه
الحق انتهى خلاصہ جواب قول قہستانی یہہ ہے اول تو قول قہستانی بسبب اسکی جہل کی لایق
اعتبار و التفات نہین اور بعد تسلیم اوسکی لیاقت کی نفس الامر کی مطابق نہین اور بعد تسلیم
مطابقت کی اوسکی مدعا کو مثبت نہین اب حضرات مخاطبین کو چاہیی کہ ایک دو اور ایسی
منصفو کی قول عرض مباحثہ مین پیش کرین اور اپنی پیشواؤن کی قلعی کہولوا دین اور [illegible]

آپنی امام غزالی کلام اسمضمونکا نقل کیا ہے کہ مقلد جسکو افضل جان لی اوسکے سوای دوسری
کی تقلید اوسکو جایز نہین بلکہ اوسیکے پیروی اوسپر واجب ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ حاصل
اوسکا عدم جواز تقلید مفضول باوجود افضل کے ہے ابتداءً ہو خواہ بعد تقلید افضل کے اور یہہ اجماع
صحابہ کی برخلاف ہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس اعتقاد کی کہ ابو بکر اور عمر رضی
اللہ عنہما سب صحابہ سی افضل ہین پہر اور لوگون کی تقلید ابتداءً بہی کرلیتی اور بعد مقلد ہونے
دونون حضرت کی بعض مسایل مین نیز کرلیا کرتے لہذا جمہور مجتہدین حنفیہ اور مالکیہ اور اکثر
حنبلیہ اور شافعیہ اسی جواز کی قایل ہین اور قول عدم جواز کو بدستاویز اجماع صحابہ ضعیف اور
مردود کہتی ہین چنانچہ کتب اصول فقہ وغیرہ میں اقوال اونکے مدلل باجماع صحابہ منقول ہین کہا مولانا ولی
اللہ نے عقد الجید مین اِذَا اَرَادَ هٰذَا الْمُتَبَحِّرُ اَنْ يَّعْمَلَ فِيْ مَسْئَلَةٍ بِخِلَافِ مَذْهَبِ اِمَامِهِ
مُقَلِّدًا فِيْهَا لِاِمَامٍ اٰخَرَ هَلْ يَجُوْزُ لَهٗ ذٰلِكَ اِخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَمَنَعَهُ الْغَزَالِيُّ وَشِرْذِمَةٌ
وَهُوَ قَوْلٌ ضَعِيْفٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ لِاَنَّ مَبْنَاهُ عَلٰى اَنَّ الْاِنْسَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّاْخُذَ
بِالدَّلِيْلِ فَاِذَا فَاتَ ذٰلِكَ بِجَهْلِهِ بِالدَّلَائِلِ اَقَمْنَا اعْتِقَادَ اَفْضَلِيَّةِ اِمَامِهِ مَقَامَ الدَّلِيْلِ
فَلَا يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يُّخَالِفَ الدَّلِيْلَ الشَّرْعِيَّ وَرُدَّ بِاَنَّ اعْتِقَادَ اَفْضَلِيَّةِ الْاِمَامِ عَلٰى
سَائِرِ الْاَئِمَّةِ مُطْلَقًا غَيْرُ لَازِمٍ فِيْ صِحَّةِ التَّقْلِيْدِ اِجْمَاعًا لِاَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا
يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَكَانُوْا يُقَلِّدُوْنَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمَسَائِلِ
غَيْرَهُمَا بِخِلَافِ قَوْلِهِمَا وَلَمْ يُنْكَرْ عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ اِجْمَاعًا عَلٰى مَا قُلْنَاهُ وَاَمَّا اَفْضَلِيَّتُهٗ
فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَا سَبِيْلَ اِلٰى مَعْرِفَتِهَا لِلْمُقَلِّدِ الصِّرْفِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ شَرْطًا
لِلتَّقْلِيْدِ اِذْ يَلْزَمُ اَنْ لَّا يَصِحَّ تَقْلِيْدُ جُمْهُوْرِ الْمُقَلِّدِيْنَ فَلَوْ سُلِّمَ فَفِيْ مَسْئَلَتِنَا هٰذَا عَلَيْكُمْ
لِاَنَّهٗ كَثِيْرًا مَا يَطَّلِعُ عَلٰى حَدِيْثٍ يُخَالِفُ مَذْهَبَ اِمَامِهِ اَوْ قِيَاسٍ قَوِيٍّ يُخَالِفُ
مَذْهَبَهٗ فَيَعْتَقِدُ الْاَفْضَلِيَّةَ فِيْ تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ لِغَيْرِهٖ وَذَهَبَ الْاَكْثَرُوْنَ اِلٰى جَوَازِهٖ
مِنْهُمُ الْاٰمِدِيُّ وَابْنُ الْحَاجِبِ وَابْنُ الْهُمَامِ وَالنَّوَوِيُّ وَاَتْبَاعُهٗ كَابْنِ حَجَرٍ وَالرَّمْلِيِّ

Marfat.com

وجماعات من الحنابلة والمالكية ممن يفضي ذكر اسمائهم الى التطويل وهو
الذي انعقد عليه الاتفاق من مفتي لمذاهب الائمة الاربعة من المتأخرين
واستخرجوه من كلام اوائلهم انتهى اور کہا شیخ ابن الہمام حنفی نے تحریر الاصول میں
اور محب اللہ حنفی نے مسلم میں اور ابن امیر حاج حنفی اور سید بادشاہ نے تحریر کی شرحوں میں اور فاضل
قندھاری نے معتصم الحصول میں اور امام ابن عبد البر مالکی اور اکمل صاحب عنایہ اور مولانا عبد العلی
شارح مسلم اور امام شعرانی نے اپنی تصانیف عدیدہ میں اور انکے سوای بہتوں علما نے نقل
القرافي الاجماع من الصحابة رضي الله عنهم على ان من استفتى ابا بكر وعمر
رضي الله عنهما وقلدهما فله بعد ذلك ان يستفتي غيرهما من الصحابة ويعمل
به من غير نكير واجمع العلماء على ان من اسلم فله ان يقلد من شاء من العلماء
بغير حجر ومن ادعى دفع هذين الاجماعين فعليه الدليل انتهى ما قاله هؤلاء
المذكورون نقلا عن القرافي واللفظ للشعراني وقال صاحب المعتصم بعد نقله
اقول وانت تعلم ان اجماع الصحابة لا يحتمل النسخ باجماع آخر انتهى ما في
المعتصم اور شامی نے حاشیہ در مختار میں کہا ہے في تحرير ابن الهمام وشرحه يجوز تقليد
المفضول مع وجود الافضل وبه قال الحنفية والمالكية واكثر الحنابلة والشافعية
وفي رواية عن احمد وطائفة كثيرة من الفقهاء لا يجوز اور کہا سید طحطاوی نے حاشیہ
در مختار میں بل نصوا على جواز التقليد مع وجود الفاضل اور کہا فاضل قندھاری نے
معتصم الحصول میں تقليد المفضول مع وجود الافضل في العلم جائز عند الاكثر
منهم الحنفية والمالكية واكثر الشافعية واحمد في رواية وممنوع عند كثير
منهم ابن سريج والقفال وابن السمعاني واحمد في رواية لنا للاكثر القطع بان
الصحابة مع تفاوت درجاتهم كانوا يفتون مع الاشتهار والتكرير من غير
نكير على المفتي ولا على المستفتي فكان اجماعا قال الآمدي لولا الاجماع لكان

Marfat.com

مَذْهَبُ الْخَصْمِ أَوْلَى الْمَانِعُوْنَ أَقْوَالُهُمْ لِلْمُقَلِّدِ كَالْأَدِلَّةِ لِلْمُجْتَهِدِ وَأُجِيْبَ أَوَّلًا بِأَنَّهُ
قِيَاسٌ يُعَارِضُ الْإِجْمَاعَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَثَانِيًا بِالْفَرْقِ فَإِنَّ التَّرْجِيْحَ سَهْلٌ عَلَى
الْمُجْتَهِدِ بِخِلَافِ الْعَامِّيِّ فِي الْمُسَلَّمِ التَّرْجِيْحُ قَدْ يَكُوْنُ بِالتَّحَرِّيْ كَمَا قَالَ عُلَمَاؤُنَا
فِيْ تَعَارُضِ قِيَاسَيْنِ أَقُوْلُ قَدْ مَرَّ عَنِ الْفَتْحِ أَنَّ تَحَرِّيَ الْعَوَامِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ وَلَا صَحِيْحٍ
انتہی ما فی المغتنم مختصراً پس مقابل اجماع صحابہ اور اتفاق جمہور علما کی قول امام غزالی
جسکے بنا ضعیف دلیل پر ہے کیونکر تسلیم کیا جاوی مخاطبین سے تعجب ہے کہ انہون نے حنفی ہو کر
حنفیہ کو اس مسئلہ مین بالای طاق رکھدیا ہے اور امام غزالی شافعی المذہب کا اتباع اختیار
کرلیا ہی باوجود اسکی پہر حنفی کے حنفی بنی بیٹھی ہین کوئی اور اگر ایسا کری تو اوسکو لامذہب کہتے
ہین اللہ تعالی انکو ہدایت بخشی اور نظر انصاف عنایت کری اور رسالہ آپ نے میزان شعرانی
کی یہہ عبارت نقل کی ہے فَلَوْلَا إِلْزَامُهُمْ لِلْعَامِّيِّ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ لَتَضَلَّ عَنْ طَرِيْقِ الْهُدٰى
انتہی یعنی اگر علما عامی کے واسطے ایک مذہب لازم نکرتے تو وہ راہ ہدایت سے گمراہ ہو جاتا
اسکا جواب یہہ ہے کہ اس عبارت کا میزان کبری امام شعرانی مین کہین پتہ نہین ہے اور اگر
لوگ اس عبارت کو میزان سے نکال دین تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ اسی میزان کی اندر عبارات
معارض اور مخالف بہی موجود ہین اور بلند آواز سے پکار رہی ہین کہ عامی کا کوئی مذہب معین
اور اوسکی واسطے تعین مذہب کی ضرورت بہی نہین جس مذہب پر چاہی چلے اور موافق قول جس
چاہی عمل کری پس ان عبارات کی معارض و مقابل اوس عبارت منقولہ مخاطب کو بعض معتبر
کیونکر مانا جاوی اور دو کلامونکو جو باہم مخالف و معارض ہون کیونکر تسلیم کیا جاوی اور
بعضین عامی کی تعین مذہب کی نفی کی ہے اور اوسکو سب مذاہب پر عمل کرنے مین مخیر فرمایا ہی
وَنَقَلَ السُّيُوْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ جَمَاعَةٍ كَثِيْرَةٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُفْتُوْنَ النَّاسَ
بِالْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ لَا سِيَّمَا الْعَوَامَّ الَّذِيْنَ لَا يَتَقَيَّدُوْنَ بِمَذْهَبٍ وَلَا يَعْرِفُوْنَ قَوَاعِدَهُ
وَلَا نُصُوْصَهُ وَيَقُوْلُوْنَ حَيْثُ وَافَقَ فِعْلُ هٰؤُلَاءِ الْعَوَامِّ قَوْلَ عَالِمٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ

تمام ہوئی عبارت میزان کی جو صفحہ ۱ مین فرمائی ہے اور اسمین دوسری جگہ بیان احوال منتقل مذہب مین کلام
امام سیوطی کو متمسک ٹھیراکر نقل کیا ہی حیث قال الثانی ان یکون الحامل له علی الانتقال
امراً دنیویاً کذالک لکنه عامی لا یعرف الفقه ولیس له من مذهب سوی الاسم
کغالب المباشرین وارکان الدولة وخدام المدارس فهذا امره خفیف اذا انتقل
عن مذهبه الذی کان یزعم انه متعبد به ولا یبلغ الی حد التحریم لانه الی
الان عامی لا مذهب له فهو کمن اسلم جدیدا له التمذهب بای مذهب شاء
من مذاهب الائمة تمام ہوئی عبارت میزان کی جو صفحہ ۶ مین فرمائی ہے علاوہ اسکے
اور علمای مذاہب سے بھی یہی مروی ہی کہ عامی کا کوئی مذہب نہین مذہب اوسکا وہی ہے جو اوسکو
کسی عالم نے بتلا دیا چنانچہ سابقاً حاشیہ صفحہ ۳۷ اور متن صفحہ ۷۶ مین حضرت شاہ ولی اللہ اور صاحب
بحر الرائق سے صراحةً اور امام نووی سے اشارةً منقول ہوچکا اور صاحب در المختار اور صاحب مغتنم
الحصول اور سید بادشاہ شارح تحریر کی اقوال کا پتہ ونشان بقید صفحات معیار الحق کی تبلایا گیا
پھر اب اوس عبارت میزان غیر مصحح النقل والبیان کو مقابل عبارات صریحہ صحیحہ اوسی میزان کے
ودیگر اقوال فصیحہ اون علمای والا شان کی بلا دلیل وبرہان کسطرح تسلیم کیا جاوی اور جو
آگے میزان شعرانی کی یہہ عبارت نقل کی ہی واما من لم یصل الی شهود عین الشریعة
الاولی وجب علیه التقلید بمذهب واحد اور دوسری عبارت فان قیل هل یجب علی
المحجوب عن الاطلاع علی عین الشریعة التقلید بمذهب معین ام لا فالجواب نعم
الخ یعنی جو کوئی محجوب ہوا اور مرتبہ مشاہدہ عین الشریعة سے دور ہوا اوسپر تقلید ایک مذہب کی
واجب ہے جواب اسکا اسی میزان سے تفصیل وار لکھا جاتا ہی ناظرین بانصاف وسکوت
تام سے استماع فرماوین پس اولا ایک تمہید لکھی جاتی ہے پھر جواب مرقوم ہوگا وہ تمہید یہہ ہے
کہ ان عبارتون مین تقلید عامی سے کچھہ مطلب نہین بلکہ بیان تقلید عالم محجوب کا مقصود ہے
بشہادت دو امر کی اول یہہ کہ امام شعرانی کی نزدیک عامی کا کوئی مذہب ہی نہین چنانچہ تو

Marfat.com

سابق کی رد مین اوسنی منقول ہو چکا دوسری یہہ کہ بعض عبارتون مین شعرانی کی جو عنقریب
نقل کیجاتی ہین اس محجوب کے حق مین یہہ کہا ہی کہ جب اسکو شریعت پر اطلاع ہو جاوی اور اسکا
حجاب اوٹھہ جاوی اور یہہ ترجیح مذہب کو چہوڑکر تساوی مذاہب کا اعتقاد کرلی تو اوسپر تقلید
معین واجب نہین رہتی سو ان باتون کا پایا جانا عامی مین متصور نہین یہہ تمہید ہو چکی تو اب جواب
لکہا جاتا ہی کہ ہرچند امام شعرانی کی نزدیک بحق محجوب جبتک عین شریعت کا وصل نہو تقلید ایک
مذہب کی واجب ہے لیکن وجوب اوسکا جبہی تلک ہے کہ وہ حجاب تقلید مین بند ہے اور عین شریعت
تک نہ پہونچی اور سب مذاہب کو مساوی نجانی اور جبکہ حجاب اوسکا اوٹھہ جاوی اور وصول عین شریعت
اوسکو نصیب ہو اور اپنے اعتقاد ترجیح مذہب کو چہوڑکر سب مذاہب کو مساوی جاننی لگی تو اوسوقت وہ
وجوب تقلید معین سے آزاد ہو جاتا ہی اور التزام مذہب اوسپر واجب نہین رہتا چنانچہ عبارت منقولہ
مخاطب سے یہہ مطلب ثابت ہوتا ہی اور کہی اور عبارتون مین شعرانی کی جو صریح ہو آچکا ہی صفحہ ۱۳۸ میں
میزان کی ہی فَاِنْ وَصَلْتَ اِلٰی شُھُوْدِ عَیْنِ الشَّرِیْعَۃِ الْاُوْلٰی فَھُنَاکَ لَا یَجِبُ عَلَیْکَ
التَّقَیُّدُ بِمَذْھَبٍ لِاَنَّکَ تَرٰی اِتِّصَالَ جَمِیْعِ مَذَاھِبِ الْمُجْتَھِدِیْنَ بِھَا وَلَیْسَ مَذْھَبٌ
اَوْلٰی بِھَا مِنْ مَذْھَبٍ فَیَرْجِعُ الْاَمْرُ عِنْدَکَ اِلٰی مَرْتَبَتَیِ التَّخْفِیْفِ وَالتَّشْدِیْدِ بِشَرْطِھِمَا
اِنْتَھٰی اور رفع اس حجاب کا اور وصول عین شریعت کا جس سی وجوب تعیین مذہب کی رفع ہو جاتا ہی
امام شعرانی کی نزدیک دو طریق سی ہی ایک طریق کشف اور ذوق دوسرا طریق [illegible]
سو اگرچہ رفع حجاب طریق اول ہی تو اونکی نزدیک اہل باطن و صاحبان کشف ہی سی مخصوص ہے اور اس طریق
خاصکر انہین کا التزام چہوٹتا ہی لیکن رفع اوس حجاب کا طریق ثانی سی تمام علما کی واسطی حاصل ہو سکتا ہی
اور اس طریق سے سب علما کا مذہب چہوٹ جا سکتا ہی سو امام شعرانی نی حاصل کرنی اس طریق کی سب علما کو
وصیت کی ہی اور اس طریق سی رفع حجاب اور ترک التزام مذہب کا سب محجوبین کو ارشاد کیا ہے جہان پر کہا کہ جبتک وصول
شریعت بطریق ذوق و کشف میسر نہین اور رفع حجاب اونکا اس طریق سی متصور نہین تو وہ طریق
تسلیم ہی کو اختیار کرلین اور اسی طریق سی اپنا حجاب اوٹھا کر ترجیح تقلید مذہب معین کو

Marfat.com

چھوڑ دین اور سب مذاہب کو مساوی جان لین اور جیسی ہو نہہ سبھی سب مذاہب کو ہدایت پر کہتی
ہین ویسی دل سے بھی اعتقاد کر لین اور اتفاق سے بچ جاوین اور التزام مذہب معین کو ترک کر کے
سب مذاہب کو دو مرتبہ تخفیف و تشدید عزیمت و رخصت پر منقسم سمجھکر لایق رخصت ہون تو اوسپر
عمل کرین خواہ کسی مذہب مین ہو لایق عزیمت ہون تو اوسپر عمل کرین خواہ کسی مذہب مین ہو اور
یہہ نہ کہین کہ فلان رخصت ہماری مذہب مین نہین ہے ہم کیونکر عمل مین لاوین اور فلان عزیمت
ہماری امام نے نہین فرمائی ہم کسطرح اختیار کرین بلکہ یقیناً جان لین کہ درصورت انکی اہل رخصت
ہونیکی یہہ عمل بالرخصت کے امام کی طرف سے مختار ہین خواہ وہ کسی مذہب مین ہو اور درصورت
انکے اہل عزیمت ہونیکی یہہ عمل بالعزیمت کی امام کی طرف سے مامور ہین خواہ وہ کسی مذہب مین
ہو کسی امام نے یہہ نہین فرمایا کہ جو کچھہ ہم کہین عزیمت ہو خواہ رخصت وہ ہر شخص کو ہماری
اتباع سے واجب القبول ہے وہ اوسکا اہل ہو خواہ نہو اور ہر شخص کو ہماری اتباع سے اور مذاہب
کی رخصتون اور عزیمتون پر عمل کرنا ناجایز ہے اگرچہ وہ اس عمل کے اہلیت رکہتا ہو حاصل کلام شعرانی
یہہ ہے کہ سب علما کو لازم ہے کہ اپنی حجاب تقلید و ترجیح مذہب کو دور کرین اور تساوی مذاہب
کی قایل ہو جاوین کشف و یقین سے محروم ہون تو تسلیم ہی پر اکتفا کرین اور تخصیص اور
تعیین مذاہب کو بالای طاق دہکر سب مذاہب جس بات کی اہل ہون اوسپر عمل کر لیا کرین
اس مضمون سے تمام کتاب میزان مشحون ہے اور اسی کی اثبات مین یہہ کتاب تصنیف ہے
اور اوسمین صدہا علما کی اقوال سے اسمضمون کی تائید ہے طالب شایق اوس کتاب کو اول سے آخر
تک مطالعہ کرے اور حظ اس تقریر کا اوٹھاوے ہم اسمقام مین چند عبارتین اوسکی جو مصدقہ
اسمضمون کی ہین نقل کرتے ہین صفحہ ۲ مین اس کتاب کی فرماتے ہین وکان من اعظم البواعث
علی تالیفها للاخوان فتح باب العمل بما تضمنه قوله تعالی شرع لکم من الدین
ما وصی به نوحًا والذی اوحینا الیک وما وصینا به ابراهیم وموسی و
عیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه ولیطابقوا فی نقلهم بین قولهم

Marfat.com

بالّلسان انّ سائر ائمّة المسلمين على هدى من ربّهم وبين اعتقادهم ذلك
بالجنان ليقوموا بواجب حقوق ائمّتهم فى الادب معهم ويجوزوا الثواب المرتب
على ذلك فى الدار الآخرة ويخرج من قال ذلك منهم بلسانه انّ سائر
ائمّة المسلمين على هدى من ربّهم ولا يعتقد ذلك بقلبه عمّا هو متلبس به
من صفة النفاق الاصغر وليسدّ المقلّدون باب المبادرة الى الانكار على
من خالف قواعد مذهبهم ممّن هو من اهل الاجتهاد فى الشريعة فانّه على
هدى من ربّه اذا علمت ذلك واردت ان تعلم ما اومانا اليه من دخول
جميع اقوال الائمّة المجتهدين ومقلّديهم الى يوم الدين فى شعاع نور الشريعة
فتامّل وتدبّر فيما ارشدك يا اخى اليه وذلك ان تعلم وتحقق جازما انّ
الشريعة المطهّرة جاءت من حيث شهود الامر والنهى فى كلّ مسئلة ذات
خلاف على مرتبتين تخفيف وتشديد لا على مرتبة واحدة كما يظنّه بعض المقلّدين
ثمّ انّ لكلّ من المرتبتين رجالا فى حال مباشرتهم التكاليف فمن قوى منهم من
حيث ايمانه وجسمه خوطب بالعزيمة والتشديد الوارد فى الشريعة صريحا
او المستنبط منها فى مذهب ذلك المكلّف او غيره ومن ضعف منهم من حيث
ايمانه او ضعف جسمه خوطب بالرخصة والتخفيف الوارد كذلك فى الشريعة صريحا
او مستنبطا منها فى مذهب ذلك المكلّف او مذهب غيره انتهى ملخصا او [illegible]
زمانى من فاعمل يا اخى بهذه الميزان وعلّمها لاخوانك من طلبة المذاهب الاربعة
ليحيطوا بها علما ان لم يصلوا الى مقام الذوق لها بطريق الكشف كما اشار اليه
قوله تعالى فان لم يصبها وابل فطلّ وليفوزوا ايضا بصحة اعتقادهم فى كلّ ائمّتهم
ومقلّديهم وليطابقوا بقلوبهم قولهم باللسان انّ سائر الائمّة على هدى من
ربّهم ان لم يكن ذلك كشفا ويقينا فليكن ايمانا وتسليما انتهى او صفحه ۱۲ ميزان شعرانى

Marfat.com

ان من الواجب على كل مقلد من طريق الانصاف ان لا يعمل برخصة قال بها
امامه الا ان كان من اهلها وانه يجب عليه العمل بالعزيمة التي قال بها غير امامه
حيث قدر عليها انتهى وقدمنا اتم من هذا او صفحه ٦ من فرناتي بين ثم لا يخفى
يا اخي ان كل من فعل الرخصة بشرطها او المفضول بشرطه فهو على هدى من
ربه في ذلك ولو لم يقل به امامه انتهى او صفحه ٦ من فرناتي بين قال الزركشي
وبعد اذ علمت هذا فحينئذ تعرف ان احدا من الائمة الاربعة او غيرهم لم
يتقلد امر المسلمين في القول برخصة او عزيمة الا على حد ما ذكرنا من هذه
القاعدة فينبغي لكل مقلد للائمة ان يعرف مقاصدهم انتهى كلام الزركشي
وهو اعظم شاهد لصحة هذه الميزان فلم ينقل لنا عن احد من الائمة الاربعة
ولا غيرهم فيما بلغنا انه كان يطرد الامر في كل عزيمة قال بها او رخصة قال بها في
حق جميع الامة ابدا وانما ذلك في حق قوم دون قوم وقد بلغنا انه كان يفتي
الناس بالمذاهب الاربعة الشيخ الامام الفقيه المحدث المفسر الاصولي الشيخ
عبد العزيز الديريني وشيخ الاسلام عز الدين بن جماعة المقدسي والشيخ العلاء
الشيخ شهاب الدين البرلسي والشيخ علي النبتيتي الضرير ونقل الشيخ الجلال السيوطي
رح عن جماعة كثيرة من العلماء انهم كانوا يفتون الناس بالمذاهب الاربعة
لا سيما العوام الذين لا يتقيدون بمذهب الى اخر ما قال او صفحه ٢ من فرناتي
فان قلت فعلى ما قررتم من ان سائر الائمة الاربعة على هدى من ربهم فكل
شخص يزعم انه يعتقد ان سائر ائمة المسلمين على هدى من ربهم نفرت نفسه
من العمل بقول غير امامه وحصل لديه الحرج والضيق فهو غير صادق في اعتقاده
المذكور فالجواب نعم والامر كذلك ولا يحصل الاعتقاد الا ان تساوى عنده العمل
بقول كل مجتهد على حد سواء بشرطه السابق في الميزان انتهى ما قال وارا...

رعاية المقلد للعزيمة او الرخصة كما مر (صفحہ ۳۰ میزان) وسمعت سيدي عليا الخواص رحمه الله يقول لا يكمل لمؤمن العمل بالشريعة كلها وهو مقلد بمذهب واحد ابداً ولو قال صاحبه اذا صح الحديث فهو مذهبي لترك ذلك المقلد الاخذ باحاديث كثيرة صحت عند غير امامه الى ان قال بعد ختم كلام الخواص وهو كلام نفيس فان الشريعة انما يكمل احكامها بضم جميع الاحاديث والمذاهب بعضها الى بعض حتى تصير كانها مذهب واحد ذو مرتبتين انتهى ملخصاً (صفحہ ۳۱ من میزان) ثم قال فان قلت فاذن من الزم الناس بالتقيد بمذهب واحد فقد ضيق عليهم وشق عليهم فالجواب انه ليس في ذلك مشقة لان صاحب ذلك المذهب لم يقل بالزام الضعيف بالعزيمة بل جوز له الخروج من مذهبه الى الرخصة التي قال بها غيره فرجع مذهب هذا الامام الى مرتبتي الشريعة انتهى (صفحہ ۳۳ من میزان) الى ان قال في [illegible] ذلك اخر ما فتح الله به من ايضاح كتاب الميزان الشعرانية المدخلة لجميع اقوال المجتهدين ومقلديهم في الشريعة المحمدية وتوجيه اقوالهم وقد حاولت الجمع بين اقوال الائمة ومقلديهم وتوجيه كل منهما ليعلم الاخوان من مقلدي الائمة الاربعة بين اعتقادهم بالجنان [illegible] باللسان ان سائر ائمة المسلمين على هدى [illegible] وتسليما ان لم يصلوا الى ذلك نظرا [illegible] كما مر بيانه في الخطبة انتهى

ان عبارات سے ہمارا مدعا تصدیق ہو [illegible] گیا کہ [illegible] امام شعرانی کی تحقیق مجوب تا وقتیکہ وہ حجاب [illegible] التزام مذہب معین کو واجب [illegible] لیکن اوس حجاب کے بہنسے سے پہلے اور اوسکے [illegible] مذہب پر ہمیشہ [illegible] کی اجازت نہیں دی بلکہ اوس حجاب کی اوٹھا دینی اور التزام مذہب [illegible] کی نہایت تاکید سے بار بار [illegible]

اور کہا ہی کہ اگر محجوبون کا حجاب کشف و یقین سی نہ اوٹھی اور اوسکو ذوق و انظر [illegible]
وصول اس رتبہ کا نصیب نہو تو وہ تصدیق و تسلیم ہی سی شرف اس رتبہ کا حاصل کرتی [illegible]
ہمارے کہنے ہی سی اپنی حجاب تقلید و ترجیح مذہب کو اوٹھا کر سب مذاہب کو مساوی
جان لی اور التزام مذہب معین ترک کر کی سب مذاہب مین سی جس بات کا اپنی تسکین [illegible]
اوسپر عمل کر لیا کرے اب حضرات مخاطبین کو دیکھیے کہ تمام میزان تیس جزو کی کتاب مین
جو اس مضمون مین تصنیف ہی دو سطرین اپنے مذہب کے سمجھ کر لی لین اور باقی کتاب کو [illegible]
طاق پر رکھا تو گویا آپ لوگون نے فرط عادت تقلید سی اوس شخص کے تقلید کو اختیار کیا جو
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ کو نماز نہ پڑہنی کی دلیل سمجھ کر پیش کیا تہا اور اَنْتُمْ سُکَارٰی کو اوس نے
ذہن سے چھوڑ دیا تہا واہ سبحان اللہ تقلید ہو تو ایسی ہو یہانتک جوابات ایک [illegible]
رسالہ مخاطب کی جو بحث اول اور بحث دوم مین ہوس اثبات حصر کا رد مذاہب میں چہار اقسام
وجوب تقلید مذہب مجتہد واحد لایا تہا تحریر ہوئی اب بجواب اون خرافات مخاطب کی جو
بجواب بعض عبارات فتوی علما کی بولا ہی قلم اوٹہایا جاتا ہے اسکی بعد جواب بحث سوم اور
چہارم رسالہ مخاطب و تتمہ رسالہ جناب کا قلمبند کیا جاویگا پس واضح ہو کہ علماء دہلی کی فتوی میں بر
عدم ثبوت تقلید معین سی یہ عبارت میزان شعرانی کی منقول ہے وکان الامام ابن عبد
البر یقول لم یبلغنا عن احد من الائمة انه امر اصحابه بالتزام مذهب
معین لا یری صحة خلافه بل المنقول عنهم تقریرهم الناس علی العمل
بفتوی بعضهم بعضا لانهم کلهم علی هدی من ربهم یعنی ابن عبد البر کہا
کرتی تہی کسی امام نی حکم دینا التزام مذہب معین کا اپنی اتباع کو مروی نہیں ہے بلکہ ایک [illegible]
کرنیکی تقریر و اجازت اونسی منقول ہے اسکی جواب مین آپنی کہا ہی کہ یہ عبارت [illegible]
شخص کی ہی جو درجہ اجتہاد کی قریب ہو اور اگر اس عبارت کو [illegible]
اوس عبارت مین جو وجوب التزام مجتہد مین گزر چکی ہی تعارض ہو گا جواب جواب

تقیید شخص کی امر میں شعرانی کی اون عبارت مین کہ جنمین حجاب محجوب کی اوس کی التزام مستحب
و وجوب پر تصریح کی ہی لیکن اوس حجاب مین ایسی نہ تھے اور اوس التزام پر بھی نہی کی اجازت
نہین دی ہی بلکہ بہت جگہ اس میزان مین اوس حجاب کے اوٹھا دینی کا کشف و نظر سے ہو اہو
تسلیم و تصدیق سی ارشاد کیا ہی اور التزام مذہب کے ترک کر دینے کا بڑی تاکید اور تشدید اور
دلیلون کی زور اور تائید سی حکم دیا ہی چنانچہ مفصل بیان اسکا بجواب آخر روایات متمسکہ
مخاطب کی گزرا لہذا اوس عبارت متضمنہ التزام اور اس عبارت موید عدم التزام مین
کچھہ تعارض نرہا بس تاویل کرنا اور خاص کر دینا اس عبارت کا بحق صاحب رتبہ اجتہاد
کی جسکو مخاطب نے اس تعارض موہوم پر متفرع کیا ہی باطل ہو گیا **علاوہ** بریں کہ اکثر
عبارتون مین شعرانی کی امر عدم التزام بحق عامہ مقلدین کی پایا جاتا ہی اور اونمین
لفظ کل مقلد موجود ہے چنانچہ عبارات منقولہ سابق مین گزر چکا ہے اسکی بہی تاویل کرنا
اور خاص کرنا اونکا عبارت مسطورہ التقوی کو اوس شخص سے جو رتبہ اجتہاد کی قریب ہو
باطل ہوتا ہی اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ مین داخل ہوتا ہی اور نیز اوس **فتوی**
مین عدم التزام کی موید تھا اجماع صحابہ کو قرافی سی بواسطہ شعرانی کی نقل کیا ہی ہکذا
الفاظہ و نقل القرافی الاجماع من الصحابۃ علی انہ من استفتی ابا بکر
و عمر و قلدہما فلہ ان یستفتی بعد ذلک غیرہما من الصحابۃ و یعمل بقولہ من
غیر نکیر **اسکی جواب مین** آپنے ملا علی قاری سی بلا نام و نشان اوسکی کتاب کے نقل
کیا ہی انما کان ذلک فی ذلک الزمان لان مسائل الصحابۃ لم تدون و لم تنقح
الوقائع لانہم لم یمہدوا الاصول لاستخراج الاحکام فلاجل الضرورۃ یجوز
للمقلد اتباع الامامین اما فی زماننا فمذہب الائمۃ الاربعۃ کاف لمعرفۃ
الکل فلا ضرورۃ الی الاتباع الامامین تمام ہوا کلام ملا علی قاری کا مطابق نسخہ
مخاطب کی جیسا غلط و صحیح آپکی رسالہ مین منقول تہا ویسا ہی ہمنی نقل کیا ہی اور

اسمین غلطیان خطوط سی نشان دی گئی ہین وہ حضرت مخاطب کی لیاقت علمی کے نشانیان ہین
اسیواسطی اونکو تغیر نہین دیا اور حاصل مطلب وسکا بفحوای جملہ لاَ اَجِلُّ الضَّرُورَةَ یحِلُّ کے
یہہ ہے کہ زمانہ صحابہ مین بہی التزام مذہب ایک ہی شخص کا واجب تہا اور اتباع دوسرے کا حرام
لیکن صحابہ مین اس واجب کا متروک ہونا اور اس فعل حرام کا مروج رہنا ضرورت کی سبب سے تہا
اور بحکم قاعدہ الضَّرُورَاتُ تُبِیحُ المَحظُورَاتِ کی اوس ترک واجب و فعل حرام پر اتفاق
ہوگیا تہا نعوذ باللہ من قولہم ذٰلِكَ کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَقُولُونَ
اِلَّا کَذِبًا **جواب الجواب** مین فقیر کہتا ہی کہ اولا تو ملا علی قاری سی ایسی ایسی
بات کہنی کی امید نہین غالبا یہہ ان لوگونکا افترا ہی اور اگر انکو اپنی راست بازی کا دعوی
تو اوس کلام کی سند صحیح کتاب معتبر و مشہور متداول سی نکال کر بتلا دین اور اگر اونہون نے
بالفرض یہہ بات کہی ہی ہے تو قول اونکا نامقبول اور پایہ اعتبار سی ساقط ہی اصلی کہ آپکا
فعل اجماعی صحابہ کو حرام کہنا اور اوسکی وقوع کو ضرورت پر حمل کرنا اوسوقت صحیح ہوتا جبکہ وجوب
اتباع امام واحد اور حرام ہونا اتباع دو اامونکا کسی دلیل شرعی سی ثابت ہوتا تاکہ اوسکی رعایت
سے اوس فعل اجماعی مین گنجایش تاویل اور کلام کی نکلتی ورنہ آپ جس اجماع کو صحابہ کی چاہینگے
فعل حرام قرار دیکر اوسکے وقوع کو ضرورت پر حمل کرلینگی اور ایک کن دین کی بیخ کو کندہ کر دالینگی
اور آجتک وجوب اتباع امام واحد اور حرام ہونا اتباع دو اامونکا کسی دلیل شرعی سی ثابت نہین بلکہ
اسکا خلاف یعنی عدم وجوب اتباع امام واحد دلیل سی ثابت ہے چنانچہ اقوال علما کی مصرح اس امر
کی کہ اتباع امام واحد واجب نہین اور اسکی وجوب پر کوئی دلیل قایم نہین اور اتباع دو اامون کا
حرام نہین بلکہ بلا تردد جایز ہی عنقریب نقل کئی جاوینگی پہر باوجود ثابت نہونی وجوب اتباع
امام واحد کی اور ثابت نہونی حرمت اتباع دو اامون کی اوس اجماع قطعی صحابہ کو کیونکر فعل حرام
مانکر وقوع اوسکا ضرورت کی سبب سے تسلیم کیا جاوی اسمین تو اجماع صحابہ سے انکار ہی اور رکن
اسلام کا ابطال ہے آپ سنو اون اقوال علما کو جو وجوب اتباع امام واحد اور حرمت اتباع دو اامون

کہ مطلب اس عبارت کا وہی ہے جو ہمنی بیان کیا ہے تو اسکی جواب کو جو متن مین ثبت ہے توجہ سی سنا

Marfat.com

کی نفی کرتی ہین اور اسکی خلاف یعنی عدم تعیین مذہب کی تصدیق کرتی ہین اور اس کلام نافرجام
ہادم رکن اسلام کی جڑ اوکھاڑتی ہین پس اولا انہین حضرت ملا علی قاری کا کلام نقل کیا جاتا
ہی شرح عین العلم مین مسئلہ احتساب مین لکھتی ہین کہ احتساب یعنی روکنا ممنوعات شرعیہ سی
محل اختلاف مین نہین ہی پس حنفی شافعی کو متروک التسمیہ عمدا کی کھانی سی اور ضب کی کھانی سے
نروکی اور شافعی حنفی کو نبیذ غیر مسکر کے پینی سے اور ذوی الارحام کی وراثت لینی سے
نروکی اور اگر شافعی اپنے مذہب والی کو نبیذ پیتی دیکھے یا حنفی اپنی مذہب والی کو سرخ کپڑا
پہنتے دیکھے تو یہہ صورت محل تامل ونظر ہی سو ظاہر بنا بر بیان احیاء العلوم کی اس صورت مین
روکنا لازم ہی کیونکہ اسمین خلاف مذہب یعنی اپنی امام کا پایا جاتا ہے اور یہہ بری بات ہے
اس کلام کی بعد اسکا خلاف ایک جماعت علما سی نقل کرتی ہین اور اسمین عام اجازت
دیتی ہین کہ جس مذہب سی کوئی چاہے موافق اپنی مرضی کی باتین نکال لے اور بلا شک خصوصیتون
پر عمل کیا کری کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم سوال کرو اہل ذکر سی اگر تم نہین ہو جانتی اور
آنحضرت نی فرمایا ہی کہ جو کوئی کسی عالم کی تابع ہوا وہ اللہ کو باسلامت ملا یہہ فرمایا ہی کہ
اللہ تعالی نی کسیکو یہہ تکلیف نہین دی کہ حنفی ہو جاوی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی بلکہ علما کو
یہہ تکلیف دی ہی کہ کتاب اللہ او سنت پر عمل کرین یعنی خواہ کسی مذہب کے موافق ہوا و
جہلا کو یہہ تکلیف دی ہی کہ علما کا اتباع کرین یعنی خواہ کوئی ہو اور کسی مذہب کا [illegible]
یہہ ہی حاصل ترجمہ کلام جناب کا اور اصل کلام آپکا بقدر ضرورت حاشیہ صفحہ ۷۹ پر
اس رسالہ مین گزر چکا ہی اور اسی مضمون کا دوسرا کلام آپکا صفحہ ۸ مین اس رسالہ کی
سہم الفوارض سی منقول ہو چکا ہے اب اور علمای مذاہب کے اقوال کو نقل کیا جاتا ہی
کتاب طوالع الانوار حاشیہ در مختار مین ملا عابد سندی شیخ ابو المعالی سی نقل کرکی
فرماتی ہین وُجُوبُ تَقْلِيدِ مُجْتَهِدٍ مُعَيَّنٍ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ لَا مِنْ جِهَةِ الشَّرِيعَةِ وَلَا مِنْ
جِهَةِ الْعَقْلِ كَمَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ ابْنُ الْهُمَامِ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ وَفِي كِتَابِهِ

Marfat.com

للدماميني بتحبير الاصول وبعدم وجوبه صرح الشيخ ابن عبد السلام في مختصر
منتهى الاصول من المالكية والمحقق عضد الدين من الشافعية وذكر
ابن امير حاج في شرح التحرير ان القرون الماضية من العلماء اجمعوا
على انه لا يحل لحاكم ولا مفت تقليد رجل واحد بحيث لا يحكم ولا
يفتي في شيء من الاحكام الا بقوله انتهى اور قول سديد مين ملا ارزخ
ملی حنفی فرماتی ہین اعلم انه لم يكلف الله تعالى احدا من عباده بان يكون
حنفيا او مالكيا او شافعيا او حنبليا بل اوجب عليهم الايمان بما
بعث به سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم اور شرح تحرير مين سيد بادشاہ
کہتی ہین افتى الشيخ المتفق على جلالته وصلاحيته العلامة عز الدين بن
عبد السلام في فتاواه لا يتعين على العامي اذا قلد اماما في مسئلة ان
يقلده في سائر المسائل لان الناس من لدن الصحابة الى ان ظهرت
المذاهب يسألون العلماء المختلفين من غير نكير اور تحصيل التعرف
في معرفة الفقه والتصوف مین شیخ عبد الحق مخاطبین ائمہ ملکیہ وین یا ان بعض
بعض جزئيات قصہ تقسمہ عدم التزام مذہب کو نقل کرکی فرمایا ہی وهذا كله دليل على
انه يجوز الرجوع من فقيه الى فقيه وان يكون الشخص حنفي المذهب
في مسئلة وشافعي المذهب وغيره في اخرى ولا يجب تقليد امام بعينه
اور کتاب تحبیر شرح تحریر مین ابن امیر حاج کی اور اس کتاب کی مختصر مین سید
بادشاہ کی اور مسلم الثبوت مین فاضل محب اللہ حنفی کی اور اسکی شرح مین مولوی
عبد العلی نے اور مغتنم الحصول مین فاضل حبیب اللہ قندہاری کی اور سوا ان کے
اور بہت سی علماء اصولیین نے فرمایا ہی لا واجب الا ما اوجبه الله و
رسوله ولم يوجب الله ورسوله على احد ان يتمذهب بمذهب رجل

من الائمة فيقلده في كل ما يأتي ويذر [illegible]
[illegible] تشريح [illegible] اور کتاب تقریر الاصول [illegible]
ومن المعلوم انه لا يشترط ان تكون للمجتهد مذاهب مدونة [illegible]
احدا ان يتمذهب بمذهب احد من الائمة بحيث يأخذ باقواله [illegible]
ويدع اقوال غيره كلها اور عقد الفريد [illegible] ملا حسن شرنبلالی حنفی [illegible]
بحث عریض کے کسی [illegible] تحصل مما ذكرناه انه ليس على الانسان التزام مذهب
معين وانه يجوز له العمل بما يخالف ما عمله على مذهبه مقلدا فيه غير
امامه مستجمعا شروطه [illegible] الامرين ما قال [illegible]
مجتہد اور حرمت اتباع دو مجتہدوں کی شرعاً ثابت نہیں اور اسپر کوئی دلیل شرعی قائم
نہیں بلکہ اسکا خلاف یعنی عدم التزام مذہب مجتہد واحد اور جواز اتباع مذاہب مجتہدین
مختلفین بلا ارتیاب ثابت ہی اور دلائل سے موید ہی باوجود اسکی پھر کسی نفی کی تقاضا
سی اور کسی مشکل کے تقاضا سی اوس اجماع قطعی صحابہ کو ظاہری چھپکر اور [illegible]
تاویل و تبدیل کو جگہ دیوین کہتا تو اتباع دو مجتہدون کا زمانہ صحابہ [illegible]
اجماع صحابہ کا اس [illegible] حرام پر ضرورت کی سبب ہو گیا تھا اور صحابہ [illegible]
الضرورات تبيح المحظورات [illegible] اور اس قول حرام پر اتفاق کر لیا [illegible]
وذلک یہ بات [illegible] کو ہونا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

ممہد ہوچکی ستے حالانکہ زمانہ مجتہدین مین بہی اس عدم التزام کا رواج موقوف
نہوا اور باوجود رفع ضرورت کے ایک ایک امام کا اتباع رایج نہوا اور یعنی ایمہ مجتہدین نے
اس فعل حرام سی لوگون کو نروکا اور امر واجب یعنی اتباع مذہب امام واحد کا حکم دیا چنانچہ
عبارات منقولہ سابق سی صاف ثابت ہوچکا ہی جناب مخاطب بہی اس امر کی مقر ہین چنانچہ
صفحہ ۴۲ مین اپنے رسالہ کی فرماتی ہین وآنچہ مجیب گفتہ کہ ہیچ روایت از اصحاب و ایمہ اربعہ در
وجوب تقلید مذہب معین صادر نشدہ جوابش آنکہ مسلم دارم کہ روایت از ایشان نشدہ لیکن ما دعوی
میکنیم کہ دران زمان تقلید بمذہب معین واجب بود از جہت کثرت اجتہاد بلکہ بعد از ماتین تقلید
بمذہب معین درمیان امت جاری شدہ بسبب قلت اجتہاد انتہی بلفظہ الشریف اور اگر
کہو کہ ایمہ اربعہ وغیرہم مجتہدین کی وقت مین ہی مسایل کافی نہو چکے تہی اور قاعدہ اصول
مقرر ہوئی تہی اور وہ ضرورت جو زمانہ صحابہ مین درپیش تہی انکے زمانہ مین مرتفع ہوئی
تہی اسلئی انکے ہی اس فعل حرام یعنی عدم التزام کا رواج رہا تو جواب اسکا یہہ کہ
[illegible] گیا [illegible] مین سب مذاہب کی اصول ممہد ہوئی تہی اور
کیا [illegible] ایمہ اربعہ کی مذاہب کل مسایل کی معرفت کو مکتفی نہی تہی اور کیا اوسی
[illegible] ضرورت متواترہ مرتفع ہوئی تہی تا بحکم ارتفاع اوس ضرورت کی اتباع مذہب
واحد کا کیا [illegible] واجب ہوگیا ہو یہہ تو دیوانون کی باتین ہین صاحب عقل
وحواس ایسی باتین کب کہتا ہی اور ملا علی قاری کی یہہ کب شان ہی کہ انہون نے یہہ بات
کہی ہو الحق یہہ عبارت ان خاینون نے اپنے پاس سی بنا کر درج رسایل کرلی ہے یا کسی
اور نے گہر لی کسی کتاب مین ملا جی کی ملا دی ہے چنانچہ اکثر علما کی تصنیفات مین یہہ
خیانتین مفسدون کی واقع ہوئی ہین پس معلوم ہوا کہ اجماع صحابہ عدم التزام مذہب کا
[illegible] او حقیت کی سبب سے تہا لاچاری اور ضرورت کی جہت سی نہ تہا اور اوسی
اجماع کی حکم سے زمانہ مجتہدین تک ہی اوس عدم التزام کا رواج چلا آیا اور اونکی بعد

Marfat.com

اوسلف صالحین اورخلف مصنفین مین بہی اوسی کا رواج چلا آیا ہے اور اسوقت بہی بحکم اس
اجماع کی وہ عدم التزام محمود و مباح ہے اورنا جایز کہنی والا اسکا اجماع صحابہ کا منکر ہی وَاللّٰہُ
یَهْدِی مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور جو آپ نے اس کلام مردود کی تائید مین
عبارت برہان امام الحرمین کی اس مضمون کے نقل کی ہے کہ عمل بمذاہب صحابہ جایز نہین بلکہ اتباع
مذہب ایمہ اربعہ لازم ہی کیونکہ انہون نے مسایل کو واضح کردیا ہی یہہ عبارت باوجودیکہ تائید
سی اوس کلام کی عاری ہے کیونکہ اسمین تعین مذہب کا ذکر نہین تاہم جواب اوسکا حواشی
صفحہ ۲۱ مین اس رسالہ کی گزرچکا اور جو آپ نے عبارت شرح سفر عبدالحق کی اس مضمون
کی نقل کی ہے کہ قرار متاخرین کا یہی ہے کہ مذہب کو معین کرلی اور دوسری عبارت شیخ کی اس
مضمون کی کہ عوام بلکہ علما اس زمانہ کو متابعت مجتہدین سی چارہ نہین جواب اول
عبارت کا ایمن ہے یہہ ہے کہ تحقیقات سابقہ سی ثابت ہوچکا ہی کہ متفق علیہ صحابہ کرام
یہی عدم تعین مذہب ہے اور معمول و مروج زمانہ ایمہ اربعہ وغیرہم متقدمین وسلف صالحین
بہی یہی عدم تعین ہے اور اکثر علمای متاخرین نے بہی اسی عدم تعین کو حق اور مدلل کہا ہے
اور خود حضرت شیخصاحب نے بہی عمداً یا خطاءً اقرار کیا ہی کہ متقدمین مین تعین مذہب کا رواج نتہا
اور یہی قریب بانصاف ہے اور یہی آیت فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّکْرِ کی عام اور مطلق ہونی کا
مقتضا ہی ہے چنانچہ عبارت آگی نقل کیجاتی ہے پہر قرار داد بعض متاخرین کو مقابل
صحابہ او سلف صالحین اور اکثر متاخرین کی اور مقابل اقرار خود حضرت شیخ کی کون پوچہتا ہی
اور وہ عبارت جناب کی متضمن اوس اقرار کی یہہ ہے جو صفحہ ۴ مین شرح سفر السعادۃ کی درمیان لکہی ہے
ہی گویند کہ طریقہ پیشینیان برخلاف این بود ایشان اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمی دانستند
مجتہدان عمل باجتہاد خود بود و سبیل عوام رجوع بایشان بی آنکہ التزام متابعت احدی کنند
و انکار بر دیگری نمایند حتی در رسایل نوشتہ اند کہ اگر مردی را در مادہ زنی واقعہ افتاد و حکم
آن از مفتی پرسید و بجانبی از حل و حرمت حکم کرد و بحکم وی عمل نمود وقت دیگر بازنی دیگر

Marfat.com

ہمان واقعہ رو نمود و مفتی دیگر کہ نہ بر مذہب اول ست رجوع آورد وی بر خلاف اول حکم کرد
اگر باین زن دیگر معاملہ بحکم این مفتی دیگر کند جائز باشد ہر چند واقعہ یکی ست آن زن مثلاً
بحکم مذہب اول حلال بود و این بحکم مذہب ثانی حرام ولیکن در بارہ یک زن درست نبود انکی
بعد شیخ نے ایک جماعت سے مشروط ہونا انتقال کا ساتھ اُن شروط کی جنکا بیان سوالات
نمبرہ سی سابقاً لکھا گیا ہی نقل کیا ہی بعد اسکی پھر قول متقدمین اور مویدات اوسکی ذکر
کرتی ہین اور فرماتی ہین و آیشان گویند کہ مجتہد را نیز نرسد کہ یکی را بمذہب خود دعوت کند
والتزام واتباع خود را بر وی لازم گرداند و نقل کردہ اند کہ بعضی مجتہدین نیز در وقت وجود
مصلحت دفع حرج بمذہب غیر خود عمل کردہ اند تا می آرند کہ وقتی امام شافعی رحمہ اللہ حلق سر
کردہ بود موہا بر بدن و جامہ وی افتادہ بود پس ہمچنان نماز کرد ظاہر این بمذہب وی مانع
جواز نماز یا کراہت آن بود واز امام ابو یوسف رح نیز می آرند کہ وقتی در امامت بود پس خبر
دادند کہ موشی در چاہ کہ بآن وضو کردہ بود افتادہ ست فرمود کہ امروز بقول برادران خود
کہ اہل مدینہ اند عمل کردیم کہ چون آب بقدر قلتین گردد پلید نگردد و حجت این طایفہ آنست کہ تمامہ
متمسک بکتاب و سنت اند و متقدایان دینی اند دیگر تعیین و تخصیص را چہ وجہ باشد و نص فَاسْئَلُوا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ نیز ہمین ست و این مذہب بظاہر نزدیک تر بانصاف
نماید و بفہم زود تر درآید بہ آخر ما نقلناہ من کلام الشیخ مختصراً اور ایسا ہی شیخ نی کتاب تحصیل
التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف مین قول متقدمین معہ شواہد و دلایل کے نقل کر کی خیر مین
اوسکے کہا ہی وَهٰذَا الْقَوْلُ اَقْرَبُ اِلَى الْاِنْصَافِ وَالْعَدْلِ اِنْتَهٰى یعنی قول عدم
تعین مذہب نہایت قریب ہے انصاف و عدل کی پہر اب اس اقرار خود بدولت کی بر خلاف
اور اجماع صحابہ اور سلف صالحین کی خلاف دوسری بات آپکی اپنی عقل سے کہین بامتیاج کی
سے نقل کرین کیونکر تسلیم کیجاوی رہا جواب دوسری عبارت جناب کا سو مقام پر اسی
قدر بس ہے کہ مخاطب اوسکو تائید مین تعیین مذہب کے لایا ہی اور اسمین تعیین کا ذکر نہیں

نہین آمین تو مطلق مجتہدین کی اتباع پر تصریح ہی سو مدعای مخاطب سی اجنبی ہے زیادہ
تفصیل وجوہ فساد اس عبارت کی دریافت کرنی ہو تو کتاب فیراسات کی اوایل مین دیکھو
اور نیز اوس **فتوی مین** آیہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ وَاِنْ
تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ الآیۃ نقل کر کی اس سی یہہ بات نکالی
ہے کہ مسئلہ تقلید مجتہد معین مین بہی طرف قرآن اور حدیث کی رجوع کرنا چاہیی اور دیکہا چاہیے
کہ آیا یہہ تقلید معین قرآن وحدیث سی فرض وواجب معلوم ہوتی ہے یا نہین اور بلا رجوع قرآن
وحدیث کے ناحق جہگڑنا چاہیے اسکی جواب مین آپنی فرمایا ہے کہ اس آیہ سی وجوب تقلید اولی الامر
مستفاد ہی سو ایمہ اربعہ ہین بالاجماع اور معنی فردوہ الی اللہ والرسول کی یہہ ہین کہ عالم ہون تو
اپنے تنازع کو کتاب وسنت کی طرف رد کرین اور اگر جاہل ہون تو عالم بکتاب وسنت کی طرف
رد کرین اور علما کی پیروی کرین سو پیروی منحصر ہے چارون اماموں مین **جواب الجواب**
مین فقیر ملتمس ہے کہ واہ آپکی تیز فہمی اور باریک بینی کہ سوال از آسمان وجواب از ریسمان علمای
دہلی تو یہہ کہین کہ بحکم اس آیہ کی مسئلہ متنازعہ فیہا تقلید معین مین رجوع کتاب وسنت کی طرف
لازم ہے اور بلا دلیل باہم تنازع مناسب نہین اور آپ اوسکی جواب مین فرماتی ہین کہ اس
آیہ سی تو وجوب اتباع ایمہ اربعہ کا نکلتا ہے مرد آدمی ذرا آنکہہ تو کہولو اور ہوش سنبہالو
اونہون نے کیا اس آیہ پر عدم اتباع ایمہ اربعہ کا متفرع کیا تہا جسکے جواب مین تم اس آیہ
سے وجوب اتباع ایمہ اربعہ کا ثابت کرنی لگے اور نیز اوس **فتوی** مین آیہ فاسئلوا اہل الذکر
نقل کرکے اوس سی یہہ بات نکالی ہے کہ اس آیہ مین اہل ذکر عام ہیں بمقتضای عموم ہر ایک
اہل ذکر کا اتباع جایز ہوا اور خاص کرنا ایک مذہب کا باطل ہو گیا اسکے جواب مین آپنے
وہی لفظ درین چہ شک ست جو محمد شاہ کی رسایل سے سیکہہ کہاہی لکہدیا ہی چنانچہ فرمایا
ہے واہل ذکر در احکام فروع دین منحصر ہستند با امامان چہار انتہی بلفظہ **جواب الجواب**
مین فقیر ملتمس ہے کہ ہمین بہی آپنے وہی کام کیا ہی کہ سوال از آسمان وجواب از ریسمان

Marfat.com

علمای ہلی نی تو اس آیہ سی بطلان تخصیص مذہب واحد استنباط کیا ہی اور آپ اسکی
جواب مین تخصیص ائمہ اربعہ ثابت کرتے ہین منشا اس اذہان کا یہہ ہے کہ جناب مخاطب نے
یہہ باتین رسالہ تحفۃ العرب والعجم سی نقل کی ہین اور وہان یہہ باتین تخصیص مذاہب ائمہ
اربعہ کی ثبوت مین مرقوم ہین آپ جناب مخاطب بے سوچے بن سمجھے ہر موقع اور ہر ایک بات کے
جواب مین اون باتون کو نقل کرتی جاتی ہین آفرین ہے تقلید ہو تو ایسی ہی ہو اور درین چہ
شک ہست کو یاد رکھا ہو تو ایسا ہی ہو اب ایک اخیر جواب مخاطب عالیجناب کا متعلق ایک
مضمون فتوی نہلے کی نقل کر کی اسکا جواب الجواب لکھا جاتا ہے آپ صفحہ ۱۳ مین اپنے رسالہ
کی فرماتی ہین کہ آنچہ مجیب گفتہ کہ ہیچ روایت از اصحاب ائمہ اربعہ در وجوب تقلید مذہب معین
صادر نشدہ جوابش آنکہ مسلم دارم کہ روایت از ایشان نشدہ لیکن ما دعوی نکنیم کہ در آن زمان
تقلید بمذہب معین واجب بود از جہت کثرت اجتہاد بلکہ بعد از مائتین تقلید بمذہب معین در میان
امت جاری شدہ بسبب قلت اجتہاد چنانچہ شاہ ولی اللہ در انصاف گفتہ اعلم ان الناس
کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علی تقلید مذہب واحد بعینہ انتہی وبعد المائتین
ظہر فیہم التمذہب باعیانہم **جواب الجواب** یہہ ہے کہ آپکا دعوی رواج تقلید
معین کا بعد دو سو برس کی باطل ہے اور حق یہہ ہے کہ دو سو برس کے بعد بھی تا خروج
بعض متاخرین متعصبین شد دین بھی عدم التزام مروج چلا آیا ہی چنانچہ یہی حضرت شاہ ولی
اللہ جنسے مخاطب نے بزعم خود رواج مذہب بعد المائتین نقل کیا ہے شیخ عز الدین بن عبد السلام
سے نقل کرتی ہین کہ ہمیشہ سی لوگ بلا التزام مذہب مسایل پوچھتے رہے یہانتک کہ متعصبین ظاہر
ہوئے حیث قال فی عقد الجید قال یعنی عز الدین بن عبد السلام لم یزل الناس
یسئلون من اتفق من العلماء من غیر تقیید بمذہب معین ولا انکار علی
احد من السائلین الی ان ظہرت المذاہب ومتعصبوہا من المقلدین
اور ایسا ہی حضرت شاہ ولی اللہ نی امام شعرانی سے رواج عدم التزام کا پہلون اور پچھلون مین

Marfat.com

نقل کیا ہے چنانچہ فرماتی ہین ونقل یحیی الشیخ عبد الوهاب الشعرانی عن
جماعة عظيمة من علماء المذاهب انهم كانوا يعملون ويفتون بالمذاهب
من غير التزام مذهب معين من زمن اصحاب المذاهب الى زمانه
على وجه يقتضى كلامه ان ذلك لم يزل العلماء عليه قديما وحديثا
حتى صار بمنزلة المتفق عليه فصار سبيل المؤمنين الذى لا يصح
خلافه انتهى اور اسمضمون کی بعضی روایتین بضمن د قول منسوب بملا علی قاری کی صفحہ ١١
مین گزرچکی ہین الغرض یہہ قول آپکا کہ بعد دوسو برس کی تقلید معین کا تمام امت مین رواج ہوگیا
تہا باطل ہے اور جو آپنی اس قول باطل کے دلیل بیان کی ہے کہ دوسو برس کی پہلے اجتہاد
کی کثرت تہی اسلئے اوسوقت التزام مذہب احد یا نہین گیا اور بعد دوسو برس کی اجتہاد
کی قلت ہوگئی تو التزام کا رواج ہوگیا یہہ سراسر لوچ اور مجنون کی بڑ ہے بہلا کثرت
اجتہاد مجتہدوان سے عامی مقلدون اور عوام الناس کو کیا علاقہ کیا مجتہدون کی کثرت
اجتہاد سے عامی اور جاہل بہی مجتہد ہوگئی تہی کہ محتاج تقلید وتخصیص نہ ہے ہون علاوہ
یہہ کہ سابق مین آپنے قلت مسایل کو جو فرع قلت اجتہاد کی ہے دلیل اور موجب عدم رواج
التزام مذہب معین قرار دیا ہے اور صحابہ کی عدم التزام اجماعی کو اسی قلت کی سبب سے
مروج مانا ہی اور اپنے زمانہ مین کثرت مسایل کے سبب سے التزام مذہب واحد کو ضروری
اب یہان انسکا عکس کہہ دیا یعنی قلت کو موجب التزام اور کثرت کو مقتضی عدم التزام سچ
کہتے ہین کہ دروغ گورا حافظہ نباشد اور جو آپ نی کلام حضرت شاہ ولی اللہ کو شاہد
اپنے مدعا کا سمجہہ کر نقل کیا ہی وہہ سراسر آپکے جہالت اور غلط فہمی ہے کیونکہ معنی کلام حضرت شاہ
ولی اللہ کی یہہ نہین کہ بعد دوسو برس کے عامہ امت محمدیہ مین تقلید مذہب معین کا رواج ہوگیا تہا
بلکہ معنی اوسکے یہہ ہین کہ بعد دوسو برس کی مجتہدین منتسبین مین التزام مذہب معین کا اور اعتماد
کرنیکا اوپر قواعد ایک ایک مذہب کے رواج ہوگیا تہا چنانچہ تشریح اور بیان اسکا سابق

Marfat.com

مین صفحہ ... سے صفحہ ٨٢ تک اس رسالہ کے گزرا ہے فقط یہانتک جوابات مضامین
بحث اول اور بحث ثانی مخاطب کے اور جوابات اون خرافات مخاطب کی جو جواب مین بعض عبارات
فتوی علمای دہلی کی بولا تھا تمام ہوئی اب **جواب بحث سوم و چہارم و پنجم**
رسالہ مخاطب کا لکھا جاتا ہی پس واضح ہو کہ عنوان بحث سوم کا آپنے یہہ لکھا ہی بحث سوم در بیان
شرط عدم تقلید و فتوی دادن از حدیث بغیر از ملاحظہ فقہ انتہی اور واسطی اثبات مضمون اس
عنوان کی آپنے دو عبارتین نقل کے ہین ایک عبارت شیخ عبدالرحمن مفتی مکہ کی جسکا یہہ مضمون
ہے کہ جو کوئی رتبہ اجتہاد تک نہ پہونچا ہو اوسپر تقلید ایک مذہب کی واجب ہے اور اجتہاد ایک مدت
سے مفقود ہی شیخ قاسم اہل قرن تاسع (یعنی نوین صدی کے) نی اپنی زمانہ مین کہا ہی کہ اجتہاد ایک مدت سے موقوف
ہے آجکل کا تو کیا ہی کہنا ہی دوسری عبارت حضرت شاہ ولی اللہ کی جسکو مخاطب نے عدم
جواز افتا بحدیث کی دلیل سمجھ کر نقل کیا ہے اور کہا ہی فتوی دادن از حدیث بغیر ملاحظہ
فقہ و تقلید مذہب مشروطست بآنکہ پنجہزار حدیث یاد داشتہ باشد چنانچہ شاہ ولی اللہ در انصاف
گفتہ سئل احمد ایکفی الرجل مائۃ الف حدیث حتی یفتی من الحدیث قال لا حتی قیل خمسمائۃ الف
حدیث قال ارجوا انتہی یعنی پانچہزار حدیث یاد ہو تو حدیث سی فتوی دی پس **جواب** عبارت اول کا
یہہ ہے کہ حکم وجوب تقلید معین کا بحق اوس شخص کے جو رتبہ اجتہاد کو نہ پہونچا ہو سراسر باطل ہے
چنانچہ بار بار دلایل اور نقول بطلان اس حکم کی گزر چکی ہین ہان البتہ مطلق تقلید بحق غیر
مجتہد واجب ہے لیکن یہہ بھی اس صورت مین کہ وہ غیر مجتہد کسی قسم کا اجتہاد نہ رکھتا ہو اور مقلد
محض ہو اور اگر وہ بعض مسایل مین مجتہد ہو اور بعض مین مقلد جسکو علما مجتہد فی بعض المسایل کہتے
ہین اور بنا بر مذہب حق تجزی اجتہاد و تقلید کی مجتہد ہونا ایسے شخص کا مسلم رکھتی ہین
تو ایسی شخص کے حق مین اون مسایل مین جنکو یہہ اپنے اجتہاد سی قرآن و حدیث سی نکال لی سکتا
ہے مطلق تقلید بھی واجب نہین چنانچہ مولانا عبدالعلی شرح مسلم الثبوت مین فرماتی مین غیر
المُجتَهِد المُطلَق وَلَو کَانَ عَالِمًا یَلزَمُهُ تَقلِیدُ المُجتَهِد فِیمَا لَا یَقدِرُ عَلَیهِ مِنَ الاِجتِهَاد

Marfat.com

أي بتحصيل باجتهاده بناءً على التجزي في الاجتهاد ويلزمه التقليد مطلقاً
فيما يقدر عليه وفيما لا يقدر عليه بناءً على نفيه أي التجزي وقد عرفت أن
الحق هو الأول انتهى كلامه اس عبارت سے ثابت ہوا کہ بنا بر مذہب تجزی اجتہاد
کی جو حق اور معتبر ہے مجتہد فی البعض کو تقلید مجتہد فی المطلق کے اون مسایل مین جنکی استنباط
پر یہہ قادر ہے واجب نہین اور جو آپ نے کہا ہی کہ اجتہاد مدت سے مفقود ہی یہہ بھی وہم یا
مغالطہ ہی اسلئی اگرچہ اجتہاد مطلق مستقل چند مدت سے نہین پایا گیا لیکن اجتہاد فی البعض و اجتہاد
منتسب تو آجتک جاری ہے اور یہہ تیہ اجتہاد اسوقت بھی بہتیرون اہل حدیث کو حاصل ہے
اگر ہم اون لوگون کی نام ذکر کرین تو مبتدعین جل کے کویلا ہو جاینگی لہذا ذکر اسامی سے
اونکے سکوت ہی مناسب ہے ہمنے تو اسی اجتہاد فی البعض کے وجود کا دعوی کیا ہی اور علمای محققین
اجتہاد مطلق کے جواز و وقوع کا بارہوین صدی مین دعوی کر گئی ہین اور اصولیین کتب اصول مین
قیامت تک اوسکی امکان و وقوع پر تصریح فرما چکی ہین حضرت شاہ ولی اللہ عقد الجید مین فرماتی ہین
حقيقة الاجتهاد استفراغ الجهد في إدراك الأحكام الشرعية الفرعية عن أدلتها
التفصيلية الراجعة كلياتها إلى أقسام أربعة الكتاب والسنة والإجماع و
القياس ويفهم من هذا أنه أعم من أن يكون استفراغاً في إدراك حكم
ما سبق التكلم فيه من العلماء السابقين أو لا وافقهم في ذلك أو خالف
أن يكون ذلك بإعانة البعض في التنبيه على صور المسائل والتنبيه على ما[خذ]
الأحكام من الأدلة التفصيلية أو بغير إعانة منه فما يظن فيمن كان موافقاً
لشيخه في أكثر المسائل لكنه يعرف لكل حكم دليلاً ويطمئن قلبه بذلك الدليل
وهو على بصيرة من أمره أنه ليس بمجتهد ظن فاسد وكذلك ما يظن من
أن المجتهد لا يوجد في هذه الأزمنة اعتماداً على الظن الأول بناء فاسد
على فاسد اس عبارت مین صاف تصریح ہی کہ اجتہاد نام استنباط احکام کا ہی خواہ وہ احکام

پہلوون نے ہی نکالی ہون خواہ اسی مجتہد نے نکالی ہون اور خواہ وہ دوسری مجتہد کی اعانت سے نکالے ہون خواہ بے اعانت اور جو شخص مسایل کو دلایل سے جانتا ہو وہ مجتہد ہے اگرچہ وہ اکثر مسایل میں اپنے شیخ کا موافق ہے اور ان معنی کر مجتہد کا وجود اس زمانہ مین بھی پایا جاتا ہی اور جو کوئی اوسکے نفی کرتا ہی وہ فاسد الظن او معنی اجتہاد سے جاہل ہے اور مولانا نظام الدین تتمہ مسلم مین فرماتی ہین اِعْلَمْ اَنَّ بَعْضَ الْمُتَعَصِّبِیْنَ قَالُوْا خُتِمَ الْاِجْتِہَادُ الْمُطْلَقُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الْاَرْبَعَۃِ وَلَمْ یُوْجَدْ مُجْتَہِدٌ مُطْلَقٌ بَعْدَہُمْ وَالْاِجْتِہَادُ فِی الْمَذْہَبِ اُخْتُتِمَ عَلَی الْعَلَّامَۃِ النَّسَفِیِّ صَاحِبِ الْکَنْزِ وَلَمْ یُوْجَدْ مُجْتَہِدٌ فِی الْمَذْہَبِ بَعْدَہٗ وَہٰذَا غَلَطٌ وَرَجْمٌ بِالْغَیْبِ فَاِنْ سُئِلَ مِنْ اَیْنَ عَلِمْتُمْ ہٰذَا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اِیْرَادِ دَلِیْلٍ اَصْلًا ثُمَّ ہُوَ اِخْبَارٌ بِالْغَیْبِ وَتَحَکُّمٌ عَلٰی قُدْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمِنْ اَیْنَ یَحْصُلُ عِلْمُ اَنْ لَّا یُوْجَدَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَحَدٌ یَتَفَضَّلُ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِنَیْلِ مَقَامِ الْاِجْتِہَادِ فَاجْتَنِبْ عَنْ مِثْلِ ہٰذِہِ التَّعَصُّبَاتِ انتہی اور انکے ولد ارشد مولانا عبد العلی اپنے شرح مین ہیہ قول متعصبین کا نقل کرکے فرماتی ہین وَہٰذَا کُلُّہٗ ہَوَسٌ مِنْ ہَوَسَاتِہِمْ لَمْ یَاْتُوْا بِدَلِیْلٍ وَلَا یُعْبَاُ بِکَلَامِہِمْ وَاِنَّمَا ہُمْ مِنَ الَّذِیْنَ حَکَمَ الْحَدِیْثُ اَنَّہُمْ اَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا وَلَمْ یَفْہَمُوْا اَنَّ ہٰذَا اِخْبَارٌ بِالْغَیْبِ فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ انتہی اگر کوئی اعتراض کری کہ اجتہاد کی واسطی بعضی ایسی شرطین ہین جو آجکل کسی مین پائی نہین جاتین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ شرطین اجتہاد مطلق کی واسطی ہین نہ واسطی اجتہاد فے البعض کے چنانچہ شامی شرح درمختار مین تلویح سی نقل کرکی کہتا ہی وَشَرْطُہُ الْاِسْلَامُ وَالْعَقْلُ وَالْبُلُوْغُ وَکَوْنُہٗ فَقِیْہَ النَّفْسِ اَیْ شَدِیْدَ الْفَہْمِ بِالطَّبْعِ وَعِلْمُہٗ بِاللُّغَۃِ الْعَرَبِیَّۃِ وَکَوْنُہٗ حَاوِیًا لِکِتَابِ اللّٰہِ فِیْمَا یَتَعَلَّقُ بِالْاَحْکَامِ وَعَالِمًا بِالْحَدِیْثِ مَتْنًا وَسَنَدًا وَنَاسِخًا وَمَنْسُوْخًا وَبِالْقِیَاسِ وَہٰذِہِ الشُّرُوْطُ فِی الْمُجْتَہِدِ الْمُطْلَقِ الَّذِیْ اَفْتٰی فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْکَامِ وَاَمَّا الْمُجْتَہِدُ فِیْ حَادِثَۃٍ حُکْمٍ فَعَلَیْہِ مَعْرِفَۃُ

Marfat.com

مَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ الْحُكْمِ مَثَلًا الْاِجْتِهَادُ فِيْ حُكْمٍ يَتَعَلَّقُ بِالصَّلٰوةِ لَا يَتَوَقَّفُ عَلٰى مَعْرِفَةِ جَمِيْعِ مَا يَتَعَلَّقُ بِاَحْكَامِ النِّكَاحِ انتهى اور حضرت شاہ ولی اللہ نے ان شروط کو عقد الجید مین تفصیل سے بیان کر کی فرمایا ہے وَاِنَّمَا يُشْتَرَطُ الْاُمُوْرُ الْمَذْكُوْرَةُ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الخ اور جواب دوسری عبارت کا یہہ ہے کہ رسالہ انصاف مین یہہ عبارت بایں لفظ کہ حَتّٰی یُفْتِیَ مِنَ الْحَدِیْثِ ہرگز نہین اور وہان حدیث سی فتوی دینے کا کوئی سوال نہین مخاطب نے از راہ کمال دینداری اور امانت شعاری کی لفظ من الحدیث کا پاس سے ملا کر اوس عبارت کی یہہ معنی بیان کئے ہین کہ فتوی دی حدیث سی نعوذ باللہ من ہذا الکذب وریا و جود ارتکاب اس فعل شنیع تحریف و تغییر و کذب و جعلسازی کی پھر اخیر رسالہ مین کہا ہی کہ این فقیر سراپا تقصیر از برای خیر خواہی مسلمانان این چند عبارات بطریق اختصار از کتب معتبرہ معہ ترجمہ نوشتہ از خداوند کریم رجای ثواب دارد پھر ختم کلام پر کہا ہی کہ این کمترین ہیچ تغیر و تحریف در عبارت کتب نکردہ چنانچہ بر علمای ماہران مخفی نیست و اگر کسی را شک باشد باید کہ ہمراہ کتب مذکورہ مقابلہ کنند تا یقین حاصل شود ہذا آخر کلامہ لکاذب سبحان اللہ کیا دلیر سارق ہی اور کیا صریح جعلسازی کری پھر اپنے امتحان صدق و امانت کی اجازت دیتا ہی ع چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد ۞ شاید یہہ سمجھا ہوگا رسالہ انصاف کسکی پاس ہوگا اور کون میری قول کی تصدیق و تصحیح نقل کرتا پھریگا اور یہہ نسمجھا کہ لکل فرعون موسی مثل سایر ہی اور دفع انتحال مبطلین علمای حقانیون مین

اب سنو حقیقت حال اوس عبارت کی کہ وہ دراصل کس لفظ سی ہے اور معنی کیا رکھتی ہے آیا مدعای مخاطب سی بھی کچھہ تعلق رکھتی ہے یا اوس سے محض اجنبی اور مخالف ہے پس واضح ہو کہ الفاظ اوس عبارت کی جنمین لفظ من الحدیث کا بعد لفظ یفتی کی نشان نہین یہہ ہین سُئِلَ اَحْمَدُ يَكْفِي لِلرَّجُلِ مِائَةُ اَلْفِ حَدِيْثٍ حَتّٰى يُفْتِيَ قَالَ لَا الخ اور مطلب اوسکا بشہادت ما قبل و مابعد کی یہہ ہے کہ پوچھے گئے امام احمد کہ بھلا ایک لاکھہ حدیث واسطی فتوی دینے کی فقہ اور اجتہاد سی برعایت ان قواعد کے کہ اولا حکم اوس فتوی کا قرآن مین دیکھین وہان سی نہ ملی تو حدیث مین دیکھین وہان سی نہ ملی تو قول

متفق علیہ جمہور خلفا و فقہا کو تلاش کریں وہ نہ ملی تو کسی بڑی عالم اور پوری ضابطہ کا قول تلاش
کریں وہ نہ ملی تو قول مشہور کو ڈھونڈیں وہ بھی نہ ملی تو قرآن وحدیث کی عموم اور ایما اور اقتضا سی
نکالیں آیا کافی ہے یا نہیں اونہوں نے کہا کہ ان قواعد کی رعایت سی اجتہاد ی فتوی دینے کی واسطی
کم سی کم پانچہزار حدیث درکار ہی تو حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ایسی اجتہاد کی واسطی پانچہزار حدیث شرط ہے
نہ یہہ کہ حدیث پر فتوی دینے کی واسطی پانچہزار حدیث کا یاد ہونا شرط ہی بلکہ حدیث پر فتوی دینے کی تو
اہمیت دوسرے ہی درجہ یعنی قرآن کی بعد وصیت ہے پس یہہ عبارت مدعای مخاطب کی موافق ہونے
بلکہ مخالف اور مناقض ٹھیری یہہ ہمنی خلاصہ ترجمہ کلام جناب شاہ صاحب کا واسطی اظہار مطلب
اوس عبارت کے لکھا ہی اور اصل عبارت جناب کی یہہ ہے جو بضمن بیان اسباب اختلاف اہل حدیث
اور اصحاب رای کی بعد ذکر روش و کمال طبقہ عبدالرحمن بن مہدی ویحیی بن قطان و احمد بن حنبل
وغیرہم کے دربارہ تحقیق وتفتیش احادیث وتنقید رجال کے فرماتی ہیں وَهٰذِهِ الطَّبَقَةُ هِیَ
الطَّبَقَةُ الْاُولٰی مِنْ طَبَقَاتِ الْمُحَدِّثِیْنَ فَرَجَعَ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْهُمْ بَعْدَ اِحْكَامِ فِی
الرِّوَایَةِ وَمَعْرِفَةِ مَرَاتِبِ الْاَحَادِیْثِ اِلَی الْفِقْهِ فَلَمْ یَكُنْ عِنْدَهُمْ مِنَ الرَّاْیِ اَنْ
یُجْمَعَ عَلٰی تَقْلِیْدِ رَجُلٍ مِمَّنْ مَضٰی مَعَ مَا یَرَوْنَ مِنَ الْاَحَادِیْثِ وَالْاٰثَارِ الْمُنَاقِضَةِ
فِیْ كُلِّ مَذْهَبٍ مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ فَاَخَذُوْا یَتَتَبَّعُوْنَ اَحَادِیْثَ النَّبِیِّ صلعم وَاٰثَارَ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَالْمُجْتَهِدِیْنَ عَلٰی قَوَاعِدَ اَحْكَمُوْهَا فِیْ نُفُوْسِهِمْ وَاَنَا اُبَیِّنُهَا لَكَ
فِیْ كَلِمَاتٍ یَسِیْرَةٍ كَانَ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ اِذَا وُجِدَ فِی الْمَسْئَلَةِ قُرْاٰنٌ نَاطِقٌ فَلَا یَجُوْزُ قاعدہ اولی
التَّحَوُّلُ مِنْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ وَاِذَا كَانَ الْقُرْاٰنُ مُحْتَمِلًا لِوُجُوْهٍ فَالسُّنَّةُ قَاضِیَةٌ عَلَیْهِ فَاِذَا قاعدہ ثانیہ
لَمْ یَجِدُوْا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اَخَذُوْا سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءٌ كَانَ قاعدہ ثالثہ
مُسْتَفِیْضًا دَائِرًا بَیْنَ الْفُقَهَاءِ اَوْ یَكُوْنُ مُخْتَصًّا بِاَهْلِ بَلَدٍ وَاَهْلِ بَیْتٍ وَسَوَاءٌ عَمِلَ
بِهِ الصَّحَابَةُ وَالْفُقَهَاءُ اَوْ لَمْ یَعْمَلُوْا بِهٖ وَمَتٰی كَانَ فِی الْمَسْئَلَةِ حَدِیْثٌ فَلَا یُتَّبَعُ فِیْهِ
خِلَافُ اَثَرٍ مِنَ الْاٰثَارِ وَلَا اجْتِهَادُ اَحَدٍ مِنَ الْمُجْتَهِدِیْنَ وَاِذَا فَرَغُوْا جُهْدَهُ قاعدہ رابعہ

Marfat.com

فِي تَتَبُّعِ الْأَحَادِيثِ وَلَمْ يَجِدُوا فِي الْمَسْئَلَةِ حَدِيثًا أَخَذُوا بِأَقْوَالِ جَمَاعَةٍ مِّنَ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَلَا يَتَقَيَّدُونَ بِقَوْمٍ دُونَ قَوْمٍ فَإِنِ اتَّفَقَ جُمْهُورُ الْخُلَفَاءِ
وَالْفُقَهَاءِ عَلَى شَيْءٍ فَهُوَ الْمُقْنِعُ وَإِنِ اخْتَلَفُوا أَخَذُوا بِحَدِيثِ أَعْلَمِهِمْ عِلْمًا وَ
أَوْرَعِهِمْ وَرَعًا أَوْ أَكْثَرِهِمْ ضَبْطًا أَوْ مَا اشْتَهَرَ عَنْهُمْ وَإِنْ وَجَدُوا شَيْئًا يَسْتَوِي
فِيهِ قَوْلَانِ فَهِيَ مَسْئَلَةٌ ذَاتُ قَوْلَيْنِ فَإِنْ عَجَزُوا عَنْ ذَلِكَ تَأَمَّلُوا فِي عُمُومَاتِ
الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِيمَاءَاتِهِمَا وَاقْتِضَاءَاتِهِمَا وَحَمَلُوا نَظِيرَ الْمَسْئَلَةِ عَلَيْهَا فِي
الْجَوَابِ وَكَانَتْ هَذِهِ الْأُصُولُ مُسْتَخْرَجَةً مِنْ صَنِيعِ الْأَوَائِلِ وَتَصْرِيحَاتِهِمْ
إِلَى أَنْ قَالَ مَوْلَانَا بَعْدَ إِيرَادِ عِدَّةِ رِوَايَاتٍ تَدُلُّ عَلَى هَذِهِ الْأُصُولِ عَنِ الصَّحَابَةِ
وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ وَبِالْجُمْلَةِ فَلَمَّا مَهَّدُوا الْفِقْهَ عَلَى
هَذِهِ الْقَوَاعِدِ فَلَمْ تَكُنْ مَسْئَلَةٌ مِنَ الْمَسَائِلِ الَّتِي تُكُلِّمَ فِيهَا مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّتِي
وَقَعَتْ فِي زَمَانِهِمْ إِلَّا وَجَدُوا فِيهَا حَدِيثًا مَرْفُوعًا مُتَّصِلًا أَوْ مُرْسَلًا أَوْ
مَوْقُوفًا صَحِيحًا أَوْ حَسَنًا أَوْ صَالِحًا لِلْاعْتِبَارِ أَوْ وَجَدُوا أَثَرًا مِنْ آثَارِ
الشَّيْخَيْنِ وَسَائِرِ الْخُلَفَاءِ وَقُضَاةِ الْأَمْصَارِ وَفُقَهَاءِ الْبُلْدَانِ أَوِ اسْتِنْبَاطًا
مِنْ عُمُومٍ أَوْ إِيمَاءٍ أَوِ اقْتِضَاءٍ فَيَسَّرَ اللهُ لَهُمُ الْعَمَلَ بِالسُّنَّةِ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ
وَكَانَ أَعْظَمُهُمْ شَأْنًا وَأَوْسَعُهُمْ رِوَايَةً وَأَعْرَفُهُمْ لِلْحَدِيثِ مَرْتَبَةً وَأَعْمَقُهُمْ
فِقْهًا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ثُمَّ إِسْحَقُ بْنُ رَاهُوِيَهْ وَكَانَ تَرْتِيبُ الْفِقْهِ
عَلَى هَذَا الْوَجْهِ يَتَوَقَّفُ عَلَى جَمْعِ شَيْءٍ كَثِيرٍ مِنَ الْأَحَادِيثِ وَالْآثَارِ حَتَّى
سُئِلَ أَحْمَدُ يَكْفِي لِلرَّجُلِ مِائَةُ أَلْفِ حَدِيثٍ حَتَّى يُفْتِيَ قَالَ لَا قِيلَ خَمْسُمِائَةِ
أَلْفِ حَدِيثٍ قَالَ أَرْجُو كَذَا فِي غَايَةِ الْمُنْتَهَى وَمُرَادُ الْإِفْتَاءِ عَلَى هَذَا الْأَصْلِ

تمام ہوا کلام مولانا شاہ ولی اللہ کا جو رسالہ انصاف مین فرمایا ہی اور ایسا ہی بعینہ آپکی کتاب
حجۃ اللہ البالغہ کی صفحہ ۱۵۴ اسی صفحہ ۱۵۵ تک مرقوم ہے تو دیکھو اسمین جملہ مرادہ الافتاء

عَلیٰ هٰذَا الْاَصْلِ یعنی مراد احمد کی اس کلام سی یہہ ہے کہ اگر کوئی اسطور پر یعنی برعایت
اون قواعد مفتگانہ کی فتوی فقہی دینا چاہی تو اوسکو بانچہزار حدیث درکار ہی اور جملہ
کَانَ تَرْتِیْبُ الْفِقْهِ عَلیٰ هٰذَا الْوَجْهِ یَتَوَقَّفُ عَلیٰ جَمْعِ شَیْءٍ کَثِیْرٍ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الخ
یعنی ترتیب فقہ و اجتہاد کے اسطور پر یعنی برعایت اون قواعد مفتگانہ کی موقوف ہے جمع
کرنی پر بہت سی احادیث کی یہہ جملے کیسی صریح ناطق ہین کہ اوس عبارت مین یاد داشت
بانچہزار حدیث کی فتوی فقہی اجتہادی کی واسطی شرط ٹھہرائی ہے نہ واسطی فتوی دینے
کی موافق حدیث صحیح صریح کی بلکہ حدیث کی موافق فتوی دینے کی تو اسمین عین وصیت ہے
چنانچہ ابتدا مین اس عبارت کی صاف تصریح ہی کہ بعد قرآن کی حدیث مین مسئلہ تلاش کرین پس
اگر اسمین اوسکو پاوین تو اوسکا اتباع کرین اسکی خلاف کسی مجتہد کی اجتہاد کا اتباع نکرین پس
اس سے مخاطب کے جعلسازی و دروغ اور مخالف ہونا اس عبارت کا اوسکی دعوی سی ثابت
ہو گیا اب ہم بمقابل اوسکے اس دعوی کے حدیث سی فتوی دینا بدون ملاحظہ فقہ کی سوای یاد
داشت بانچہزار حدیث کی جایز نہین یہہ دعوی کرتے ہین کہ فقہ سی فتوی دینا بدون ملاحظہ
قرآن و حدیث کی اور بلا دریافت اصل اوس مسئلہ فقہی کے حدیث و قرآن و حدیث سی ہرگز جائز
نہین بلکہ بتصریح امام مذہب حنفی حضرت امام ابوحنیفہ کوفی کی حرام ہے آپ کہا کرتی حَرَامٌ عَلیٰ
مَنْ لَمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِیْ اَنْ یُّفْتِیَ بِکَلَامِیْ یعنی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آپ کہتی
لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّفْتِیَ بِکَلَامِنَا مَا لَمْ یَعْلَمْ مِنْ اَیْنَ قُلْنَا یہہ قول آپکا میزان شعرانی
کی صفحہ ۶۳ اور تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ و التصوف مین جو شیخ عبدالحق کی تصنیف ہے منقول
ہے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جسکو ہماری کلام کی دلیل یعنی قرآن و حدیث سی معلوم نہو اوسپر
حرام ہے کہ ہماری کلام سی فتوی دیوی اور امام احمد حنبل نے جنکے کلام کو تمنی دلیل عدم جواز
افتا بالحدیث سمجھ لیا تہا کہا کرتی کہ حدیث ضعیف بہی ہو تو بہی بہتر معلوم ہوتی ہے لوگون کے
رای یعنی قیاس کے باتون سی اور اونکے بیٹے عبداللہ نے اونسے پوچھا کہ ایک شہر مین ایک

Marfat.com

شخص تو محدث ہی لیکن اوسکو صحیح ضعیف حدیث کی پہچان نہین اور دوسرا وہ شخص جو اہی یعنی قیاسی باتون سی واقف ہے ان دونون مین مسایل دین کس سی پوچھین آپنے جواب دیا حدیث والی سی پوچھین قیاس والے سی نہ پوچھین چنانچہ میزان شعرانی کی صفحہ ۶۸ مین منقول ہے وَكَانَ وَلَدُهٗ عَبْدُ اللّٰہِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ الْاِمَامَ اَحْمَدَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِيْ بَلَدٍ لَا يَجِدُ فِيْهَا اِلَّا صَاحِبَ حَدِيْثٍ لَا يَعْرِفُ صَحِيْحَهٗ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَصَاحِبَ رَاْيٍ فَمَنْ يَسْاَلُ مِنْهُمَا عَنْ دِيْنِهٖ فَقَالَ يَسْاَلُ صَاحِبَ الْحَدِيْثِ وَلَا يَسْاَلُ صَاحِبَ الرَّاْيِ وَكَانَ كَثِيْرًا مَّا يَقُوْلُ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ رَاْيِ الرِّجَالِ وَكَذٰلِكَ نُقِلَ عَنِ الْاِمَامِ دَاوٗدَ انتہی یہانتک جواب بحث سوم کا تمام ہوا اس بحث سوم کی ذیل مین مخاطب نے بمقابل فتوی ثانی علمای دہلی کی بعد تسلیم اصح ہونی بخاری کی یہہ دعوی کیا ہی کہ بعض احوال مین عمل ہدایہ پر بہتر ہے کیونکہ ہدایہ بھی صحیح ہے اور شاہد اس دعوی پر عبارت شرح سفر اور عبارت میزان کو جو بصفحہ ۵۰ بضمن کلام عثمان منقول ہو چکی ہین پیش کیا ہی پھر اس دعوی پر یہہ تفریع کی ہے کہ جبکہ بخاری اور ہدایہ دونون صحیح ٹہیری تو دونون پر عمل جایز ہوا لیکن بہتر یون ہے کہ واقف اقسام حدیث در حال رواۃ بخاری پر عمل کری اور جو ایسا نہو وہ ہدایہ پر عمل کری خصوصا مقلد حنفی کہ اسکو ہدایہ پر عمل کرنا لازم ہے تا کہ بسبب ناواقفی کی تلفیق مین نہ پڑی جواب اس مضمون کا بتشریح حال بخاری و ہدایہ کی رسالہ منح الباری مین گزر چکا ہے اور خلاصہ حال عبارت شرح سفر اور عبارت میزان کا کہ انکو توثیق و تصحیح ہدایہ سی کچھ علاقہ نہین صفحہ ۵۰ مین اس رسالہ کی گزر چکا ہے اور بیان جواز تلفیق کا صفحہ ۸۴ مین اس رسالہ کی ہو لیا ہی اب دوبارہ اس کلام موجب تطویل ہے اور عنوان بحث چہارم کا آپنے یہہ لکھا ہی بحث چہارم در بیان تقلید مفسرین و محدثین و صحاح ستہ اور شاید مراد آپکی صحاح ستہ سی جامعین صحاح ستہ ہوگی پھر اس بحث کے ابتدا مین آپنے دعوی کیا ہی کہ بعد دو سو سال کے سب محدثین و مفسرین و غیرہم مقلدین او منسوب بمذہب چلے آئے ہین اور اسی

چند عبارتین رسالہ انصاف کی جنمین مجتہد منتسب ہونی اصحاب صحاح ستہ کا بالفاظ صریحہ ذکر ہی
شاہد لاکر اسپر یہہ تفریع کی ہے کہ جب آپکے اکابرون نے تقلید نہچھوڑی تو اسوقت کی غیر مقلد
کیون چھوڑتے ہین اور باوجود یکہ حدیثون پر ان محدثون کی عمل کرتے ہین پہر انکا مذہب منقول
کرنی سے کیون انکار کرتی ہین **جواب** اسکا یہہ ہے کہ یہہ محدثین مسایل فرعیہ مین کسیکی
مقلد نہ تہی اور کسیکی مذہب کے پابند تہی احادیث و قرآن پر عمل کرتے اور یہی اپنا مذہب کہتی
سو یہی طریق اہل حق کا ہی جنکو مخاطب نے غیر مقلد کہا ہے پس طریق محدثین اور اسوقت کی
اہلحق کا سر بسر موافق ٹہیرا اور انمین اور ونمین کسیطرح کا اختلاف نہرا اور جو آپنے عبارات
انصاف بہوس اثبات تقلید ان لوگون کی نقل کے ہین اون عبارات سی مجتہد ہونا اون
لوگون کا ثابت ہوتا ہی نہ مقلد ہونا کیونکہ انمین بعضی عبارتون مین تو صریح اطلاق مجتہد بحق بعض اون
اکابر کی موجود ہے چنانچہ کہا ہی وَاَمَّا اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ فَهُمَا مُجْتَهِدَانِ مُنْتَسِبَانِ
اِلٰی اَحْمَدَ وَکَذٰلِکَ اِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ فِیْمَا نَرٰی باقی عبارتون کا حاصل یہہ ہے
کہ یہہ لوگ مذہب شافعی وغیرہ کی طرف منتسب تہی انکے منتسب ہونے کی یہہ معنی ہین کہ یہہ اصول اجتہاد
اور طریق ترتیب دلایل و استنباط مین شافعی وغیرہ کی موافق تہی اور انکی رائین انکی رای سی متحد تہین نہ یہہ کہ یہہ
لوگ شافعی وغیرہ کی فروعات مین جو محل بحث ہین مقلد تہی ثبوت اسکا بنقل عبارات اسی رسالہ
انصاف اور بیان دلایل کے اس مجلد کی صفحہ ۶۹ سی ۷۴ تک متن منح الباری مین ہو چکا ہی
اسمقام مین خود مخاطب کی کلام و اقرار سی اسمضمونکو ثابت کیا جاتا ہی آپنی صفحہ ۱۰۱ اور ۱۰۲
مین اپنے رسالہ کی صریح اقرار کر لیا ہی کہ یہہ لوگ مجتہد مطلق تہی اور منسوب بمذہب شافعی ہونا انکا
محض اس جہت سی تہا کہ انہون نی اپنے اجتہاد کو اصول امام شافعی پر بنا کیا ہی اور انکا
اجتہاد انکی اجتہاد سی موافق ہو گیا ہی چنانچہ کہا ہی و بعض از ایشان وغیر ایشان کہ
بدرجہ اجتہاد رسیدہ بودند مثل امام محمد و ابیوسف و محمد بن اسمعیل بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداود
وغیرہم بسبب اجتہاد مخالفت از امام خود کردہ اند از مذہب امام خود خارج نمیشوند اسپر عبارات

Marfat.com

انصاف سی یہہ وصف امام بخاری مین ثابت کرکی کہا ہی وازین قسم ست امام محمد وابو یوسف
اہر طبقات حنفیہ ہر ایک از ایشان مجتہد مطلق بود کہ او را مجتہد فی المذہب نیز گویند و مجتہد مطلق
آننست کہ اجتہاد خود را باصول و قواعد دیگر بنا کند پس ہر کس اجتہاد خود را باصول ابو حنیفہ بنا کرد
چنانچہ محمد و ابی یوسف منسوب باو شدند و اگر اجتہاد خود را باصول شافعی بنا کرد چنانچہ مسلم و بخاری
منسوب باو شدہ اسیطرح در چہار اوروں کو مجتہد بنا کر یعنی اونکے منتسب ہونیکی جیسی ہمنے
بیان کئی ہین ویسے ہی آپ نی رسالہ انصاف سی نقل کئی ہین چنانچہ فرمایا ہے ومعنی انتسابہ
الی الشافعی انہ جری علی طریقہ فی الاجتہاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض ووافق اجتہاد
اجتہادہ انتہی اس بیان سی مخاطب کے صاف ثابت ہوتا ہی کہ یہہ لوگ مجتہد تہی نہ مقلد غایۃ ما فی
الباب یہہ کہ آپکے نزدیک اجتہاد انکا منتسب ہوا نہ مستقل چنانچہ کلام ما بعد سی آپکی جو اجتہاد مستقل
کی سوای ایمہ اربعہ اوروں سے نفی کرتا ہی یہی مفہوم ہوتا ہی کہ آپ ان محدثین کی اجتہاد مستقل
کی نفی کرتی ہین نہ اجتہاد منتسب کے سو اس سے مقلد ہونا اون محدثین کا لازم نہین آتا پس معلوم
نہین کہ آپ باوجود ایسی صریح اقرارون کی پہر اون لوگون کو مقلد کیون کہتی ہین پس کیا تو
آپ مجتہد منتسب اور مجتہد مستقل اور اجتہاد و تقلید ہی نہین سمجہتی فقط میان مٹہو کی طرح الفاظ
ہی یاد کر رکہی ہین چنانچہ مجتہد مطلق کو مجتہد فی المذہب قرار دینا آپکا اس اجتمال کا مو...
بیان مفصل اسکا ابتدای رسالہ مین ہو چکا ہی اور کیا بحکم آنکہ دروغ گو را حافظہ نباشد بات کہکر
بہول جاتی ہین اور کیا دیدہ و دانستہ بحکم اذا لم تستحی فاصنع ما شئت بنظر اغوای خلق اللہ
چالاکیان کرتے ہین اور عنوان بحث پنجم کا آپنے یہہ لکہا ہی بحث پنجم در بیان سند ہر یک از ایمہ اربعہ با صحاب ایشان پہر بحث
کی ابتدا مین یہہ دعوی کیا ہی کہ سب ایمہ کی سند استفادہ علوم و استفہام احکام اصحاب تک پہونچتی ہی در شان اسیہ یہہ عبارت
میزان سے بعض سندیں ایمہ کا بیان وارد کی ہی الامام ابو حنیفۃ عن عطاء عن عبد اللہ بن عباس عن رسول اللہ صلعم الامام احمد
عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلعم الامام الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلعم الامام احمد عن
الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر اسپر یہہ تفریع کی ہی کہ جبکہ سند

سب ایمہ کی اصحاب تک پہونچی تو مقلد اونکی عین مقلد اصحاب کی ہوئی پس اونپر طعن کرنا عین اصحاب
پر طعن ہوا اور یہہ عین گمراہی ہے **جواب اسکا** یہہ ہے کہ ایمہ اربعہ کی ہر بات ایسی ہی اسانید
متصلہ سی اصحاب تک نہین پہونچتی اور نہ میزان شعرانی مین اسکا دعوی ہے بلکہ بعضی باتین ایمہ
کی ایسی اسانید سی اصحاب ور آنحضرت تک پہونچتی ہین اور یہی بات میزان کی مقام بیان اسانید
سی معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہان یہہ چارون اسانید بطور تمثیل کے بیان کیے ہین نہ بطور قاعدہ کلیہ کے چنانچہ
قبل بیان اون اسانید کی صفحہ ۶۲ مین صاف فرمایا ہی ھذا مثال صورۃ اتصال مذاھب
المجتھدین واقوال مقلدیھم بنبیھم الکتاب والسنۃ من طریق السند فنقول
اسکے بعد وہ چارون اسانید ذکر کئی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ جو مخاطب سمجھہ بیٹھا ہی کہ ایمہ اربعہ
کی ساری باتین ایسی ہی اسانید متصلہ سی اصحاب تک پہونچتی ہین سو غلط ہی اور کیونکر غلط نہو
جس حالت مین کہ بہتیری باتین ایمہ اربعہ وغیرہم کی اس قسم سی ہین جنکی اسناد اصحاب تک نہین
پہونچتی کوئی تابعین تک ہے تہی کوئی تبع تابعین تک کوئی مرسل ہے کوئی مقطوع کوئی منقطع
ہے کوئی معضل چنانچہ ماہرین علم اسانید اور ناظرین کتب حدیث پر مخفی نہین خصوصا حال مرویات
امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا تو ادنی طالب علمون پر جنکو موطا امام مالک ور مسند خوارزمی نظر
ہے پوشیدہ نہین اور بہتیری باتین ایمہ اربعہ وغیرہم کی اس قسم سی ہین جنکی سند بجز قیاس کے اور کچھ
نہین ہے ایمہ نے بسبب میسر نہ آنی حدیث کی اون باتون کو اپنی قیاس سے فرمایا ہی اور اونکی بعد احادیث
صحیحہ مخالف اون قیاسی باتون کی محدثین کی نزدیک ثابت ہوئی ہین اور اس قسم کی باتین سب اماموں سی
بڑہکر امام ابوحنیفہ کی مذہب مین پائی جاتی ہین یہہ اسلئی کہ اونکی وقت مین علم حدیث کا تفرق شہرون
سرحدون اور دیہات مین زبانی چرچا تہا نہ اسوقت لوگون نے اون متفرق مواضع کا سفر
کرکی حدیثین حاصل کین اور نہ کوئی کتاب جامع جو سب کو گہر بیٹہی ملجاتی کسی نے تصنیف فرمائی
اسلئی آپ کو بہت حدیثین نہین پہونچین پس آپنے لاچاری کو بہت مسایل مین قیاس فرمایا
بخلاف اور اماموں کی کہ اونکے وقت مین احادیث کی تدوین وتصنیف ہوگئی اور لوگون نے

Marfat.com

سفر کر کی حدیثین جمع کردین لہذا ون اماموں کی نسبت ابو حنیفہ کی بہت حدیثین پہونچین اور
اونکی مذہب مین نسبت مذہب ابو حنیفہ کی قیاس کم پایا گیا اور اس بات مین امام ابو حنیفہ کا کچہہ
شان نہین اور نہ وہ کسیکی محل طعن و کلام ہین کیونکہ وہ معذور تہی اور بوقت نہ ملنی نص صریح کی قیاس
کی ماموُر تہی البتہ انکے بعض مقلد متعصب جنکو صحیح حدیثین بخاری و مسلم کی مخالف اقوال قیاسی
انکے امام کی سنائی جاتی ہین تو یہہ اقوال امام کی نہین چہوڑتی اور حدیث صحیح کو قبول نہین کرتے
اور کہتی ہین ما را بحدیث چہ کار قول امام بیار یہہ بیشک محل طعن و لعن ہین اور جسقدر لے دے انپر
کوئی کری یہہ اوسکے لایق ہین اور انہین کے حق مین زبان طعن و تشنیع اہلحق کی جاری ہے ورنہ
مجتہدون کو کون برا کہتا ہی اور انکے مسایل حقہ پر جنکی اسناد متصل انحضرت اور اونکی اصحاب تک
پہونچتی ہے کون طعن کرتا ہی یہہ ہینی امام شعرانی کی کلام کا ترجمہ کہدیا ہی اور انکی کتاب
سے بیان قسم ثانی اقوال بزرگا اور حال نہ پہونچنی بہتیری روایتون کا امام ابو حنیفہ کو اور حال کثرت
قیاس کا انکے مذہب مین اور بیان انکے معذور ہونیکا اور انکی بعض اتباع متعصبین کے لایق طعن
ملامت ہونیکا نقل کر دیا ہے پس جسکو اس بیان کی صحت مین کچہہ کلام ہو یا ہمین بے ادبی اور دروغ
غلطی یا خلاف گوئی کا گمان ہو تو وہ امام شعرانی کی حق مین جو کہتا ہی سو کہی اور اونکی کتاب
کا رد لکہی مجہہ ناقل اور مترجم کو معاف رکہی اور اگر میری نقل کے صحت و مطابقت مین
تردد ہو تو امام شعرانی کا کلام متضمن اس بیان کا میزان کبری مین دیکہہ لی صفحہ ۱۷-۱ ا
اسکے آپ فرماتی ہین واعتقادنا واعتقاد کل منصف فی الامام ابی حنیفۃ انہ لو عاش
حتی دونت احادیث الشریعۃ بعد رحیل الحفاظ فی جمعہا من البلاد والثغور
وظفر بہا لاخذ بہا وترک کل قیاس کان قاسہ وکان القیاس قل فی مذہبہ کما
قل فی مذہب غیرہ بالنسبۃ الیہ لکن لما کانت ادلۃ الشریعۃ متفرقۃ فی عصرہ
مع التابعین وتابع التابعین فی المدائن والقری والثغور کثر القیاس فی مذہبہ
بالنسبۃ الی غیرہ من الائمۃ لعدم وجود النص فی تلک المسائل التی قاس فیہا

Marfat.com

بخلاف غيره من الائمة فان الحفاظ كانوا قد رحلوا في طلب الاحاديث
وجمعها في عصرهم من المدائن والقرى ودونوها فجاوبت احاديث الشريعة
بعضها الى بعض فهذا كان سبب كثرة القياس في مذهبه وقلته في مذاهب
غيره ويحتمل ان الذي اضاف الى الامام ابي حنيفة انه يقدم القياس
على النص ظفر بذلك في كلام مقلديه الذين يلزمون العمل بما وجدوه
عن امامهم من القياس ويتركون الحديث الذي صح بعد موت الامام
فالامام معذور واتباعه غير معذورين وقولهم ان امامنا لم يأخذ
بهذا الحديث لا ينتهض حجة لاحتمال انه لم يظفر به او ظفر به لكن لم يصح
عنده وقد تقدم قول الائمة كلهم اذا صح الحديث فهو مذهبنا وليس
لاحد معه قياس ولا حجة الا طاعة الله ورسوله بالتسليم له انتهى ما
قال الشعراني ناقلا عن بعض الائمة او صفحه ٦٣ مين اوسكى فرماتى هين اعتقادنا
في جميع ائمة المجتهدين انهم كانوا لا يثبتون لهم قولا في الشريعة الا عند
فقدهم النص في ذلك عن الشارع فلو ان الامام ابا حنيفة ظفر بحديث
من مس فرجه فليتوضأ لقال به ايضا وحمله على اهل العافية من الوسواس
مثلا او على الاكابر من العلماء والصالحين ونزل الحديثين على مرتبتي
الميزان او صفحه ٣٠ مين فرماتى هين فان قلت فما اصنع بالاحاديث التي صحت
بعد موت امامي ولم يأخذ بها فالجواب الذي ينبغي لك ان تعمل بها
فان امامك لو ظفر بها وصحت عنده لربما امرك بها فان الائمة
كلهم اسرى في يد الشريعة او صفحه ١٢ مين فرماتى هين من خلاف ما عليه بعض
المقلدين حتى انه قال لو وجدت حديثا في البخاري ومسلم لم يأخذ به امامي
لا اعمل به وذلك جهل منه بالشريعة واول من يتبرأ منه امامه و

Marfat.com

كَانَ مِنَ الْوَاجِبِ عَلَيْهِ حَلُّ إِمَامِهِ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَظْفَرْ بِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَوْ لَمْ يَصِحَّ عِنْدَهُ انْتَهٰى مُخْتَصَرًا وَقَدْ مَرَّ بِتَمَامِهِ فِي صفحہ ۹۴ تمام ہوا جواب رسالہ مخاطب کا فللّٰہ الحمد

لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى اب ہم اپنی اس رسالہ کو ایک خاتمہ پر ختم کرتے ہین **خاتمة الرسالہ** اولا راقم کا یہہ ارادہ تہا کہ رسالہ مخاطب کی جواب مین اختصار اور اجمال اختیار کرین اور اسکی اکثر باتونکی جواب مین معیار الحق کے جوابون پر اکتفا کرین اور جن کتابون کی حوالی سی فتوی علمای دہلی مین عدم ثبوت تقلید معین کا دعوی کیاہی اونکے عبارتون کی پتہ و نشان معیار الحق مین بتلا دین اور جو ہمین نہون اونکو بضمن کی بعینہا نقل کردین اصل تمام عبارتین کتب مذکورۃ الفتوی کی نقل کرنے کی تکلیف نہ اوٹہا دین چنانچہ ابتدای رسالہ مین اس ارادہ کو ہم ظاہر ہی کرچکے ہین لیکن بعد تحریر جوابات چند اقوال مخاطب کی قلم راقم بے ضبط رہا اور یہہ فرط حمیت حق سے بے بس ہوگیا اور تنگی میدان اختصار سی لاچار ہوکر عرصہ وسیع بسط و تفصیل مین تیز گام ہو چلا پس مخاطب کے ہر ہر قول کے جواب مین طومار لکہتا گیا اور اصل عبارات مذکورۃ الفتوی اور اونکی سوای بیسیون روایات سلف و خلف متضمنہ نفی تقلید معین کو بوجہ بسط رقم زد کرتا گیا پس اب ورروایات کی نقل کرنیکی خاتمہ مین کچہہ حاجت نہین ہے اور نفی وجوب تقلید معین بہت نقول اور دلایل سے واضح ہوگئی سو جسکی دلمین توحید واتباع سنت کا نور ہے وہ اس سی فایدہ اوٹہاویگا اور جو کور باطن ختم اللّٰہ علی قلوبہم کا مصداق ہے اسکی وہ چند تفصیل و بیان سی بہی راہ حق نہ پاویگا وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا اللّٰہ تعالی سب مسلمانون کی دلون کو نور توحید و اثبات سنت سی روشن کرے اور ظلمت تقلید متعصبانہ سی بچاوے آمین ثم آمین

اختتم الكتاب بعون الملك الوهاب

بقلم ہیچمیز بندہ عمر دراز فایض عفی عنہ

هذه ابيات في مدح علم الحديث واهله [illegible]

لخصتها من قصيدة طويلة انشدها الفاضل اللودعي [illegible] الالمعي [illegible]

اما الحديث فلا تخفى جلالته … فانه من علو طلعته ريحان
كل العلوم سوا لكن يا لتقى … اهل الحديث لدين الله اعوان
ان يزال فريق جل رتبتهم … من اهتدى لظهر الحق عنوان
هذا الحديث ليس في مثابتهم … وفي جلالتهم ذا فيه برهان
فهم يحفظ اصول الشرع من حفظه … وهم لعلم رسول الله خزان
اهل الحديث هم الكاسون ثوب رضى … وغيرهم من ولي الآراء عريان
في [illegible] … اما الكرام [illegible] حيثما كانوا
ناهيك مرتبة عن ان يكون لها … ابن قول النبي يا حبذا الشان
اهل الحديث حلوا الشرب مختصر … وغيرهم في بوادي العقل عطشان
اهل الحديث هم الفائزون معتصم … وغيرهم في فيافي الجهل حيران
ان يرحموا الفقوا وجوهوا اعلموا … اهل الاحاديث في المضمار فرسان
علم الحديث ترى في رونقه وضيا … رضا بهجاله روح وريحان
وفي الاحاديث اسفار مهذبة … لا الهها كلها روض وبستان
راقت شمائله فاقت مسائله … ما سار ما له شجو واحزان
كان طلعته في بهجة وسنا … قلائد الدر قد صاغا عقيان
لا تسمع حديثا صح عن سقم … بقول مغوى هدى الدين طغيان
فاحسن الله ولا تنزل الكلام … مرتجل معنى له ما فيه برهان
اما كفاك احاديث الرسول الا … اياك والجهل اي فيه بك فتان

علم محض [illegible] … [illegible]
[illegible] … [illegible]
لقد احلى الحق منصوبا [illegible] … [illegible]
اهل الحديث لقد سادوا زمانهم … [illegible]
علم الحديث كام دام برايتها … [illegible]
قوم تخالهم في الحب انجموا … [illegible]
روحي الفدا من كلامهم فيه حدثنا … [illegible]
اهل الحديث [illegible] وغيرهم … [illegible]
اهل الحديث نجوم يهتدى بهم … [illegible]
اهل الحديث ملوك في مقامهم … [illegible]
وغيرهم في المعالي [illegible] … [illegible]
كانه عندليب القدس في [illegible] … [illegible]
منها صحيح البخاري [illegible] … [illegible]
[illegible] الاحاديث [illegible] … [illegible]
وبعد مسلم [illegible] … [illegible]
منها صحيح [illegible] … [illegible]
تقوى بها لعمري [illegible] … [illegible]
من يهد الله لا [illegible] … [illegible]

يا غافر الذنب اغفر سيئات [illegible] … فضلا [illegible]

Marfat.com

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

من احیی سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

از تالیف شریف سند المفسرین سید المحدثین حافظ آیات رب العالمین جامع احادیث سید المرسلین عارف باللہ
آیۃ من آیات اللہ الباری محمد بن اسمٰعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ رحمۃ اللہ علیہ

جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ

باہتمام خاکسار شیخ احمد پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب لاہور بازار کشمیری و مالک مطبع احمدی

سنہ ۱۳۱۹ھ

در مطبع احمدی واقع شہر لاہور محلہ سادھواں

طبع گشت ذیقعدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمۂ از احوال امام بخاری محمد بن اسمٰعیل صاحب صحیح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مؤلف رسالہ ہذا از کتاب بستان المحدثین مصنفہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ لاہور

در حالت طفولیت ہر دو چشم او از نور بصارت عاری گشتہ بود و مادرش را باین سبب قلق شدید و دلگیر حال میانہ روزی حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام را بخواب دید کہ گویا میفرمایند خوش باش کہ حق تعالی بصارت پسر ترا باز عنایت فرمود واین بسبب بسیاری دعا و گریہ و زاری تست صبح کہ برخاست چشم پسر را بینا دید و دہ سالہ بود کہ در مکتب ہر جا نام حدیث شنیدے او را یاد گرفتی در ہمان سن و سال مشغول بیاد کردن احادیث بود و چون از مکتب برآمد شخصے را از علماء حدیث در بخارا شنید کہ مشہور بداخلی بود نزد او آمد و رفت شروع کرد روزے داخلی از نسخہ خود بر مردم احادیث میخواند در اثناء خواندن بر زبان او جاری شد کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری مبادرت کردہ گفت کہ حضرت ابو الزبیر از ابراہیم روایت ندارد داخلی او را تہنیت کرد بخاری باز گفت کہ مراجعت باصل نسخہ خود باید فرمود پس داخلی در خانہ رفت و در اصل نسخہ نظر نمود پس از خانہ برآمد و گفت کہ این طفل را طلبند چون بخاری حاضر شد گفت چیزیکہ من خواندہ بودم البتہ غلط برآمد باری بگو کہ صحیح چگونہ است بخاری گفت کہ در اصل سفیان عن الزبیر بن عدی عن ابراہیم است داخلی حیران شدہ گفت کہ فی الواقع ہمچنین ست پس قلم برداشت و نسخہ قرارت را تصحیح نمود و این قصہ او را در سن یازدہ سالگی اتفاق افتادہ و ہرگاہ شانزدہ سالہ شد تمام کتابہائے ابن مبارک یاد گرفت و تصنیف وکیع را از بر کرد باز ہمراہ مادر و برادرش کہ احمد نام داشت برائے حج بمکہ معظمہ روانہ شد چون از حج فارغ شدند مادرش و برادرش بوطن رجوع کردند و او در بلاد حجاز برائے طلب حدیث متوقف ماند چون ہژدہ سالہ شد تصنیف آغاز نہاد و در فضائل صحابہ و تابعین و اقاویل ایشان تصنیفات پرداخت و آخر آنہمہ را مجموع و مرتب ساختہ کتاب التاریخ پرداخت و کتاب التاریخ نزد قبر منور رسول مطہر تبییض نمودہ در شبہائے ماہتابے نوشت بخاری گفت کہ ہیچ اسمے در تاریخ من کو نیست مگر کہ قصہ درازی از قصص او یاد دارم لیکن نرسیدم کہ اگر آن ہمہ قصہ را درین کتاب درج کنم موجب تطویل و ملال شاگردان خواہد شد حامد بن اسمعیل کہ یکے از محدثان عصر او ست میگوید کہ بخاری ہمراہ ما در طلب حدیث پیش شیوخ وقت آمد و رفت میکرد و ہرگز دوات و قلم و محبرہ نے برداشت و ہیچ نمے نوشت ما او را گفتیم کہ ترا ازین آمد و رفت چہ فائدہ است چون ہیچ نمے نویسی آنچہ میشنوی از یاد میرود و چون باد در یک گوش مے درآید و

Marfat.com

گوش دیگر می برآید بعد از شانزده روز گفت که شما بسیار مرا تنگ کردید حالا بیارید آنچه شما نوشته اید و محفوظ مرا
با او مقابله کنید و درین مدت تا پانزده هزار حدیث نوشته بودیم این همه را از یاد خواندن گرفت و آن قدر بصحت میخواند که
ما نوشته های خود را از خوانده او تصحیح میکردیم بعد ازان گفت که شما می پندارید که من عبث سرگردانی میکنم از همان روز
یقین کردیم که این شخص شدنی ست و کسی با وی برابری نخواهد کرد و سبب تصنیف این جامع صحیح او را چنان شد که
روزی در مجلس اسحاق بن راهویه حاضر بود یاران اسحاق بن راهویه گفتند که اگر کسی توفیق یابد مختصری سنن جمع
نماید و بر احادیث صحیحه که بدرجه اعلای صحت رسیده اند اکتفا کند چه خوب باشد که عمل کنندگان بی دغدغه و بی مراجعت
مجتهدین بدان عمل نمایند این سخن در دل بخاری جا کرد و از همان وقت تصنیف این جامع بخاطرش افتاد و از جمله
شش لکه حدیث که نزد او موجود بود انتخاب شروع کرد و آنچه بسیار صحیح بود بر همان اکتفا نمود و بعضی احادیث
صحیحه که هم باین درجه رسیده اند ترک هم کرده بخوف تطویل یا بوجهی دیگر و برای نوشتن هر حدیث غسل بجای می آورد و
دو رکعت می گذارد و در عرصه شانزده سال از انتخاب این احادیث فارغ گردید و چون خواست
که آن احادیث را بر مضامین آن تطبیق دهد و این را در عرف محدثین ترجمه گویند در مدینه منوره فیما بین قبر
مبارک و منبر اطهر آن سرور علیه صلوة الله العلی الاکبر این مهم را سرانجام داد و در وقت نوشتن هر
ترجمه شفعی ادا می نمود بالجمله بحسن نیت او این جامع بآن حد مقبول افتاد که در حیات او این کتاب را
بلا واسطه از وی نود هزار کس شنیده اند که آخر همه فربری ست والغرض بجهت علو اسناد روایت او
شایع گشته و از نوادر بخاری آنست که میگفت که من امید وارم که مرا روز حساب از غیبت کسی نپرسند که
هیچ کس را غیبت نکرده ام و این تورع و تعفف بسیار عجیب است و او را بسنت صالحین ابتلاء
سختی در پیش آمد که خالد بن احمد ذهلی میر بخارا او را تکلیف داد که بخانه آمده پسران مرا جامع و تاریخ [illegible]
خود درس میگفته باشد بخاری گفت که این علم علم حدیث است این را ذلیل نمیکنم اگر ترا غرض باشد پسران خود
را در مجلس من بفرست تا با دیگر طلبه و شاگردان تحصیل نمایند امیر گفت اگر چنین ست پس باید که در وقت حضور پسران
من کسی را از دیگر طلبه بار ندهی و حجاب و چوب داران من بر در ایستاده باشند نخوت من قبول
نمیکند که در مجلسی که پسران من باشند هر اسکاف و حائک پهلو نشین ایشان باشند بخاری این هم قبول
نداشت گفت که این علم میراث پیغمبری ست تمام امت در آن شریک ست خاص به کسی نمی شود این
گفت و شنید امیر مذکور را از بخاری دل گردان کرد و کدورت در خاطر طرفین روز بروز تزاید داشت تا آنکه
امیر مذکور ابن ابی الورقا و دیگر علما ظاهر آنوقت را با خود رفیق ساخته در مذهب بخاری و در اجتهاد او طعن و
تخطیه آغاز نهاده محضری درست ساخته بخاری را از بخارا اخراج کردند چون بخاری از بخارا برآمد

درجناب آلہی دعا فرمود کہ بارخدایا این مردم را مبتلا کن بچیزے کہ مرا می خواہند کہ برسانند کم از یک ماہ نگذشتہ بود کہ خالد بن احمد معزول شد و بحکم خلیفہ رسید او را بر خر سوار کردہ تشہیر نمایند و آخر حال او بکمال تباہی انجامید چنانچہ در تواریخ معروف و مسطور ست و حریث بن ابی الورقا را رسوائی و فضیحت عظیم در ناموس رسید و یکے دیگر را از علماء آن وقت کہ درین امر شریک شدہ بود آفت در اولاد رسید و بخاری درین غربت اولاً بہ نیشاپور رفت و از انجا ہم بجہت ناموافقت امیر آنجا برگشت و آخر بخرتنگ کہ دیہی ہست بر دو فرسنگ از سمرقند وفات یافت در سنہ ۲۵۶ عمر شریفش ۶۲ سال بود تولد او در ۱۹۴ سنہ چنانچہ گفتہ اند ولد فی صدق (۱۹۴) وعاش حمید (۶۲) ومات فی نور (۲۵۶) در **اتحاف النبلا** مطبوعہ نظامی کانپور از صفحہ ۳۴۹ تا صفحہ ۳۵۵ مناقب و فضائل او درج ست و مرقوم ہست کہ ابو بکر خطیب بغدادی بسند خویش از عبد الواحد طواویسی نقل کردہ گفت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم کہ با جمعے از اصحاب ایستادہ انتظارے کشند سلام کردم جواب سلام من باز داد گفتم یا رسول اللہ سبب توقف شما درین موضع چیست فرمود انتظر محمد بن اسمعیل یعنی انتظار آمدن محمد بن اسمعیل بخاری مے کشم بعد از چند روز خبر وفات بخاری رسید چون تفحص کردم از وقت وفاتش ہمان ساعت بود کہ درو واقعہ دیدہ بودم آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم ماشاء اللہ **شعر** بچہ ناز رفتہ باشد زجہان نیاز مندے ٭ کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی ٭ چون وے را دفن کردند رائحہ طیبہ از مشک اذفر از قبر او میدمید و این رائحہ مدتے از خاک تربت او استشمام میکردند و زائران آن خاک را تبرکاً میبردند چندانکہ مغاکی بر تربت او پیدا شد مردم پنجرہ از چوب بر آن تربت دادند پس خاک ماحول پنجرہ می بردند و ہمان رائحہ شمیدند تا مدت ہائے مدید آن رائحہ باقی ماند **شعر** ہر جا کہ تو بگذری و برداری پے ٭ گل روید لالہ روید اندر پے وے ٭ ذکر ذلک فی اشعۃ اللمعات للشیخ عبد الحق دہلوی و نیز در **بستان المحدثین** آوردہ کہ خواندن این جامع صحیح در اوقات شدت و خوف دشمن و دجال و مرضے و غلو قحط و دیگر بلایا تریاق مجرب است و این کتاب را و منامات بسیار آنجناب نسبت بجود کردہ از انجملہ آنکہ محمد بن مروزی درمیان رکن و مقام خوابیدہ بود آنجناب را بخواب دید کہ میفرمایند کہ ای ابو زید تا کجا کتاب شافعی را درس خواہی گفت چرا کتاب مرا درس نے گوئی محمد بن احمد سراسیمہ عرض کرد کہ یا رسول اللہ قربانت شوم کتاب شما کدام است فرمود جامع محمد بن اسمعیل بخاری و از امام الحرمین نیز مثل این منام منقول است ٭

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

قال ابو عبدالله محمد بن اسمعيل بن ابراهيم البخاري الرد على من انكر رفع الايدي في الصلوة عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع وابهم على العجم في ذلك تكلفا لما لا يعنيه فيما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من فعله وروايته عن صحابته ثم فعل اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم والتابعين واقتداء السلف بهم في صحة الاخبار بعض عن بعض الثقة عن الثقة من الخلف العدول رحمهم الله وانجز لهم ما وعدهم على ضغينة صدره وحرجة قلبه نفارا عن سنن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لما يحمله واستكنان عداوة لاهلها لشوب البدع لحمه وعظامه ومخه واكتسبه باحتفاء العجم حوله اغترارا وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتي قائمة على الحق لا يضرهم من خذلهم ولا خلاف من خالفهم ماضيا ذلك ابدا في جميع سنن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لاجبارها امتثت وان كان فيها بعض التقصير بعد الحث والارادة على صدق النية وان يقام للاسوة في رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بما ابيح على الخلق في افعال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في غير عزيمة حتى يعزم على ترك فعل من نهي وعمل بامر رسول الله صلى الله عليه وسلم مما امر الله خلقه وفرض عليهم طاعته لو اوجب عليهم اتباعهم اياه وطاعتهم له طاعة نفسه عز وجل لطول الطول فقال وما اتكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا وقال من يطع الرسول فقد اطاع الله و

5

تعالیٰ نے ... احسان و قوت والا فرمایا اور جو دی تم کو رسول سو لیلو اور جس سے منع کریں سے چھوڑ دو اور فرمایا جس نے حکم مانا رسول کا اس نے

Marfat.com

قال فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم
حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما وقال فليحذر الذين يخالفون عن امره
ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم وقال لقد كان لكم في رسول الله
اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا
فرحم الله عبدا استعان باتباع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم واقتفاء من اثره
ويستعيذ تبارك وتعالى من سهو نفسه وتصلية رسله لقوله عز وجل
فمن اتبع هداي فلا يضل ولا يشقى اخبرنا اسمعيل بن ابي يونس حدثني
عبد الرحمن بن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل الهاشمي عن عبد الرحمن
ابن هرمز الاعرج عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ان
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه اذا كبر للصلوة حذو منكبيه
واذا اراد ان يركع واذا رفع راسه من الركوع واذا قام من الركعتين فعل مثل
ذلك قال البخاري وكذلك يروى عن سبعة عشر نفسا من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم انهم كانوا يرفعون ايديهم عند الركوع وعند الرفع منه ابو قتادة الانصاري
وابو اسيد الساعدي البدري ومحمد بن مسلمة البدري وسهل بن سعد الساعدي
وعبد الله بن عمر بن الخطاب وعبد الله بن عباس بن عبد المطلب الهاشمي وانس بن مالك
خادم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وابو هريرة الدوسي وعبد الله بن عمرو
بن العاص وعبد الله بن الزبير بن العوام القرشي ووائل بن حجر الحضرمي
ومالك بن الحويرث وابو موسى الاشعري وابو حميد الساعدي الانصاري
وعمر بن الخطاب وعلي بن ابي طالب وام الدرداء رضي الله

Marfat.com

تعالیٰ عنہم قال الحسن وحمید بن هلال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم یرفعون ایدیہم لم یستثن احداً من اصحاب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دون احد
ولم یثبت عند اهل العلم عن احد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما وصفنا وکذلک روایته عن
عدة من علماء اهل مکة واهل الحجاز واهل العراق والشام والبصرة والیمن و
عدة من اهل خراسان منهم سعید بن جبیر وعطاء بن ابی رباح ومجاهد و
القاسم بن محمد وسالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب وعمر بن عبد العزیز و
النعمان بن ابی عیاش والحسن وابن سیرین وطاوس ومکحول وعبد اللہ بن دینار
ونافع مولی عبد اللہ بن عمر والحسن بن مسلم وقیس بن سعد وعدة کثیرة
وکذلک یروی عن ام الدرداء انها کانت ترفع یدیها وقد کان عبد اللہ بن
المبارک یرفع یدیه وکذلک عامة اصحاب ابن المبارک منهم علی بن الحسین وعبد اللہ
بن عمر ویحیی بن یحیی ومحدثی اهل بخارا منهم عیسی بن موسی و
کعب بن سعید ومحمد بن سلام وعبد اللہ بن محمد والمسندی وعدة ممن
لا یحصی لا اختلاف بین من وصفنا من اهل العلم وکان عبد اللہ بن الزبیر و
علی بن عبد اللہ ویحیی بن معین واحمد بن حنبل واسحق بن ابراهیم یثبتون عامة
هذه الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم ویرونها حقا
وهؤلاء اهل العلم من اهل زمانهم وکذلک روی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیان ثنا الزهری عن سالم بن عبد اللہ
عن ابیه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یرفع یدیه اذا کبر واذا
رفع رأسه من الرکوع ولا یرفع ذلک بین السجدتین قال علی بن عبد اللہ وکان

Marfat.com

اعلم اهل زمانه رفع اليدين حق على المسلمين بما روى الزهري عن سالم عن ابيه
حدثنا مسدد ثنا يحيى بن سعيد ثنا عبد الحميد بن جعفر ثنا محمد بن عمرو
قال شهدت ابا حميد في عشرة من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
احدهم ابو قتادة بن الربعي رضي الله تعالى عنه يقول انا اعلمكم بصلوة رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم قالوا كيف فوالله ما كنت اقدمنا له صحبة ولا اكثرنا له اتباعا
قال بلى قبينه قالوا فاذكر قال كان اذا قام الى الصلوة رفع يديه واذا ركع
واذا رفع راسه من الركوع واذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك قال
البخاري رح سالت ابا عاصم عن حديث عبد الحميد بن جعفر فعرفه فقال
حدثني عبد الله بن محمد عنه ثنا عبد الحميد بن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن
عطاء قال شهدت ابا حميد في عشرة من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احدهم ۹
ابو قتادة بن ربعي قال انا اعلمكم بصلوة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فذكر
مثله فقالوا كلهم صدقت اخبرنا عبد الله بن محمد ثنا عبد الملك
ابن عمرو ثنا فليح بن سليمان حدثني عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد و
ابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلوة رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
قام فكبر فرفع يديه ثم رفع يديه حين كبر للركوع فوضع يديه على ركبتيه
حدثنا عبيد بن يعيش ثنا يونس بن بكير انا ابو اسحق عن العباس
ابن سهل الساعدي قال كنت بالسوق مع ابي قتادة وابي اسيد وابي حميد
كلهم يقولون انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالوا لاحدهم

صلّ فكبّر ثم قرأ ثم كبّر وركع فقالوا اصبت صلوة رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك وسليمان بن حرب قالا
ثنا شعبة عن قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث رضى الله تعالى
عنه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كبّر رفع يديه واذا ركع واذا رفع راسه
من الركوع حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب ثنا عبد الوهاب ثنا
حميد عن انس رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
يرفع يديه عند الركوع حدثنا اسمعيل ثنا ابن ابى الزناد عن موسى بن عقبة
عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج عن عبد الله بن ابى رافع
عن على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم كان اذا قام الى الصلوة المكتوبة كبّر ورفع يديه حذو منكبيه واذا اراد
ان يركع ويصنعه اذا رفع راسه من الركوع ولا يرفع يديه فى شئ من صلوته وهو
قاعد واذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك وكبر حدثنا ابو نعيم الفضل بن
دكين انبأ قيس بن سليم العنبرى قال سمعت علقمة بن وائل بن حجر حدثنى ابى
قال صليت مع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فكبر حين افتتح الصلوة ورفع يديه
ثم رفع يديه حين اراد ان يركع وبعد الركوع قال البخارى وروى ابو بكر النهشلى
عن عاصم بن كليب عن ابيه ان عليا رضى الله تعالى عنه رفع يديه فى اول
التكبير ثم لم يعد بعد وحديث عبيد الله هو شاهد فاذا روى رجلان
عن محدث قال احدهما رايته فعل وقال الآخر لم اره فالذى قال رايته فهو
شاهد والذى قال لم يفعل فليس هو شاهدا لانه لم يحفظ الفعل وهكذا

9

Marfat.com

قال عبد الله بن الزبير كشاهدين شهدا ان لفلان على فلان الف درهم واقرّ
وشهد آخر انه لم يقبض بشيء يعمل بقول الشاهدين ويسقط ما سواه وكذلك
قال بلال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في الكعبة وقال الفضل بن عباس لم يصلّ و
اخذ الناس بقول بلال لانه شاهد ولم يلتفتوا الى قول من قال لم يصلّ حين
لم يحفظ قال عبد الرحمن بن مهدي ذكرت للثوري حديث النهشلي عن عاصم بن كليب
فانكره حدثنا عبد الله بن يوسف انبأ مالك عن ابن شهاب عن سالم
بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه
حذو منكبيه اذا افتتح الصلوة واذا كبر للركوع واذا رفع راسه من الركوع رفعهما
كذلك وكان لا يفعل ذلك في السجود اخبرنا ايوب بن سليمان ثنا
ابو بكر بن ابي اويس عن سليمان بن بلال عن العلاء انه سمع سالم بن عبد الله
ان اباه كان اذا رفع راسه من السجود واذا اراد ان يقوم رفع يديه
حدثنا عبد الله بن صالح ثنا الليث اخبرني نافع ان عبد الله بن عمر
كان اذا استقبل الصلوة رفع يديه قال واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع
واذا قام من السجدتين كبّر حدثنا الحميدي انبأ الوليد بن مسلم قال
سمعت زيد بن واقد يحدث عن نافع ان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما
كان اذا رأى رجلا لا يرفع يديه اذا ركع واذا رفع رماه بالحصى قال البخاري
ويروى عن ابي بكر بن عياش عن حصين عن مجاهد انه لم ير ابن عمر رضي الله تعالى
عنهما رفع يديه الا في اول التكبير ويروى عنه اهل العلم انه لم يحفظ من ابن عمر الا
ان يكون سها كما يسهو الرجل في الصلوة في الشيء بعد الشيء كما ان اصحاب محمد

صلى الله تعالى عليه وسلم بما يسهون فى الصلوة فيسلمون فى الركعتين وفى الثلاث

الا ترى ان ابن عمر رضى الله تعالى عنهما كان يرمى من لا يرفع يديه بالحصى فكيف

يترك ابن عمر شيئا يامر به غيره وقد راى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فعله

قال البخارى قال يحيى بن معين حديث ابى بكر عن حصين انما هو توهم منه لا

اصل له حدثنا محمد بن يوسف ثنا عبد الاعلى بن مسهر ثنا عبد الله

بن العلاء بن زبر ثنا عمر بن المهاجر قال كان عبد الله بن عامر يسألنى

ان استاذن له على عمر بن عبد العزيز فاستأذنت له عليه فقال الذى جلد

اخاه فى ان رفع يديه ان كنا لنؤدب عليه ونحن غلمان فى المدينة فلم يأذن

له قال البخارى وكان زائدة لا يحدث الا اهل السنة اقتداء بالسلف ولقد

رحل قوم من اهل بلخ مرجئة الى محمد بن يوسف بالشام فاراد محمد اخراجهم

منها حتى تابوا من ذلك ورجعوا الى السبيل والسنة ولقد راينا غير واحد

من اهل العلم يستتيبون اهل الخلاف فان تابوا والا اخرجوهم من مجالسهم

ولقد كلم عبد الله بن الزبير سليمان بن حرب وهو يومئذ قاضى مكة ان

يحجر على بعض اهل الراى فحجر عنه سليمان فلم يكن يجترئ بمكة ان يفتى

حتى خرج عنها حدثنا مالك بن اسمعيل ثنا شريك عن ليث عن عطاء قال

رأيت ابن عباس وابن الزبير وابا سعيد وجابرا رضى الله تعالى عنهم يرفعون

ايديهم اذا افتتحوا الصلوة واذا ركعوا حدثنا محمد بن الصلت ثنا

ابو شهاب بن عبد ربه عن محمد بن اسحق عن عبد الرحمن الاعرج عن ابى

هريرة رضى الله تعالى عنه انه كان اذا كبر رفع يديه واذا ركع واذا

Marfat.com

ورفع راسه من الركوع حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد بن زياد عن عاصم
الاحول قال رأيت انس بن مالك رضي الله عنه اذا افتتح الصلوة كبر ورفع
يديه ويرفع كلما ركع ورفع راسه من الركوع حدثنا مسدد ثنا هشيم
عن ابي جمرة قال رأيت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يرفع يديه حيث كبر
واذا رفع راسه من الركوع حدثنا سليمان بن حرب ثنا يزيد بن ابراهيم
عن قيس بن سعيد عن عطاء قال صليت مع ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
فكان يرفع يديه اذا كبر واذا رفع حدثنا مسدد ثنا خالد ثنا حصين
عن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد حضرموت فاذا علقمة بن وائل يحدث
عن ابيه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يرفع يديه قبل الركوع
حدثنا خطاب بن اسمعيل عن عبد ربه بن سليمان بن عمير قال
رأيت ام الدرداء ترفع يديها في الصلوة حذو منكبيها حدثنا مقاتل
ثنا عبد الله بن المبارك انا اسمعيل حدثني عبد ربه بن
سليمان بن عمير قال رأيت ام الدرداء رضي الله تعالى عنها ترفع يديها في الصلوة
حذو منكبيها حين تفتتح الصلوة وحين تركع فاذا قالت سمع الله لمن حمده
رفعت يديها وقالت ربنا ولك الحمد قال البخاري ونساء بعض اصحاب النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم هن اعلم من هؤلاء حين رفعن ايديهن في الصلوة
حدثنا اسحق بن ابراهيم الحنظلي ثنا محمد بن فضيل عن عاصم بن كليب
عن محارب بن دثار رأيت ابن عمر رضي الله تعالى عنهما رفع يديه في الركوع فقلت
له في ذلك فقال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا قام من الركعتين

Marfat.com

كبر ورفع يديه حدثنا مسلم بن ابراهيم ثنا شعبة ثنا عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر الحضرمي رضي الله تعالى عنه انه صلى مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فلما كبر رفع يديه فلما اراد ان يركع رفع يديه قال البخاري ويروى عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن جابر بن عبد الله رض عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن عبيد بن عمير عن ابيه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن ابن عباس رض عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن ابي موسى عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه عند الركوع و واذا رفع راسه قال البخاري وفيما ذكرنا كفاية لمن يفهمه ان شاء الله تعالى حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله عن ابن جريج قراءة قال اخبرني الحسن بن مسلم انه سمع طاوسا يسأل عن رفع اليدين في الصلوة قال رايت عبد الله وعبد الله وعبد الله يرفعون ايديهم فعبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس وعبد الله ابن الزبير قال طاوس في التكبيرة الاولى التي للاستفتاح باليدين ارفع مما سواها من التكبير قلت لعطاء ابلغكم ان التكبيرة الاولى ارفع مما سواها من التكبير قال لا قال البخاري ولو تحقق حديث مجاهد انه لم ير ابن عمر رفع يديه لكان حديث طاوس وسالم ونافع ومحارب بن دثار وابي الزبير حين رأوه اولى لان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما رواه عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لم يكن يخالف الرسول مع ما رواه اهل العلم من اهل مكة والمدينة واليمن والعراق يرفع يديه حتى لقد حدثني مسدد قال نا يزيد بن زريع

عن سعيد عن قتادة عن الحسن قال كان اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كانما
ايديهم المراوح يرفعونها اذا ركعوا واذا رفعوا رؤسهم حدثنا موسى بن
اسمعيل ثنا ابو هلال عن حميد بن هلال قال كان اصحاب النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم اذا صلوا كان ايديهم حيال اذانهم كانها المراوح قال البخاري فلم يستثن
الحسن وحميد بن هلال احدا من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم دون احد
حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله انا زائدة بن قدامة ثنا عاصم بن
كليب الجرمي حدثنا ابي ان وائل بن حجر اخبره قال قلت لانظرن الى
صلوة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كيف يصلي قال فنظرت اليه قال
فكبر ورفع يديه ثم لما اراد ان يركع رفع يديه مثلها ثم رفع راسه فرفع يديه
مثلها ثم كنت بعد ذلك في زمان فيه برد عليهم جل الثياب تحرك ايديهم
من تحت الثياب قال البخاري ولم يستثن وائل من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم احدا اذا صلوا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه لم يرفع يديه قال البخاري
ويروى عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال
ابن مسعود رضي الله تعالى عنه الا اصلي لكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصلى ولم يرفع يديه الا مرة وقال احمد بن حنبل عن يحيى بن ادم قال نظرت في
كتاب عبد الله بن ادريس عن عاصم بن كليب ليس فيه ثم لم يعد فهذا اصح لان
الكتاب احفظ عند اهل العلم لان الرجل يحدث بشيء ثم يرجع الى الكتاب
فيكون كما في الكتاب حدثنا الحسن بن الربيع ثنا ابن ادريس عن عاصم
بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود ثنا علقمة ان عبد الله رضي الله تعالى عنه

Marfat.com

قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة فقام فكبر ورفع يديه ثم ركع فطبق يديه فجعلها بين ركبتيه فبلغ ذلك سعدًا فقال صدق اخي الا بل قد نفعل ذلك في اول الاسلام ثم امرنا بهذا قال البخاري هذا المحفوظ عند اهل النظر من حديث عبد الله بن مسعود وحدثنا الحميدي ثنا سفيان عن يزيد بن ابي زياد ههنا عن ابن ابي ليلى عن البراء رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه اذا كبر قال سفيان لما كبر الشيخ لقنوه ثم لم يعد فقال ثم لم يعد قال البخاري وكذلك روى الحفاظ من سمع من يزيد بن ابي زياد قديما منهم الثوري وشعبة وزهير ليس فيه ثم لم يعد حدثنا محمد بن يوسف ثنا سفيان عن يزيد بن ابي زياد عن ابن ابي ليلى عن البراء رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يرفع يديه اذا كبر حذاء اذنيه قال البخاري وروى وكيع عن ابن ابي ليلى عن اخيه عيسى والحكم بن عتيبة عن ابن ابي ليلى عن البراء رضي الله تعالى عنه قال رايت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يرفع يديه اذا كبر ثم لم يرفع قال البخاري وانما روى ابن ابي ليلى هذا من حفظه فاما من حدث عن ابن ابي ليلى من كتابه فانما حدث عن ابن ابي ليلى عن يزيد فرجع الحديث الى تلقين يزيد والمحفوظ ما روى عنه الثوري وشعبة وابن عيينة قديما قال البخاري فاما احتجاج بعض من لا يعلم بحديث وكيع عن الاعمش عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة عن جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه قال دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن رافعوا ايدينا في الصلوة فقال مالي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلوة فانما

كان هذا في التشهد لا في القيام كان يسلم بعضهم على بعض فنهى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن رفع الايدي في التشهد ولا يحتج بهذا من له حظ من العلم هذا معروف مشهور لا اختلاف فيه ولو كان كما ذهب اليه لكان رفع الايدي في اول التكبيرة وايضاً تكبيرات صلوة العيد منهياً عنها لانه لم يستثن رفعاً دون رفع وقد ثبت حديث حدثناه ابو نعيم ثنا مسعر عن عبد الله بن القبطية قال سمعت جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه يقـ كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم قلنا السلام عليكم السلام عـ واشار مسعر بيده فقال ما بال هؤلاء يؤمون بايديهم كانها اذناب خيل شمس انما يكفي احدكم ان يضع يده على فخذه .... ثم يسـ على اخيه من عن يمينه ومن عن شماله قال البخاري فليحذر امرؤ ان يتقول على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما لم يقل قال الله عز وجل فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم حدثنا محمد بن يوسف ثنا سفيان عن عبد الملك قال سألت سعيد بن جبـ عن رفع اليدين في الصلوة فقال هو شيء تزين به صلوتك حدثنا محمود انا عبد الرزاق انا ابن جريج اخبرني نافع ان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما كان يكبر بيديه حين يستفتح وحين يركع وحين يقول سمع الله لمن حمده وحين يرفع راسه من الركوع وحين يستوي قائماً قلت لنـ كان ابن عمر يجعل الاولى ارفعهن قال لا قال ابو عبد الله ولم يثبت عند النظر ممن ادركنا من اهل الحجاز واهل العراق منهم عبد الله بن الز

Marfat.com

وعلى بن عبد الله بن جعفر ويحيى بن معين واحمد بن حنبل واسحق بن راهويه
هؤلاء اهل العلم من بين اهل زمانهم فلم يثبت عند احد منهم
علم فى ترك رفع الايدى عن النبى صلى الله تعالى وسلم ولا عن احد من اصحاب
النبى صلى الله تعالى عليه وسلم انه لم يرفع يديه حدثنا محمد بن مقاتل
ثنا عبد الله انبا هشام عن الحسن وابن شهاب انهما كانا يقولان اذا كبّر
احدكم للصلوة فليرفع يديه حين يكبر وحين يرفع راسه من الرّكوع
وكان ابن سيرين يقول هو من تمام الصّلوة حدثنا ابو اليمان
انا شعيب عن الزُّهرى عن سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر رضى الله
تعالى عنهما قال رأيتُ رسولَ الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا افتتح التّكبيرَ
فى الصّلوة رفع يديه حين يكبر حتى يجعلهما حذوَ منكبيه واذا كبّر
للرّكوع فعل مثل ذلك واذا قال سمع الله لمن حمده فعل مثل ذلك وقال
ربّنا لك الحمد ولا يفعل ذلك حين يسجد ولا حين يرفع راسه من السّجود
قال البخارى وكان ابن المبارك يرفع يديه وهو اكثر اهل زمانه علمًا فيما
يعرف فلو لم يكن عند من لم يعلم من السّلف علمٌ فاقتدى بابن المبارك فيما اتّبع
الرّسول واصحابه والتّابعين لكان اولى به من ان يتّبع بقول من لا يعلم و
العجب ان يقول احدهم كان ابن عمر صغيرًا فى عهد النّبى صلى الله تعالى عليه
وسلم ولقد شهد النّبى صلى الله تعالى عليه وسلم لابن عمرَ بالصّلاح حدّثنا
يحيى بن سليمان ثنا ابن وهب عن يونس عن سالم بن عبد الله عن ابيه
عن حفصة رضى الله تعالى عنها انّ رسولَ الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال نعم عبد الله

Marfat.com

ابن عمر رجل صالح حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفيان قال قال عمرو قال ابن عمر اني لاذكر عمر حين اسلم فقالوا صبأ عمر صبأ عمر فجاء العاص بن وائل فقال صبأ عمر فمه فانا له جار فتركوه قال البخاري وطعن من لا يعلم فقال في وائل بن حجر ان وائل بن حجر من ابناء ملوك اليمن وقدم على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاكرمه واقطع له ارضا وبعث معه معاوية بن ابي سفيان رضي الله تعالى عنه **اخبرنا** حفص بن عمر ثنا جامع بن مطر عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اقطع له ارضا وبعث معه معاوية ابن ابي سفيان رضي الله تعالى عنه **اخبرنا** حفص بن عمر قال حدثنا جامع بن مطر عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اقطع له ارضا بحضرموت قال البخاري وقصة وائل بن حجر مشهور عند اهل العلم وما ذكر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في امره وما اعطاه معروف بذهابه الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مرة بعد مرة ولو ثبت عن ابن مسعود والبراء وجابر رضي الله تعالى عنهم عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم شيء لكان في علل هؤلاء الذين لا يعلمون انهم يقولون اذا ثبت الشيء عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان سرهم وساءنا لم ياخذوا هذا وليس هذا بمأخوذ لما يريد ان الحديث للالقاء برائهم ولقد قال وكيع من طلب الحديث كما جاء فهو صاحب سنة ومن طلب الحديث ليقوى هواه فهو صاحب بدعة يعني ان الانسان ينبغي ان يلغي رايه لحديث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حيث يثبت الحديث ولا يعلل بعلل لا تصح ليقوي هواه وقد ذكر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يؤمن احدكم

Marfat.com

حتى يكون هواه تبعا لما جئت به وقد قال معمر اهل العلم كان الاول فالاول
اعلم وهؤلاء الآخر فالآخر عندهم اعلم ولقد قال ابن المبارك كنت اصلي الى
جنب النعمان بن ثابت فرفعت يدي فقال اما خشيت ان تطير فقلت ان لم اطر
في الاولى لم اطر في الثانية قال وكيع رحم الله ابن المبارك كان حاضر
الجواب فتحير الآخر وهذا اشبه من الذين عادون في غيهم اذ لم يبصروا
حدثنا عبد الله بن صالح حدثني الليث حدثني يونس عن ابن شهاب
اخبرني سالم بن عبد الله ان عبد الله يعني ابن عمر رضي الله تعالى عنهما
قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا قام الى الصلوة رفع يديه حتى
يكونا حذو منكبيه ثم يكبر ويفعل حين يرفع راسه من الركوع ويقول
سمع الله لمن حمده ولا يرفع حين يرفع راسه من السجود حدثنا ابو النعمان ثنا
عبد الواحد بن زياد ثنا محارب بن دثار قال رأيت عبد الله بن عمر اذا افتتح
الصلوة كبر ورفع يديه واذا اراد ان يركع رفع يديه واذا رفع راسه من الركوع
حدثنا العباس بن الوليد ثنا عبد الاعلى ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن
عمر رضي الله تعالى عنهما انه كبر ورفع يديه واذا ركع رفع يديه واذا
قال سمع الله لمن حمده رفع يديه ويرفع ذلك ابن عمر الى النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم حدثنا ابراهيم بن المنذر ثنا معمر ثنا ابراهيم بن طهمان
عن ابي الزبير قال رأيت ابن عمر رضي الله تعالى عنهما حين قام الى الصلوة
رفع يديه حتى يحاذي باذنيه وحين يرفع راسه من الركوع واستوى قائما
فعل مثل ذلك حدثنا عبد الله بن صالح ثنا الليث حدثني نافع

Marfat.com

ان عبد الله رضى الله تعالى عنه كان اذا استقبل الصلوة يرفع يديه واذا
ركع واذا رفع راسه من الركوع واذا قام من السجدتين كبر ورفع يديه
حدثنا موسى بن اسمعيل **ثنا** حماد بن سلمة عن ايوب عن نافع عن ابن
عمر رضى الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كبر رفع يديه
واذا رفع راسه من الركوع **حدثنا** موسى بن اسمعيل **ثنا** حماد بن سلمة عن ايوب
عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالى عليه و
سلم كان اذا كبر رفع يديه واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع **حدثنا**
موسى بن اسمعيل **ثنا** حماد بن سلمة **انا** قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن
الحويرث ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا دخل فى الصلوة رفع
يديه الى فروع اذنيه واذا رفع راسه من الركوع فعل مثله **حدثنا** محمود قال
ابن علية **انا** خالد ان ابا قلابة كان يرفع يديه اذا ركع واذا رفع راسه من
الركوع وكان اذا سجد بدأ بركبتيه وكان اذا قام ادعم على يديه قال وكان
يطمئن فى الركعة الاولى ثم يقوم وذكر عن مالك بن الحويرث رضى الله تعالى عنه
اخبرنا عبد الله بن محمد **انا** ابو عامر **ثنا** ابراهيم بن طهمان عن ابى الزبير
عن طاؤس ان ابن عباس رضى الله تعالى عنهما كان اذا قام الى الصلوة رفع يديه
حتى يحاذى اذنيه واذا رفع رأسه من الركوع واستوى قائما فعل مثل ذلك
حدثنا محمد بن مقاتل **انا** عافية **انا** اسمعيل حدثنى صالح بن كيسان
عن الاعرج عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم يرفع يديه حذو منكبيه حين يكبر يفتتح الصلوة وحين يركع

Marfat.com

حدثنا اسمعيل عن نافع ان عبد الله ابن عمر رضي الله تعالى عنهما كان
اذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه واذا رفع راسه من الركوع
حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله بن عجلان قال سمعت النعمان بن ابي
عياش يقول لكل شيء زينة وزينة الصلوة ان ترفع يديك اذا كبرت و
اذا ركعت واذا رفعت راسك من الركوع حدثنا محمد بن مقاتل انا
عبد الله انا الاوزاعي حدثني حسان بن عطية عن القاسم بن مخيمرة قال
رفع الايدي للتكبير قال اراه حين يجيء حدثنا مقاتل عن عبد الله انا
ليث عن ليث عن عطاء قال رايت جابر بن عبد الله وابا سعيد الخدري
وابن عباس وابن الزبير يرفعون ايديهم حين يفتتحون الصلوة واذا ركعوا
واذا رفعوا رؤسهم من الركوع حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله انا
عمر بن عمار قال رايت سالم بن عبد الله والقاسم بن محمد وعطاء ومكحولا
يرفعون ايديهم في الصلوة اذا ركعوا واذا رفعوا وقال جرير عن ليث عن عطاء
ومجاهد انهما كانا يرفعان ايديهما في الصلوة وكان نافع وطاوس يفعلانه
عن ليث عن ابن عمر وسعيد بن جبير وطاوس واصحابه انهم كانوا
يرفعون ايديهم اذا ركعوا حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا عبد الواحد بن
زياد ثنا عاصم قال رايت انس بن مالك رضي الله تعالى عنه اذا افتتح الصلوة
كبر ورفع يديه ويرفع كلما ركع ورفع راسه من الركوع حدثنا
خليفة بن خياط ثنا يزيد بن زريع ثنا سعيد عن قتادة ان نصر بن عاصم
حدثهم عن مالك بن الحويرث رضي الله تعالى عنه قال رايت النبي صلى الله تعالى

Marfat.com

عليه وسلم يرفع يديه اذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع حتى يحاذي بهما فروع
اذنيه وقال عبد الرحمن بن مهدي عن الربيع بن صبيح قال رأيت محمدا والحسن وابا
نضرة والقاسم بن محمد وعطاء وطاؤسا ومجاهدا والحسن بن مسلم ونافعا و
ابن ابي نجيح اذا افتتحوا الصلوة رفعوا ايديهم واذا ركعوا واذا رفعوا رؤسهم من
الركوع قال البخاري وهؤلاء اهل مكة واهل المدينة واهل اليمن واهل العراق
قد تواطؤا على رفع الايدي وقال وكيع عن الربيع قال رأيت الحسن ومجاهدا
وعطاء وطاؤسا وقيس بن سعد والحسن بن مسلم يرفعون ايديهم اذا ركعوا
واذا سجدوا وقال عبد الرحمن بن مهدي هذا من السنة وقال عمر بن يونس
حدثنا عكرمة بن عمار قال رأيت القاسم وطاؤسا ومكحولا وعبد الله بن
دينار وسالما يرفعون ايديهم اذا استقبل احدهم الصلوة وعند
الركوع والسجود وقال وكيع عن الاعمش عن ابراهيم انه ذكر لحديث
وائل بن حجر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه
اذا ركع واذا سجد قال ابراهيم لعله كان فعله مرة وهذا ظن منه لقوله فعله
مرة مع ان وائلا ذكر انه رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم واصحابه غير مرة
يرفعون ايديهم ولا يحتاج وائل الى الظنون لان معاينته اكثر من حسبان غيره
قال البخاري قد بين زائدة فقال حدثنا عاصم ثنا ابي ان وائل بن حجر
اخبره قال قلت لانظرن الى صلوة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كيف
يصلي فكبر ورفع يديه فلما ركع رفع يديه فلما رفع راسه رفع يديه بمثلها ثم رأيتهم
بعد ذلك في زمان فيه برد فرأيت الناس عليهم جل الثياب تحرك ايديهم تحت

جواب قول ابراهیم لعله فعله مرة

لثياب فحدث وائل بذلك في حديثه انه راى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
واصحابه يرفعون ايديهم مرة بعد مرة حدثنا عبد الله بن محمد ثنا ابن
ابي ادريس ثنا عاصم بن كليب عن ابيه انه سمعه يقول سمعت وائل بن حجر
رضي الله تعالى عنه يقول قدمت المدينة لانظرن الى صلوة رسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم فافتتح الصلوة فكبر ورفع يديه فلما رفع راسه رفع يديه
حدثنا اسمعيل بن ابي اويس ثنا مالك عن نافع ان عبد الله بن عمر رضي
الله تعالى عنهما كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه واذا رفع راسه من الركوع
حدثنا عياش ثنا عبد الاعلى ثنا حميد عن انس رضي الله تعالى عنه
كان يرفع يديه عند الركوع حدثنا آدم ثنا شعبة ثنا الحكم بن عتيبة
قال رأيت طاؤسا يرفع يديه اذا كبر واذا رفع راسه من الركوع قال
البخاري من زعم ان رفع الايدي بدعة فقد طعن في اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم والسلف ومن بعدهم واهل الحجاز واهل المدينة واهل مكة وعدة
من اهل عراق واهل الشام واهل اليمن وعلماء اهل خراسان منهم ابن المبارك حتى شيوخنا
عيسى بن موسى وابو احمد وكعب بن سعيد والحسن بن جعفر ومحمد بن سلام الا اهل
الراي منهم وعلي بن الحسن وعبد الله بن عثمان ويحيى بن يحيى وصدقة واسحق
عامة اصحاب ابن المبارك وكان الثوري ووكيع وبعض الكوفيين لا يرفعون
ايديهم وقد رووا في ذلك احاديث كثيرة ولم يعيبوا على من رفع يديه
ولولا انها حق ما رووا تلك الاحاديث لانه ليس لاحد ان يقول على رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما لم يقل ولم يفعل لقول النبي صلى الله عليه وسلم من تقول

Marfat.com

علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده من النار ولم یثبت عن احد من اصحاب النبی
صلی الله تعالی علیه وسلم انه لا یرفع یدیه ولیس اسانیده اصح من رفع الایدی حدثنا
محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا معتمر عن عبید الله بن عمر عن ابن شهاب عن سالم بن
عبد الله عن ابیه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه کان یرفع یدیه اذا دخل
فی الصلوة واذا اراد ان یرکع واذا رفع راسه واذا قام من الرکعتین یرفع
یدیه فی ذلک کله وکان عبد الله یفعله حدثنا قتیبة ثنا
هشیم عن الزهری عن سالم عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله تعالی
یرفع یدیه اذا استفتح واذا رکع رفع یدیه واذا رفع راسه من الرکوع حدثنا
عبد الله بن صالح حدثنی اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی سالم بن
عبد الله ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم اذا افتتح الصلوة رفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه واذا اراد ان یرکع وبعد
ما رفع راسه من الرکوع حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب ثنا عبد
الوهاب ثنا عبید الله عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما انه کان
یرفع یدیه اذا دخل فی الصلوة واذا رکع واذا قال سمع الله لمن حمده واذا
من الرکعتین یرفعهما وعن الزهری عن سالم عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما
مثله وزاد وکیع عن العمری عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما عن النبی
صلی الله تعالی علیه وسلم انه کان یرفع یدیه اذا رکع واذا سجد قال البخاری
المحفوظ ما روی عبید الله وایوب ومالک وابن جریج واللیث وعدة من
اهل الحجاز واهل العراق عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما فی رفع الایدی

Marfat.com

عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع ولو صح حديث العمري عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما لم يكن مخالفا للاول لان اولئك قالوا اذا رفع راسه من الركوع فلو ثبت لاستعملناكليهما وليس هذا من الخلاف والذي يحاجنا بعضهم لان هذه زيادة في الفعل والزيادة مقبولة اذا ثبتت وقال وكيع عن ابن ابي ليلى عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما وعن ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا ترفع الايدي الا في سبعة مواطن في افتتاح الصلوة واستقبال القبلة وعلى الصفا والمروة وبعرفات وبجمع وفي المقامين وعند الجمرتين وقال علي بن مسهر و المحاربي عن ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وقال شعبة ان الحكم لم يسمع من مقسم الا اربعة احاديث ليس فيها هذا الحديث وليس هذا من المحفوظ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لان اصحاب نافع خالفوا وحديث الحكم عن مقسم مرسل وقد روى طاؤس وابو جمرة وعطاء انهم راوا ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يرفع يديه عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع مع ان حديث ابن ابي ليلى لو صح برفع يديه في سبعة مواطن لم يقل في حديث وكيع لا يرفع الا في هذه المواطن فنرفع في هذه المواطن وعند الركوع واذا رفع راسه حتى نستعمل هذه الاحاديث كلها وهذا ليس من التضاد وقد قال هولاء ان الايدي ترفع في تكبيرات العيدين الفطر والاضحى وهي اربع عشرة تكبيرة وتوهم وليس هذا في حديث ابن ابي ليلى وقد قال بعض الكوفيين يرفع يديه في تكبير الجنازة وهي اربع تكبيرات وهذا كلها زيادة على ابن ابي ليلى وقد روي عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من وجوه سوى هذه السبعة حدثنا

Marfat.com

موسى بن اسمعيل ثنا مسدد ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس رضي الله
تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه في الاستسقاء حدثنا
مسدد ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عكرمة عن عائشة رضي الله
تعالى عنها زعم انه سمعه منها انها رأت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يدعو
رافعا يديه يقول انما انا بشر فلا تعاقبني ايما رجل من المؤمنين آذيته و
شتمته فلا تعاقبني فيه حدثنا علي ثنا سفيان عن ابن ابي الزناد عن الاعرج
عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال استقبل رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم القبلة وتهيأ ورفع يديه وقال اللهم اهد دوسا وأت بهم حدثنا
ابو النعمان ثنا حماد بن زيد ثنا حجاج الصواف عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله
رضي الله تعالى عنهما ان الطفيل بن عمرو قال للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم هل
لك في حصن دوس فابى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لما ذكر الله للانصار
فهاجر الطفيل وهاجر معه رجل من قومه فمرض فجاء الى قرن فاخذ مشقصا
فقطع ودجيه فمات فرآه الطفيل في المنام فقال ما فعل الله بك قال غفر لي بهجرتي
الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما شأن يديك قال قيل انا لن نصلح منك ما افسدت
من نفسك فقصها الطفيل على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وقال ليديه
فقال اللهم وليديه فاغفر فرفع يديه حدثنا قتيبة عن عبد العزيز
بن محمد عن علقمة بن ابي علقمة عن امه عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها
قالت خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ذات ليلة فارسلت بريرة في
اثره لتنظر اين يذهب فسلك نحو البقيع الغرقد فوقف في ادنى البقيع ثم

Marfat.com

رفع يديه ثم انصرف فرجعت بريرة فاخبرتني فلما اصبحت سالته فقلت
يا رسول الله اين خرجت الليلة قال بعثت الى اهل البقيع لاصلي عليهم حدثنا
مسلم ثنا شعبة عن عبد ربه بن سعيد عن محمد بن ابراهيم التيمي قال اخبرني من
راى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يدعو عند احجار الزيت باسطا كفيه حدثنا
يحيى بن موسى ثنا عبد الحميد ثنا اسمعيل هو ابن عبد الملك عن ابن ابي مليكة
عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
رافعا يديه حتى بدا ضبعيه يدعو لعثمان رضي الله تعالى عنه حدثنا
ابو نعيم ثنا الفضل بن مرزوق عن عدي بن ثابت عن ابي حازم عن ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه قال ذكر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الرجل يطيل السفر اشعث
اغبر يمد يديه الى الله عز وجل يا رب يا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه
حرام وغذي بالحرام فانى يستجاب لذلك **اخبرنا** مسلم ثنا عبد الله
ابن داود عن نعيم بن حكيم عن ابي مريم عن علي رضي الله تعالى عنه قال رايت امراة
الوليد جاءت الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تشكو اليه زوجها يضربها فقال
لها اذهبي فقولي له كيت وكيت فذهبت ثم رجعت فقالت انه عاد يضربني
فقال لها اذهبي فقولي له ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول لك فذهبت ثم
عادت فقالت انه يضربني فقال اذهبي فقولي له كيت وكيت فقالت انه يضربني
فرفع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يده وقال اللهم عليك بالوليد حدثنا
محمد بن سلام ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس رضي الله تعالى عنه قال
قحط المطر عاما فقام بعض المسلمين الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الجمعة

Marfat.com

فقال يا رسول الله قحط المطر واجدبت الارض وهلك المال فرفع يديه وما
نرى في السماء سحابة فمد يديه حتى رأيت بياض ابطيه يستسقي الله عز وجل
فما صلينا الجمعة حتى اهم الشاب الدار الرجوع الى اهله فدامت جمعة حتى كانت
الجمعة التي تليها قال يا رسول الله تهدمت البيوت وحبس الركبان فتبسم
لسرعة ملال ابن ادم وقال بيده اللهم حوالينا ولا علينا فتكشطت عن المدينة
حدثنا مسدد ثنا يحيى بن سعيد عن جعفر حدثني ابو عثمان قال كان
عمر يؤم الناس ثم يقنت بنا عند الركوع يرفع يديه حتى يبدو
كفاه ويخرج ضبعيه حدثنا قبيصة ثنا سفيان عن ابي علي هو جعفر
ابن ميمون بياع الانماط قال سمعت ابا عثمان قال كان عمر يرفع
يديه في القنوت حدثنا عبد الرحيم المحاربي ثنا زائدة عن ليث عن
عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه عن عبد الله انه كان يقرأ في اخر ركعة
من الوتر قل هو الله احد ثم يرفع يديه فيقنت قبل الركعة قال البخاري
وهذه الاحاديث كلها صحيحة عن رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم واصحابه لا يخالف بعضها بعضا وليس فيها متضاد لانها في
مواطن مختلفة قال ثابت عن انس رضي الله تعالى عنه ما رأيت النبي صلى
الله تعالى عليه وسلم يرفع يديه في الدعاء الا في الاستسقاء فاخبر انس رضي
الله تعالى عنه بما كان عنده ما رأى من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و
ليس هذا بمخالف لرفع الايدي في اول التكبيرة وقد ذكر انس رضي الله تعالى
عنه ايضا ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه

Marfat.com

اذا كبّر واذا ركع وقوله في الدعاء سوى الصّلوة وسوى رفع الايدى في القنوت

حدثنا محمد بن بشار عن يحيى بن سعيد عن حميد عن انس رضى الله تعالى عنه انه كان يرفع يديه عند الركوع حدثنا آدم بن ابى اياس ثنا شعبة ثنا قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث رضى الله تعالى عنه قال كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يرفع يديه اذا كبّر واذا رفع راسه من الركوع حذاء اذنيه قال البخارى رحمه الله والذى يقول كان النبى صلى الله عليه وسلم يرفع يديه عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع وما زاد على ذلك ابو حميد في عشرة من اصحاب النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان يرفع يديه اذا قام من السجدتين كله صحيح لانهم لم يحكوا صلوة واحدة فيختلفوا في تلك الصّلوة بعينها مع انه لا اختلاف في ذلك انما زاد بعضهم على بعض والزيادة مقبولة من اهل العلم والذى قال ابو بكر بن عياش عن حصين عن مجاهد قال ما رأيت ابن عمر رضى الله تعالى عنهما يرفع يديه في شيء من الصّلوة الا في التكبيرة الاولى فقد خولف في ذلك عن مجاهد قال وكيع عن الربيع بن صبيح قال رأيت مجاهدا يرفع يديه اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع وقال جرير عن ليث عن مجاهد انه كان يرفع يديه وهذا احفظ عند اهل العلم قال صدقة ان الذى يروى حديث مجاهد عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما انه لم يرفع يديه الا في اول التكبيرة كان صاحبه قد تغير باخره والذى رواه

Marfat.com

الربيع وليث اولى مع ان طاؤسا وسالما ونافعا وابا الزبير ومحارب بن
دثار وغيرهم قالوا رأينا ابن عمر يرفع يديه اذا كبّر واذا ركع. قال مبشر بن
اسمعيل ثنا تمام بن نجيح قال نزل عمر بن عبد العزيز على باب خلف
فقال انطلقوا بنا نشهد الصلوة مع امير المؤمنين فصلّى بنا الظهر
والعصر ورأيته رفع يديه حين ركع حدثنا محمد بن مقاتل انبا
عبد الله انبا يونس عن الزهري ثنا سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله
تعالى عنهما قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا قام في
الصلوة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه وكان يفعل ذلك اذا رفع
رأسه من الركوع فيقول سمع الله لمن حمده ولا يفعل ذلك في السجود
حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا حماد بن سلمة عن يحيى بن ابي اسحاق
قال رأيت انس بن مالك رضي الله تعالى عنه يرفع يديه بين السجدتين
قال البخاري وحديث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اولى
حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفيان ثنا عمرو بن
دينار عن سالم بن عبد الله قال سنة رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم احق ان يتبع حدثنا قتيبة ثنا سفيان عن عبد الكريم
عن مجاهد قال ليس احد بعد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الا يؤخذ
من قوله ويترك الا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حدثنا الهذيل بن
سليمان ابو عيسى قال سألت الاوزاعي قلت يا ابا عمرو ما تقول في رفع الايدي
مع كل تكبيرة وهو قائم في الصلوة قال ذلك الامر الاول وسئل الاوزاعي عن الايمان

Marfat.com

وانا اسمع عن الايمان فقال الايمان يزيد وينقص فمن زعم ان الايمان
لا يزيد ولا ينقص فهو صاحب بدعة فاحذره حدثنا محمد بن
عرعرة ثنا جرير بن حازم قال سمعت نافعا قال كان ابن عمر رضي الله
تعالى عنهما اذا كبر على الجنازة رفع يديه حدثنا علي بن عبد الله
ثنا عبد الله بن ادريس قال سمعت عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي
الله تعالى عنهما انه قال يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة واذا قام من
الركعتين قال احمد بن يونس ثنا زهير ثنا يحيى بن سعيد ان نافعا
اخبره ان عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما كان اذا صلى على الجنازة
رفع يديه حدثنا ابو الوليد ثنا عمر بن ابي زائدة قال رأيت قيس
بن ابي حازم كبر على جنازة فرفع يديه في كل تكبيرة حدثنا محمد
ابن ابي بكر المقدمي ثنا ابو معشر يوسف البراء عن موسى بن دهقان
قال رأيت ابان بن عثمان يصلي على الجنازة يرفع يديه في اول التكبيرة
حدثنا علي بن عبد الله وابراهيم بن المنذر قالا ثنا معن بن عيسى
ثنا ابو الغصن قال رأيت نافع بن جبير يرفع يديه في كل تكبيرة على
الجنازة حدثنا محمد بن المثنى ثنا الوليد بن مسلم قال سمعت الاوزاعي
عن غيلان بن انس قال رأيت عمر بن عبد العزيز يرفع يديه مع كل تكبيرة
يعني الجنازة حدثنا علي بن عبد الله ثنا زيد بن الحباب ثنا
عبد الله بن العلاء قال رأيت مكحولا يصلي على الجنازة يكبر عليها اربعا
ويرفع يديه مع كل تكبيرة حدثنا علي بن عبد الله ثنا ابو مصعب

صالح بن عبيد قال رأيت وهب بن عتبة يمشي مع جنازة فكبر اربعا يرفع يديه مع كل تكبيرة حدثنا علي بن عبد الله ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري انه كان يرفع يديه مع كل تكبيرة على الجنازة وقال وكيع عن سفيان عن حماد سألت ابراهيم فقال يرفع يديه مع اول تكبيرة وخالفه محمد بن جابر عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله ان ابا بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما قال البخاري وحديث الثوري اصح عند اهل العلم مع انه ثبت عن عمر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من غير وجه انه رفع حدثنا محمد بن يحيى قال علي ما رأيت احدا من مشيختنا الا يرفع يديه في الصلوة قال البخاري قلت لسفيان كان يرفع يديه قال نعم قال البخاري قال احمد بن حنبل رأيت معتمرا ويحيى بن سعيد وعبد الرحمن واسمعيل يرفعون ايديهم عند الركوع واذا رفعوا رؤسهم حدثنا علي بن عبد الله ثنا ابن ابي عدي عن الاشعث قال كان الحسن يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة

تمت

قال الحافظ ابن حجر في مقدمة فتح الباري قال ابو حاتم الرازي لم يخرج من خراسان قط احفظ من محمد بن اسمعيل ولا قدم منها الى العراق اعلم منه وقال امام الائمة ابو بكر بن محمد بن اسحق بن خزيمة ما تحت اديم السماء اعلم بالحديث من محمد بن اسمعيل البخاري قال له مسلم اشهد انه ليس في الدنيا مثلك وفضائله اكثر من ان تذكر ومن تصانيفه الادب المفرد يرويه عنه احمد بن محمد بن الجليل بالجيم والبزاز ورفع اليدين في الصلوة والقراءة خلف الامام يرويهما عنه محمود بن اسحق الخزاعي وهو اخر من حدث عنه ببخارا الى اخرما قال وكان وفاته رحمه الله تعالى عليه ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومائتين وكان مدة عمره اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما تغمده الله برحمته امين انتهى ما في المقدمة

تمت